پر عبور کریگا تو اوسکے دلمین یہ اعتقادات صحیحہ راسخ ہو جائینگے اور تلقین تقریرات و تحریرات اہل علم سے اوسکو ایک طرح کا ملکۂ راسخہ فہم و تبعہ میسر آئیگا دلائل ان اعتقادات و مسائل کے کتب مطولۂ علم اصول دین مین مضبوط و مرقوم ہین یہ جگہ اونکو بغرض اختصار و اقتصار نہین لکھا گیا مجرد نقل اقوال و مبانی اہل علم پر اکتفا ہوا براہین و حجج کا حوالہ کتب فن پر کر علاوہ اون کتب کے رسائل مختصرۂ عقائد مین جو خاص میری تالیف ہین عربی یا اردو یا فارسی کسیقدر ادلہ و نصوص عقائد مذکورہ کے ہمراہ تصحیح و تنقید کے مرقوم ہین جیسے رسالۂ انتقاد و رسالۂ قطف الثمر و رسالۂ القائد الی العقائد یا رسالۂ البغیۃ الرائد یا رسالۂ فتح الباب وغیر ذالک عقائد ائمۂ اربعہ مجتہدین رضی اللہ عنہم اجمعین جو کہ اونکے مقلدین مذاہب نے لکھے ہین وہ متفق و متحد ہین الا ما شاء اللہ تعالیٰ اسیطرح عقائد صوفیہ رحمہم اللہ تعالیٰ موافق عقائد اہل حدیث و فقہ کے ہین اصول دین مین کچھہ بڑا اختلاف درمیان فقہاء و صوفیہ و اہل حدیث و ظاہریہ کے نہین ہے دس بارہ مسئلون مین اشعریہ و ماتریدیہ باہم مختلف ہین اور دو چار مسئلون مین حنابلہ کو اونسے خلاف ہے اسیطرح صوفیہ کو اونسے اور اہل حدیث کو اصولیین مذاہب سے باقی عقائد مین یہ سب گروہ اہلسنت یکسان ہین و للہ الحمد پھر اس اختلاف کا مرجع اکثر جگہہ طرف نزاع لفظی کے ہے اور جس جگہہ نفس مسئلہ مین خلاف ہے وہ مسائل اقل قلیل ہین معتد لکن کچھہ مؤدی طرف تکفیر و تضلیل کے نہین ہوتے ہین کیونکہ اعتبار اکثر کا ہے اور اکثر کو حکم کل کا ہے

انیجا ز فیض پیر مغان بزم وحدت ست — در پرده وار دہان کثرت نمائی را

ہمنے جو فصول ذکر عقائد مین اس جگہ منعقد کئے ہین اونمین جس کسی کے عقیدہ کو دوسرے فرقہ کے عقیدہ سے خلاف ہے یا وہ خلاف مخالف ظاہر کتاب و سنت صحیحہ ہے اوسکو ایک فصل علحدہ مین نہایت اختصار کے ساتھہ لکھدیا ہے تاکہ ہر طالب علم حق فرق راجح کا مرجوح سے کرلے اور اپنے اعتقاد کو موافق ظاہر کتاب و واضح سنت کے رکھے مقلد اشعری یا ماتریدی یا حنبلی کا ہو فقہاء مالکیہ و شافعیہ اصول دین مین طریقۂ عقائد ابو الحسن اشعری رح کے مقلد ہین اور حنفیہ طریقۂ ابو منصور ماتریدی کے مقلد ہین اور حنابلہ بجائے خود صاحب اصول دین ہین انکی عقائد ظاہر حدیث کے موافق ہین یہ اور بات ہے کہ کسی جگہ اتفاقا کسی جانب ضعیف کو اختیار کیا ہو رہے اہل حدیث سو وہ جسطرح کہ فروع مین مقلد کسی امام خاص کے نہین ہین اسیطرح اصول مین بھی نہ اشعری ہین نہ ماتریدی نہ حنبلی بلکہ جو کچھہ اولہ کتاب عزیز مین آیا ہے اور سنت مطہرہ صحیحہ سے ثابت ہوچکا ہے اوسی پر اعتقاد رکھتے ہین خواہ وہ عقیدہ موافق اشاعرہ کے ہو یا مطابق ماتریدیہ کے یا حنابلہ کے یا مخالف اونکے۔ اسیطرح حال فرقۂ ظاہریہ کا بھی ہے کہ وہ ظاہر و واضح قرآن و حدیث کے پابند ہین نہ کسی کے اجتہاد و رائے کے مستند یہی طریقہ صوفیۂ صافیہ کا بھی ہے کہ

وہ شیوۂ اہل حدیث پر ہین اصول و فروع مین اور کسی مذہب خاص کی تقلید کو عقیدۂ و عمل مین واجب نہین جانتے ہین بلکہ اتباع سنت کو جملہ طرائق پر مقدم رکہتے ہین انکا اختلاف قلیل ساتہ اہل حدیث کے برابر بعض کشف و مکاشفہ کے ہوا کا بر صوفیہ نے خود یہ تصریح کی ہے کہ کشف کاشف یا رؤیائے نائم یا الہام ملہم کوئی حجت شرعی نہین ہے اسلیئے یہ اصول عقائد مین غالبا موافق ہین ساتہ اہل حدیث کے نعم الوفاق وحبذا الاتفاق کیونکہ صفوۂ امت و نخبۂ ملت دین اسلام مین یہی دو گروہ ہین ایک اہل حدیث دوسرے صوفیہ رہے فقہاء مذاہب سو غالبا علماء دنیا ہین نہ علماء آخرت اور مرجع انکے احکام و فتاوی کا یہی معاملات امور دنیویہ ہین بس بس الامر رحمہ اللہ تعالی بہر حال حاصل مقال اس محل مین یہ ہے کہ یہ علم اصول دین اشرف علوم اسلام ہے اس علم کا سیکہنا سکہانا ہر مسلمان پر واجب ہے قیامت کے دن اسی علم کی وجہ سے نجات حاصل ہوگی یہ علم خود ایک عمل صالح فاضل ہے التوحید اس الطاعات و اصل الحسنات جس شخص کا عقیدہ درست نہین ہوتا ہے اوسکے سارے عمل برباد ہین گو وہ کتنی ہی عبادت بجالاوے اوس عبادت کا کچہ نفع اوسکو آخرت مین نہوگا اور جس کسیکا عقیدہ درست ہے اوسکو عمل قلیل بہی نفع دیگا بہتر فرقے اسلام کے جنکو حدیث مین ناری فرمایا ہے وہ سب اہل قبلہ ہین اور عبادت کرتے ہین نماز روزہ زکوۃ حج بجالاتے ہین مگر اسی فساد عقیدہ کی وجہ سے دوزخی ٹہیرے اسلیئے یہ بات مقرر ہو چکی ہے کہ عمل سے پہلے عقیدہ کو درست کرے ورنہ عاملۃ ناصبۃ کا مصداق ہوگا محنت برباد گناہ لازم آئیگا اہل اصول نے بیان عقائد مین بعض ایسے مسائل بہی لکہدیئے ہین جنکو نفس الامر مین کچہ زیادہ تعلق علم عقیدہ سے نہین ہے بلکہ وہ بطور تتمات و مکملات ہین اور بحکم الشیء بالشیء یذکر امور متعلقہ الباب کا ذکر بہی اثناء کلام مین آجاتا ہے سو وہ کچہ بیان اصول کے منافی نہین ہے بلکہ ایمان و ایقان و اذعان کو قوت و طاقت و کمال بخشتا ہے اس رسالہ مین اونہین علماء معتبرین کے اقوال نقل کیئے گئے ہین جنکے علم و فضل و تقوی و طہارت و تحقیق و تنقیح و تنقید پر کابر اعلام کا بڑا اعتماد ہے یا اونکے زلات پر امکان انتقاد ہے ورنہ رسائل و کتب اس علم کے مطولا و مختصرا جامع ہر رطب و یابس بہت ہین ناظر غیر شاطر کو منظر کرنے سے ان فصول و اصول مین یہ بات بہی معلوم ہو جائیگی کہ کس عالم نے کون سی بات بیان مین اپنے عقائد کے زیادہ لکہی ہے اور کسنے فقط بیان اصول پر قناعت کی ہے اور کسنے مزید کشف کیا ہے اور کسنے اجمال کو منظور رکہا ہے لیکن معہذا مرجع ان سبکے عقائد کا ایک ہے گو مبانی متفرق ہون سہ

عباراتنا شتی وحسنک واحد ۔۔ وکل الی ذاک الجمال یشیر

اردو مین ایسا رسالہ جامعہ اب تک تالیف نہوا تہا اللہ کے فضل و کرم سے یہ عجالۂ نافعہ با وجود تشتت حال کے

مدت قلیل مین انجام کو پہنچا ؎

تا عقائد جمیل تو گفتیم   دُر دریائے معرفت سفتیم   گر تو غواص بحر عرفانی   قدر و ریگانہ خود ودانی

هذا فان کنتُ احسنتُ فیما جمعتُ واصبتُ فی الذی صنعتُ فذلك من عمیم من الله وجزیل فضلٍ و عظیم انعمه علیّ وجلیل طوله وان انا اسأتُ فیما فعلتُ واخطأتُ اذ وضعتُ فما اجدر الانسان بالاساءة والعیوب اذ لم یعصمه ویحفظه علام الغیوب ؎ وما ابرّئ نفسی اننی بشرٌ اسهو واخطئ مالم یحمنی قدرٌ ؛ ولا ترى عذرًا اولی بذی زللٍ ؛ من ان یقول مقرًّا اننی بشرٌ ؛ والله اسأل ان یحلّی هذا المسطور بالقبول عند الجلّة والعلماء کما اعوذ به من نظر قاید الحسّاد الیه والجهلاء لا اله الا هو ولا معبود سواه وانی اشهد واستودع شهادتی هذه فی کتابی هذا وفی غیره من الکتب التی رقمتها انا مملی ان لا اله الا الله وحده لا شریك له له الملك وله الحمد یحیی ویمیت وهو علی کل شیءٍ قدیر وان محمدًا صلی الله علیه وعلی آله وبارك وسلم عبده ورسوله وخاتم الانبیاء الکرام وشافع العصاة الموحدین اصحاب الآثام فی یوم القیام لقد جاءکم رسول من انفسکم عزیز علیه ما عنتم حریص علیکم بالمؤمنین رؤف رحیم فان تولوا فقل حسبی الله لا اله الا هو علیه توکلت وهو رب العرش العظیم

مقدمہ بیان مین فضل علم سلف کی علم خلف پر

اللہ تعالی نے قرآن کریم مین کسی جگہ ذکر علم کا مقام مدح مین کیا ہے اور کسی جگہ مقام ذم مین اوّل علم نافع ہے اور ثانی غیر نافع مقام مدح مین فرمایا ہے قل هل یستوی الذین یعلمون والذین لا یعلمون اور فرمایا ہے شهد الله انه لا اله الا هو والملائکة واولوا العلم اور فرمایا ہے قل رب زدنی علما اور فرمایا ہے انما یخشی الله من عباده العلماء اور آدم ابو البشر کو نام اشیاء کے سکھائے تھے اور قصہ اونکے عرض کرنیکا ملائکہ پر ذکر کیا ہے یہہ علم لغت تھا جو اونکو تعلیم کیا تھا ملائکہ نے کہا سبحانك لا علم لنا الا ما علمتنا انك انت العلیم الحکیم اور قصہ موسی اور خضر علیہما السلام میں فرمایا ہے هل اتبعك علی ان تعلمن مما علمت رشدا سو جس علم کا ذکر ان آیتون مین کیا ہے یہ علم نافع ہے اور ایک قوم کی حال سے خبر دی ہے کہ اونکو علم دیا تھا لکن اونکو علم نے کچھہ نفع اونکو نہ بخشا یہ علم بھی فی نفسہ نافع تھا لکن صاحب علم نے اوس سے کچھہ نفع نلیا قال تعالی مثل الذین حملوا التوراة ثم لم یحملوها کمثل الحمار یحمل اسفارا اسجگہ عالم بے عمل کو مثل خر بار بردار کے ٹھیرایا ہے وقال تعالی واتل علیهم نبأ الذی آتیناه آیاتنا فانسلخ منها فاتبعه الشیطان فکان من الغاوین الی قوله

واتبع هواه وقال تعالى فخلف من بعدهم خلف ورثوا الكتاب يأخذون عرض هذا الادنى الى قوله ودرسوا ما فيه
وقال تعالى واضله الله على علم اور تاویل اس آیت کی یہ ہے کہ جسکو اللہ نے گمراہ کر دیا اوسکا علم غیر نافع ہے پھر وہ علم جسکا ذکر
بروجہ ذم کیا ہے منجملہ اوسکے ایک علم سحر ہے قال تعالى ويتعلمون ما يضرهم ولا ينفعهم ولقد علموا لمن اشتراه ما له في
الآخرة من خلاق وقال تعالى فلما جاءتهم رسلهم بالبينات فرحوا بما عندهم من العلم وحاق بهم ما كانوا به يستهزؤن
وقال تعالى يعلمون ظاهرا من الحياة الدنيا وهم عن الآخرة هم غافلون اسیطرح سنت مطہرہ مین علم کو طرف نافع وغیر نافع کے
تقسیم کیا ہے اور علم غیر نافع سے پناہ مانگی ہے اور علم نافع کا سوال کیا ہے حدیث زید بن ارقم مین فرمایا ہے اللہم انی اعوذ
بک من علم لا ينفع ومن قلب لا يخشع ومن نفس لا تشبع ومن دعوة لا يستجاب لها رواه مسلم وخرجه اهل السنن من وجوه
متعددة دفعا وفي بعضها ومن دعاء لا يسمع وفي بعضها من هؤلاء الاربع اور حدیث جابر مین آیا ہے کہ حضرت صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم یون کہتے تھے اللہم انی اسألک علما نافعا واعوذ بک من علم لا ينفع خرجه النسائي وابن ماجة ولفظه ان النبي
صلعم قال سلوا الله علما نافعا وتعوذوا بالله من علم لا ينفع اور حدیث ابو ہریرہ مین آیا ہے کہ حضرت یون کہتے تھے اللہم
انفعني بما علمتني وعلمني ما ينفعني وزدني علما وارزقني علما تنفعني به رواه الترمذي اور حدیث انس مین آیا ہے کہ یون دعا
کرتے تھے اللہم انا نسألک ایمانا دائما فرب ایمان غیر دائم واسألک علما نافعا فرب علم غیر نافع خرجه ابو نعیم
اور حدیث بریدہ مین رفعا آیا ہے کہ ان من البیان سحرا وان من العلم جهلا خرجه ابی داود صعصعہ بن صوحان نے
کہا ہے وہ علم جو جہل ہے یہ ہے کہ ان یتکلف العالم الی علمه ما لا يعلم فيجهله ذلك دوسری تفسیر اوسکی یہ ہے کہ جو علم نہ
ضرر دے نہ نفع کرے وہ جہل ہے اوسکا نجاننا بہتر ہے جاننے سے تو جب جہل سا ہوا اوسکے بہتر ٹہرا تو وہ علم
جہل سے بھی بدتر ہوا جیسے علم سحر وغیرہ علوم کہ دین یا دنیا مین مضر ہین حضرت سے تفسیر بعض علوم غیر نافع کی مروی
ہے مراسیل ابو داود مین زید بن اسلم سے آیا ہے کہ حضرت سے کہا تھا ما اعلم فلانا یعنی فلان شخص کیا بڑا عالم ہے
فرمایا پھر یعنی کس علم کا کہا بانساب الناس فرمایا علم لا ينفع وجهل لا يضر اسکو ابو نعیم نے کتاب ریاضة المتعلمین مین حدیث
ابو ہریرہ سے رفعا روایت کیا ہے اسمین یہ لفظ بھی ہے کہ اونہون نے کہا تھا اعلم الناس بانساب العرب واعلم
الناس بالشعر وبما اختلفت فيه العرب اسکے آخر مین یہ بھی فرمایا ہے العلم ثلاثة ما خلاهن فهو فضل آية محكمة
او سنة قائمة او فريضة عادلة لیکن یہ اسناد صحیح نہین ہے بقیہ نے اسمین غیر ثقہ سے تدلیس کی ہے مگر آخر حدیث کو
ابو داود وابن ماجہ نے ابن عمرو سے رفعا روایت کیا ہے اس لفظ سے کہ العلم ثلاثة وما سوى ذلك فهو فضل آية
محكمة او سنة قائمة او فريضة عادلة مگر اسکے اسناد مین عبد الرحمن بن زیاد افریقی ہے اوسکا ضعف

مشہور ہے اور تعلیم انساب کا حدیث مین امر آیا ہے کیونکہ اوس پر صلہ ارحام کیا جاتا ہے حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا
ہے تعلموا من انسابکم ما تصلون به ارحامکم خرجه احمد و الترمذی دوسرا لفظ انکا رفعاً یہ ہے تعلموا من انسابکم
ما تصلون به ارحامکم ثم انتهوا وتعلموا من العربية ما تعرفون به کتاب الله ثم انتهوا وتعلموا من النجوم ما
تهتدون به فی ظلمات البر والبحر ثم انتهوا اخرجه ابن زنجویه اسکے اسناد مین ابن لہیعہ ضعیف ہے عمر رضی الله
عنہ نے کہا ہے تعلموا من النجوم ما تهتدون به فی برکم وبحرکم ثم امسکوا وتعلموا من النسبة ما تصلون به ارحامکم
وتعلموا ما یحل لکم من النساء ویحرم علیکم ثم انتهوا رواه ابن زنجویه من طریق نعیم بن حنبل دوسرا لفظ عمر کا یہ ہے
تعلموا من النجوم ما تعرفون به القبلة والطریق رواه مسعر عن محمد بن عبید الله نخعی رح تعلم نجوم کو واسطے استدلال طریق کے
لا باس به کہتے تہے اور تعلیم منازل قمر مین رخصت دیتے تہے رواه احمد اسحق بن راہویہ نے اسنا اور زیادہ کیا ہے
ویتعلم من اسماء النجوم ما یهتدی به لیکن قتادہ رح تعلم منازل قمر کو مکروہ بتاتے تہے اور ابن عیینہ بہی اوسکی
رخصت نہین دیتے رواه حرب طاوس نے کہا ہے بہت سے نظر کرنیوالے نجوم مین اور سیکہنے والے حروف ابا جا
کے ایسے ہین جنکیلئے کچہ نصیب نزدیک الله کے نہین ہے خرجه حرب حمید بن زنجویه من روایة طاوس عن
ابن عباس ابن رجب کہتے ہین یہ محمول ہے تاثیر پر نہ تسییر پر کیونکہ علم تاثیر باطل محرم ہے اوسکے حق مین یہ حدیث مرفوع
آئی ہے من اقتبس شعبةً من النجوم فقد اقتبس شعبةً من السحر خرجه ابو داود من حدیث ابن عباس مرفوعا
اور حدیث قبیصہ مین فرمایا ہے العیافة والطیرة والطرق من الجبت خرجه ابو داود عیافت کہتے ہین
زجر طیر کو اور طرق کہتے ہین خط کو زمین مین اس سے ثابت ہوا کہ علم تاثیر باطل محرم ہے اور عمل کرنا اوسکے
مقتضا پر مثل تقرب کرنے کے ہے طرف نجوم کے اور تقریب قربین کی واسطے نجوم کے کفر ہے باقی رہا علم تسییر سو
سیکہنا اوسکا بقدر حاجت کے واسطے اہتدا اور شناخت قبلہ و طرق کے نزدیک جمہور کے جائز ہے اور جو اس
سے زیادہ ہے وہ محتاج الیہ نہین بلکہ شاغل کرنیوالا ہے اوس علم سے جو کہ اوس سے زیادہ اہم ہے اور اکثر
تدقیق کرنا اس علم مین مؤدی ہوتا ہے طرف بدگمانی کے بجانب محاریب مسلمین جو انکے امصار مین بنائی گئے
ہین چنانچہ اکثر اہل علم نجوم سے قدیماً و حدیثاً یہ بدگمانی واقع ہوئی ہے اور یہ اساءت ظن حق مین نماز صحابہ و تابعین
کے بہت سے شہرون و قصبات و دہات مین طرف اعتقاد خطا کی پہنچاتی ہے اسلیئے یہ امر باطل ہے امام احمد
نے استدلال کرنے کو جدی سے مکروہ رکہا ہے اور کہا ہے کہ روایت تو یون آئی ہے کہ ما بین المشرق والمغرب
قبلة یعنی جدی ونحوه کا اعتبار نہین آیا ہے اور ابن مسعود نے کعب پر حسبات کا انکار کیا تہا کہ ان الفلک یدور

اسیطرح امام مالک نے اسکا انکار کیا تہا بعض نے کہا ہے کہ زوال بلاد مین مختلف ہوتا ہے اسپر امام احمد نے انکار
کیا تہا وجہ انکے انکار کی یا کسی اور کے انکار کی ایسے اقوال میں یہ ہے کہ حضرت نے اسمین کچہہ حکم نہین فرمایا ہے
اگرچہ یہ لوگ اسپر یقین رکہتے ہین تو دوسری شغل ہونا سا ہے جسکے مؤدی طرف فساد طریق کے ہوتا ہے بعض
عارفین نے اس علم کی حدیث نزول پر انکار کیا تہا اور کہا تہا کہ ثلث لیل کا باختلاف بلدان کے مختلف ہوتا ہے
پہر نزول وقت معین پر کسطرح ہو سکتا ہے حالانکہ قبح اس اعتراض کا دین اسلام سے بالضرورۃ معلوم ہے اگر
حضرت صلعم یا اونکے خلفاء راشدین اس اعتراض کو سنتے تو معترض کے ساتہہ مناظرہ نکرتے بلکہ مبادرت طرف
اسکی عقوبت کی کرتے یا اوسکو زمرۂ منافقین مکذبین مین ملحق فرماتے اسیطرح کچہہ حاجت توسع کی علم انساب
مین نہین ہے عمر وغیرہ نے اس سے منع کیا ہے حالانکہ ایک گروہ صحابہ و تابعین کا عارف و متقن تہا ساتہہ علم انساب
کے اسیطرح توسع علم عربیت مین لغۃ و نحواً علم اہم سے باز رکہتا ہے اور وقوف پر اوسکے علم نافع سے محروم
کر دیتا ہے قاسم بن مخیمرہ علم نحو کو مکروہ رکہتے تہے اور کہتے تہے اولہ شغل و آخرہ بغی مراد اونکی توسع تہی اس
علم مین اسیطرح امام احمد توسع کو علم لغت مین اور معرفت عربیت مین مکروہ رکہتے تہے چنانچہ ابو عبید پر اسی بابت
انکار کیا تہا اور کہا تہا ہو یشتغل عما ہو اہم منہ اسی جگہ سے یہ بات کہی جاتی ہے کہ العربیۃ فی الکلام کالملح فی الطعام
یعنی فقط اسقدر نحو حاصل کرے جس سے کہ کلام صحیح صالح کہہ سکے جسطرح کہ ذرا سا نمک کہانے مین بقدر صلاح کے
ڈالتے ہین اور جب نمک زیادہ ہو جاتا ہے تو کہانا بگڑ جاتا ہے اسیطرح علم حساب ہے کہ اوس کو بقدر حاجت
کے حاصل کرے جس سے تقسیم فرائض و وصایا وغیرہ امور کی قسمت درمیان مستحقین کی ہو سکے اور جو اس مقدار
سے زیادہ ہے وہ علم غیر نافع ہے اوس سے کچہہ کام نہین نکلتا مگر مجرد ریاضت اذہان و صیقل گری افہام سوا اوسکی
کچہہ حاجت نہین ہے وہ تو علم اہم سے باز رکہتا ہے مین کہتا ہون مقدار ضروری علوم کا بیان مفصل کتاب
احیاء العلوم سے معلوم کرنا چاہیے پہر احیاء الاحیاء سے پہر لسان العرفان سے پہر وہ علوم جو بعد صحابہ کے حادث
ہوے ہین اور ان مین ان علوم والون نے توسع کیا ہے اور انکا نام علوم رکہا ہے اور یہ گمان کرتے ہین کہ
جو شخص ان علوم کا عالم نہین ہے وہ جاہل یا گمراہ ہے سو وہ سب علوم بدعات ضلالات و محدثات اور
امور منہی عنہا مین منجملہ انکے ایک وہ علم بہی ہے جسکو معتزلہ نے احداث و ایجاد کیا تہا یعنی کلام کرنا قدر و ضرب امثال
بسدمین حالانکہ خوض کرنے سے قدر مین نہی آئی ہے ابن عباس مرفوعا کہتے ہین لا یزال امر ہذہ الامۃ موافیا و مقاربا
مالم یتکلموا فی الولدان والقدر رواہ ابن حبان والحاکم وقد روی موقوفا و رجح بعضہم وقفہ

اور ابن مسعود نے رفعاً کہا ہے اذا ذکر اصحابی فامسکوا واذا ذکر اصحاب النجوم فامسکوا رواہ البیہقی وقد روی من وجوہ متعددۃ فی اسانیدھا مقال ابن عباس نے میمون بن مہران سے کہا تہا خبردار جو تونے کبہی نجوم میں نظر کی کہ یہ نظر طرف کہانت کے بلاتی ہے اور خبردار جو قدر میں گفتگو کی کہ یہ طرف زندقت کے بلاتی ہے اور خبردار جو تونے کسی ایک صحابی حضرت کو برا کہا کہ اللہ تجکو اوندہے منہہ آگ میں ڈالیگا اخرجہ ابو نعیم من وجوہ ولا یصح رفعہ تہی خوض کرنے سے قدر میں کئی طرح پر ہوتی ہے ایک یہ کہ بعض کتاب اللہ کو بعض پر لگا ماریں مثبت ایک آیت سے انتزاع اثبات کا کرے اور نافی دوسری آیت سے نفی قدر کی نکالے پہر باہم مجادلہ چلے یہ صورت عہد حضرت میں واقع ہوئی تہی اوسپر حضرت نے غصہ فرمایا تہا اور منع کیا تہا یہ تشکل منجملہ اختلاف کے قرآن میں ہے اور جہگڑنا ہے اللہ کی کتاب مقدس میں حالانکہ اس سے نہی آئی ہے دوسری خوض کرنا ہے قدر میں اثباتاً ونفیاً بقیاسات عقلیہ جسطرح قدریہ کہتے ہیں لو قدر وقضی ثم عذب کان ظالما اور جبریہ نے کہا ہے ان اللہ جبر العباد علی افعالھم ونحو ذلک تیسری خوض کرنا ہے راز قدر میں حالانکہ اس سے علی مرتضی وغیرہ سلف نے منع کیا ہے کیونکہ بندے اوسکی حقیقت پر مطلع نہیں ہو سکتے ہیں پہر منجملہ محدثات امور کے جسکو معتزلہ اور اونکے ہم آوازون نے احداث کیا ہے کلام کرنا ہے اللہ کی ذات وصفات میں بادلہ عقول حالانکہ اسکا خطر کلام فی القدر سے بھی بڑہ کر ہے کیونکہ کلام کرنا قدر میں کلام تہا اللہ کے افعال میں اور یہ کلام ہے اوسکی ذات وصفات میں پہر یہ لوگ دو قسم پر ہوگئے ایک قسم وہ ہے جسنے بہت سے صفات الہیہ کی جو کتاب وسنت میں وارد ہین نفی کی ہے اسلئے کہ اونکے نزدیک وہ صفات مستلزم تشبیہ بالمخلوقین تہے جسطرح کہ معتزلہ نے کہا ہے لو رؤی لکان جسما لانہ لا یری الا فی جھۃ اور یہ کہا کہ لو کان لہ کلام یسمع لکان جسما انہین کے موافق وہ قوم ہے جو نفی استواء رحمن علی العرش کی کرتی ہے وجہ اس نفی کی یہی تشبیہ ہے سو یہ طریق معتزلہ وجہمیہ کا ہے سلف نے انکی تبدیع وتضلیل پر اتفاق کیا ہے بہت سے لوگ منجملہ منتسبین الی الحدیث کے انہین کے رستہ پر بعض امور میں چلتے ہین دوسری قسم وہ ہے جسنے قصد اثبات صفات کا ادلہ عقول سے کیا جنمین کہ کوئی اثر وارد نہ تھا اور نفی والونپر رد کیا مقاتل بن سلیمان اور اونکے تابعین جیسے نوح بن ابی مریم وغیرہ کا طریقہ یہی تہا پہر ایک گروہ محدثین قدیم وحدیث کا اونکے تابع ہوگیا یہی مسلک کرامیہ کا بہی تہا انہین سے بعض نے واسطے اثبات صفات کے جسم ثابت کیا لفظاً یا معنیً اور بعض نے اللہ کے لئے وہ صفات ثابت کئے جو کتاب وسنت میں نہین آئی ہین جیسے حرکت وغیرہ جو کہ نزدیک انکے لازم صفات ثابتہ ہیں سلف نے

مقاتل پر باہت رد کرنے کے جہم پر اور اوسکی عقل انکار کیا تہا اور مقاتل پر طعن کرنے مین مبالغہ فرمایا تہا اور کہبعض نے
اوسکے قتل کو حلال کر دیا تہا منہم مکی بن ابراہیم شیخ البخاری وغیرہ الغرض ٹہیک بات یہی ہے کہ جس پر سلف صالح تہے کہ
آیات واحادیث صفات کو جسطرح پر کہ وہ آئی ہین بغیر تفسیر و تکییف و تمثیل کے جاری کرے کسی سلف سے خلاف اسکے
البتہ کچہہ صحت کو نہین پہنچا ہے خصوصاً امام احمد رضی اللہ عنہ سے اسطرح خوض کرنا معانی صفات مین و ضرب
امثال کرنا نچاہیے اگرچہ بعض لوگون نے جوکہ زمانہ امام احمد سے قریب تہے کچہہ ایسا کام باتباع طریقہ مقاتل کیا
ہے لکن اس بارہ مین مقاتل کی پیروی کرنا نچاہیے بلکہ ائمہ اسلام کی اقتدا کرنا واجب ہے جیسے ابن مبارک
و امام مالک و سفیان ثوری و اوزاعی و امام احمد و اسحق و ابو عبید و نحو ہم ان سبکی کلام مین کوئی شی جنس سے کلام
متکلمین کے نہین پائی جاتی پہر کلام فلاسفہ کا کیا ذکر ہے کسی مسلمان نے امام احمد کے کلام مین کوئی جرح
و قدح نہین کی ابو زرعہ رازی کہتے ہین جس شخص کے پاس کچہہ علم ہے اور اوسنے صیانت و حفاظت اپنے علم کی
نکی اور نشر مین اوس علم کے محتاج کسی شی کا علم کلام سے ہوا تو وہ طریقہ سلف پر نہین ہے پہر منجملہ محدثات امور کے وہ
ضوابط رائی و قواعد عقل ہین جوکہ فقہاء اہل رائی نے احداث و ایجاد کئے ہین اور فروع فقہ کو طرف انکی رد کیا ہے
خواہ وہ مخالف سنن ہوں یا موافق سنن ان فروع کو انہین قواعد مقررہ پر جاری کرتے ہین اگرچہ اصل انکی
تاویل ہے نصوص کتاب و سنت پر لکن یہ تاویلات ایسی ہین کہ انکا غیر انہین مخالف انکے ہے سو اسی باعث انکار
ائمہ اسلام نے کیا ہے فقہاء اہل رائی پر حجاز و عراق مین اور بہت کچہہ مبالغہ اسکی ذم و انکار مین فرمایا ہے پہر
ائمہ و فقہاء اہل حدیث سب وہ تابع حدیث صحیح ہین وہ حدیث کہین سے بہی ہاتہ آئی جبکہ معمول بہ ہوئی نزدیک صحابہ
و من بعدہم کے یا نزدیک ایک گروہ صحابہ و تابعین و تبع تابعین کے پہر جس حدیث کو ترک پر سلف نے اتفاق
کیا ہے اوس پر عمل کرنا جائز نہین ہے کیونکہ انہون نے جو اوسکو چہوڑا ہے تو کچہہ جان ہی کر ترک کیا ہے کہ وہ
لائق عمل کے نہین ہے عمر بن عبدالعزیز کہتے تہے خذوا من الرأی ما یوافق من کان قبلکم فانہم کانوا اعلم منکم
رہی وہ حدیث جوکہ خلاف عمل اہل مدینہ ہے سو امام مالک کا یہ طریقہ تہا کہ وہ عمل اہل مدینہ کو اخذ کرتے تہے اور
اکثر سلف آخذ بالحدیث تہے منجملہ اون چیزون کے جنپر سلف نے انکار کیا تہا ایک علم جدال و خصام و مراء ہے مسائل حلال
و حرام مین کیونکہ ائمہ اسلام کا یہ طریقہ نہ تہا یہ جہگڑا تو بعد اونکے زمانہ کے نکلا ہے اسکو فقہاء عراق نے مسائل خلاف
مین الشافعیۃ و الحنفیۃ مین نکالا اور کتب خلاف تالیف کئے اور بحث و جدال کو اون مسائل مین بہت کچہہ وسعت
بخشی ابن رجب کہتے ہین وکل ذلک محدث لا اصل لہ سو یہی فن انکا علم ٹہیرا اور اسنے انکو علم نافع سے

روکدیا اسلیئے سلف نے اس فن پر انکار کیا ہے اور حدیث مرفوع مین آیا ہے ماضل قوم بعد ھدًی الا اوتوا
الجدل ثم قرء ماضربوہ لک الا جدلا بل ھم قوم خصمون رواہ اھل السنن اور بعض سلف نے کہا ہے اللہ جب
ساتہہ کسی بندے کے ارادہ خیر کا کرتا ہو تو اوسکے لئے دروازہ عمل کا کہولدیتا ہے اور دروازہ جدل کا بند کردیتا
ہے اور جب ساتہہ کسی بندے کے ارادہ شر کا کرتا ہے تو باب عمل کو بند کرکے باب جدل کو کہولدیتا ہے امام
مالک نے فرمایا ہے ادرکت ھذہ البلدۃ وانھم لیکرھون ھذا الاکثار الذی فی الناس الیوم مراد اس سے مسائل
خلاف مین امام کثرت کلام اور فتیا کو عیب جانتے تہے اور کہتے تہے یتکلم احدہم کانہ جمل مغتلم یقول ھو کذا ھو کذا
یھدر فی کلامہ اسیطرح جواب دینا کثرت مسائل مین مکروہ رکہتے تہے اور کہتے تہے کہ اللہ تعالی نے کہا ہے ویسئلونک
عن الروح قل الروح من امر ربی دیکہو اسنے اونکے سوال کا کچہہ جواب نہین دیا کسی نے امام مالک سے
کہا تہا آدمی عالم سنن ہوتا ہے سنن کیطرف سے جدل کرتا ہے کہا جدل کیون کرے سنت کی خبر کردے اگر
سائل یا سامع قبول کرے بہتر ورنہ خاموش رہے اور کہتے تہے کہ جدال ومراء علم مین نور قلب کو لیجاتا
ہے مراء یعنی جہگڑنا علم مین دلکو سخت کردیتا ہے اور باہم دشمنی پیدا کرتا ہے اکثر مسائل مین جو اونسے پوچہے
جاتے تہے کہدیتے کہ مین نہین جانتا ہون امام احمد اس امر مین اونہین کے رستہ پر چلتے تہے حدیث شریف
مین کثرت مسائل واغلوطات مسائل سے اور مسائل سے قبل وقوع حوادث کی نہی آئی ہے وفی ذلک ابطال
ذکرہ متہیدًا کلام سلف وائمہ مین جیسے ہر سہ مجتہدین اور اسحق بن راہویہ مین تنبیہ ہے تاخذ فقہ ومدارک
احکام پر بکلام وجیز مختصر جس سے مقصود کا فہم بغیر طول واسہاب کے ہوتا ہے اور اونکے کلام مین رد
اقوال مخالفہ سنت بالطف اشارہ واحسن عبارہ موجود ہے جو اوسکو فہم کرلیتا ہے وہ اطالت کلام متکلمین
سے اوس باب مین بعد اونکے بے نیاز ہوجاتا ہے بلکہ اکثر یہ دیکہا گیا ہے کہ وہ کلام طویل اونکا اوسقدر
صواب پر متضمن نہین ہوتا ہے جو صواب کہ اگر اس کلام مختصر مین موجود ہوتا ہے سلف امت وائمہ ملت مین جس
کسینے کثرت خصام وطول جدال سے سکوت کیا تہا وہ کچہہ بسبب جہل وعجز کے نہ تہا بلکہ علم وخشیت خدا کی راہ
سے تہا اور جس کسی نے بعد اونکے تکلم وتوسع کیا سو کچہہ اسلیئے نہین کیا کہ وہ مختص تہا ساتہہ اوس علم کے اور
کوئی دوسرا عالم ساتہہ اوسکے نہ تہا بلکہ وہ کلام وتوسع اونکا محبت کلام وقلت ورع کی راہ سے تہا کما قال
الحسن وسمع قوما یتجادلون ھؤلاء ملوا العبادۃ وخف علیھم القول وقل ورعھم فتکلموا مہدی بن میمون کہتے
ہین ایک مرد نے محمد بن سیرین کے ساتہہ مراء کیا وہ سمجہہ گئے کہا مین جانتا ہون جو تیرا ارادہ ہے یعنی اگر مین

تیرے ساتھ جھگڑا کرون تو مین عالم بالواب مرا ٹھیرون تو دوسری روایت یون ہے انا اعلم بالمراء منك
ولکن لا ماریك ابراہیم نخعی کہتے ہین ما خاصم قط عبدالکریم جزری نے کہا ہے ما خاصم ذی ورع قط
جعفر بن محمد نے کہا ہے تم بچو خصومات کرنے سے دین مین کہ یہ دلکو مشغول کر دیتی ہین اور نفاق کی مورث
ہوتے ہین عمر بن عبدالعزیز کہتے تھے اذا سمعت المراء فاقصر اور یہی کہتے تھے کہ جو شخص اپنے دین کو نشانہ
خصومات کا بنائیگا وہ کثیر التنقل ہوگا سابقین نے علم کی راہ سے وقوف کیا البصارت کی راہ سے باز رہے
ورنہ وہ تو بحث پر بڑی قوی زور آور تھے اس بارہ مین کلام سلف کا بہت ہے متاخرین فتنہ مین پڑ گئے
اس گمان پر کہ جو شخص مسائل مین کثیر الکلام والجدال والخصام ہو وہی بڑا عالم ہے حالانکہ یہ بات نہین ہے یہ تو
جہل محض ہے اکابر صحابہ و علماء صحابہ کو دیکھو جیسے شیخین و مرتضیٰ و معاذ و ابن مسعود و زید بن ثابت کہ یہ کسطرح کے لوگ
تھے انکا کلام ابن عباس کے کلام سے کمتر تھا حالانکہ یہ ابن عباس سے اعلم تر تھے اسیطرح کلام تابعین کا
کلام صحابہ سے اکثر ہے حالانکہ صحابہ اونسے اعلم تر تھے اسیطرح کلام تبع تابعین کا نسبت کلام تابعین کے اکثر
تہا حالانکہ تابعین علم مین اونسے زیادہ تر تہے غرضکہ علم نہ کثرت روایت کا نام ہے نہ کثرت مقال کا وہ تو ایک نور
ہے جو اندر دل کے پہینکدیا جاتا ہے بندہ بسبب اوس چمک کے درمیان حق و باطل کے تمیز کرلیتا ہے پہر اوس
سے بعبارات وجیزہ مختصرہ محصلہ مقاصد تعبیر کرتا ہے حضرت صلعم کو جامع کلم دئیے گئے تہے اور کلام مختصر کر کے
عطا ہوا تہا ولہذا کثرت کلام سے اور توسع کرنے سے قیل و قال مین نہی آئی ہے اور حضرت نے فرمایا ہے ان اللہ
لم یبعث نبیا الا مبلغا وان تشقیق الکلام من الشیطان مطلب یہ کہ پیغمبر اوتنی ہی بات کرتا ہے
جس سے بلاغ حاصل ہو جائے رہی کثرت قول و تشقیق کلام سو وہ مذموم ہے حضرت کا خطبہ قصد یعنی متوسط
ہوتا تہا اور جب بات کرتے تو اگر کوئی شمار کرنیوالا اون کلمات کو شمار کرنا چاہتا تو گن لیتا اور فرمایا کہ بعض البیان
سحر ہوتا ہے یہ ارشاد بطور ذم کے فرمایا ہے نہ بطور مدح کے جسطرح کہ بعض لوگون نے گمان کیا ہے جو شخص
سیاق الفاظ حدیث مین تامل کریگا وہ اس مطلب پر یقین لائیگا ابن عمر رفعاً کہتے ہین ان اللہ یبغض
البلیغ من الرجال الذی یتخلل بلسانہ کما تتخلل البقرۃ بلسانہا رواہ الترمذی اس باب مین اور بہت سی
حدیثین مرفوع و موقوف آئی ہین عمر و سعد و ابن مسعود و عائشہ وغیرہم سے تو اب یہ اعتقاد کرنا واجب ہوا کہ
جو شخص کثیر القول اور باسط الکلام ہے علم مین کچھ اعلم تر نہین ہے اوس شخص سے جو کہ کم سخن ہے ابن رجب
کہتے ہین ہم جملہ مردم کے ساتھ مبتلا ہو گئے جو حق مین متوسع القول کے متاخرین مین سے یہ اعتقاد رکھتے

ہین کہ وہ افضل تر ہے متقدمین سے پھر انمین کسی کا یہ عقیدہ ہے کہ یہ شخص ہر متقدم سے افضل ہے کیا صحابہ اور
کیا من بعدہم کیونکہ کثیر البیان والمقال ہے اور کوئی شخص انمین یہ کہتا ہے کہ یہ کثیر المقال فقہاء سبعہ مشہورین
متبوعین سے بہی فاضل تر ہے حالانکہ اس سے یہ بات لازم آتی ہے کہ ہر متاخر ساری متقدمین سے بہتر ہو
کیونکہ یہ فقہاء سبعہ نسبت اون لوگون کے جو انسے پہلے تہے اکثر القول ہین سو جب وہ لوگ جو بعد ان فقہاء کے
آئے ہین بسبب اتساع قول کے انسے عالم تر ٹہیرے تو یہ لوگ اون لوگون سے جو نسبت انکے اقل القول تہے
جیسے ثوری و اوزاعی ولیث و ابن مبارک اور انکا طبقہ بالاولی اعلم و افضل ہوئے بلکہ اون لوگون سے بہی
بہتر ہوئے جو انسے پہلے تہے جیسے تابعین و صحابہ کیونکہ وہ نسبت اون لوگون کے جو بعد اونکے آئے ہین اقل الکلام
تہے حالانکہ یہ تنقص عظیم ہے واسطے سلف صالح کے اور اساءت ظن ہے ساتھہ اونکے اور اونکا منسوب کرنا ہے
طرف جہل و قصور علم کی ولا حول ولا قوۃ الا باللہ ابن مسعود نے حق مین صحابہ کے بہت سچی بات کہی ہے
انہم ابر الامۃ قلوبا و اعمقہا علوما و اقلہا تکلفا و روی نحوہ ایضا عن ابن عمر یہ اشارہ ہے طرف
اسکے کہ جو لوگ بعد صحابہ و تابعین کے آئے وہ قلیل العلم کثیر التکلف ہین ابن مسعود نے یہ بہی کہا ہے انکم فی زمان
کثیر علماؤہ قلیل خطباؤہ وسیاتی بعدکم زمان قلیل علماؤہ کثیر خطباؤہ سو جو شخص کثیر العلم قلیل القول ہے وہ
ممدوح ہے اور جو شخص بالعکس اسکے ہے وہ مذموم ہے ابن رجب نے کہا حضرت صلعم نے واسطے اہل یمن کی
شہادت ایمان و فقہ کی دی ہے یہ لوگ سب لوگون سے اقل الکلام اور متوسع فی العلوم ہین انکا علم انکے لوگون
علم نافع ہے یہ اپنی زبان مین قدر محتاج الیہ کو علم سے بیان تعبیر کرتے ہین وھذا ھو الفقہ والعلم النافع
غرضکہ افضل علوم وہ علم ہے جو کہ تفسیر قرآن اور معانی احادیث سید الانام مین ہو اور کلام حلال و حرام مین ہو
ہے جو کہ صحابہ و تابعین و تبع تابعین سے ماثور ہو کر زمن ائمہ مشہورین اسلام تک پہنچی جنکی دین مین اقتدا
کیجاتی ہے اور جنکے نام ہم اوپر لیکہ چکے ہین سو ضبط کرنا اوس شے کا جو انسے مروی ہے اس باب مین افضل علم
ہے ہمراہ تفہم و تعقل و تفقہ کی اور جو توسع کہ بعد انکے زمانے کے حادث ہوا ہے اوسمین اکثر کچہہ خیر نہین ہے مگر یہ
کہ اونکے کلام کی شرح ہو اور جو برخلاف اونکے کلام کے ہے وہ اکثر باطل ہے اوسمین کچہہ منفعت نہین بلکہ
انہین کے کلام مین کفایت و زیادت ہے انکے بعد جو لوگ ہوئے اونکے کلام مین کوئی حق نہین ملتا ہے
لکن وہ حق کلام مین ان ائمہ کے اوجز لفظ و اختصر عبارت مین موجود ہے اور جو باطل انکے من بعد کے کلام
مین پایا جاتا ہے اوسکا بطلان انکے کلام مین موجود ہے مگر اوس شخص کے لئے جو فہم و تامل رکہتا ہے پہر اونکو

کلام مین وہ معانی بدیعہ و مآخذ دقیقہ موجود ہین کہ من بعدہم کو اوس طرف راہ نہین ملتی اور کوئی اونتک نہین پہنچتا پس جو شخص کہ علم کو انکی کلام سے حاصل نہین کرتا ہے اوس سے یہ خیر کثیر بالکل فوت ہو جاتی ہی اور وہ بہت سے باطل مین جاگرتا ہے بوجہ متابعت متاخرین کے پہر جو شخص کہ ارادہ انکی کلام کے جمع کرنیکا رکہتا ہے وہ محتاج ہوتا ہے معرفت صحیح کا سقیم سے اور یہ بات معرفت جرح و تعدیل و علل سے حاصل ہوتی ہے جسکو اس امر کی شناخت نہین ہے وہ جو کچہہ نقل کرتا ہے اوسپر وثوق نہین ہو سکتا بلکہ خود اوسپر حق و باطل ملتبس رہتا ہے اور وہ اپنے علم پر واثق نہین ہوتا جسطرح کہ قلیل العلم لوگ روایت حدیث پر یا مرویات سلف پر بوجہ جہل کے صحیح کو سقیم سے وثوق نہین کرتے ہین بلکہ بسبب اپنے جہل کے یہ بات تجویز کرتے ہین کہ یہ سب باطل ہے کیونکہ انکو سرے سے وہ معرفت ہی حاصل نہین ہے جسکے سبب سے صحیح و سقیم کو شناخت کر سکین اوزاعی نے کہا ہے علم وہ ہے جو اصحاب محمد صلعم لائے ہین اسکے سوا جو کچہہ ہے وہ علم نہین ہے یہی قول امام احمد رح کا ہے اور حقین تابعین کے کہا ہے کہ انت مخیر فی کتابته وس کہ چنانچہ زہری کلام تابعین کو لکہہ لیتے تہے اور صالح بن کیسان خلاف انکے کرتے پہر ترک کتابت کلام تابعین پر نادم ہوئے اب جب کہ ہمارے زمانہ مین لکہنا کلام سلف ائمہ اور سلف مقتدی بہم کا تا زمانہ شافعی و احمد و اسحق و ابو عبید متعین تہا آدمی کو چاہیئے کہ اوس علم سے جو بعد سلف کے حادث ہوا ہے پرحذر رہے اسلئے کہ بعد انکے حوادث کثیرہ حادث ہوئے ہین اور ایسے لوگ پیدا ہوئے جو منسوب ہین طرف متابعت حدیث کے جیسے ظاہریہ و نحو ہم کہ اونکے سخت مخالف ہین بسبب شذوذ کے ائمہ سے اور اپنے فہم مین اونسے منفرد ہو گئے ہین اور جس بات کو ائمہ نے اپنے اگلون سے اخذ کیا تہا اوسکو یہ اخذ کرتے ہین علیٰ ہذا داخل ہونا کلام متکلمین و فلاسفہ مین شر محض ہے اور یہ بات بہت کم ہے کہ کوئی شخص ان فنون مین داخل ہو اور ساتہہ بعض وضار اہل علوم مذکورہ کے آلودہ و متلطخ نہو امام احمد نے فرمایا ہے ناظر فی الکلام اس بات سے خالی نہین رہتا کہ جہمیہ نہو اسیطرح باقی ائمہ سلف نے تحذیر کی ہے اہل کلام سے اگرچہ وہ ذب عن السنۃ کیون نکرین اور وہ جو محبین کلام محدث اور متبعین متکلمین کے کلام مین مذمت اون لوگون کی پائی جاتی ہے جو خصومات و جدال مین توسع نہین کرتے ہین اور یہ لوگ اونکو منسوب طرف جہل یا حشو یا عدم معرفت باللہ کرتے ہین اور کہتے ہین کہ یہ عارف اپنے رب کے نہین ہین سو یہ سب باتین اونکی خطوات شیطان ہین نعوذ باللہ منہ منجملہ محدثات علوم کے ایک کلام کرنا ہے علوم باطنہ مین ساتہہ مجرد رائے یا ذوق یا کشف کے جیسے معارف و اعمال قلوب اور اوسکے

تو ابع ہین کہ اُنمین خطر عظیم ہے اعیان ائمہ نے اِس امر پر انکار فرمایا ہے جیسے امام احمد وغیرہ اور ابو سلیمان کہتے تھے بہیر کوئی نکتہ نکت قوم سے گزر کرتا ہے مین اوسکو قبول نہین کرتا مگر ہمراہ دو شاہد عدل کے ایک کتاب دوسری سنت اور سید الطائفہ جنید رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے علمنا هذا مقيد في رواية مشيد على الكتاب والسنة فمن لم يقرء القرآن ولم يكتب الحديث لا يقتدى به في علمنا هذا ابن رجب کہتے ہین رخنہ اس باب کا بہت کشادہ ہوگیا ہے اور اقوام کثیرہ اسمین داخل ہوکر انواع زندقت ونفاق مین پڑگئی اور یہ دعوی کرنے لگے کہ اولیاء اللہ افضل ہین انبیاء سے یا وہ مستغنی ہین ان پیغمبرون سے اور جو شرائع اللہ کے رسل لائے تھے اونکا تنقص کرنے لگے اور مدعی حلول و اتحاد کے ہوگئے اور وحدت وجود وغیر ذلک کے قائل ٹہیرے حالانکہ یہ سب اصول ہین کفر و فسق وعصیان کے مثل دعوی اباحت و حل محظورات شرائع پہر اس طریق مین بہت ایسی چیزین داخل کردین جو دین مین سے بالکل نہ تہین بعض نے یہ اعتقاد کیا کہ اِنسے ترقیق قلوب حاصل ہوتی ہے جیسے غنا ورقص اور کسی نے یہ سمجہا کہ مراد اِنسے ریاضت نفوس ہے جیسے عشق صور محرمہ کا اور نظر کرنا طرف حسین شکلون کے ؎

زنکہت سحری شوق یار میخیزد　　　جنون زسایہ ابر بہار میخیزد

اور بعض نے یہ زعم کیا کہ انمین کسر نفوس و تواضع ہے جیسے شہرت لباس وغیر ذلک کہ شریعت مین نہین آئی پہر بعض اشیاء انمین ایسی ہین جو اللہ کے ذکر اور نماز سے روکتی ہین جیسے غنا و نظر محرم یہ لوگ اِس امر مین مشابہ اون لوگون کے ہوگئے جنہون نے اپنے دین کو لہو ولعب ٹہیرالیا ہے ؎

دانى الغناء فكالحمير تناهقوا　　　والله ما رقصوا لاجل الله

ابن رجب فرماتے ہین علم نافع ان سب علمون مین سے یہی ضبط کرنا نصوص کتاب وسنت کا اور سمجہنا اونکے معانی کا اور مقید ہونا ساتہ ماثورات صحابہ وتابعین وتبع تابعین کے معانی قرآن وحدیث مین ہے اور جو کلام اونسے دربارۂ حلال وحرام وزہد ورقائق ومعارف وغیر ذلک آیا ہے اوسکے ساتہ متقید ہونا پہر اور تمیز صحیح مین سقیم سے کوشش کرنا پہر جہد کرنا وقوف پر اونکے معانی وتفہم مین وفي ذلك كفاية لمن عقل وشغل بالعلم النافع جو کوئی شخص اِسپر وقوف کرکے اخلاص قصد کا اوسمین لوجہ اللہ کرتا ہے اور اللہ سے استعانت چاہتا ہے تو اللہ اوسکی اعانت کرتا ہے اور اوسکو راہ پر لگاکر توفیق تسدید وفہم والہام عطا فرماتا ہے اِس دم علم کا ثمرہ اوسکو حاصل ہوتا ہے وهي خشية الله تعالى كما قال عز وجل انما يخشى الله من عباده العلماء اور ابن مسعود وغیرہ نے

کہاہے کو خشیة اللہ علما اوسکے واسطے زاد یا اللہ جہلا اور بعض سلف نے فرمایا ہے لیس العلم بکثرة الروایة ولکن العلم الخشیة اور بعض نے کہاہے من خشی اللہ فہو عالم ومن عصاہ فہو جاہل سلف علماء کا کلام اس باب میں بہت ہے وجہ اسکی یہ ہے کہ علم دو امر پر دلالت کرتا ہے ایک اللہ کی معرفت پر کہ اللہ کن اسماء حسنی وصفات علیا وافعال باہرہ کا مستحق ہے یہ شناخت اجلال واعظام وخشیت ومہابت ومحبت ورجاء الٰہی کے مستلزم ہوتی ہے امر دیگر شناخت اس بات کی ہے کہ اللہ تعالے کو اعتقادات واعمال ظاہرہ وباطنہ واقوال میں سے کون سی شے محبوب وپسندیدہ ہے اور کس چیز سے وہ کراہت ونفرت فرماتا ہے سو جس شخص کو اسبات کا علم حاصل ہوجاتاہے تو وہ طرف اوس چیز کے شتابی کرتاہے جسمین کہ اللہ کی محبت وخوشی ورضا ہوتی ہے اور جس چیز کو کروہ مکروہ ومبغوض وناخوش رکہتا ہو اوس سے یہ شخص دور بہاگتاہے پس جبکہ علم نے اپنے صاحب کو یہ ثمرہ عطا کیا تو یہ علم نافع ٹہیرا اور جب نافع ہوکر دلمین اوسنے جگہ دو قرار پکڑا تو اب وہ دل اللہ کے لئے خاشع اور شکستہ اور رسا ہوا اوسکی ہیبت واجلال وخشیت ومحبت وتعظیم کے ذلیل وخوار ہوجائیگا اور جب دلمین خشوع وذل وانکسار آگیا تو اب نفس اوسکا ذرا سی حلال بر دنیا سے قانع ہوکر شکم سیر رہیگا یہ قناعت اوسکے لئے موجب زہد دنیا مین ہوجائیگی اور ان سب کو فانی سمجہیگا مال وجاہ وفضول عیش کا کچہہ حظ باقی نہ رہیگا کیونکہ عدم قناعت سے نزدیک اللہ تعالے کے حظ اسکا نعیم آخرت سے گہٹ جاتاہے اگرچہ یہ شخص نزدیک اللہ کے کریم ہو ابن عمر وغیرہ سلف نے اسیطرح کہاہے اور یہ مرفوعاً بہی مروی ہے یہ بات اسکے موجب ہے کہ درمیان بندہ اور درمیان رب کے ایک معرفت خاصہ ہو کہ جب وہ اللہ سے کچہہ مانگے تو اللہ اوسکو دے اور جب کچہہ دعا کرے تو قبول فرماوے جسطرح کہ حدیث الٰہی یعنی قدسی مین آیاہے لایزال عبدی یتقرب الی بالنوافل حتی احبہ الی قولہ فلئن سألنی لاعطینہ ولئن استعاذنی لاعیذنہ وفی روایة ولئن دعانی لاجیبنہ حضرت نے ابن عباس کو وصیت کی تہی احفظ اللہ یحفظک احفظ اللہ تجدہ امامک تعرف الی اللہ فی الرخاء یعرفک اللہ فی الشدة الحاصل یہانتک یہ ثابت ہوا کہ درمیان عبد ورب کے ایک معرفت خاصہ دل سے اسطرح پر ہو کہ اللہ کو قریب اپنے پاکر خلوت مین ساتہہ اوسکے مستانس ہو اور حلاوت ذکر ودعاء ومناجات ولذت خدمت الٰہی پائے یہ بات اوسی شخص کو حاصل ہوتی ہے جو اللہ کی اطاعت سر وعلانیہ مین کرتاہے وہیب بن ورد سے کہا تہا ہل یجد حلاوة الطاعة من عصی قال لا ولا من ہم پہر جب بندہ اس انس وحلاوت کو پالیتاہے تو وہ عارف رب ٹہیرتاہے درمیان اوسکے اور رب کے ایک شناخت خاص ہوجاتی ہے کہ

جب کچھ مانگے تو وہ اوسکو ملے اور جب کچھ چاہے تو دیا جاے جسطرح کہ شعوانہ نے تفصیل سے کہا تہا اما
بینک وبین ربک اذا دعوتہ اجابک اونکو غش آگیا بندہ ہمیشہ شدائد وکرب مین اندر دنیا و برزخ
و موقف کے واقع ہوتا ہے پہر جبکہ درمیان اوسکے اور رب کے ایکخاص شناسائی ہوجاتی ہے تو اللہ ان
سب ہوکو اوسسے کفایت کرتا ہے وصیت ابن عباس مین اسی کی طرف حضرت نے اشارہ کیا ہے تعرف الی اللہ فی
الرخاء یعرفک فی الشدۃ کسی نے معروف رحہ سے کہا تہا کہ ما الذی ہیجک الی الانقطاع وذکر الموت والقبر
والجنۃ والنار کہا یہ سب کچھ اوسکے ہاتہ مین ہے جب درمیان تیرے اور اوسکے جان پہچان ہوگئی تو
پہر وہ تجکو ان سب سے کفایت کریگا معلوم ہوا کہ علم نافع وہ ہے جو درمیان عبد و رب کے شناسائی کرادے
اور اوسکی طرف راہ یاب کرے یہانتک کہ وہ تیرے رب ہی کو پہچان کر اوسکے ساتہ مانوس ہوجائے اور اوسکی
قرب سے شرمندہ رہے گویا وہ اسکو دیکھ رہا ہے ولہذا ایک گروہ صحابہ نے کہا ہے کہ سب سے پہلے جو علم
لوگون سے اٹہ جائیگا خشوع ہے ابن مسعود کہتے ہین کچہ لوگ قرآن پڑہتے ہین اونکے گلون سے نیچے نہین اوترتا
ولکن جب دل مین واقع ہوکر راسخ ہوجاتا ہے تو نفع دیتا ہے حسن نے کہا علم دو قسم ہے ایک زبان پر یہ اللہ
کی حجت ہے ابن آدم پر دوسرا دل مین یہ علم نافع ہے سلف کہتے تہے علما تین طرح پر ہین ایک عالم باللہ
عالم بامر اللہ دوسرے عالم باللہ اور غیر عالم بامر اللہ تیسرے عالم بامر اللہ غیر عالم باللہ ان سب مین اکمل قسم
اول ہے وہی لوگ اللہ سے ڈرتے ہین اللہ کے احکام کے عارف ہین ساری شان اسی مین ہے کہ بندہ
علم سے اپنے رب پر استدلال کرے اور اوسکو پہچان لے جب رب کو پہچان لیگا تو اوسکو آپ سے قربت
پائیگا اللہ اوس سے نزدیک ہوجائیگا اور اوسکی دعا قبول کریگا جسطرح کہ اثر اسرائیلی مین آیا ہے ابن آدم
اطلبنی تجدنی فان وجدتنی وجدت کل شئ وان فتک فاتک کل شئ وانا احب الیک من کل شئ

لکل شئ اذا فارقتہ عوض ولیس للہ ان فارقت من عوض

ذوالنون رحہ ان ابیات کو وقت شب مکرر پڑہا کرتے تہے اطلبوا لانفسکم مثل ما وجدت انا
قد وجدت لی ساکنا لیس فی ہواہ عنا ان بعدت قربنی او قربت منہ دنا

امام احمد نے معروف سے نقل کیا ہے کہ اصل علم اللہ کا ڈر ہے یعنی جڑ علم کی وہ علم ہے جو موجب خشیت و
محبت وقرب خدا ہو اور اللہ سے مانوس کرے اوسکی طرف شوق دلائے اسکے بعد وہ علم ہے جو اللہ کے
احکام کا اور اوس قول یا عمل یا حال یا اعتقاد کا علم ہو جو اللہ کو محبوب ہے اور اللہ اوسکو پسند کرتا ہے

جو شخص سا تہہ ان دونون علم کے متحقق ہوگا اوسکا علم نافع ہے اوسکو علم نافع وقلب خاشع ونفس قانع ودعا مسموع حاصل ہوئی اور جس شخص سے یہ علم نافع فوت ہوگیا وہ ان چار چیزون میں جا گرا جنسے رسول خدا صلعم نے پناہ مانگی تہی اور علم اوسکا اوسپر وبال وحجت ہوگیا اوسنے اپنے علم سے کچہ نفع نہ پایا کیونکہ نہ اوسکے دل نے اوسکے رب کے لئے خشوع کیا اور نہ اوسکا نفس دنیا سے سیر ہوا بلکہ اوسکی حرص دنیا پر بڑہ گئی اور وہ طالب دنیا ہوگیا اور نہ اوسکے دعا سنی گئی کیونکہ اوسنے نہ تو بجا آوری اوامر رب کی کی اور نہ اجتناب اوسکے مسخوط ومکروہ سے کیا یہ اوسوقت کا حال ہے کہ اوسکا علم اس لایق تہا کہ اوس سے نفع حاصل کرنا ہوسکتا تہا یعنی ستلقی تہا کتاب وسنت سے اور اگر تلقی اوسکی غیر قرآن وحدیث سے کی تہی تو پہر وہ فی نفسہٖ علم غیر نافع تہا اوس سے انتفاع لینا ممکن نہین ہے بلکہ اوسکا ضرر اوسکے نفع سے اکثر ہے علامت ایسے علم کی جو نافع نہین ہوتا ہے یہ ہے کہ صاحب اس علم کا زہو وفخر وخیلا کسب کرے طالب علو ورفعت ومنافست فی الدنیا ہو جاتا ہے علما ومماراۃ سفہا کا خواہان رہے لوگون کو اپنی طرف متوجہ کرے حضرت سے مروی ہے کہ جو کوئی علم کو اسلئے طلب کرتا ہے تو پہر آگ ہے آگ سے یہ بہی ہوتا ہے کہ ایسے علم والے دعوے معرفت اللہ وطلب خدا واعراض عما سواہ کا کیا کرتے ہین حالانکہ اونکی غرض اس سے کچہ نہین مگر یہی طلب جسکا ذکر ہو چکا لوگون اور بادشاہون کے دلمین اپنی جاہ کے چاہنے والے ہین آپکے لئے اوسنے طالب حسن ظن اور کثرت اتباع کے ہین لوگون مین مخدوم مکرم مطاع معظم ہوا چاہتے ہیں علامت اسکی اظہار دعوے ولایت ہے جسطرح کہ اہل کتاب اس کا ادعا کرتے تہے یا قرامطہ وباطنیہ ونحوہم نے اسیطرح کا دعوے کیا تہا حالانکہ یہ شین برخلاف شیوہ سلف صلحا کے ہے کیونکہ وہ تو اپنے نفوس کو محتقر رکہتے تہے اور ظاہر وباطن مین اوسکو عیب لگاتے تہے عمر رضی اللہ عنہ نے کہا جو شخص یہ کہے کہ مین عالم ہون تو وہ جاہل ہے اور جو یہ کہے کہ مین مومن ہون تو وہ کافر ہے اور جو کہے کہ مین جنت مین ہون تو وہ آگ مین ہے آنکی علامت یہ ہے کہ ایسا شخص حق کو قبول نہین کرتا ہے اور منقاد نہین ہوتا اور جہگڑے پر تکبر کرتا ہے خصوصاً جبکہ وہ قائل حق مانون کی آنکہو مین اس سے کم درجہ ہو اور باطل پر اصرار رکہتا ہے اس ڈر سے کہ کہین لوگون کے دل اوس سے جدا و پریشان نہو جائین اسلئے راجع طرف حق کے نہین ہوتا ہے کبہی یہ کرتا ہے کہ اپنے نفس کی مذمت وحقارت علی رؤس الاشہاد کرنے لگتا ہے تاکہ لوگ اوسکو اپنے نفوس مین متواضع اعتقاد کرکے اوسکی ستایش و مدح و ثنا کرین حالانکہ یہ خصلت منجملہ دقایق ریا کے ہے چنانچہ تابعین و من بعدہم من العلما نے اسپر تنبیہ

ی ہے ایسا شخص بسبب قبول و استحلاء مدح کے وہ بات ظاہر کرتا ہے جو منافی صدق و اخلاص کے ہوتی ہے کیونکہ صادق کو اپنی جان پر خوف نفاق کا لگا رہتا ہے اور سوء خاتمہ سے ڈرتا ہے تو وہ قبول و استحسان مدح سے ایک شغل شاغل میں ہوتا ہے ولہذا منجملہ علامات اہل علم نافع کے ایک یہ علامت ہے کہ وہ اپنے نفس کے لئے کوئی حال و قال نہیں دیکھتے اور دل سے تزکیہ و مدح کو مکروہ رکھتے ہیں اور کسی شخص پر تکبر نہیں کرتے حسن نے کہا ہے انما الفقیہ الزاہد فی الدنیا والراغب فی الآخرۃ البصیر بدینہ المواظب علی عبادۃ ربہ دوسری روایت یوں ہے الذی لا یحسد من فوقہ ولا یسخر من دونہ ولا یاخذ علی علم علمہ اللہ اس کلام اخیر کے معنے ابن عمر سے بھی یوں مروی ہیں کہ اونہوں نے کہا ہے اہل العلم النافع کلما ازدادوا من ہذا العلم ازداد واللہ تواضعا و خشیۃ وانکسارا و ذلا بعض سلف نے کہا ہے عالم کو چاہئیے کہ اپنے سر پر خاک ڈالے اپنے رب کے لئے خاکساری کرے کیونکہ اوسکا علم جتنا بڑھیگا اوتنی ہی اوسکی معرفت ساتھہ اپنے رب کے زیادہ ہوگی اور خشیت و محبت خدا کی افزائش اور اسکا انکسار و ذل روز افزون ہوگا ؎

در خاک بیلقان برسیدم بعابدے	گفتم مرا بتربیت از جہل پاک کن
گفتا برو چو خاک تحمل کن اے فقیہ	یا ہر چہ خوانده ہمہ در زیر خاک کن

ایک علامت اہل علم نافع کی یہ ہے کہ وہ اپنے صاحب کو دلالت کرتا ہے بھاگنے پر دنیا سے سب سے بڑہکر دنیا ہی ریاست و شہرت و مدح ہے اس سے دور رہنا اور اس سے بچنے میں کوشش کرنا علامت ہے علم نافع کی پھر اگر کچھہ اسمیں سے بغیر قصد و اختیار کے واقع ہو تو صاحب علم کو چاہئیے کہ عاقبۃ الامر سے خوف شدید میں رہے خیال کرے کہ کہیں یہ بات میرے ساتھہ مکر و استدراج نہو جسطرح کہ امام احمد کا نام اور آوازہ جب خلق میں مشہور ہوگیا تو وہ اپنے نفس پر نہایت خائف رہتے تھے ایک علامت علم نافع کی یہ ہے کہ صاحب اس علم کا مدعی علم کا نہیں ہوتا ہے اور نہ کسی شخص پر فخر کرتا ہے اور نہ اپنے غیر کو جاہل بتاتا ہے مگر اوس شخص کو جو مخالف سنت و اہل سنت کرتا ہے کہ اسوقت تکلم اوسکا غضباً للہ ہوتا ہے نہ غضباً للنفسہ اور نہ لقصد رفعت علی احد اور جس شخص کا علم غیر نافع ہے اوسکو کوئی شغل بجز تکبر بنفسہ اور تشخص کرنے کے لوگوں پر اور اظہار کرنے فضیلت کے خلق پر اور اونکو طرف جہل کے منسوب کرنے اور تنقص کرنے مردم کے واسطے اپنی رفعت کے اونپر نہیں ہوتا حالانکہ یہ شغل اقبح و ارذل خصال ہے بلکہ کبھی اون لوگوں کو جو اس سے پہلے گزرے ہیں اور علما تھے منسوب بجہل و غفلت و سہو کرتا ہے اس سے محبت اپنے نفس کی اور حسن ظن ساتھہ اوسکے

اور اساءت ظن ساتھہ سلف کے واجب آتی ہے مین کہتا ہون میرے ایک معاصر نے اپنے ایک رسالہ
مین ایک قصہ رویت امام مالک کا خواب مین لکھکر یہ ذکر کیا ہے کہ مجکو اونکی کتاب موطا پر چند اعتراضات تھے
لکن مینے اونسے نہین پوچھے انتہی حالانکہ موطا ایک کتاب مبارک قدیم العہد ہے جسکے خوشہ چین سارے ائمہ
حدیث مین اور امام مالک امام دار الہجرۃ تھے لکن نعوذ و تعوذ خیالا ر ایسے خیالات بے ادبانہ پر باعث ہوا کر اللہ
اللہ تعالے ہمکو اور سب مسلمانون کو توفیق حفظ مراتب و صیانت آداب سلف کی بخشے اور ہمارے دلونکو
طرف سے اہل قرون مشہود لہا بالخیر و اہل صدر اول کے صاف و پاک رکھے اللہم آمین ابن رجب کہتے ہین اہل
علم نافع اپنے نفوس کے ساتھہ بدگمانی کیا کرتے ہین اور علماء سلف کے ساتھہ حسن ظن رکہتے ہین اور اپنے دل
اور نفس سے اقرار فضل سلف کا کیا کرتے ہین اور معترف اپنے عجز کے ہوتے ہین اور کہتے ہین کہ ہم اونکے درجہ
تک نہین پہنچ سکتے بلکہ اونکے مرتبہ کے لگ بہگ تک بہی ہماری رسائی نہین ہے امام عالیمقام ابو حنیفہ رحمہ
اللہ سے کسی نے پوچھا تہا کہ علقمہ افضل ہین یا اسود کیا خوب جواب دیا کہ واللہ ما نحن باہل ان نذکرہم
فکیف نفضل بینہم ابن مبارک جب ذکر سلف کے اخلاق کا کرتے تو یہ شعر پڑہتے ؎

لا تعرضن لذکرنا فی ذکرہم — لیس الصحیح اذا مشی کالمقعد

اور جس شخص کا علم غیر نافع ہوتا ہے وہ اپنے نفس کو عالم متقدم پر کثرت مقال و تشقیق کلام مین فاضل
جانتا ہے اور گمان کرتا ہے کہ میرا نفس علم و درجہ مین نزدیک خدا کے اوس سے افضل تر ہے اسلئے کہ یہہ
فضل میرے ساتھہ مختص ہے مجہسے پہلے کسیکو نہ تہا اسلئے عالم متقدم اوسکی نظر مین حقیر معلوم ہوتا ہے اور یہہ
اوسپر عیب قلت علم کا لگاتا ہے اس بیچارہ مسکین کو یہ معلوم نہین ہے کہ قلت کلام کی طرف سے سلف کی مراد
ورع و خشیت الٰہی تہی وہ اگر ارادہ طول کلام کا کرتے تو ہرگز عاجز نہوتے جسطرح کہ ابن عباس نے ایک
قوم کو دین مین ممارات کرتے ہوئے دیکہکر کہا تہا اما علمتم ان للہ عبادا اسکتتہم خشیۃ اللہ من غیر
عیّ ولا بکم وانہم لہم العلماء والفصحاء والطلقاء والنبلاء والعلماء بایام اللہ غیر انہم اذا
تذکروا عظمۃ اللہ طاشت لذلک عقولہم وانکسرت قلوبہم وانقطعت السنتہم حتی اذا استفاقوا
من ذلک تسارعوا الی اللہ بالاعمال یعدون انفسہم مع المفرطین وانہم لاکیاس اقویاء
مع الظالمین الخاطئین وانہم لابرار براء الا انہم لا یستکثرون لہ الکثیر ولا یرضون لہ
بالقلیل ولا یدلون علیہ بالاعمال ہم حیثما لقیتہم مہمومون مشفقون وجلون خائفون خرجہ ابو نعیم وغیرہ

حدیث ابو ہریرہ میں فرمایا ہے الحیاء والعی شعبتان من الایمان والبذاء والبیان شعبتان من النفاق
رواہ احمد والترمذی وحسنہ وخرجہ الحاکم وصححہ دوسرا لفظ ابو ہریرہ کا رفعا یہ ہے البیان من اللہ
والعی من الشیطان رواہ ابن حبان سو بیان کچھ کثرت کلام کو نہین کہتے ہین بلکہ بیان نام ہے قول فصل
کا امر حق مین اور نہ عی قلت کلام کو کہتے ہین بلکہ عی نام ہے سفہ حق کا مراسیل محمد بن کعب قرظی مین حضرت
سے آیا ہے تین چیزین ہین جس سے بندہ یہان گھٹ جاتا ہے اور آخرت مین بسبب ونکے ذکر سے زیادہ تر عزت
پاتا ہے رحم وحیا وعی لسان عون بن عبد اللہ نے کہا ہے کہ حیا وعفاف وعی لسان نہ عی قلب ورنہ عی
عمل ایمان سے ہے یہ وہ چیزین ہین جو آخرت مین زیادہ ہوجاتی ہین اور دنیا مین ناقص ہوتی ہین سو زیادت
آخرت کی بڑہکر ہے اس نقصان دنیا سے یہ روایت ایک وجہ ضعیف سے بطور مرفوع بہی مروی ہے
بعض سلف نے کہا ہے کوئی شخص پاس ایکقوم کے بیٹھتا ہے وہ قوم خیال کرتی ہے کہ یہ بے زبان وعاجز
ہے حالانکہ وہ عی نہین ہوتا ہے بلکہ فقیہ مسلمان ہوتا ہے سو جو شخص کہ عارف قدر سلف ہے وہ جانتا ہے
کہ سکوت اونکا ضروب کلام وکثرت جدال وخصام وزیادت فی البیان سے قدر حاجت پر کچھ عی وجہل و
قصور کی راہ سے نہ تہا بلکہ ورع وخشیت اللہ سے تہا وہ لا ینفع کو چھوڑکر ینفع مین مشغول تھے ومن حسن اسلام
المرء ترکہ ما لا یعنیہ خواہ وہ کلام اونکا اصول دین مین تہا یا فروع مین یا تفسیر قرآن حدیث وزہد ورقائق
وحکم ومواعظ وغیر ذلک مین جسمین انہون نے کچھ کلام کیا ہے پس جو کوئی اونکی راہ پر چلیگا وہ راہ یاب ہے
اور جو کوئی کسی غیر کی راہ پر سالک ہوگا اور کثرت سوال وبحث وجدال وقیل وقال مین داخل ہوگا اگر انکے
فضل کا اور اپنے نفس کے نقص کا معترف ہے تو وہ قریب الحال ہے ایاس بن معاویہ نے کہا ہے
جو کوئی اپنے نفس کا عیب نہین جانتا پہچانتا وہ احمق ہے کسی نے اونسے کہا بہلا تم مین کیا عیب ہے
کہا یہی کثرت کلام اور اگر واسطے اپنے نفس کے مدعی فضل ور واسطے سلف کے مدعی نقص ہے تو ضلال
مبین اور خسران عظیم مین ہے ابن رجب کہتے ہین فی الجملہ ان ازمان فاسدہ مین یا تو انسان اپنے نفس کے
لئے اسبات پر راضی ہو کہ نزدیک اللہ کے وہ عالم ٹہیرے یا راضی نہو مگر اسبات پر کہ نزدیک اہل زمان کے
عالم ہو سو اگر پہلی بات پر خوش ہے تو اللہ کے علم پر اپنے بارہ مین کفایت کرے اور جسکے درمیان اور اللہ
کے درمیان جان پہچان ہے اوسکو اللہ ہی کی معرفت پر نسبت اپنی اکتفا کرنا چاہئے اور جو راضی نہین ہے
مگر اسی بات پر کہ نزدیک لوگون کے عالم ہو تو وہ حضرت کے اس قول مین داخل ہے من طلب العلم لیباہی

به العلماء او یماری به السفهاء او یصرف به وجوه الناس الیه فلیتبوء مقعده من النار
وہیب بن ورد نے کہا ہے بہت سے عالم ہین جنکو لوگ عالم کہتے ہین آور وہ اللہ کے نزدیک جاہلون
مین معدود ہین صحیح مسلم مین ابوہریرہ سے رفعًا آیا ہے ان اول ما یسعر به النار ثلاثة احدهم
من قرء القرآن وتعلم العلم لیقال هو عالم وقارئ فیقال له قد قیل ذلک ثم امر به فسحب علی وجهه
الی فی النار پہر اگر نفس اسپر قناعت نکرے بلکہ اوس درجہ تک پہنچے کہ لوگون مین حکم کرنے لگے آسلیے کہ
لوگ اس زمانہ مین تعظیم نہین کرتے ہین مگر اوسی شخص کی جو اسطرح کا ہوتا ہے ورنہ اوسکی طرف ملتفت نہین
ہوتے ہین تو پہر اسنے استبدال دنے کا اوس شے سے کیا جو اوس اونے سے بہتر تہی آور درجہ علماء سے
منتقل ہوکر طرف درجہ ظلمہ کے آگیا واسطے بعض سلف کو جب قاضی کرنے لگے تو اونہون نے کہا انما تعلمت
العلم لاحشر بمع الانبیاء لا مع الملوک فان العلماء یحشرون مع الانبیاء والقضاة یحشرون
مع الملوک مومن کو ضرور ہے کہ تہوڑا سا صبر کرے تاکہ راحت دراز کو پہنچے پہر اگر جزع کرے اور صبر نکرے
تو وہ اوسطرح کا ہے جو کہ ابن مبارک نے کہا ہے من صبر فما اقل ما یصبر ومن جزع فما اقل
ما یتمتع ؎ صبر ست علاج دل بیمار تو واقف — افسوس کہ کم داری و بسیار ضرور ست
امام شافعی یہہ شعر پڑہا کرتے تہے ؎

یا نفس ما هی الا صبر ایام — کان مدتها اضغاث احلام
یا نفس جوزی عن الدنیا مبادرة — وخل عنها فان العیش قدام

نسأل الله علمًا نافعًا ونعوذ به من علم لا ینفع ومن قلب لا یخشع ومن نفس لا تشبع ومن
دعاء لا یسمع اللهم انا نعوذ بک من هؤلاء الاربع ف اس جگہہ تامل کرنا چاہیے کہ اللہ نے اہل کتاب کو
کتاب دی تہی اونہون نے اللہ کی آیات کا مشاہدہ کیا تہا جیسے زندہ ہوجانا قتیل کا ضرب بعض اعضاء
البقرہ سے پہر اونکے دل کسطرح مدام کے لیے سخت ہوگئے اللہ نے اونکو قاسی القلوب کردیا ہمکو اونکے ساتہہ
مشابہت پیدا کرنے سے منع کردیا الم یأن للذین آمنوا ان تخشع قلوبهم لذکر الله وما نزل من الحق
الی قوله فاسقون آور بہت مواضع مین سبب اونکے قاسی القلب ہونیکا ذکر کیا ہے اور فرمایا ہے
فبما نقضهم میثاقهم لعناهم وجعلنا قلوبهم قاسیة یعنی یہہ قسوت قلوب عقوبت تہی اونکی نقض میثاق
پر وہ عہد شکنی یہہ تہی کہ مخالفت امر کی وارتکاب نہی کا کیا حالانکہ پہلے اس سے مواثیق وعہود اللہ سے

کرچکے تہے کہ ہم یہ نقض ہرگز نکرین گے پہر فرمایا یحرفون الکلم عن مواضعہ ونسوا حظا مما ذکروا
بہ یعنی سختی دل کیوجہ سے دو خصلتین مذموم اونمین آگئین ایک تحریف کلم کی اوضع کلم سے دوسری نسیان
حظ کا تذکیر سے مراد یہ ہے کہ اونہون نے اوس حکمت و موعظت حسنہ کو جو اونہین یاد دلائیے گئے تہے
ترک کردیا اور اپنا نصیب و حصہ اوس سے نلیا بلکہ اہمال عمل کیا سو یہ دونون امراون علماء مین موجود ہین
جو فاسد ہوگئے ہین بسبب مشابہت اہل کتاب کے ایک تحریف کلم ہے کہ جو شخص تفقہ واسطے غیر عمل کے کرتا
ہے اوسکا دل سخت ہو جاتا ہے وہ مشغول عمل مین نہین ہوتا بلکہ کلم کو مواضع کلم سے محرف کرکے الفاظ
کتاب و سنت کو اونکی جگہون سے پہیر دیتا ہے اور انواع حیل لطیفہ کے ساتہہ تلطف کرتا ہے کبہی حمل انکا
مجازات مستبعدہ لغت و نحو ولکب پر کرتا ہے اور کبہی الفاظ سنن مین طعن سے پیش آتا ہے اسلئے کہ الفاظ کتاب
مین طعن کرنا ممکن نہین ہے اور جو شخص نصوص کو معانی مفہومہ پر جاری کرتا ہے یہ لوگ اوسکی مذمت کرتے
ہین اور اوسکا نام جاہل رکہتے ہین یا حشوی یہ بات اون لوگون مین موجود ہے جو اصول و دیانات مین کلام کرتے
ہین اور فقہاء برای ہین یا صوفیہ فلاسفہ و متکلمین ہین دوسرے نسیان ہے علم نافع کا جسکی تذکیر اونکو ہوچکی
ہے اب انکے دل اوس سے متعظ نہین ہوتے بلکہ جو شخص ایسی بات سیکہتا ہے جس سے رونا آئے یا اوسکا
دل نرم پڑے تو اوسکی مذمت کرتے ہین اور اوسکا نام قاص رکہتے ہین اہل رائے نے اپنی کتابون مین
انہین بعض شیوخ سے نقل کیا ہے ان ثمرات العلوم تدل علی شرفہا فمن اشتغل بالتفسیر فغایتہ
ان یقص علی الناس ویذکرہم ومن اشتغل برایہم وعلمہم فانہ یفتی ویقضی ویحکم ویدرس وہو لاءہم
نصیب من الذین یعلمون ظاہرا من الحیوۃ الدنیا وہم عن الآخرۃ ہم غافلون انکو حامل سبات پر شدت محبت
و علو دنیا ہے یہ اگر دنیا مین زاہد آخرت مین راغب وار اپنے نفس اور عباد اللہ کے ناصح ہوتے تو اوس
چیز کے ساتہہ تمسک کرتے جو اللہ نے رسول پر اوتاری ہے اور لوگون کے لئے لازم کی ہے اکثر لوگ
تقوے سے باہر ہونے لگے حالانکہ اونکو نصوص کتاب و سنت کفایت کرسکتی تہی اور ایسے لوگ انہین جو
قرآن و حدیث سے باہر نکلے تہوڑے ہین اسلئے اللہ اون لوگونمین سے جنکو فہم معانی نصوص کا ہے کچہہ
ایسے لوگ مقرر فرماتا ہے جو خارج عن القرآن والحدیث کو طرف کتاب و سنت کے پہیر لاتے ہین اور وہ
اون فروع باطلہ وحیل محرمہ سے جو بسبب فتح ابواب ربا مین بے نیاز ہوتے ہین اونکو کچہہ پروا محرمات وتحلیل
محارم خدا کے ساتہہ اونے حیلون کے نہین ہوتی ہے جسطرح کہ اہل کتاب کی چال ڈال تہی وہلے

الذین آمنوا لما اختلفوا فیہ من الحق باذنہ واللہ یہدی من یشاء الی صراط مستقیم تمام ہوا ترجمہ عبارت ابن رجب رحمہ اللہ تعالیٰ کا یہ عبارت مجکو بطور ایک رسالہ مختصر کے ملی تہی اور شروع میں بعد حمد و نعت کے یہ کلمات لکہے تہے ہذہ کلمات مختصرات فی معنی العلم و انقسامہ الی علم نافع و علم غیر نافع والتنبیہ علی فضل علم السلف علی علم الخلف فنقول واللہ المستعان وعلیہ التکلان ولا حول ولا قوۃ الا باللہ یعنے بیان علم نافع و غیر نافع کا قبل اسکے کتاب معیار وغیرہ سے متعدد رسالہ مثل سراج الشمس میں لکہا ہے اور علوم شریعت کی گنتی رسالہ الحسب للذریعہ میں مفصل کی ہے لکن چونکہ یہ تحریر ابن رجب کی نہایت پاکیزہ و مختصر ہے اسلئے اس عبارت کو مقدمہ اس رسالہ کا مقرر کیا گیا واللہ الحمد

فصل بیان میں مذاہب اہل اسلام کی

بعد زمانہ حضرت مسیح عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کے سارے عرب و عجم اہل شرک اور بت پرست ہو گئے تہے مگر بقایائے اہل کتاب اللہ تعالیٰ نے ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو طرف سارے جہان اور کافہ مردم کے رسول بناکر بہیجا جب قریش نے انکی بات نہ سنی اور وہ ہجرت کر کے مدینہ میں آ گئے تو ہر وقت لوگ انکو گہیرے رہتے تہے حالانکہ وہ لوگ نہایت تہیدست تنگ عیش مفلس تہے کوئی بازار میں حرفہ کرتا تہا کوئی کہجور کے باغ رکہتا تہا کسی کو طلب قوت سے بہت ہی کم فرصت ملتی تہی اسلئے جو شخص جسوقت حضرت کی خدمت میں حاضر ہوتا وہ آپکے ارشادات سنکر یاد رکہتا اور جو اسوقت غائب ہوتا اسکو ان ارشادات کا علم نہوتا جو اسکی غیبت میں صادر ہوتے تہے اسلئے بعضی بات کسیکو اور کوئی بات کسیکو معلوم ہوتی اور کسیکو معلوم نہوتی بلکہ جو بات بعض اعراب کو معلوم ہوتی وہ بعض اکابر صحابہ پر مخفی رہتی حضرت کے زمانہ میں خلفاء اربعہ وغیرہم فتوے دیتے تہے بعد انتقال نبوی کے جب ابو بکر رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوے تو اکثر صحابہ مدینہ سے واسطے قتال اہل ردت و اہل شام و عراق کے نکل گئے تہوڑے سے مدینہ میں باقی رہے وقت پیش آنے مسئلہ کے خلیفہ اول کتاب یا سنت سے جواب دیتے اگر قرآن یا حدیث میں وہ مسئلہ نملتا صحابہ حاضرین سے دریافت کرتے اگر انکے پاس بہی علم اوسکا نہوتا تو خود اجتہاد کرتے

یہی طرز فتوے زمانہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ مین رہا اسوقت مین اور بھی رہے سہے صحابہ متفرق ہوگئے کبھی یہ ہوتا کہ ایک مسئلہ مین حدیث موجود ہوتی لکن بسبب تفرق صحابہ اوسکا علم مفتی کو نہوتا وہ چارناچار اجتہاد کرتا پہر جو صحابی جس شہر مین رہ پڑا اوسجگہ کے لوگون نے اوسیکے علم پر اقتصار کیا ایک شہر کے لوگون کو دوسرے شہر کے علم کی خبر نہوئی کوئی مکہ مین تہا کوئی کوفہ مین کوئی بصرہ مین کوئی شام مین کوئی مصر مین حال اہل اسلام کا امصار مین بابت احکام شریعت اسیطرح پر ایک زمانہ تک جاری رہا جب رحلت کی کثرت ہوئی اور لوگ واسطے جمع حدیث نبوی کے اوٹہہ کہڑے ہوئے اور ہر جگہ سے اس علم کو جمع کر کے ایک شہر سے دوسرے شہر کو پہنچایا اور جسکو یہ علم پہنچا اوسپر حجت قایم ہوگئی اور صحیح کو سقیم سے جدا کیا گیا بازار اجتہاد کا جس سے مخالفت حضرت کے کلام کی ہوتی تہی سرد پڑ گیا اور عذر ترک عمل بالحدیث کا جاتا رہا کیونکہ سنن پہنچ گئے اور حجت قائم ہوگئی صحابہ اور اکثر تابعین اسی طریق پر تہے ایک حدیث کے لئے سفر مدت دراز و مسافت دراز کا کرتے تہے جب زمانہ ہارون رشید کا آیا اور ابو یوسف رح ۱۷۰ھ مین والی قضا ہوئے تو بلاد عراق و خراسان و شام مین وہی شخص قاضی ہوتا تہا جسکی طرف وہ اشارہ کرتے اسیطرح جب منتصر حاکم اندلس ہوئے تو ۳۵۰ھ مین جسکو یحیی بن یحیئے اشارہ کرتے وہی شخص سائر بلاد و اعمال اندلس مین قاضی مقرر ہوتا ابو یوسف حنفی تہے یحیی مالکی تہے افریقیہ مین غلبہ سنن و آثار کا تہا پہر ابو محمد فارسی نے وہان رواج مذہب حنفی کا دیا پہر جب سحنون قاضی ہوئے تو مذہب مالک نے رواج پایا مصر مین مذہب مالک کا عبد الرحیم بن خالد لائے یہ ۱۶۳ھ مین تہے ورنہ پہلے مصر مین کوئی مذہب مالک کو پہچانتا بہی نہ تہا یہانتک کہ امام شافعی رح مصر مین آئے تب سے مذہب شافعی نے انتشار پایا ارجون نے ۲۹۳ھ مین جہر بالبسملہ سے روکا اہل مصر اسی مذہب مالک و شافعی پر تہے پہر ۳۵۸ھ مین قائد جوہر نے مذہب شیعہ کا رواج دیا اصل اس مذہب کی عبد اللہ بن سبا یہودی سے ہے ۵۶۴ھ مین بزمانہ ملک ناصر صلاح الدین مصر مین مدارس مالکیہ و شافعیہ بنے مذہب شیعہ کا استیصال کلی ہوگیا یہانتک کہ سرزمین مصر مین کسی جگہ بہی باقی نرہا پہر محمود زنگی نے تعصب کر کے مذہب حنفی کو رائج کیا مصر و شام مین کثرت سے حنفی ہوگئے تب سے اس مذہب نے خوب رواج پایا هذا احوال المذاهب من اوسطها الی اخرها ف اب عقائد کا حال سنو کہ سلطان صلاح الدین نے تمام لوگون کو عقیدہ شیخ ابو الحسن اشعری پر لگایا اور اوقاف دیار مصر مین اس عقیدہ کو شرط کیا یہ عقائد دیار مصر و شام

دار مصر حجاز و یمن و بلاد مغرب مین مستمر الحال ہوگئے جو کوئی خلاف اوسکے کہتا اوسکی گردن ماری جاتی اب تک یہی حال ہے تو دولت ایوبیہ مین مذہب ابو حنیفہ و امام احمد کا کچہہ بہت چرچا نہ تہا پہر آخر دولت مین ان دونون مذہب کا ذکر نکلا زمانہ ملک ظاہر بیبرس مین چارون مذہب کے قاضی مقرر ہوئے ۶۶۵ ؁ سے یہ طریقہ چل نکلا یہانتک کہ مجموع امصار اسلام مین کوئی مذہب و عقیدہ باقی نرہا مگر یہی مذاہب اربعہ و عقیدہ اشعری آل لوگون کے لئے مدارس و خوانق و زوایا و ربط سائر ممالک اسلام مین بنگئے جو اس مذہب و عقیدہ پر ہوتا اوسپر انکار کیا جاتا وہ دشمن ٹہیرتا اوسکو عہدہ قضا ملتا نہ اوسکی گواہی قبول ہوتی نہ اوسکو خطابت امامت تدریس ملتی جب تک کہ وہ مقلد کسی ایک مذہب کا ان مذاہب مین سے نہوتا مقریزی کہتے ہین وافتی فقہاء ہذہ الامصار فی طول ہذہ المدۃ بوجوب اتباع ہذہ المذاہب وتحریم ما عداہا والعمل علی ہذا الی الیوم انتہے مین کہتا ہون کہ یہ ایجاب و تحریم ٹہیک نہین تہا اسپر کوئی نص جلی اور دلیل قوی قائم نہین ہے بیشک حق درمیان ان مذاہب اربعہ کے دائر سائر ہے لیکن منحصر نہین ہے مگر اس نظر سے کہ مذہب اہل حدیث و ظاہریہ بہی اندر ان مذاہب کے موجود ہے اگر یہ بات کہین کہ اختیار کرنا ان مذاہب کا بعد عرض کے کتاب و سنت پر لا باس بہ ہے تو ہوسکتا ہے یہ محل اسکی تفصیل کا نہین ہے

ف جب حال مذاہب کا زمانہ وفات نبوی سے تا استقرار مذاہب اربعہ معلوم ہوچکا تو اب حال فرق و اختلاف عقائد خلیقہ کا بہی اجمالاً معلوم کرنا ضرور ہے تفصیل اسکی رسالہ کشف الغمہ فی افتراق الامہ مین مرقوم ہوچکی ہے جن لوگون نے اصول دیانات مین کلام کیا ہے وہ دو قسم ہین ایک مخالف ملت اسلام دوسرے مقر اسلام مخالفین ملت اسلام دس گروہ ہین ایک دہریہ دوسرے اصحاب عناصر تیسرے ثنویہ یعنی مجوس چوتہے بت پرست پانچوین صابئہ چہٹے یہود ساتوین نصاریٰ آٹہوین اہل ہند نوین زنادقہ انہین مین قرامطہ بہی داخل ہین دسوین فلاسفہ فلسفت حکمت کو کہتے ہین اور فیلسوف محب حکمت کو انکا علم چار نوع مین منحصر ہے طبیعی مدنی ریاضی الٰہی دوسری قسم فرق اہل اسلام ہین جو حدیث ستفترق امتی ثلاثا و سبعین فرقۃ ثنتان و سبعون ہالکۃ و واحدۃ ناجیۃ رواہ اہل السنن الا النسائی من حدیث ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مراد ہین دوسرا لفظ انکا یہ ہے کہ حضرت صلعم نے فرمایا ہے افترقت الیہود علی احدی و سبعین او اثنتین و سبعین فرقۃ وتفرقت النصاریٰ علی احدی و سبعین او اثنتین و سبعین فرقۃ وتفترق امتی علی ثلاث و سبعین فرقۃ رواہ البیہقی وقال حسن صحیح اخرجہ الحاکم و ابن حبان فی صحیحہ

بخوہ فاخرجہ الحاکم فی المستدرک عن ابی ھریرۃ وقال ھذا حدیث کبیر النفع فی الاصول وقد روی عن سعد بن ابی وقاص وابن
عمرو وعوف بن مالک رفعا بمثلہ مسلمانون کے فرقے پانچ ہین ایک اہل سنت دوسرے مرجیہ تیسرے
معتزلہ چوتھے شیعہ پانچوین خوارج انمین سے ہر فرقہ مین فرق کثیر ہین اور اکثر افراق اہل سنت کا قبیا
مین سے اور تہوڑا سا اعتقادات مین تہے چار فرقے باقی سوا انمین کسیکا ساتہ اہل سنت کے خلاف بعید
ہے اور کسیکا خلاف قریب اقرب فرق مرجیہ وہ ہے جو یہ کہتا ہے کہ ایمان نام ہے تصدیق دل وزبان کا
معا فقط اور اعمال فقط فرائض وشرایع ایمان ہین اور ابعد انمین اصحاب جہم بن صفوان ومحمد بن کرام
ہین اسیطرح اقرب فرق معتزلہ اصحاب حسین نجار وبشر بن غیاث مریسی ہین اور ابعد انمین اصحاب ابو ہذیل
بن علاف اسیطرح مذاہب شیعہ مین اقرب اصحاب حسن بن صالح ہین اور ابعد امامیہ تہے غالیہ سو وہ سرے
سے مسلمان ہی نہین ہین بلکہ اہل ردت وشرک ہین اور اقرب فرق خوارج اصحاب عبداللہ بن یزید
اباضی ہین اور ابعد انمین ازارقہ تہے بطیخیہ وجاحد بعض قرآن یا مفارق اجماع جیسے عجاردہ وغیرہم
سو وہ باجماع امت کفار ہین الغرض فرق ہالکہ دس گروہ مین منحصر ہین ایک معتزلہ یہ نفی صفات الٰہیہ
مین غلو کرتے ہین قائل عدل وتوحید کے ہین سارے معارف کو عقلیہ بتاتے ہین حصولاً ووجوباً قبل و
بعد شرع کے اور اکثر یہ کہتے ہین کہ امامت اختیار سے ہوتی ہے یہ بیس فرقے ہین دوسرے مشبہ
انکو اثبات صفات مین غلو ہے یہ ضد معتزلہ ہین اور انکے سات فرقے ہین تیسرے قدریہ انکو ثابت کرنے
مین قدرت عبد کے اور اثبات خلق وایجاد مین غلو ہے کہتے ہین کہ ان امور مین کچہہ حاجت معاونت
کی طرف سے اللہ تعالے کے نہین ہے چوتھے مجبرہ انکو غلو ہے نفی استطاعت عبد من قبل وبعد فعل
ومع فعل کے یہ اختیار عبد کی نفی کرتے ہین اور کسب کے بہی نافی ہین یہ دونو فرقے باہم متضاد ہین
مجبرہ مین تین فرقے ہین پانچوین مرجیہ انکو یہ امید ہے کہ اصحاب معاصی کو طرف سے اللہ کے ثواب ملیگا
ولہذا یہ بات کہتے ہین کہ لایضر مع الایمان معصیۃ کما انہ لا ینفع مع الکفر طاعۃ یا حکم اصحاب
کبائر کو آخرت تک تاخیر کرتے ہین حقیقت انکی یہ ہے کہ انکو اثبات وعد ورجا ونفی وعید وخوف مین اہل
ایمان سے غلو ہے انکے فرقے تین ہین چہٹے حروریہ انکو اثبات وعید وخوف مین بحق مومنین اور تخلید
فی النار مین باوجود ایمان کے غلو ہے یہ ایک قوم ہے نواصب خوارج کی یہ ضد ہین مرجیہ کے
نفی واثبات ووعد ووعید مین یہ مرتکب کبیرہ کو مشرک بتاتے ہین اور عامہ خوارج اوسکو کافر کہتے ہین نہ

شرک اور بعض کا قول یہ ہے کہ ایسا شخص منافق ہے درک اسفل نار مین ہوگا انکا اثبات پر اتفاق
ہے کہ ایمان نام ہے اجتناب کا ہر معصیت سے ساتوین نجاریہ اتباع حسن بن نجار رحا کہ یہ منجملہ مجبرہ کے
تہا انکے تین فرقے ہین آٹھوین جہمیہ اتباع جہم بن صفوان یہ مسئلہ قضا و قدر مین با وجود قدر سے میل خاطر
کے طرف جبر کے موافق اہل سنت ہین مگر رویت و صفات کی نفی کرتے ہین قائل ہین خلق قرآن کے یہ فرقہ
بہت بڑا گروہ ہے انکا شمار معطلہ مجبرہ مین ہے نوین روافض انکو حب علی مرتضی و بغض شیخین و عثمان و
عائشہ و معاویہ وغیرہ صحابہ مین غلو ہے زید بن علی علیہما السلام نے انکا نام رافضہ رکہا تہا انکے تین سو فرقے
ہین منجملہ اونکے بیس فرقے مشہور ہین دسوین خوارج انکو ناصب بہی کہتے ہین اور حروریہ بہی اسلئے کہ موضع
حروراء نام مین انکا جماؤ واسطے قتال علی مرتضی کے ہوا تہا انکو حب ابو بکر و عمر و بغض علی مین غلو ہے متنبی
نے کہا ہے ولا ابجل منہم فانہم القاسطون المارقون یہ سب بیس فرقے ہین ان فرق
دوگانہ کے فروع کا بیان مع اونکے اقوال باطل کے رسالہ کشف الغمہ مین ہوچکا ہے **ف** حقیقت حال
عقائد اہل اسلام ابتداے ملت اسلامیہ تا انتشار مذہب اشعریہ یہ ہے کہ اللہ تعالے نے حضرت صلعم کو طرف
سارے لوگون کے رسول بنا کر بہیجا حضرت نے جو وصف رب سبحانہ کا قرآن مین آیا تہا اور جو وحی سے
معلوم کیا تہا وہ بیان کیا کسی شخص نے عرب مین سے خواہ وہ شہری تہا یا دہاتی کسی شے کے معنے آپ
سے نہ پوچہے جسطرح کہ نماز روزہ حج زکوۃ وغیرہ امر و نہی کا سوال آپ سے کرتے تہے یا احوال قیامت
وجنت و نار کو پوچہتے تہے کیونکہ اگر کوئی شخص بہی صفات الٓہیہ کا سوال کرتا تو ضرور ہم تک منقول ہوتا
جسطرح پر کہ احادیث احکام حلال و حرام و ترغیب و ترہیب واحوال قیامت و ملاحم و فتن کی منقول ہوئی
ہین اور دواوین احادیث و آثار سلفیہ مین موجود ہین حالانکہ کسی طریق صحیح یا سقیم سے کسی ایک صحابی
سے باوجود اختلاف طبقات و کثرت عدد یہ بات وارد و مروی و ماثور نہین ہے کہ اونسنے حضرت سے
معنے کسی وصف کے صفات الٓہیہ مین سے جو قرآن کریم یا لسان نبی رحیم پر آئی ہین سوال کیا ہو بلکہ
سب صحابہ نے معنے اونکے سمجہ کر کلام کرنے سے سکوت کیا تہا اور نہ کسی صحابی نے یہ فرق نکالا کہ یہ
صفت ذات ہے اور وہ صفت فعل بلکہ فقط اللہ کے لئے اثبات صفات ازلیہ کا علم و قدرت و حیاۃ و
ارادہ و سمع و بصر و کلام و جلال و اکرام و جود و انعام و عز و عظمت سے کیا اور کلام کو ایک ہی طریق
پر ہانکا اسیطرح اون الفاظ کا اثبات کیا ہے جنکو اللہ تعالے نے اپنے نفس کریم پر اطلاق کیا ہے

جیسے وجہ و ید ونحو ذلک ہے نفی مماثلت مخلوقین کی غرضکہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے یہ اثبات بلا تشبیہ کے کیا ہے
اور تنزیہ بلا تعطیل کے اختیار کی تہی سفد لک کسی ایک نے کسی ایک صفت کی تاویل سے تعرض نہین کیا بلکہ
سبنے بالاتفاق یہ عقیدہ رکہا کہ صفات کو جسطرح پر وہ آئی ہین جاری کرین اونمین سے کسی کے پاس کوئی
چیز ایسی نہ تہی جس سے اللہ کی وحدانیت اور حضرت کی اثبات نبوت پر استدلال کرین سوائے کتاب اللہ
کے اور نہ کسی ایک صحابی نے کبہی کوئی شے طرق کلامیہ ومسائل فلسفیہ سے پہچانی عصر صحابہ اسی نہج پر
گذر گیا یہانتک کہ اونکے زمانہ مین قول بالقدر حادث ہوا اور امر کو انف کہا یعنی اللہ نے اپنی خلق پر کسی
شے کو اوس حال سے جسپر خلق ہے مقدر نہین فرمایا **ف** سب سے پہلے جسنے اسلام مین قول بالقدر نکالا
معبد بن خالد جہنی ہے ابن عمر نے اوسکا حال سنکر اوس سے اپنی بیزاری ظاہر کی اور سلف نے قدریہ سے
تحذیر بلیغ فرمائی یہ معبد جلیس حسن بصری تہا حسن نے کہا کذاب حال داللہ اسیطرح حدوث مذہب خوارج
کا بہی زمن صحابہ مین ہوا ابن عباس نے اونسے مناظرہ کیا گروہ راجع الی الحق ہوئے علی مرتضی نے
ایک جماعت کو اونمین سے قتل کیا حدوث مذہب تشیع کا بہی زمن صحابہ مین ہوا تہا علیؓ نے غلاۃ شیعہ کو
آگ مین جلا دیا پہر بعد زمن صحابہ کے مذہب جہم بن صفوان نکلا بلاد مشرق مین ایک فتنہ عظیم سبب اوسکے
برپا ہوا اہل اسلام نے اوسکی بدعت کو اکبر سمجہکر انکار کیا جہمیہ کی تضلیل فرمائی اسی اثنا مین مذہب اعتزال حادث
ہوا بعد دو صد سال ہجری کے ائمہ اسلام نے انکے مذہب سے نہی کی اور علم کلام کی مذمت فرمائی پہر مذہب
تجسیم نکلا یہ مضاد مذہب اعتزال تہا اسکا حدوث بہی بعد دو صد سال ہجرت کے ہوا پہر حدوث مذہب قرامطہ
کا ہوا اسکی ابتدا ۲۶۴ھ سے ہے کوفہ سے نکل کر عراق تک پہنچا بحرین مین آیا موجد اسکا حمدان اشعث معروف
بقرمط تہا قرمط قصیر القامت قصیر الرجلین متقارب الخطوہ کو کہتے ہین وہ اسیطرح کا تہا اس مذہب نے بڑا
شیوع پکڑا **ف** مامون خلیفہ ہفتم بغداد نے کتب قدیمہ بلاد روم سے طلب کرکے عربی مین ترجمہ کرائین کچہہ
اوپر ۲۰۰ھ ہجری سے انتشار مذہب فلاسفہ کا ہوا معتزلہ وقرامطہ وجہمیہ وغیرہ کہ بڑے مقریزی کہتے ہین
فاجرّ علی الاسلام واہلہ من علوم الفلاسفۃ ما لا یوصف من البلاء والمحنۃ فی الدین وعظم
بالفلسفۃ ضلال اہل البدع وزادتہم کفرا الی کفرہم ۳۳۴ھ مین جب دولت بنی بویہ قائم ہوئی اور ۳۳۴ھ
تک وہ حکمران رہے مذہب تشیع لئے خوب قوت پائی عراق وخراسان وما وراء النہر مین مذہب اعتزال پہیل
گیا مشاہیر فقہا بہی اوسکی طرف مائل ہوگئے ادہر افریقیہ وبلاد مغرب مین تظاہر مذہب اسمعیلیہ کا ہوگیا ۳۵۵ھ

مین انکی سعی سے مذاہب رفضیہ عامۂ بلاد مغرب ومصر وشام و دیار بکر وکوفہ وبصرہ وبغداد وجمیع عراق وبلاد خراسان وماوراء النہر وبلاد حجاز ویمن وبحرین مین شایع ہوگیا درمیان انکی اور اہل سنت کے فتن وحروب ومقاتلات سے بہر مذاہب قدریہ وجہمیہ ومعتزلہ وکرامیہ وخوارج و روافض وقرامطہ وباطنیہ نے شہرت پکڑی ساری زمین انہین لوگون سے بہر گئی کوئی شہر وقطرہ بچا جہان یہ مذاہب نہون یہ لوگ فلسفہ مین نظر کرتے تھے ابو الحسن اشعری نے مذہب اعتزال چہوڑکر طریق سنت اختیار کیا سالک طریق بین النفی والاثبات ہوئے یعنی نفی اعتزال واثبات اہل تجسیم ایک جماعت اہل علم نے انکی رائے پر اعتماد کیا جیسے ابو بکر باقلانی مالکی ابن فورک ابو اسحق اسفراینی ابراہیم شیرازی امام غزالی ابو الفتح شہرستانی فخر الدین رازی وغیرہم نشر سے یہ عقیدہ عراق مین پہلا پہر شام مین آیا پہر مصر مین پہر مغرب مین پہر ایسا انتشار ہوا کہ سوا اس عقیدہ کے کوئی عقیدہ باقی نرہا اگلے عقائد فراموش ہوگئے مقریزی کہتے ہین حتی لم یبق الیوم مذہب یخالفہ الا ان یکون مذہب الحنابلۃ اتباع الامام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ فانہم کانوا علی ما کان علیہ السلف لا یرون تاویل ما ورد من الصفات یہانتک کہ بعد سنہ سات سو ہجری کے دمشق واعمال دمشق مین شہرت تقی الدین ابو العباس احمد بن عبد الحلیم بن عبد السلام بن تیمیہ حرانی رحمہ کی ہوئی وہ واسطے انتصار مذہب سلف کے متصدی ہوئے اور رد کرنے مین مذہب اشعری پر مبالغہ کیا اور کہلم کہلا انکار روافض وصوفیہ پر انکار فرمایا لوگ انکے حق مین دو فریق ہوگئے ایک فریق نے انکی اقتدا کی اور انکے اقوال پر اعتماد کیا اور انکی رائے کو عامل ہوئے اور انکو شیخ الاسلام جانا اور اجل حفاظ اہل ملت اسلامیہ پہچانا دوسرے گروہ نے تبدیع وتضلیل کی اور باثبات صفات کے عیب لگایا اور چند مسائل پر انتقاد کیا جنہین انکے لئے سلف موجود تہا اور بعض مین انکو خارق اجماع سمجہا جنہین کہ سلف نہ تہا وکانت لہ ولہم خطوب کثیرۃ وحسابہ وحسابہم علی اللہ الذی لا یخفی علیہ شیء فی الارض ولا فی السماء انکے اتباع اب تک شام مین بہت اور مصر مین کم ہین انتہی کلامہ ف درمیان اشاعرہ وماتریدیہ اتباع ابی منصور محمد بن محمد بن محمود ماتریدی کے جو خلاف باب عقائد کے ہے وہ بجائے خود مشہور ہے فرقہ ماتریدیہ مقلد امام ابو حنیفہ وامام ابو یوسف وامام محمد ہے مقریزی کہتے ہین تتبع سے یہ مسائل خلافیہ کچہ اوپر دس مسئلے ہوتے ہین اول امر مین بسبب انکے کچہ تباین وتنافر تہا ہر ایک فرقہ دوسرے فرقے کے عقیدے مین قدح کرتا تہا انجام کو چشم پوشی ہوگئی وللہ الحمد فہذا اعزک اللہ بیان ما کانت علیہ عقائد الامۃ من ابتداء الامر الی وقتنا ہذا فقد وصل ذلک الیک صفوا وللہ عفوا بلا تکلف

مشقة ولا بذل مجهود ولكن الله يمن على من يشاء من عباده انتهى حاصله
مین کہتا ہون نام ابو الحسن اسمعیل بن اسحق بن سالم اشعری اولاد ابو موسی اشعری بصری رحمہ سے ہین
۲۷۰ یا ۲۶۰ مین پیدا ہوئے ۳۳۰ یا ۳۲۴ بلکہ بغداد مین وفات پائی ف اللہ تعالے نے خلق سے اپنی
شناخت چاہی ہے لقولہ تعالیٰ وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون ابن عباس وغیرہ نے کہا یعبدون بمعنے یعرفون
ہے اللہ نے خلق کو پیدا کر کے زبان شرایع پر آنکو پہنچوایا جسکے نصیب مین تہا اوسنے مطابق تعریف خدا کو
معرفت خدا کی حاصل کی بعث انبیاء و انزال شرایع سے پہلے علم خلق کا ساتہہ اللہ تعالے کے اس طریق
سے تہا کہ اللہ کی تنزیہ سمات حدوث اور ترکیب و افتقار سے کرتے تہے اور اوسکو باقتدار مطلق وصف کرتی
تہے یہی تنزیہ عقلا مشہور ہے عقل ہرگز اس سے آگے تجاوز نہین کرتی جب اللہ تعالے نے اپنی شریعت محمد
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اوتاری اور اوسکے دین کو کامل کیا تو رستہ اللہ کی شناخت کا یہ ٹہیرا کہ
عارف باللہ کو دو معرفتون کا جامع ہونا چاہیئے ایک وہ معرفت جسکو ادلۂ عقلیہ مقتضی ہین دوسرے وہ معرفت
جسکو اخبارات الٰہیہ لائی ہین پہر اس علم کو طرف خدا کے پہیرے اور جو کچہہ شریعت حقہ لائی ہے اوسپر ایمان
موافق ارادہ الٰہی کے بغیر تاویل فکر وتحکم رائے کے لائے کیونکہ اللہ نے شرایع اسی لئے اوتارے ہین کہ عقول
بشریہ ادراک حقائق اشیاء مین جو ان کے تدن جسطرح کہ اللہ کے علم مین ہین مستقل نہین ہین اور اونکو یہ
استقلال کہان ہوسکتا ہے حالانکہ متقید ہین ساتہہ اوس اطلاق کے جو اونکے پاس ہے پس اگر اللہ تعالیٰ اون
عقول کو علم مطابق اپنی مراد کے اوضاع شرعیہ سے عطا کرے اور اپنی حکمتون پر اس باب مین اطلاع
دے تو یہ اوسکا فضل ہے عارف کو نچاہیئے کہ اس سنت کو طرف اپنے فکر کے نسبت کرے کیونکہ وہ تنزیہ
جو کہ عارف اپنے فکر سے کرتا ہے واجب ہے کہ وہ مطابق کتاب منزل وسنت مطہرہ کے ہو ورنہ اللہ تعالے
تنزیہ عقول بشریہ سے جنکے افکار متقید باوطار ہین منزہ ہے اسیطرح تنزیہ عقول کی مقید ہے ساتہہ موافقت
قرآن وحدیث کے کہ بموجب احکام وآثار شرع کے ہو اور جب یہ معرفت ہونے سے خالی ہوتی ہے تو اوسدم
اللہ تعالے بصائر سے کشف غطا فرما کر راہ حق دکہاتا ہے اور بصائر کی تنزیہ ساتہہ افکار عادیہ کے تنزیہات عرفیہ
سے کرتا ہے ف سارے مسلمانون کا قاطبۃً اجماع ہے کہ جو احادیث دربارہ صفات آئی ہین اونکی روایت
کرنا اونکا نقل کرنا اونکا پہچانتا جائز ہے اسمین کسیکا خلاف نہین ہے پہر اہل حق نے اجماع کیا ہے اسبات
پر کہ یہ احادیث احتمال مشابہت خلق سے مصروف ہین لقول اللہ تعالے لیس کمثلہ شیء وهو السميع البصير

وقول اللہ تعالی قل ہو اللہ احد اللہ الصمد لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد ۔ اس سورت کا نام
سورۂ اخلاص ہے حضرت صلعم نے اسکی تعلیم شان فرمائی ہے اور امت کو اسکی تلاوت مین رغبت دلائی ہو
یہانتک کہ اسکو ثلث قرآن فرمایا ہے یہ اسلئے کہ یہ سورت گواہ ہے اسکی تنزیہ و عدم تشبیہ و تمثیل پر اسکا نام
سورۂ اخلاص اسی لئے ہوا کہ یہ مشتمل ہے اخلاص توحید الٰہی پر اسمین کوئی شائبہ تشبیہ کا ساتھ مخلوق کے نہین ہے
لیس کمثلہ کا کاف زائد ہے حرف کاف و کلمہ مثل کلام عرب مین واسطے تشبیہ کے آتے مین اللہ تعالے نے
دونون کو جمع فرما کر نفی کی سو جبکہ سارے مسلمانون کا اجماع جواز روایت پر ان حدیثون کے اور جواز نقل
پر ان اخبار کے ہمراہ اجماع کے صرف عن التشبیہ پر ثابت ہے تو اللہ کی تعظیم مین اس سورت کے ذکر کرنے
سے کچھ باقی نرہا مگر یعنی تعطیل کیونکہ رسولون کے دشمنون نے اپنے رب کے ایسے نام رکھے ہین جنمین صفات
علیا کی نفی ہوتی ہے چنانچہ الحکوم کفار نے کہا رب طبیعت ہے تو دوسرون نے کہا علت ہے اصطلاح کا الحاد
اسمار الٰہی مین اونہون نے بہت کیا ہے اور پیر حضرت نے یہ حدیثین جو مشتمل ہین صفات علیا پر ارشاد فرمائین
اور اصحاب ابرار نے اون اخبار کو حضرت سے نقل کیا پہر ائمہ مسلمین نے صحابہ سے اونکو روایت کیا یہانتک
کہ وہ احادیث ہم تک پہنچین اور ہر شخص نے اون حدیثون کو جن کا نون روایت کیا اور کسی شے کی انکی تفسیر
سے تاویل نکی حالانکہ ہم جانتے ہین کہ اونکا عقیدہ یہ تہا ان اللہ لیس کمثلہ شیئ وهو السمیع البصیر
اس سے ہماری سمجہ مین یہ بات آگئی کہ مراد اللہ تعالے کی ان حدیثون سے جنکے ساتھ حضرت نے نطق
و تکلم و تلفظ کیا ہے اور صحابہ نے اونکو تناول و تداول فرمایا اور امت کو پہنچایا یہ ہے کہ کافرون کے حلق
مین غصہ ہو اور ذکر ان صفات کا ملعین ہر گمراہ معطل مبتدع کی ایک نکایت ہو کیونکہ یہ لوگ اہل طبایع و حیات
علل غیرہ متعددہ کے آثار کے مقتضی ہین اسی لئے اللہ تعالے نے اپنے نفس کریم کا وصف اپنی کتاب مین کیا
ہے اور حضرت نے اللہ کا وصف ارشاد کیا جو کہ احادیث صحیحہ مین ثابت ہے یہ دلیل ہے اسبات پر کہ جبکہ
کسی مومن نے یہ اعتقاد کر لیا کہ لیس کمثلہ شیئ وهو السمیع العلیم وانہ احد صمد لم یلد ولم یولد
ولم یکن لہ کفوا احد تو ذکر کرنا اوسکا ان حدیثون کو تمکین اثبات ہے اور ایک شجا ہے حلوق مین معطلہ
کے امام شافعی رح نے فرمایا ہے الاثبات امسکن اسکو خطابی نے امام موصوف سے نقل کیا
ہے ہمکو یہ بات کسی ایک صحابی یا تابعی یا تبع تابعی سے نہین پہنچی کہ اونہون نے ان حدیثون کی تاویل
کی ہو اللہ تعالے کا اجلال اسمات سے مانع ہے کہ اونکی تاویل کیجائے یا اوسکے لئے کوئی کہاوت بیان کی

اور جب کہ قرآن عظیم ساتھ کسی ایک صفت کے منجملہ ان صفات علیا کے نازل ہوا جیسے ید اللہ فوق
ایدیھم تعالے کے نفس تلاوت سے ہر سامع سے مراد کو سمجھ جاتا ہے اسیطرح یہ قول خدا تعالے کا
بل یداہ مبسوطتان ینفق کیف یشاء یہود اللہ پاک کیطرف نسبت بخل کی کرتے تھے اوسپر اللہ
نے یہ آیت اوتاری نفس تلاوت کرنا اس آیت کو معنے مقصود کا مبین ہے ان آیتوں کی تاویل
محتاج ضرب مثل ہے جیسے کہ قول اونکا نحو قولہ تعالے الرحمن علی العرش استوی ہے مین کہ استوا
اسجگہ بمعنے استیلاء ہے حالانکہ اس سے تشبیہ باریتعالے کی ساتھ بشر کے لازم آتی ہے اور اہل اثبات
اللہ تعالے کے جلال کی اس بات سے تنزیہ کرتے ہین کہ اوسکو مشابہ اجسام کہین نہ حقیقۃً نہ مجازاً کیونکہ وہ یہ بات
جانتے ہین کہ یہ نطق مشتمل ہے اون کلمات پر جوکہ درمیان خالق و خلق کے متداول ہین اور اس
بات کے کہنے سے کہ شرک مین تحرج کرتے ہین اسلئے کہ اللہ تعالے کا کوئی شریک نہین ہے ولہذا
سلف نے کسی حدیث کی منجملہ ان احادیث صفات کے تاویل نہین کی ہے حالانکہ ہمین قطعاً معلوم ہے
کہ یہ احادیث نزدیک اونکے مصروف ہین اون ظنون جہال سے جو سبقت کرتے ہین طرف ان حدیثونکی
یعنی مشابہت صفات مخلوقین سے ذرا سا تامل کرنے سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ اللہ تعالے نے جب
ذکر اوس مخلوقات کا جوکہ متوالد ہے ذکر و انثی سے اس آیت مین کیا خلق لکم من انفسکم ازواجاً و من
الانعام ازواجاً یذرؤکم فیہ تو اللہ پاک نے جان لیا تہا کہ خلائق کے دلونمین کیا خطرہ ہوگا اوسپر یہ فرمایا
لیس کمثلہ شئ وھو السمیع العلیم **ف** اکثر طوائف جو دیانت اسلام سے خارج ہوئی سبب اسکا
یہ ہے کہ فرس کا ملک بہت وسیع تہا اونکا ہاتھ ساری امم کے اوپر تہا وہ لوگ اپنے نفس مین نہایت درجہ
کے جلیل الخطر عظیم القدر تھے اسیلئے آپ کو احرار و انبیاء اور سب لوگون کو اپنا غلام سمجھتے تھے جب انپر
محنت زوال دولت کی ہاتھ پر عرب کے آئی اور وہ عرب کو سب سے زیادہ کم حقیقت جانتے تھے تو
یہ امر اونپر نہایت گران گزرا اور ایک سخت مصیبت اونکے سر آئی چاہا کہ اسلام کے ساتھ چال کید و مکر کی
چلین اسلئے اوقات مختلفہ مین محاربہ کرتے رہے لیکن ہر جگہ ہر لڑائی مین اللہ نے عرب و حق ہی کو غلبہ دیا بڑے
سردار فرس کے جو اس کام کے ساتھ قائم تھے سنفاد و استنیس و مقنع و بابک وغیرہم ہین اُنسے
پہلے قصد اس کید کا عمار ملقب بخداش و ابو مسلم سرور ح نے کیا تہا پہر یہ صلاح ٹھیری کہ لڑنے سے کچھ کام
نچلیگا بلکہ مکر و حیلہ سے مدعا نکلیگا اسلئے اکثر قوم فرس نے اظہار اسلام کا کر کے اہل تشیع کو اپنے ساتھ

ہمورکیا محبت اہل بیت کا اظہار کرنے لگے اور علی بن ابی طالب کو معصوم ٹہیراکر استبداع ظلم کیا پہر طرح طرح
کی راہین احداث نکالین جنکے اونکو راہ ہدایت سے گمراہ کردیا ایک قوم شیعہ کے گلے مین یہ بات اتار دی کہ ایک
مرد کا انتظار ہے جسکو مہدی کہتے ہین دین کی حقیقت اوسیکے پاس ہے اور کفار سے دین کا اخذ کرنا روا نہین
ہے یہ اصحاب رضی اللہ عنہم کو منسوب طرف کفر کو کرتے تہے دوسری قوم کو اسپر لگا دیا کہ وہ مدعی نبوت کے
واسطے لوگون کے ہوئے اونکے نام مقرر کردئے تیسری قوم کو قائل حلول بنا دیا اور شرائع کو ساقط ٹہیرا دیا
چوتہی قوم کے ساتہہ یہ تلاعب کیا کہ ہر دن رات مین پچاس نمازین واجب کین پانچوین قوم کو یہ سکہا دیا کہ سترہ
نمازین فرض ہین ہر نماز مین پندرہ رکعت ہین عبد اللہ بن عمرو بن الحارث کندی قبل خارجی صفری ہونے
کے اسی کا قائل تہا پہر عبد اللہ بن سبا حمیری یہودی نے اظہار اسلام کا واسطے فریب مین لانے اہل اسلام
کے کیا اصل مین پہر کا سیوا لوگون کا قتل عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ پر یہی شخص تہا علی مرتضی نے چند
طوائف کو اوسکے گروہ میں سے آگ مین جلا دیا اسلئے کہ وہ کہلم کہلا اونکی الوہیت کا اعلان کرتے تہے انہین
اصول سے حدوث فرقہ اسمعیلیہ و قرامطہ کا ہوا مقریزی کہتے ہین حق جسمین ذرا شک نہین ہے یہ ہے
کہ اسکا دین ظاہر ہے اوسمین کوئی باطن نہین ہے اور جو سر ہے اوسکے نیچے کوئی راز نہین ہے یہی دین
ہر کسیکو لازم ہے اسمین مسامحت نہین حضرت نے شریعت مین سے کوئی شے نہین چہپائی نہ کوئی کلمہ
اور نہ کسی شخص اخص کو زوجہ یا ولد عم سے کسی شے پر شریعت سے اطلاع دی جسکو کسی لال یا کالی چمڑی
والے سے چہپایا تہا یا بکری چرانیوالون سے پوشیدہ رکہا تہا اور نہ حضرت کے پاس کوئی ستر یا رمز یا باطن تہا
سوا اوسکے جسکی طرف سارے لوگون کو بلاتے تہے اگر وہ کچہہ بہی چہپاتے تو اللہ کے امر کی تبلیغ نہولی جو شخص
اس بات کا قائل ہے کہ اونہون نے کچہ چہپا رکہا وہ باجماع امت کافر ہے **ف** مقریزی کہتے ہین اصل
ہر بدعت کی دین مین بُعد ہے کلام سلف سے اور انحراف کرنا ہے اعتقاد صدر اول سے یہانتک کہ قدری
نے قدر مین مبالغہ کرکے عبد کو خالق اوسکے افعال کا ٹہیرا دیا اور جبری نے مقابلہ قدری مین بالکل فعل چہپایا
عبد کو سلب کرلیا معطل نے تنزیہ مین اتنا مبالغہ کیا کہ اللہ سے اوسکے صفات جلال و نعوت کمال کو مسلوب ٹہیرا دیا
مشبہ نے بمقابلہ معطل کے ایسا مبالغہ کیا کہ اللہ پاک کو مثل ایک بشر کے بنا دیا حیا داً باللہ مرجی نے سلب عقاب
کے اندر مبالغہ کیا معتزلی نے تخصید عذاب مین مبالغہ فرمایا ناصبی کا مبالغہ دفع علی مرتضی مین امامت سے
ہوا غلاۃ نے علی کو خدا ٹہیرا دیا سُنی نے تقدیم ابی بکر مین مبالغہ کیا رافضی کا مبالغہ تاخیر ابو بکر مین یہانتک

ہوا الیٰ اللہ لوما فالله کا ذکر کیا یا غرضکہ میدان گمان کا بہت کشادہ ہے اور حکم وہم کا غالب ظنون کا تعارض ہوا اوہام کی کثرت ہوئی ہر فریق نے شرو عنا و بغی و فساد مین قطعی غایت اور العد نہایت تک مبالغہ کیا باہم تباغض و تلاعن ہوا سوال کو حلال سمجھ لیا دماء کو مباح ٹھیرالیا دولتون سے انتصار کیا ملوک سے استعانت لی فلو کان احدھم اذا بالغ فی امر نازع الاٰخر فی القریب منه فان الظن لا یبعد عن الظن کثیرا ولا یستقصی فی منازعة الی الطرف الاٰخر من طرفی المقابل لکنھم ابوا الا ما ذمنا ذکرہ من التدابر والتقاطع ولا یزالون مختلفین الا من رحم ربك انتھی کلام المقریزی

فصل بیان مین ان فرقون کے جو راہ سے گمراہ ہو گئی مین

شیخ جیلی رضی اللہ عنہ نے کتاب غنیۃ الطالبین مین فرمایا ہے کہ اصل اس باب مین حدیث مرفوع عمرو بن عوف ہے لتسلکن سنن من قبلکم حذو النعل والنعل ولتاخذن مثل اخذھم ان شبرا فشبرا وان ذراعا فذراعا وان باعا فباعا حتی لو دخلوا جحر ضب لدخلتم فیه الا ان بنی اسرائیل فترقت علی موسی باحدی وسبعین فرقة کلھا ضالة الا فرقة واحدة الاسلام وجماعتھم ثم انھا افترقت علی عیسی بن مریم باثنتین وسبعین فرقة کلھا ضالة الا واحدة الاسلام وجماعتھم ثم انکم تکونون علی ثلاثة وسبعین فرقة کلھا ضالة الا فرقة واحدة الاسلام وجماعتھم دوسری حدیث عوف بن مالک شجعی کی ہے رفعاً تفترق امتی علی ثلاثة وسبعین فرقة اعظمھا فتنة علی امتی الذین یقیسون الامور برأیھم یحرمون الحلال ویحللون الحرام تیسری حدیث ابن عمر کی ہے مرفوعاً ان بنی اسرائیل افترقوا علی احدی وسبعین فرقة کلھا فی النار الا واحدة وستفترق امتی علی ثلاثة وسبعین فرقة کلھا فی النار الا واحدة

قالوا وما تلك الواحدة قال صلعم من کان علی مثل ما انا علیه واصحابی

ان احادیث سے افتراق امم سابقہ کا اور افتراق اس امت کا ثابت ہے مگر حضرت شیخ رضی اللہ عنہ نے تخریج ان حدیثون کی ذکر نہین فرمائی اصل ان احادیث کی سنن مین ثابت ہے اگرچہ الفاظ کا اختلاف ہے لیکن معانی سب کے متقارب ہین مین کہتا ہون ترمذی نے اس حدیث کو ابن عمر سے رفعاً یون روایت کیا ہے

ان بنی اسرائیل تفرقت علی ثنتین وسبعین ملة وتفترق امتی علی ثلث وسبعین ملة کلهم فی النار الا ملة واحدة
قالوا من هی یا رسول الله قال ما انا علیه واصحابی وفی روایة احمد وابی داؤد عن معاویة ثنتان وسبعون
فی النار وواحدة فی الجنة وهی الجماعة تہرا دیا ہے کہ یہ افتراق جبکا ذکر حضرت نے کیا
حضرت کے زمانہ میں نہ تہا اور زمانہ ابوبکر و عمر و عثمان و علی میں رضی اللہ عنہم تہا افتراق کو جب ہوا کہ سالہا
سال زمانہ نبوت کو گذر گئے اور صحابہ و تابعین و فقہاء سبعہ و فقہاء مدینہ و علماء امصار قرنا بعد قرن فوت
ہوگئے اور انکے مرنے سے علم مفقود ہوگیا مگر تہوڑے قلیلہ کہ وہ فرقہ ناجیہ ہے اسنے اس گروہ کو سب
سے دین کو محفوظ رکہا چنانچہ حدیث ابن عمر میں رفعا آیا ہے ان الله لا ینزع العلم من صدور الرجال
بعد ان یعطیهم ولکن یذهب بالعلماء فکلما ذهب عالم ذهب بما معه من العلم حتی یبقی
لا یعلم فیضلون ویضلون و در لفظ اکا مرفوعا یہ ہے ان الله لا یقبض العلم انتزاعا من الناس
ولکن یقبض بقبض العلماء حتی اذا لم یبق عالما اتخذ الناس رؤسا جهالا فسئلوا فافتوا
بغیر علم فضلوا واضلوا میں کہتا ہوں کہ یہ حدیث متفق علیہ ہے اور حدیث عوف میں رفعا آیا ہے ان الدین بدأ
غریبا وسیعود غریبا فطوبی للغرباء قیل ومن الغرباء قال الذین یصلحون ما افسد الناس
من بعدی من سنتی میں کہتا ہوں اس حدیث کو ترمذی نے عمرو بن عوف سے روایت کیا ہے ابن عباس
نے کہا ہے لا یاتی علی الناس زمان الا اماتوا فیه سنة واحیوا بدعة حدیث عرباض بن
ساریہ میں وارد ہے فانه من یعش منکم بعدی فسیری اختلافا کثیرا فعلیکم بسنتی وسنة الخلفاء الراشدین المهدیین تمسکوا بها
وعضوا علیها بالنواجذ وایاکم ومحدثات الامور فان کل محدثة بدعة وکل بدعة ضلالة رواہ احمد وابو داؤد والترمذی وابن ماجہ اصل تہتر فرقوں کی
دس فرقے ہیں اہل سنت و خوارج و شیعہ و معتزلہ و مرجئہ و مشبہہ و جہمیہ و ضراریہ و نجاریہ و کلابیہ
اہل سنت ایک گروہ ہے اور خوارج پندرہ فرقے اور معتزلہ چہ فرقے اور مرجئہ بارہ فرقے اور شیعہ بتیس
فرقے اور جہمیہ و نجاریہ و ضراریہ و کلابیہ ایک ایک فرقہ اور مشبہہ تین فرقے یہ سب تہتر فرقے ہوئے بموجب
حدیث انمیں فرقہ ناجیہ یہی گروہ اہل سنت و جماعت کا ہے بیان انکے مذہب و اعتقاد کا آئے گا اب
فرقہ ناجیہ کا نام قدریہ و معتزلہ نے مجبرہ رکہا ہے اسلئے کہ یہ فرقہ اس بات کا قائل ہے کہ ساری مخلوقات
الله کی مشیت و قدرت و ارادہ و خلق سے ہے اور مرجیہ نے اسکا نام شکاکیہ رکہا ہے اسلئے کہ وہ ایمان
میں استثناء کرتا ہے اور ہر ایک انمیں کا یہ کہتا ہے انا مؤمن ان شاء الله تعالی اور رافضہ نے اسکا

نام ناصبیہ کہا ہے اسلئے کہ یہ قائل ہے اختیار و نصب امام کا ساتھ عقد بیعت کے اور جہمیہ و نجاریہ نے اسکا
نام مشبہہ رکہا ہے بسبب اثبات صفات باریتعالیٰ کے جیسے علم و قدرت و حیات وغیرہ صفات اور باطنیہ
نے اسکا نام حشویہ رکہا ہے اسلئے کہ یہ قائل اخبار اور متعلق بالآثار ہے حالانکہ اسکا کچھ نام نہین ہے مگر
اصحاب حدیث و اہل سنت اسیطرح خوارج وغیرہم کے متعدد القاب و اسامی ہین حضرت صلعم نے انکو
مارقین من الدین فرمایا ہے یہ لوگ اکثر جزیرہ و عمان و موصل و حضرموت و نواحی عرب مین ہین شیخ رح
نے ہر ایک فرقہ کے عقائد و القاب و اسامی ذکر کئے ہین اس باب مین رسالہ کشف الغمہ فی افتراق الامہ
کافی ہے پہر منجملہ فرق مرجیہ کے حنفیہ کا نام لیا ہے اور کہا ہے انکا نام مرجیہ اسلئے ہوا کہ انکا عقیدہ یہ ہے کہ
ان الواحد من المکلفین اذا قال لا اله الا الله محمد رسول الله و فعل بعد ذلك سائر المعاصی لم یدخل
النار اصلا و ان الایمان قول بلا عمل و الاعمال الشرائع و الایمان قول مجرد و الناس لا یتفاضلون
فی الایمان و ان ایمانهم و ایمان الملائکة و الانبیاء واحد لا یزید و لا ینقص و لا یستثنی فیه
فمن اقر بلسانه و لم یعمل فهو مؤمن پہر فرمایا ہے واما الحنفیة فهم بعض اصحاب ابی حنیفة النعمان
ابن ثابت زعموا ان الایمان هو المعرفة و الاقرار بالله و رسوله و بما جاء من عنده جملة علی ما
ذکره البرهوتی فی کتاب الشجرة انتهی التعرض داخل ہونا نار مین بسبب کفر کے ہوتا ہے اور تضاعف عذاب کا اور
قسمت درکات کی اعمال سیئہ و اخلاق سیئہ سے ہوتی ہے اور داخل ہونا جنت مین بسبب ایمان کے
ہوتا ہے اور تضاعف نعیم کا اور قسمت درجات کی بسبب اعمال صالحہ و اخلاق حسنہ کے ہوتی ہے اللہ نے
جنت کو پیدا کرکے بطور ثواب نعیم سے پر کر دیا ہے اور نار کو بنا کر بطور عقاب عذاب سے بہر دیا ہے اور دنیا کو
پیدا کرکے آفات و نعیم سے بطور محنت و آرام کے پر کیا ہے پہر خلق و جنت و نار کو غیب مین پیدا کیا ہے جسکو
اونہون نے نہین دیکہا یہ نعیم و آفات جو دنیا مین ہین نمونہ و ذوق ہے آخرت کا پہر دنیا مین عبید و ملوک
پیدا کئے یہ نمونہ و مثال ہے تدبیر ملک و نفاذ امر کا اور فرمایا تلك الامثال نضربها للناس و ما یعقلها الا
العالمون ان امثال کو علماء ربانیہ سے تفہیم کرتے ہین فلیس فی الدنیا نعمة و لا شهوة الا و سببها
انموذج الجنة و ذوقها و لیس فیها آفة و لا نقمة الا و هی انموذج النار و ذوقها مین کہتا ہون اکثر
فرق منجملہ بہتر فرقون کے منقرض ہوگئے مگر خوارج و روافض کہ یہ اب تک دنیا مین موجود ہین اسلئے حصول
امتیاز کے حق و باطل مین لیمیز الله الخبیث من الطیب مسلمان کو لازم ہے کہ مذہب و اعتقاد فرقہ ناجیہ

کو بخوبی دریافت کرے اور دین حق پر مستقیم رہے کیونکہ اکثر لوگ بسبب جہل کے بعض عقائد میں ملوث و مبتلا ہو جاتے ہیں اور انکو خبر بھی نہیں ہوتی اور وہ اپنکو حق پر گمان کرنے میں حالانکہ وہ باطل پر ہیں جب آنکھ بند ہوگی تب انکو معلوم ہو جائیگا کہ ہم کس عقیدۂ باطل پر مرتے ہیں ؎

بوقت صبح شود ہمچو روز معلومت ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ کہ با کہ باختۂ عشق در شب دیجور

ستعلم لیلیٰ ای دین تداینت ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ وای غریم فی التقاضی غریمہا

ف امام علامہ عمر بن محمد اشبیلی اشعری نے کتاب لحن العوام میں لکھا ہے ولیحذر من العمل بمواضع من کتاب الاحیاء للغزالی وفی کتاب النفخ والتسویۃ لہ وغیر ذلک من تو الیفہ فانما امادس علیہ او وضعہا اوائل امرہ ثم رجع عنہا کما ذکرہ فی کتابہ المنقذ من الضلال وکذلک یحذر من مواضع فی کتاب قوت القلوب لابی طالب المکی نحو قولہ اللہ تعالیٰ قوت العالم ومن مواضع فی تفسیر مکی ومن مواضع کثیرۃ فی کلام ابن میسرۃ الحنبلی وقد صنف الناس فی الرد علیہ ولیحذر من مطالعۃ کلام منذر بن سعید البلوطی فانہ مخلط بکلام اہل الاعتزال لما ماشرہم حین رحل الی بلاد المشرق ومن مطالعۃ کتب ابن برجان وکذلک مواضع فی تفسیر الزمخشری وبعضہا کفر صراح وکذلک یحذر من مطالعۃ کتاب اخوان الصفا وھو مشتمل علی اثنین وخمسین رسالۃ وھو تالیف المجریطی وقد ذکر انہ کان من الملحدین المجانبین لطریق الاسلام وکذلک یحذر من مطالعۃ کلام ابراہیم النظام وابن الراوندی ومعمر بن المثنی ومن مطالعۃ قصیدۃ عبد الکریم الجیلی التی ردیہا العین المجموعۃ ومن جملتہا ؎ قطعت الوری من نفس ذاتک قطعۃ ٭ وما انت مقطوع ولا انت قاطع فانہ لفظ لا یجوز اطلاقہ علی اللہ تعالیٰ مطلقا ومن مطالعۃ کتاب خلع النعلین لابن قسی لعلو مراقیہ عن الفہم وکذلک تائیۃ سیدی محمد وفا ویحذر کل الحذر من مطالعۃ کتب محمد بن حزم الظاہر الابعد التضلع من علوم الشریعۃ لاسیما ما فیہا مما یتعلق باصول الدین وقواعد العقائد والمعانی والحقائق لانہ لم یکن لہ ید فی ہذہ العلوم وانما اخذہا بالفہم فلم یحسن کلامہ فیہا وکذلک ینبغی ان یحذر من مطالعۃ کلام المقبل بن رشد لان غالب کلامہ فی المعتقد فاسد ولیحذر ایضا من مطالعۃ کتب الشیخ محی الدین بن عربی رضی اللہ عنہ لعلو مراقیہا ولما فیہا من الکلام المدسوس علی الشیخ لاسیما الفصوص والفتوحات المکیۃ فقد اخبرنی الشیخ ابو الطاہر

عن شيخہ عن الشيخ بدر الدين بن جماعة انہ كان يقول جميع ما في كتب الشيخ محي الدين من الامور المخالفة لكلام العلماء فهو مدسوس عليه وكذلك كان يقول الشيخ مجد الدين صاحب القاموس في اللغة ويجب رايضا من مطالعة كتب عبد الحق بن سبعين لما فيها مما يوهم الحلول والاتحاد والتشبيه واقوال الملحدين ومنع بعضهم من سماع كلام سيدي عمر بن الفارض في التائية والجمهور على جواز ذلك مع التاويل انتهى ؛

مین کہتا ہوں تحذیر ان کتب سے واسطے صیانت ظاہر شریعت کے ہے یہ کتابین کچھ من اولہا الی آخرہا لایق حجر کے نہیں ہین بلکہ کسی کتاب کے بعض مواضع اور کسی کتاب کے اکثر مواضع لائق احتراز ہین شیخ الاسلام ابن تیمیہ رح نے فرمایا ہے کہ احیاء العلوم مین چار مادہ فاسد ہین فلسفت واحادیث موضوعہ ومسائل کلامیہ ونحوہا لکن شیخ محمد تستری رح نے احیاء کو ان مواد فاسدہ سے پاک کرکے احیاء الاحیاء نام خلاصۂ کتاب بہ حجم مین بہت خوب لکھی ہے اور محمد بن حزم ظاہری امام علم وعمل تھے نسبت انکی کتابون کے جو کچھ کہا ہے وہ محتاج نظر ہے مقلدین مذاہب اکثر انکو بسبب ترک تقلید وایثار اتباع کے مجروح کرتے ہین حالانکہ نفس الامر مین یہ بات نہین ہے ولا یضاح ذلک موضع آخر اسکے بعد شعرانی رح فرماتے ہین فهذه مدة نصائح وتحذيرات فاعمل يا اخي بها وعليك بمطالعة كتب الشريعة من حديث وتفسير وفقه والاقتداء بائمة الدين من الصحابة والتابعين وتبع التابعين ومقلديهم من الفقهاء والمتكلمين رضي الله عنهم اجمعين واياك والاجتماع بجوف لاء الجماعة الذين تظاهروا بطريق القوم في النصف الثاني من القرن العاشر من غير احكام قواعد الشريعة فانهم ضلوا واضلوا بمطالعتهم كتب توحيد القوم من غير معرفة مرادهم وقد دخل علي منهم شخص وانا مريض ولم يكن عندي احد من الناس فقلت له من تكون قال انا الله فقلت له كذبت فقال انا محمد رسول الله فقلت له كذبت فقال انا الشيطان وانا اليهودي فقلت له صدقت فوالله لو كان عندي احد يشهد عليه لرفعته الى العلماء فضربوا عنقه فالحمد لله الذي عافانا واخواننا من مثل ذلك فالله تعالى يبقي فوق الاخوات ويبقي لاهم انتهے مین کہتا ہون یہ ارشاد شعرانی کا کہ ائمہ دین کی اقتدا کرنا واجب ہے بہت درست ہے جو کوئی صحابہ وتابعین وتبع تابعین کے علوم پر واقف ہوگا اور انکے اعمال کا متقفی رہیگا یا جو لوگ انکی سیرت پر تھے انکی راہ پر چلیگا وہ انشاء اللہ تعالے ناجی ہوگا مراد فقہاء سے اسجگہ فقہاء اہل

سنت مین سے اہل رائے اور مراد متکلمین سے علماء زاہدین علم الشریعۃ ہین نہ اہل کلام مستطاع اور صوفیہ اہل
اتحاد سے بعد ۹ ہجری کے منع کیا ہے یہ بھی صحیح ہے اسلئے کہ یہ بلا وحدت وجود کے اسی سنہ سے زیادہ شائع
ہوئی ہے اور ہر جولاہا آپکو صاحب معراج اعتقاد کرتا ہے پھر مین بعد ہم کا تازیانہ حال کیا ذکر ہے اسیطرح ہر
ہر مسلمان کو مطالعہ سے اون کتب و رسائل کے احتراز لازم ہے جنکو اہل بدع ہنود نے تالیف کیا ہے
اورمین علاوہ قلت علم و فقد فہم و انعدام طریقہ استدلال و کیفیت استنباط کی استعمال سب وشتم کا بھی کابر
وہی کثرت سے ہے اسیطرح اون مولفات سے بچنا چاہیئے جو کرامات اولیاء میں مریدین جاہلین نے بنائی ہین
یا دہریہ ملحدین نے واسطے ایقاع شکوک و شبہات کے عقائد اسلام مین رواج دئے ہین یا اہل طبائع نے پیرایہ
اسلام مین ظاہر کئے ہین یا مصاحبین ملوک نے واسطے تحصیل دنیا کے تیار کئے ہین اس قسم کے رسائل اردو
فے الحال جا بجا اس ملک مین مستعمل عوام و خواص ہو رہے ہین وکان ذلک فی الکتب مسطورا اسی التزام
کے ذیل مین شعرائی رہنے ذکر بعض کلمات کفریہ کا بھی کیا ہے جنکو زیادہ تعلق شطحیات صوفیہ سے ہے ہم
اون کلمات کو خاتمہ مین اس رسالہ کے نقل کرینگے تاکہ مومن خوش عقیدہ استعمال سے اون الفاظ و عبارات
کے احتراز کرے اور صیانت اپنے عقائد حقہ کی پیش نہاد خاطر عاطر رکھے واللہ الہادی و علیہ اعتمادی والیہ استنادی

فصل بیان مین فقہ اکبر کے جو منسوب ہے طرف امام اعظم ابو حنیفہ کوفی رحمۃ اللہ کے

اصل توحید جس سے اعتقاد ہوتا ہے یہ ہے کہ ہر مسلمان پر واجب ہے کہ یون کہے کہ مین ایمان لایا اللہ اور ملائکہ
اور کتب و رسل و یوم آخر و بعث بعد الموت و رخیر اور شر قدر پر اور حساب و میزان و جنت و نار حق ہے اللہ تعالیٰ
ایک ہے لکن نہ بطریق عدد ولکن اس طریق سے کہ اوسکا کوئی شریک نہین ہے نہ اوسنے کسیکو جنا اور نہ وہ
کسی سے جنا گیا اور اوسکا ہمسر کوئی نہین ہے وہ کسی شے سے مشابہ نہین ہے اور نہ کوئی شے خلق مین سے
اوسکی مشابہ ہے وہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہیگا مع اپنے ناموں اور صفتوں ذاتیہ و فعلیہ کے صفات ذاتیہ
اوسکی یہ ہین حیاۃ قدرت علم کلام سمع بصر ارادہ صفات فعلیہ یہ ہین تخلیق ترزیق انشاء ابداع
صنع وغیر ذلک کوئی صفت و اسکی حادث نہین ہے اور نہ کوئی نام اوسکا نو پیدا ہے وہ ہمیشہ سے عالم ہے
علم ایک صفت ازلی اوسکی ہے ہمیشہ سے قادر ہے قدرت ایک صفت ازلی اوسکی ہے خالق ہے تخلیق ایک

صفت ازلی اوسکی ہے فاعل ہے فعل ایک صفت ازلی اوسکی ہے غرضکہ اللہ فاعل ہے اور مخلوق مفعول
ہے اللہ کا فعل مخلوق نہین ہے اوسکی صفتین ازل مین نہ مخلوق ہین نہ محدث اور جو کوئی اونکو مخلوق
یا محدث کہے یا اونمین توقف و شک کرے وہ کافر باللہ ہے ۲ قرآن اللہ کا کلام ہے مصاحف مین لکہا
ہوا ہے دلونمین محفوظ ہے زبانون سے پڑہا جاتا ہے اور حضرت صلعم پر اوترا ہے اور تلفظ ہمارا ساتھہ قرآن
کے مخلوق ہے اسیطرح لکہنا ہمارا اوسکو مخلوق ہے اور پڑہنا ہمارا اوسکو مخلوق ہے اور وہ جو قرآن مین
اللہ نے موسیٰ وغیرہ انبیاء علیہم السلام اور فرعون و ابلیس سے نقل کیا ہے وہ سب اوسیکا کلام ہے ہمکو
اوسکی خبر دی ہے اللہ کا کلام مخلوق نہین ہے موسیٰ علیہ السلام وغیرہ کا کلام مخلوق ہے قرآن اللہ کا کلام ہے
نہ اون لوگون کا کلام موسیٰ علیہ السلام نے اللہ کا کلام سُنا جسطرح فرمایا ہے وکلم اللہ موسیٰ تکلیما
اللہ متکلم تہا اوس حال مین بہی جبتک کہ موسیٰ سے بات نکی تہی اور خالق تہا ازل مین جب تک کہ خلق پیدا
نکی تہی پہر جب موسیٰ سے بات کی تو اوسی کلام کے ساتہہ کی جو اوسکی صفت ازلی تہی اللہ کی ساری صفتین
برخلاف صفات مخلوقین کے ہین وہ عالم ہے مگر نہ ہماری سے علم کے ساتہہ اور قادر ہے نہ ہماری سی قدرت
کے ساتہہ اور دیکہتا ہے نہ ہمارا سا دیکہنا اور بولتا ہے نہ ہمارا سا بولنا اور سُنتا ہے نہ ہمارا سا سُننا ہم بات
کرتے ہین آلات و حروف سے وہ بلا آلہ و حرف کلام کرتا ہے حروف مخلوق ہین اور اللہ کا کلام غیر مخلوق
اللہ ایک شے ہے لیکن نہ اشیاء کی طرح شے کے یہ معنے ہین کہ وہ موجود ہے مگر بلا جسم و جوہر و عرض اوسکیلئے نہ حد
ہے نہ ضد نہ ند نہ مثل اوسکیلئے ہاتہہ منہہ نفس ثابت ہے جسطرح کہ اوسنے قرآن مین ذکر کیا ہے یہ صفات
بلا کیف ہین کوئی یہ نسمجہے کہ مراد ہاتہہ سے قدرت یا نعمت ہے کیونکہ اسمین اوسکی صفت کا باطل کرنا ہے یہ قول
تو اہل قدر و اعتزال کا ہے بلکہ ید اوسکی صفت ہے بلا کیف اسیطرح غضب و رضا بہی اوسکی دو صفتین بلا
کیف ہین اللہ تعالےٰ نے اشیاء کو پیدا کیا مگر نہ کسی شے سے وہ ازل مین عالم بالاشیاء تہا قبل تکون اشیاء
کے اوسی نے ساری اشیاء کو مقدر و مقضی کیا ہے دنیا و آخرت مین کوئی شے نہین ہوتی مگر اوسکی مشیت
و علم و قضا و قدر سے اوسنے ہر شے کو لوح محفوظ مین لکہہ رکہا ہے مگر یہ لکہنا با لوصف ہے نہ بالحکم ۳ قضا و قدر
و مشیت اوسکی صفتین ازلی بلا کیف ہین وہ عالم ہے معدوم کا حال عدم مین اور جانتا ہے کہ اگر وہ شے وجود
مین آئیگی تو کیسی ہوگی جبکہ اوسکو ایجاد کریگا اسیطرح عالم ہے موجود کا حال وجود مین اور جانتا ہے کہ کیونکر فنا ہوگی
اور قایم کو حال قیام مین اور قاعد کو حال قعود مین جانتا ہے بغیر اسکے کہ اوسکا علم متغیر ہو یا کوئی علم واسطے

اوسکے حادث ہو لکن یہ تغیر و اختلاف مخلوقات میں حادث ہوتا ہے اللہ نے خلق کو کفر و ایمان سے سلیم پیدا کیا تہا پہر اونکو حق طلب کیا امر کیا نہی کی کافر نے اپنے اختیار و انکار و کفر جانی سے تاما اللہ نے اوسکو مخذول کر دیا مومن نے اپنے اختیار و اقرار و تصدیق سے مانا اللہ نے اوسکو توفیق و نصرت بخشی ہم آدم کی ذریت کو اونکی پشت سے نکالکر عاقل بنایا خطاب امر و نہی کیا اونہون نے اللہ کی ربوبیت کا اقرار کیا یہی انکا ایمان ہے اسی فطرت پر پیدا ہوتے ہین اور جسنے بعد اسکے انکار کیا اوسنے فطرت کو بدل ڈالا اور جو ایماندار و مصدق رہا وہ اپنے اقرار پر ثابت رہا اللہ نے کسی شخص کو اپنی خلق میں سے کفر پر مجبور نہیں کیا ہے اور نہ ایمان پر اور نہ اونکو مومن و کافر بنایا ہے ولکن اونکو شخص شخص پیدا کیا یہ ایمان و کفر عباد کا فعل ہے اللہ تعالے کافر کو حال کفر میں جانتا ہے اور جب وہ ایمان لے آتا ہے تو پہر اوسکو حال ایمان میں بہی جانتا ہے اور دوست رکہتا ہے بغیر اسکے کہ اوسکے علم و صفت مین کچہ تغیر آئے ۵ سارے افعال عباد جیسے حرکت و سکون حقیقت مین کسب عباد ہین اور اللہ تعالی اونکا خالق ہے اور یہ سب افعال اوسکی مشیت و علم و قضا و قدر سے ہوتے ہین جتنی طاعات ہین تہوڑی ہون یا بہت وہ سب اللہ کے امر اور اوسکی محبت اور رضا اور مشیت و قدر و قضا سے ہوتی ہین جتنے معاصی ہین وہ سب بہی اوسکی قضا و قدر و مشیت سے ہوتی ہین نہ اوسکی محبت و رضا سے اور نہ اوسکے حکم سے ۶ سارے انبیا علیہم السلام پاک صاف ہین صغائر و کبائر و قبائح سے ہان اونسے زلات و خطیات ہوئے حضرت محمد صلعم اوسکے حبیب و بندے اور رسول اور نبی اور برگزیدہ اور پاک ہین اونہون نے کبہی بت پرستی اور شرک باللہ ایک پلک مارنے تک بہی نہین کیا اور نہ کبہی مرتکب کسی صغیرہ و کبیرہ کے ہوئے ۷ سب آدمیونسے بہتر بعد حضرت کے ابو بکر صدیق ہین پہر عمر پہر عثمان پہر علی یہ سب عابد علی الحق اور مع الحق تہے ہم ان سبکو دوست رکہتے ہین اور کسی ایک کا ذکر اصحاب نبوی مین سے نہین کرتے مگر ساتہہ خیر کے اور کسی مسلمان کو کسی گناہ کے سبب کافر نہین کہتے اگرچہ وہ گناہ کبیرہ کیون نہو جب کہ وہ اوسکو حلال نہین جانتا ہے اور ہم اوس سے نام ایمان کا دور نہیں کرتے بلکہ اوسکو حقیقۃً مومن کہتے ہین ہو سکتا ہے کہ وہ مومن فاسق ہو نہ کافر ۸ مسح کرنا موزہ پر سنت ہے اور نماز پڑہنا پیچہے ہر نیک و بد مسلمان کے جائز ہے ہم یہ نہیں کہتے ہین کہ مومن کو گناہ ضرر نہین کرتا اور نہ یہ کہتے ہیں کہ وہ آگ مین نجائیگا اور نہ یہ کہتے ہین کہ وہ ہمیشہ آگ مین رہیگا اگرچہ فاسق ہو بعد اسکے کہ وہ دنیا سے مسلمان اوٹہہ گیا ہے اور نہ یہ کہتے ہین کہ ہماری نیکیان مقبول ہین اور ہمارے گناہ معاف جسطرح مرجیہ

کہتے ہین بلکہ ہمتو یہ کہتے ہین کہ جو کوئی نیک کام اوسکی ساری شرطون کے ساتھہ خالی عیوب مفسدہ سے
کریگا اور اوسکو باطل نکریگا یہانتک کہ دنیا سے ایمان پر اوٹھہ جائے تو اللہ اوسکی نیکیونکو برباد نکریگا بلکہ قبول
کریگا اور اوسپر ثواب دیگا اور جو گناہ شرک وکفر سے چھوٹا ہوگا اور گنہگار نے اوس سے توبہ نکی ہوگی یہانتک
کہ وہ مشیت خدا مین مومن مرگیا تو اللہ تعالی کو اختیار ہے چاہے اوسکو عذاب کرے چاہے اوسے معاف کردے لیکن ہمیشہ اوسکو
آگ کا عذاب نکریگا ۹ ریا جب کسی عمل مین آگھستی ہے تو اوسکا اجر باطل کر دیتی ہے اسی طرح عُجب پیغمبرون
کے معجزے ولیونکی کرامات حق ہے اور جو کام اعدائے خدا سے ہوتے ہین جیسے ابلیس و فرعون و دجال چنانچہ خبر
مین آیا ہے کہ ایسے کام ہوے اور ہونگے اونکو ہم آیات یعنی معجزات و کرامات نہین کہتے بلکہ اونکا نام ہم قضاء
حاجات رکھتے ہین اسلیئے کہ اللہ تعالے اپنے دشمنون کی حاجتونکو بھی بطور استدراج یعنی فریب دہی کے اور
بطور عقوبت کے واسطے اونکے آخرت مین پورا کرتا ہے تا وہ اس فریب مین آکر اور زیادہ طغیان و کفر
کرنے لگتے ہین سو یہ سب ممکن و جائز ہے ۱۰ اللہ تعالے قبل تخلیق و ترزیق کے خالق و رازق تھا آخرت
مین اوسکی رؤیت ہوگی مومن اوسکو جنت مین انہی سر کی آنکھونسے بلا تشبیہ و کیفیت دیکھین گے و درمیان
اوسکے اور درمیان خلق کے کوئی مسافت نہوگی ۱۱ ایمان اقرار کرنا ہے اور سچا جاننا ایمان آسمان و زمین
والون کا زیادہ و کم نہین ہوتا ہے سارے ایماندار ایمان و توحید مین برابر ہین و در اعمال مین کم و بیش اسلام
کہتے ہین اللہ کے اوامر ماننے اور بجالانے کو سو لغت کی راہ سے تو درمیان ایمان و اسلام کے فرق ہے
ولیکن ایمان بے اسلام کے نہین ہوتا اور نہ اسلام بے ایمان کے پایا جاتا ہے یہ دونون مثل پشت کے ہمراہ
شکم کے ہین اور دین ایک ایسا نام ہے جو ایمان و اسلام و سارے شرائع پر بولا جاتا ہے ۱۲ ہم اللہ کو جیسا
چاہیے ویسا پہچانتے ہین جسطرح کہ اوسنے اپنے نفس کو اپنی کتاب مین مع جمیع صفات کے بیان کیا ہے ہان یہ
قدرت کسی شخص کو نہین ہے کہ اوسکی عبادت جیسی کچھہ کہ چاہیئے ویسی کر سکے ولیکن بندہ کو جسطرح حکم دیا ہے وہ
اوسطرح اوسکی عبادت کرتا ہے سارے مومن معرفت و یقین و توکل و محبت و رضا و خوف و رجا و ایمان
لانے مین ان سب امور پر یکسان ہین اگر فرق ہے تو سوائے ایمان کے ان سب چیزون مین ہے ۱۳ اللہ
اپنے بندونپر مہربان ہے عادل ہے کبھی اتنا ثواب دیتا ہے جو بندے کے حق سے چوگنا ہوتا ہے یہ اوسکی مہربانی ہے
کبھی گناہ پر عقاب کرتا ہے یہ اوسکا انصاف ہے کبھی براہ فضل معاف فرما دیتا ہے ۱۴ شفاعت انبیاء کی حق
ہے اور شفاعت ہمارے حضرت کی واسطے گنہگار مومنون و اہل کبائر کے جو کہ مستوجب عقاب ہونگے حق ہے

اسیطرح وزن اعمال کا ترازو مین دن قیامت کے حق ہے اور حوض حضرت کا حق ہے آمد بدلا جھگڑنے
والون مین نیکیون کے ساتھ دن قیامت کے حق ہے اگر نیکیان نہونگی تو برائیون کا اونپر پڑنا حق ہے اور بہشت
و دوزخ آجکے دن موجود مین کبہی اونکو فنا نہوگی اور نہ حورعین کو موت آئیگی اور نہ کبہی اللہ کا ثواب و عقاب
فنا ہوگا ۱۵ اللہ جسکو چاہے ہدایت دے براہ فضل اور جسکو چاہے گمراہ کرے براہ عدل اللہ کا گمراہ کرنا یہی ہے
کہ اوسکو مخذول کر دیتا ہے تفسیر خذلان کی یہ ہے کہ بندہ کو توفیق اوس چیز کی نہین دیتا جسمین اوسکی رضا
ہے سو یہ اوسکا عدل ہے ایسے ہی عقوبت کرنا مخذول کو معصیت پر اوسکا عدل ہے ۱۶ یہ نہ کہنا چاہیے
کہ شیطان بندہ مومن سے جبرا و قہرا ایمان کو سلب کر لیتا ہے بلکہ اگر کہے تو یون کہے کہ بندہ ایمان کو چھوڑ دیتا
ہے تب شیطان اوس سے ایمان کو سلب کر لیتا ہے ۱۷ سوال منکر نکیر کا حق ہے یہ سوال قبر مین ہونیوالا ہے
اور اعادہ روح کا طرف جسم کے قبر مین حق ہے اسیطرح ضغطہ قبر کا اور عذاب قبر کا حق ہے یہ عذاب سارے
کفار اور بعض مومنین گنہگار کو ہوگا ۱۸ ہر شے جسکو علماء نے فارسی مین ذکر کیا ہے منجملہ صفات اللہ عز اسمہ
کے اوسکا بولنا جائز ہے سوائے ید کے فارسی مین اور یہ کہنا جائز ہے بروئے خدا عز و جل بلا تشبیہ و بلا کیفیت
اللہ کا قرب و بعد براہ طول و قصر مسافت کے نہین ہے ولکن کرامت و اہانت کے معنے پر ہے مطیع اللہ
سے قریب ہے بلا کیف اور عاصی اوس سے بعید ہے بلا کیف قرب و بعد و اقبال کا وقوع مناجات
کرنیوالے پر ہے اسیطرح ہمسایگی اللہ کی جنت مین اور کہڑا ہونا سامنے اوسکے بلا کیف ہے ۱۹ قرآن جو
کہ رسول پر اوترا ہے مصاحف مین مکتوب ہے سب آیات قرآن کی معنے کلام مین باب فضیلت و عظمت
کے برابر ہین مگر بعض آیات کے لئے فضیلت ذکر کی اور فضیلت مذکور کی ہے جیسے آیۃ الکرسی کہ اسمین اللہ
کے جلال و عظمت و صفات کا ذکر ہے تو اسمین دو فضیلتین جمع ہوگئین ایک فضیلت ذکر کی دوسری فضیلت
مذکور کی اور بعض آیات کے لئے فقط فضیلت ذکر کی ہے مثل قصہ کفار اونمین مذکور کیلئے کوئی فضیلت
نہین ہے کیونکہ وہ لوگ کافر ہین اسیطرح سارے اسماء و صفات عظمت و فضیلت مین یکسان ہین درمیان
اونکے کچھ تفاوت نہین ہے ۲۰ حضرت کے والدین کفر پر مرے اور آپکے چچا ابو طالب کافر مرے اور
قاسم و طاہر و ابراہیم حضرت کے فرزند تھے اور فاطمہ و رقیہ و زینب و ام کلثوم آپکی بیٹیان تہین ف انسان
پر جب کوئی شے دقائق علم توحید مین سے مشکل ہو تو اوسکو یہ چاہیے کہ فی الحال وہ اوس بات کو جو کہ
نزدیک اللہ کے صواب ہے اعتقاد کرے یہانتک کہ اوسکو کوئی عالم ملے اور اوس سے پوچھے لیکن اوسکو

آخیر طلب کرنا جائز نہین ہے اور نہ وہ توقف کرنےمین معذور ہے بلکہ توقف کرنے سے کافر ہوجاتا ہے ۲۱ خبر معراج کی حق ہے اور رد کرنیوالا اوسکا مبتدع ہے اور نکلنا دجال و یاجوج ماجوج کا اور طلوع آفتاب کا مغرب سے اور نزول عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے اور سائر علامات یوم القیامہ کی جسطرح کہ اخبار صحیحہ مین آئی ہین حق ہین اور ضرور ہونگی واللہ تعالی یھدی من یشاء الی صراط مستقیم تمام ہوا ترجمہ فقہ اکبر کا آسکے بعد امام اعظم رحہ نے اپنے اصحاب کی وصیت مین وقت مرض کے یہ لکہا تہا کہ مذہب اہل سنت و جماعت مین بارہ خصلتین ہین جو کوئی اون خصال پر مستقیم رہیگا وہ مبتدع اور صاحب ہوا نہوگا سو تم اونپر جمے رہو کہ حضرت دن قیامت کے تمہاری شفاعت کرین ا ایک ایمان ہے یا قرار کرنا ہے زبان سے اور تصدیق کرنا ہے دل سے اور نرا اقرار ایمان نہین ہوتا ہے اسلئے کہ اگر یہ ایمان ہوتا تو سارے منافق مومن ہوتے اسیطرح نری معرفت ایمان نہین ہے اسلئے کہ اگر ایمان ہوتی تو سارے اہل کتاب مومن ہوتے اللہ تعالے نے حقمین منافقین کے فرمایا ہے واللہ یشھد ان المنافقین لکاذبون اور حق مین اہل کتاب کے کہا ہے یعرفونہ کما یعرفون ابناءھم ایمان نہ بڑہے نہ گہٹے کیونکہ زیادتی ایمان کی بغیر نقصان کفر کے متصور نہین ہوسکتی ہے اور نہ نقصان ایمان بغیر زیادت کفر کے متصور ہے پہر کسطرح ہوسکتا ہے کہ ایک شخص ایک حالت مین مومن کافر ہوگا مومن کے ایمان مین کچہ شک نہین ہے جسطرح کہ کفر کافر مین کچہ شک نہین ہوتا ہے کقولہ تعالے اولئک ھم المؤمنون حقا و اولئک ھم الکافرون حقا عاصیان امت حضرت سب سچے مومن ہین کافر نہین ہین ۲ عمل غیر ایمان ہے اور ایمان غیر عمل اس دلیل سے کہ اکثر اوقات عمل مومن سے مرتفع ہوجاتا ہے اور یہ کہنا جائز نہین ہے کہ ایمان اوس سے مرتفع ہوگیا کیونکہ حائض سے نماز مرتفع ہوجاتی ہے اور نہین کہہ سکتے کہ اوس سے ایمان اوٹھہ گیا یا اوسکے لئے تاخیر نماز کی گئی بسبب ترک ایمان کے حالانکہ شرع نے اوس سے یہ کہا ہے دعی الصوم ثم اقضیہ اور یہ کہنا جائز نہین ہے دعی الایمان ثم اقضیہ اور یہ کہہ سکتے ہین کہ فقیر پر زکوٰت واجب نہین ہے اور یہ نہین کہہ سکتے کہ فقیر پر ایمان لانا واجب نہین ہے اور اگر کوئی یون کہے کہ تقدیر خیر و شر کی طرف سے غیر خدا کے ہے تو وہ کافر باللہ ہوجائیگا اور اوسکی توحید باطل ہوجائیگی اگر ہوگی تو ۳ ہمکو اس بات کا اقرار ہے کہ اعمال تین طرح پر ہین ایک فریضہ دوسری فضیلت تیسری معصیت سو فریضہ اللہ کے امر و مشیت و محبت و رضا و قضا و تقدیر و ارادہ و توفیق

وتخلیق وحکم وعلم وکتابت لوح محفوظ سے ہوتا ہے اور فضیلت اگرچہ امر آلہی سے نہین ہے لیکن اوسکی مشیت ومحبت ورضا وقضا وتقدیر وتوفیق وتخلیق وارادہ وحکم وعلم وکتابت لوح محفوظ سے ہے اور معصیت بہی اللہ کے امر سے نہیں ہے لیکن اوسکی مشیت ومحبت وقضا سے ہے نہ اوسکی رضا سے اور اوسکی تقدیر سے ہے نہ توفیق سے اور اوسکی خذلان سے ہے اور اوسپر پکڑ ہوتی ہے اسلیئے کہ وہ اللہ کے علم مین ہے اور لوح محفوظ کے اندر لکھی ہوئی ہے ۴ ہمکو اس بات کا اقرار ہے کہ اللہ تعالےٰ عرش پر مستوی ہے بغیر اسکے کہ اللہ کو کوئی حاجت ہو اور استقرار اوسپر ہو بلکہ خود اللہ حافظ عرش وغیر عرش ہے اگر محتاج ہوتا تو اوسکو قدرت ایجاد وتدبیر عالم پر مثل مخلوق کے نہوتی اور اگر محتاج ہلوس قرار کا ہوتا تو قبل خلق عرش کے وہ کہان تہا وہ تو اس سے نہایت درجہ منزہ وعالی ہے ۵ ہم اقرار کرتے ہین کہ اللہ کا کلام اور اوسکی وحی وتنزیل اور اوسکی صفت نہ عین ہے نہ غیر بلکہ ایک صفت ہے علی التحقیق مصاحف مین لکہی ہوئی ہے زبانون سے پڑہی جاتی ہے دلونمین محفوظ ہے کہ اونمین حال نہیں ہے اور حروف وسیاہی وکاغذ وکتاب سب مخلوق ہین کیونکہ یہ افعال ہین عباد کے اور اللہ کا کلام غیر مخلوق ہے اسلیئے کہ یہ کتابت وحروف وکلمات وآیات سب آلات قرآن ہین بسبب حاجت عباد کے اور اللہ کا کلام اوسکی ذات کے ساتہہ قائم ہے اور معنے اوسکے مفہوم ہین ان سب چیزون سے جو کوئی یہ کہے کہ اللہ کا کلام مخلوق ہے وہ کافر ہے ساتہہ اللہ عظیم کے اور اللہ تعالےٰ معبود ہے ہمیشہ سے جیسا وہ پہلے سے تہا اوسکا کلام مقروء ومکتوب ومحفوظ ہے بغیر زوال کے اوسکی ذات سے ۶ ہم اقرار کرتے ہین کہ افضل اس امت کے بعد حضرت کے ابوبکر پہر عمر پہر عثمان پہر علی ہین بقولہ تعالےٰ والسابقون السابقون اولئک المقربون فی جنات النعیم سو ہر سابق افضل ہے اونکو ہر مومن تقی دوست رکہتا ہے اور ہر منافق شقی دشمن رکہتا ہے ۷ ہمکو اقرار ہے اس بات کا کہ بندے مع اپنے اعمال واقرار ومعرفت کے مخلوق ہین سو جب وہ مع افعال خود مخلوق ٹہیرے تو بالاولی وہ خود بہی مخلوق ہین اونکو کچہ طاقت نہیں اسلیئے کہ وہ ضعفا وعاجز ہین اور اللہ تعالےٰ اونکا خالق رازق ہے بقولہ تعالےٰ واللہ خلقکم ثم یمیتکم ثم یحییکم اور علم کا کمانا حلال ہے اور جمع کرنا مال حلال کا حلال ہے اور جمع کرنا مال حرام کا حرام ہے خلق تین قسم پر ہے ایک مومن جو اپنے ایمان مین مخلص ہے دوسرے کافر جو اپنے کفر مین جاحد ہے تیسرے منافق جو اپنے نفاق مین مداہن ہے اللہ تعالےٰ نے عمل کو مومن پر اور ایمان کو کافر پر اور اخلاص کو منافق پر فرض کیا ہے

لقوله تعالے یا ایہا الناس اعبدوا ربکم اسکے یہ معنے ہوئے کہ اے ایمان والو اللہ کی اطاعت کرو اور
اے کافرو ایمان لاؤ اور اے منافقو اخلاص کرو ۸ ہم اسبات کے مقر ہین کہ استطاعت ہمراہ فعل کے
ہوتی ہے نہ قبل فعل کے اور نہ بعد فعل کے اسلئے کہ اگر قبل فعل کے ہوتی تو بندہ اللہ سے وقت فعل
کے مستغنی ہوتا اور یہ خلاف نص ہے لقوله تعالے واللہ الغنی وانتم الفقراء اور اگر
بعد فعل کے ہوتی تو حصول فعل کا بلا استطاعت کے محال ہوتا ۹ ہمکو اقرار ہی اسبات کا کہ مسح کرنا خفین
پر واجب ہے مقیم کے لئے ایک رات دن اور مسافر کیلئے تین رات دن اسلئے کہ حدیث اسمین آئی ہے اور اسکے
منکر پر خوف کفر کا ہے کیونکہ یہ خبر متواتر سے ثابت ہے اور قصر و افطار رخصت ہے سفر مین بنص کتاب لقوله
تعالے واذا ضربتم فی الارض فلیس علیکم جناح ان تقصروا من الصلوٰۃ اور افطار مین فرمایا
ہے فمن کان منکم مریضا او علی سفر فعدۃ من ایام اخر ۱۰ ہم اقرار کرتے ہین اسبات کا کہ اللہ نے قلم کو
حکم کیا کہ لکھہ قلم نے کہا مین کیا لکھون اے میرے رب فرمایا لکھہ جو ہونیوالا ہے قیامت کے دن تک لقوله
تعالے وکل شیٔ فعلوہ فی الزبر وکل صغیر وکبیر مستطر ۱۱ ہمکو اقرار ہے کہ عذاب قبر ضرور ہونیوالا ہے اور سوال
منکر نکیر کا حق ہے اسلئے کہ احادیث مین آچکا ہے جنت و نار حق ہین اور وہ دونون مخلوق و موجود ہین انکو
فنا نہین لقوله تعالے اعدت للمتقین واعدت للکافرین پہلی آیت حق مین جنت کے ہے اور
دوسری آیت حق مین جہنم کے اللہ نے بہشت و دوزخ کو واسطے ثواب و عقاب کے پیدا کیا ہے میزان حق ہے
لقوله تعالیٰ ونضع الموازین القسط لیوم القیٰمۃ الآیۃ اور پڑہنا عملنامہ کا حق ہے لقوله تعالیٰ اقرأ کتابک کفیٰ بنفسک الیوم علیک حسیبا
۱۲ ہمکو اقرار ہی کہ اللہ تعالے ان نفوس کو بعد موت کے زندہ کرکے اٹھائیگا وہ دن پچاس ہزار برس کا ہوگا واسطے جزا و ثواب کے اور
ادا حقوق کے لقوله تعالے وان اللہ یبعث من فی القبور اور خدا کا دیدار ہونا واسطے اہل
جنت کے بلا کیف و شبہ و جہت اور شفاعت کرنا حضرت کا حق ہے واسطے ہر اوس شخص کے
جو کہ اہل جنت ہوگا اگرچہ صاحب کبیرہ ہو عائشہ سارے جہان کی عورتون سے بعد خدیجہ علیہا السلام
کے افضل اور مادر مومنین اور زنا سے پاک ہین جنتی جنت مین دوزخی دوزخ مین ہمیشہ رہینگے لقوله
تعالی فی حق المؤمنین اولئک اصحاب الجنۃ ہم فیہا خالدون وفی حق الکفار اولئک
اصحاب النار ہم فیہا خالدون انتہی بعض الفاظ پران عقائد کے قدرے بحث باقی ہے کما سیجیٔ اور
نیز اس امر مین بحث ہے کہ فقہ اکبر تالیف امام اعظم رح سے ہے یا نہین واللہ اعلم

فصل بیان مین عقیدہ ابو الحسن اشعری رضی اللہ عنہ کی مطابق کتاب المواعظ والاعتبار فی ذکر الخطط والآثار للمقریزی کے

اللہ تعالی عالم بعلم قادر بقدرت حی بحیاة مرید بارادہ متکلم بکلام سمیع بسمع بصیر ببصر ہے اوسکی صفات ازلی
قائم بذاتہ ہین نہ کہا جاتا ہے کہ عین ہین اور نہ یہ کہ غیر ہین ورنہ یہ کہ وہ عین نہین ہین اور غیر بہی نہین ہین اوسکا
علم ایک ہے متعلق ہے ساتہہ ساری معلومات کے اوسکی قدرت ایک ہے متعلق ہے ساتہہ تمام اوس
چیز کے جسکا وجود صحیح ہے اوسکا ارادہ ایک ہے متعلق ہے ساتہہ جملہ اوس چیز کے جو قابل اختصاص ہے
اوسکا کلام ایک ہے امر ہے نہی ہے خبر ہے استخبار ہے وعد ہے وعید ہے یہ سب جو وجوہ ظرف عبارات
کلام خدا کے بہیر تی ہین نہ طرف نفس کلام کے اور وہ الفاظ جو زبان ملائکہ پر طرف انبیا علیہم السلام کے
نازل ہوئے ہین دلالات ہین کلام ازلی پر سو مدلول یعنی قرآن مقروء قدیم ازلی ہی اور دلالت یعنی عبارات
جسکو قراءت کہتی ہین مخلوق محدث ہے قراءت ومقروء مین اور تلاوت ومتلو مین فرق ہے جسطرح کہ درمیان ذکر و
مذکور کے فرق ہے کلام ایک معنے قائم بالنفس ہے عبارت دلیل ہے اوسپر جو کہ اندر نفس کے ہے عبارت
کو کلام مجازاً کہتے ہین اللہ نے ارادہ ساری کائنات کا کیا خیر ہو یا شر نفع ہو یا ضرر انکا میل خاطر اپنے
کلام مین طرف جواز تکلیف ما لا یطاق کے ہے کیونکہ اشعری نے یون کہا ہے کہ استطاعت ہمراہ فعل کے ہوتی ہے
اور انسان قبل فعل کے مکلف ہے حالانکہ وہ فعل سے پہلے انکے مذہب پر مستطیع نہین ہے ساری افعال
عباد کے مخلوق ہین اللہ نے اونکو ابداع کیا ہے بندہ نے اونکو کسب کیا ہے کسب عبارت ہے فعل قائم
بالمحل سے محل سے مراد قدرت عبد ہے خالق حقیقۃً خدا ہی ہے خلق مین کوئی غیر اوسکا شریک نہین ہے
اخص وصف خدا قدرت واختراع ہے یہ تفسیر ہے اوسکے نام باری کی ہر موجود کا مرئی ہونا صحیح ہے
سو اللہ تعالی موجود ہے اوسکی رویت بہی صحیح ہے دلیل سمعی سے ثابت ہے کہ مومنین اوسکو دار آخرت
مین دیکہین گے یہ دلیل کتاب وسنت مین موجود ہے ہان یہ جائز نہین کہ وہ کسی مکان یا صورت
یا مقابلہ واتصال شعاع سے دکہائی دے کہ یہ سب محال ہے ماہیت رویت مین دو رائین ہین ایک یہ
یہ ایک علم مخصوص ہے جسکا تعلق وجود سے ہے نہ عدم سے دوسری یہ کہ یہ ایک ادراک ہے ماورای علم کے سمع وبصر
دو صفتین ازلی ہین دو ادراک ہین ماورای علم کے یدین دو وجہ صفات خبریہ ہین دلیل سمع ساتہہ انکے

وارد ہے اعتراف کرنا ساتھ انکے واجب ہے معتزلہ نے وعد و وعید و سمع و عقل مین ہر وجہ سے اختلاف کیا ہے
ایمان کہتے ہین کہ تصدیق دل و زبان کے قول کو عمل کرنا ارکان سے فروع ایمان ہے جسنے دل سے تصدیق
کی یعنی وحدانیت الٰہی کا اقرار کیا رسل کا سچے دل سے اعتراف کیا کہ جو کچھ وہ لائے ہین حق ہے تو وہ مومن ہے
صاحب کبیرہ جب دنیا سے بغیر توبہ کے نکل جاتا ہے تو اوسکا حکم طرف اللہ کے ہے چاہے اوسکو اپنی رحمت سے
بخشدے یا رسول خدا صلعم اوسکی شفاعت کرین اور چاہے اوسکو اپنے عدل سے عذاب دے پھر اپنی رحمت
سے جنت مین لیجائے مومن آگ مین مخلد نہوگا ہم یہ نہین کہتے کہ اللہ پر توبہ کا قبول کرنا بحکم عقل واجب ہے
اسلئے کہ موجب تو خود اللہ ہی ہے اوس پر اصلا کوئی شے واجب نہین ہے ہان دلیل سمع آئی ہے کہ اللہ توبہ تائبین
کی قبول کرتا ہے اور دعا مضطرین کو اجابت کرتا ہے وہ اپنی خلق کا مالک ہے جو چاہے سو کرے اور جو چاہے
وہ حکم دے اگر ساری خلق کو باجمعہم آگ مین داخل کرے تو کچھ جور نہوگا اور اگر سبکو جنت مین لیجائے تو کچھ حیف
نہوگا اوس سے ہرگز ظلم متصور نہین ہے اور نہ جور کی نسبت طرف اوسکے ہوسکتی ہے کیونکہ وہ مالک مطلق ہے اور سب
واجبات سمعی ہین عقل سے کوئی شے واجب نہین ہوسکتی ہے اور عقل مقتضا تحسین و تقبیح نہین کرتی اللہ کی
شناخت اور منعم کا شکر اور طائع کی اثابت اور عاصی کا عقاب یہ سب بسبب سمع ہے نہ بعقل اللہ پر کوئی شے
واجب نہین ہے نہ صلاح نہ اصلح نہ لطف بلکہ ثواب و صلاح و لطف سب اوسکا تفضل ہے ع بندہ ہ جز
دعوے کند حکم خداوند راست اللہ کی طرف نکوئی نفع پھرے اور نہ نقصان اسلیئے نکسی شاکر کے شکر سے اوسکو
کچھ انتفاع ہو اور نہ کسی کافر کے کفر سے کچھ تضرر بلکہ وہ تو اس سے کہین متعالی و مقدس ہے رسل کا بھیجنا جائز
ہے نہ واجب اور نہ محال سو جب اللہ نے رسول بھیجا اور معجزہ خارقہ عادت سے اوسکی تائید کی اور تحری
فرمائی اور لوگون کو طرف اوسکے بلایا تو اب اوسکی بات سننا اور اوسکا حکم ماننا اور اوسکی نہی سے باز رہنا واجب
ہوا کرامات اولیا کی حق ہے ایمان لانا سارے قرآن و سنت پر اور اخبار امور غیبیہ پر جیسے لوح و قلم و عرش
و کرسی و جنت و نار حق و صدق ہے اسیطرح وہ اخبار آئین جو آخرت مین واقع ہونگی جیسے سوال قبر
و ثواب و عقاب و حشر و معاد و میزان و صراط و انقسام فرق طرف فریق جنت و فریق نار کے صدق
و حق ہے انپر ایمان لانا انکے ساتھ اقرار کرنا واجب ہے امامت اتفاق و اختیار کرنے سے ثابت ہوتی
ہے نہ نص و تعیین واحد معین سے ترتیب ائمہ کی فضل مین مطابق ترتیب امامت کے ہے ہمارا قول حق مین
عائشہ و طلحہ و زبیر کے یہی ہے کہ اونہون نے خطا سے رجوع کیا ہم طلحہ و زبیر کو عشرہ مبشرہ مین سے کہتے ہین

ہمارا قول یہ ہے کہ معاویہ و عمرو بن عاص نے امام حق علی بن ابی طالب پر بغی کی تھی تو انکے ساتھ ویسا ہی معاملہ کیا جیسے اہل بغی کے ساتھ کیا جاتا ہے ہم یہ بھی کہتے ہین کہ اہل نہروان جنکو شراۃ کہا جاتا ہے وہ مارق ہین دین سے علی رضی اللہ عنہ حق پر تھے سب احوال مین اور حق ہمراہ علی کے تھا جدھر وہ جاتین تھی سفرینی کہتے ہین کہ یہ ایک جملہ ہے اصول عقیدہ کا جسپر جمع ہین اہل سنت سلامیہ ہین اور جسنے کہ علم کہا اہلا اس عقیدہ کے کہا اوسکا خون بہایا گیا اشاعرہ کو صفاتیہ بھی کہتے ہین اسلئے کہ یہ مثبت صفات قدیمہ الٰہیہ ہین پھر اون لفاظ مین جو کتاب و سنت وارد ہین جیسے استوا و نزول و اصبع و ید و قدم و صورت و جنب و تجلی مفترق ہین ایک فرقہ ان سب لفاظ کی تاویل کرتا ہے وجوہ محتملہ لفظ پر اور دوسرا فرقہ متعرض تاویل کا نہین ہوتا اور نہ طرف تشبیہ کے جاتا ہے انکو اثریہ کہتے ہین اس بارہ مین مسلمانون کے پانچ قول ہین ایک اعتقاد کرنا اوس چیز کا جو شامل اوسکے لغت سے سمجھا جاتا ہے دوسرے مطلق سکوت کرنا تیسرے سکوت کرنا بعد ارادہ ظاہر کے چوتھے حمل کرنا مجاز پر پانچوین حمل کرنا اشتراک پر ہر فریق کے دلائل و حجتین ہین جنپر کتب اصول دین متضمن ہین ولا یزالون مختلفین الا من رحم ربک ولذلک خلقھم واللہ یحکم بینھم یوم القیٰمۃ فیما کانوا فیہ یختلفون مین کہتا ہون اشاعرہ و ماتریدیہ و حنابلہ سب سے خوبتر ہین لیکن صواب و حب و حق خالص و صدق صرف یہی ہے کہ مومن اپنے اعتقاد کو تابع ظاہر کتاب عزیز و سنت مطہرہ رکھے اور جسکا قول سرمو اونسے برخلاف ہو اوسکو اپنا عقیدہ نہ ٹھیرائے

فصل بیان مین اعتقاد امام احمد بن حسین بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ کے

اس کتاب مین ہر عقیدہ کے لئے ایک تحریر مستقل بذکر دلائل لکھی ہے اسجگہ دلائل کو چھوڑ کر نفس مسائل اعتقاد پر اقتصار کیا جاتا ہے واسطے دریافت دلائل کے طرف ہماری کتاب حسنات الحلی من نفحات القدوالتجلی کے مراجعت کرنا چاہیئے واللہ المستعان سب سے پہلے جو بات بندہ پر واجب ہے بعد کا پہچانا اور ساتھ اوسکے وجوب جود کے اقرار کرنا ہے قال تعالیٰ فاعلم انہ لا الہ الا اللہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگونسے مقاتلہ اسی قول کے عدم اقرار پر کیا ہا یہ کلمہ جس شخص کا آخر کلام وقت موت کے ہوتا اوسکیلئے وعدہ دخول جنت کا ہے بلکہ اگر کسی عارض کیوجہ سے مرتے وقت منہ سے بھی یہ کلمہ نہ نکلے مگر

دو اس کلمہ کو دل سے جاننا اور ماننا سو توہی جنتی ہوتا ہے وللہ الحمد ۲ عالم حادث ہے نہ قدیم اور محدث
مدبر سارے جہان کا اللہ واحد قدیم لاشریک لہ ہے تنبیہ حدوث عالم اور صانع عالم کا منکر ہوتا ہے ۳ اللہ
تعالی کیلئے اسماء علیا و صفات حسنیٰ ثابت ہین یہ منقسم ہین طرف صفت ذات اور صفت فعل کے اسماء ذات
اوسکا فعل پر فضل حائل ہے صفت ذات وہ ہے جسکا مستحق وہ ازل مین تہا اور ابد تک ساتھ اوسکے استحقاق
رکہتا ہے جیسے یہ کہ وہ موجود و قدیم ہے یہ سارا ملک اوسیکا ہے قدوس جلیل عظیم عزیز متکبر ہے اس قسم مین
اسم و مسمی ایک ہوتا ہے دوسری قسم وہ صفات ہین جو اوسکی ذات پاک کیساتہ قائم ہین جیسے حی عالم قادر
مرید سمیع بصیر متکلم باقی اس قسم مین اسم کو نہ عین مسمی کہتے ہین اور نہ غیر مسمی رہی وہ صفات جو کتاب و سنت
سے واسطے اوسکے بطور سمع ثابت ہین جیسے وجہ و یدین و عینین نحوہا سو یہ بہی اوسکی ذات سے قائم ہین انکو
بہی اسم کو مسمی یا غیر مسمی نہین کہسکتے ہین اسجگہ کیفیت تمثیل تشبیہ تعطیل بہال جائز نہین ہے بلکہ جسطرح پر یہ صفات
آئی ہین اوسیطرح پر اونکو اونکے ظاہر پر بلا تاویل جاری و امرار کرنا چاہیئے اور یہ اعتقاد کرے کہ اللہ تعالی مشابہ
مخلوقات سے منزہ ہے اور تشبیہ کا علاج اس کلمہ اجمالیہ سے بخوبی ہو سکتا ہے لیس کمثلہ شیٔ و لم یکن لہ کفوا
احد سلف امت و ائمہ ملت اسی عقیدہ پر گزرے ہین خلف نے واسطے فرار کے لزوم تشبیہ سے تاویل اختیار
کی ہے وہ کچھ ٹہیک بات نہین ہے اسلئے کہ اللہ نے ہمپر تاویل کرنا اونکا واجب نہین کیا ہے باقی رہی صفات
فعل سو وہ مشتق ہین اوسکے افعال سے جیسے خالق رازق محیی ممیت منعم مفضل اسجگہ اگر یہ تسمیہ طرف اللہ کے
ہے تو یہ صفت قائم ہے ساتہ اوسکی ذات کے یہان گنجائش مسمی و غیر مسمی کی نہین ہے اور اگر یہ تسمیہ طرف
مخلوق کے ہے تو یہ صفت فعل ہے کلام متقدمین اسی پر دلیل ہے ہم اللہ نے اپنی ذات کے نام آپ قرآن
مین ذکر کئے ہین اور حدیثون مین بہی آئے ہین جیسے علی عظیم کبیر غنی حمید اول آخر ظاہر باطن احد صمد حق مبین
مجید واحد قہار نصیر ملک قدوس سلام مومن مہیمن عزیز جبار متکبر ذوالجلال والاکرام و نحوہا ان صفات کمال کا
ثابت کرنا واسطے اللہ تعالی کے واجب ہے اور ہر نقصان کو اوسکی ذات سے دور کرے ۵ آیات و احادیث
مین صفات زائدہ بہی آئی ہین جو اوسکی ذات کیساتہ قائم ہین جیسے ہو الحی القیوم اس سے ثبوت حیات کا
ہوا اور جیسے قدرت اور علم اور قوت اور ارادہ و مشیئت اور سمع و بصر اور کلام اور بقا ۶ قرآن و حدیث مین
صفت وجہ و یدین عینین نحوہا کو ثابت کیا ہے یہ صفات قریب چونسٹھ وصف کے ہین جو رسالہ القائل لی
العقائد اور اوسکے ترجمہ سائق العباد مین لکہے ہین اور دلیل ہر صفت کی آیت یا حدیث سے کتاب

ایجوآیتن والصلاٰت مین مذکور ہے یہ سب صفتیں ہین اوسکی ذات کی جو بلا تشبیہ کتاب عزیز وسنت مطہرہ سے
ثابت ہین سب پر بلا تکییف و تاویل ایمان لانا فرض ہے منکران صفات کا کافر اور تاویل معطلی ہے ۷ خلق ایک
صفت فعل ہے ۸ قرآن اللہ کا کلام ہے مخلوق نہین جو اوسکو مثل معتزلہ کے مخلوق کہے وہ کافر ہے ۹ استوار
رحمن کا عرش پر قرآن وحدیث دونوں سے بخوبی ثابت ہے آیات واحادیث اثبات صفت استوار کی محکمات ہین
نہ متشابہات ۱۰ رویت اللہ عزوجل کی آخرت میں آنکھ سے ثابت ہے قرآن وحدیث دونوں اسپر دلیل شاہد
ہین منکر رویت کا کافر ہے حدیث رویت کی صحیحین وسنن مین آئی ہے ۱۱ ایمان لانا قدر پر واجب ہے یعنی
جو کچھ عالم میں اب تک ہوا اور ابد تک ہوگا خیر وشر ونحو ہما سے وہ سب اللہ کی تقدیر سے ہے قدریہ منکرین
قدر ہیکے سلف نے اونکی تکفیر کی ہے ۱۲ سارے افعال عباد وغیرہم کا خالق اللہ تعالے ہے خواہ وہ فعل
خیر ہو یا شر یا اور کچھ جو کوئی اسکا منکر ہے اوسکو ایمان سے کچھ حصہ نہین ہے ۱۳ ہادی ومضل عباد کا خالق
عباد ہے جسے چاہتا ہے ہدایت کرتا ہے جسکو چاہتا ہے گمراہ کر دیتا ہے ۱۴ بندونکے سارے افعال اللہ
کی مشیت سے واقع ہوتے ہیں اچھے ہون یا برے کوئی شخص اپنے نفع وضر کا مالک نہین ہے اعلام صحابہ
وتابعین وفقہاء سلف وصدر اول اسی عقیدہ پر گزرے ہیں کہ وقوع اعمال کا اللہ کے ارادہ سے ہوتا ہے
۱۵ اطفال فطرت پر پیدا ہوتے ہین یعنی توحید خالص پر پہر ان باپ یہودی یا نصرانی یا مجوسی بنا لیتے
ہیں یہ بات کہ وہ آخرت مین جنتی ہیں یا دوزخی قطعی طور پر معلوم نہین ہے بعض ادلہ سے نکلتا ہے کہ ذریات
مومن کی ملحق بمومنین ہونگی انشاء اللہ تعالے ۱۶ اسکی اجل جس وقت پر مقدر ہو چکی ہے نہ بڑہے نہ گہٹے
اور ہر شخص اپنا رزق پورا کر لیتا ہے حلال وحرام دونون رزق ہین اگرچہ ایک جائز اور دوسرا ناجائز ہوتا ہے
حلال کا حساب حرام پر عذاب بشرط عدم عتاب ہوگا ۱۷ ایمان مین کمی وبیشی ہوئی رہتی ہے قرآن وحدیث
دونون سے یہ بات ثابت ہے ایمان نام ہے تصدیق جنان اقرار باللسان عمل بالارکان کا یہی قول راجح
وصحیح وقوی ہے انشاء اللہ تعالے کہنا ایمان مین واسطے تبرک کے ہے نہ واسطے شک کے ۱۸
گناہ کبیرہ ہو جانے سے کوئی مومن ایمان سے باہر نہین ہوتا ہے نہ مخلد فی النار اسی عقیدہ پر سارے
صحابہ وتابعین اور اونکے اتباع اور ائمہ مجتہدین اور تمام اہل سنت وجماعت گزرے ہین گناہ کبیرہ توبہ سے
بخشدیا جاتا ہے جبکہ شرائط اوسکے بروجہ کمال ادا ہوتے ہیں اور اگر اللہ چاہے تو بے توبہ بھی بطریق خرق
عادت کے کسیکو بخشدے خلود نار خاص ہے ساتھ شرک وکفر کے حضرت اہل کبائر کی شفاعت کرینگے

باطن کے کبائر سا تہہ ہین اور ظاہر کے چار سوا ایک انہین اللہم احفظنا عنہا بمنک وکرمک ١٩ شفاعت حضرت کی واسطے مرتکبین کبائر کے قرآن وحدیث دونون سے ثابت ہے مقام محمود اسی مرتبہ سے عبارت ہے یہ قول کہ مومنین مخلد فی النار ہونگے باطل محض ہے ہان اگر ہمراہ ایمان کے استعمال شرک کا کیا ہوگا تو خلود بوجہ اوس شرک کے ہوگا نہ بوجہ کسی گناہ کبیرہ کے قال تعالے وما یؤمن اکثرھم باللہ الا وھم مشرکون ٢٠ ایمان لانا ملائکہ اور کتب ورسل وبعث بعد الموت وحساب ومیزان وجنت ونار وحوض واشراط ساعت پر قبل قیام ساعت کے واجب ہے جنت ونار اسدم موجود ومخلوق ہین ٢١ عذاب قبر وعذاب دوزخ حق ہین انپر ایمان لانا واجب ہے نعیم مقیم جنان وعذاب الیم میزان ونعمت وزحمت برزخ قرآن وحدیث دونون سے ثابت ہے منکر انکا ایمان سے بے نصیب ہے ٢٢ اعتصام بسنت واجتناب از بدعت فرض ہے شرک سے کمتر ذرہ ہین اور چیونٹی کی چال سے شب تیرہ وتاریک مین سنگ سیاہ پر قعر زمین مین بہی مخفی تر ہین ورہ بدعت سے بہتر ذرہ ہین سنت کا رستہ ایک ہے قال تعالے لا تتبعوا السبل فتفرق بکم عن سبیلہ تقسیم بدعت کی طرف حسنہ وسیئہ خلاف ظاہر حدیث صحیح ہے حضرت نے مجالست ومکالمت اہل بدع کو منع فرمایا ہے اور قدریہ ومرجیہ کو زبان انبیا علیہم السلام پر ملعون ٹہیرایا ہے ٢٣ والی پر مراعات امر رعیت کی واجب ہے کبیر کی تعظیم صغیر پر رحم کرے عالم کی توقیر بجالاوے ضعیف کا قوی سے انصاف کرے ٢٤ والیان ملک اسلام کی اطاعت کرنا اور جماعت اہل سنت کا لازم پکڑنا امر منکر پر ہاتہہ یا زبان سے یا دل سے انکار کرنا اور جور سلطان پر صبر کرنا واجب ہے ٢٥ جو فرائض نفس عبادات کتاب وسنت سے ثابت ہین جیسے نماز پنجگانہ وروزہ رمضان وزکوۃ اموال وحج بیت اللہ ونحوہا اونکا بجالانا مطابق کیفیت وآداب وارکان ورود کے فرض ہی تارک اونکا عمداً بلا عذر کافر ہوجاتا ہے یہ سب فرائض ادا وترک مین باوجود استطاعت کے متساوی الاقدام ہین تفرقہ کرنا درمیان انکے خلاف سنت ہے ٢٦ حضرت صلعم کی نبوت بظہور معجزات بطریق تواتر ونحوہا ثابت ہے دلائل نبوت کے بہت ہین اس بارہ مین کتب مستقلہ تالیف ہوچکی ہین بڑا معجزہ قرآن کریم ہے جو تا قیام قیامت باقی رہیگا اوسکے ساتہہ تحدی کی گئی ثقلین اوسکے معارضہ سے عاجز نکلے کتاب حضرات التجلی مین اس مقام کو بسط کے ساتہہ لکہا ہے منکر حضرت کی نبوت ورسالت وخاتمیت کا باجماع امت کافر ہے ٢٧ کرامات اولیاء کی قرآن وحدیث واقوال علماء سے بخوبی ثابت ہین لیکن صدور اوسکا اختیار مین اولیاء کے نہین ہے اللہ کی مشیت وارادہ پر موقوف ہے پہر اکثر وہ لوگ جنسے کرامت نہین ہوئی یا کم ہوئی جیسے اکثر صحابہ وتابعین وتبع تابعین افضل ہین اون اولیاء سے

حیث صدور کرامات کا ہوا ہے ۲۸ فضائل صحابہ کرام کے کتاب و سنت سے بتواتر صوری و معنوی ثابت ہیں
ثابت ہیں حفظ اونکے مرتبہ کا ساری امت پر واجب ہے کیا مہاجرین اور کیا انصار اور کیا سائر صحابہ کبار و
صغار جو اونکو دوست رکہتا ہے وہ اللہ کا دوست ہے جو اونکو دشمن رکہتا ہے اللہ اوسکا دشمن ہے جس کسیکو صحابہ
پر غصہ آتا ہے اوسمین ایک علامت کفر کی ہے قال تعالیٰ لیغیظ بہم الکفار اسیطرح انکے تابعین بالاحسان
و اتباع تابعین سے محبت رکہنا واجب ہے حضرت نے ان قرنوں کیلئے شہادت خیر دی ہے بعض انکا رکو
واجب کر دیتا ہے عیاذاً باللہ لہذا ایک جماعت اہل علم نے تکفیر روافض پر اتفاق کیا ہے ۲۹ اہل بیت رسول
خدا صلعم خواہ ازواج مطہرات ہوں یا عترت امجاد سب کے ساتھ محبت رکہنا اور انکا حق تعظیم و خدمت بجالانا واجب
ہے آیات کتاب و سنت اسپر دلائل واضحہ ہیں انکے اعداء کلاب نار ہونگے و لہذا علماء نے خوارج کو کلاب النار ٹھیرایا
ہے ۳۰ دس صحابی کیلئے حضرت نے شہادت جنت کی دی ہے خلفاء اربعہ اور طلحہ و زبیر و عبد الرحمن
ابن عوف و سعد بن مالک و سعید بن زید و ابو عبیدہ بن الجراح انکو عشرہ مبشرہ کہتے ہیں اسلئے کہ ایک ہی
سیاق حدیث میں انکو بلفظ فلان فی الجنۃ ذکر کیا ہے ورنہ انکے سوا بہی ایک جماعت کو بشارت جنت کی
دی ہے جیسے اہل بدر اور اہل بیعۃ الرضوان وغیرہم ۳۱ حضرت نے فرمایا تہا کہ خلافت بعد میرے تیس برس
رہیگی پہر ملک ہو جائیگا چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ خلافت مرتضی پر وہ تیس[۳۰] برس تمام ہو گئے ابو بکر دو برس چار ماہ
دس رات کم خلیفہ رہے عمر دس برس چہہ ماہ چار دن خلیفہ رہے عثمان بارہ برس بارہ[۱۲] دن کم خلیفہ رہے
علی مرتضی پانچ برس خلیفہ رہے دو یا تین ماہ کم وفات ابو بکر کی بائیس[۲۲] جمادی الآخرہ روز دو شنبہ ۱۳ھ کو
ہوئی شہادت عمر کی دن چہارشنبہ کو چہبیس[۲۶] ذیحجہ ۲۳ھ میں ہوئی عثمان اٹہارہ[۱۸] ذیحجہ ۳۵ھ کو مارے گئے مرتضی کی
شہادت سترہ رمضان روز جمعہ ۴۰ھ کو ہوئی تفضیل خلفاء اربعہ کی مطابق ترتیب خلافت کے یہی مذہب
ہے امام شافعی و امام احمد و سائر اہل سنت کا کتاب و سنت شاہد ہیں انکی صحت خلافت پر باشارۃ النص و دلالۃ
النص تسلیم نے ہر ایک کی خلافت پر وقت عقد بیعت کے اجماع و اتفاق کیا تہا اوسوقت مہاجرین و انصار سب موجود
و الحمد للہ یہی عقیدہ حق ہے اسکے سوا میں جرح کرنا اور دوسری شاخیں نکالنا موجب خرابی ایمان کا ہے امام حسن چہہ
ماہ خلیفہ رہکر دست بردار ہو گئے انکی علیحدگی پر تیس[۳۰] برس زمانہ خلافت کے پورے ہوئے بلا کم وکاست ۳۲ جنہے
اہل شام وغیرہم میں سے علی مرتضی پر خروج کیا وہ مصیب نہیں ہیں بلکہ مخطی ہیں لیکن باغی کو حکم کفر کا نہیں ہے
تلک امۃ قد خلت لہا ما کسبت و علیہا ما اکتسبت انتہی یہ خلاصہ ہے کتاب حضرت التجلی کا ترجمہ

سے کتاب الاعتقاد والہدایۃ الی سبیل الرشاد سے بیہقی نے اس کتاب مین کہا ہے هذا الذی اودعناه هذا الکتاب اعتقاد اهل السنة والجماعة واقوالهم وقد افردنا لکل باب منها کتابا یشتمل علی شرح مسئلہ بالدلائل والحجج واقتصرنا فی هذا الکتاب علی ذکر اصوله والاشارة الی اطراف ادلته ارادة انتفاع من نظر فیه الله تعالیٰ یوفقنا لمتابعة السنة واجتناب البدعة انتهی اگرچہ اس کتاب الاعتقاد مین بھی ادلہ بر قول نصوص کتاب براہین احادیث سے لکھی ہین لکن جس کتاب شرح کا حوالہ دیا ہے وہ کتاب میری نظر سے نہین گزری اللہ تعالیٰ مجکو مطالعہ اس کتاب کا بھی قبل ممات کے نصیب کرے کیونکہ یہ وہ عقائد صحیحہ ہین جنمین کسی مسئلہ پر انتقاد نہین کیا گیا ہے وللہ الحمد

فصل بیان مین عقیدہ امام غزالی رح کی مطابق کتاب احیاء العلوم تالیف امام محمد غزالی رح کے

عقیدہ اہل سنت کا بابت ہر دو کلمہ شہادت یہ ہے کہ کلمہ دل مین اللہ تعالیٰ نے اپنے بندونکو یہ بات بتائی ہے کہ اللہ سبحانہ واحد ہے کوئی اوسکا شریک نہین فرد ہے کوئی اسکا مثل نہین صمد ہے کوئی اوسکا ضد نہین منفرد ہے کوئی اوسکا ند نہین قدیم ہے اوسکے لئے اول نہین ازلی ہے اوسکے لئے بدایت نہین مستمر الوجود ہے اوسکے لئے آخر نہین ابدی ہے اوسکے لئے نہایت نہین قیوم ہے اوسکے لئے انقطاع نہین دائم ہے اوسکیلئے انصرام نہین ہمیشہ سے ہمیشہ تک کو موصوف ہے ساتھ نعوت جلال کے اوسپر حکم انقضا وتغیر وزوال کا جاری نہین ہو سکتا ہے وہی اول ہے اور وہی آخر اور وہی ظاہر اور وہی باطن تنزیہ وہ جسم نہین ہے اور نہ مانند اجسام کے ہے اور نہ جوہر اور نہ عرض ہے اور نہ مانند کسی موجود کے ہے اور نہ کوئی موجود مانند اوسکے ہے نہ مقدار سے محدود ہو سکے نہ امکنہ وجہات واقطار اوسکو حاوی ہو سکین وہ مستوی ہے عرش پر جسطرح کہ اوسکو لائق ہے عرش اوسکو نہین اوٹھاتا بلکہ اوسکی قدرت عرش اور حاملان عرش کو اوٹھائے ہوئے ہے وہ فوق ہر شے ہے بفوقیت مکانت نہ مکانیت اور وہ ہر موجود سے قریب ہے اور ہر شے پر شہید کسی چیز مین حلول نہین کرتا اور نہ کوئی شے اوسمین حلول کرے وہ تو قبل زمان ومکان کے تھا اور اب بھی اوسی حال پر ہے جسپر کہ پہلے تھا وہ جدا ہے اپنی خلق سے ساتھ اپنی صفات کے نہین ہے اوسکی ذات مین سوا اوسکے اور نہ اوسکی سوا مین ذات اوسکی پیش نہین آتے اوسکو حوادث وہ بے نیاز ہے استکمال اور زیادت فی الکمال سے وہ اپنی

ذات مین معلوم الوجود ہے ساتھ عقول کے اور مرئی الذات ہے ساتھ ابصار کے دار القرار مین حق دلست
اسمحق وقادر وجبار وقاہر ہے کسی شے سے عاجز نہیں نہ سوتا ہے نہ فنا ہوگا نہ اوسکو موت آئیگی ملک وملکوت
وسلطان وامر وخلق سب کچھ اوسیکا ہے ساری موجودات اوسکے قبضہ مین مقہور ہے وہ سب کا موجد او مقدر
ارزاق وآجال ہے اوسکے مقدورات شمار مین نہین آسکتے **علم** وہ عالم ہے جمیع معلومات کا کوئی شے اوسکو
علم سے غائب نہین ہے نہ آسمانون مین نہ زمین مین اوسکو ظاہر اور باطن پر اطلاع ہے ساتھ علم قدیم ازلی
کے وہ ازل سے متصف ہے ساتھ اس علم کے نہ ساتھ علم متجدد کی جو کہ بواسطہ حلول وانتقال اوسکو حاصل ہوا
ہو **آرادہ** وہ مرید ومدبر ہے ساری کائنات کا کوئی چیز ملک وملکوت میں جاری نہین ہوتی مگر اوسیکی قضاو
قدر وحکم ومشیت سے آدسنے جوچاہا وہ ہوا جو نچاہا وہ نہین ہوا اوسکا ارادہ قائم ہے ساتھ اوسکی ذات کے جملہ صفات
من وہ ہمیشہ سے اسیطرح موصوف بالارادہ ہے ازل مین وجود اشیاء کو اوسنے اوقات اشیاء مین مقدر کیا تھا
سو جسطرح کہ ازل مین موافق اپنے علم کے ارادہ کیا تھا اوسیطرح بر وہ اشیاء پائی گئین وہ سارے امور کا مدبر ہے
لکن نہ ساتھ فکر وزمان کے اسیلئے کوئی شان اوسکو کسی شان سے مشغول نہین کرتی ہے **سمع وبصر** وہ
سمیع وبصیر ہے کوئی مسموع اوسکی سمع سے غائب نہین ہوتا اگرچہ بعید وخفی ہو اور نہ کوئی مرئی اوسکی رویت سے
مخفی رہتا ہے اگرچہ باریک ہو وہ محتاج سوراخ گوش اور خود گوش کا نہین ہے اور نہ حاجت حدقہ وپلک
کی رکھتا ہے تغیر دل کے جانتا ہے بغیر ہاتھ کے پکڑتا ہے بغیر آلہ کے پیدا کرتا ہے **کلام** اللہ تعالیٰ متکلم
آمر ناہی واعد متوعد ہے ساتھ کلام ازلی کے جو قائم ہے ساتھ اوسکی ذات کے نہ ایسی آواز کے ساتھ جو انسلال ہوا
اور مصطکاک اجرام سے محدث ہوا ہو نہ ساتھ ایسے حرف کے جو ہونٹون کے ملنے اور زبان کے ہلانے سے منقطع
ہو قرآن وتوریت وانجیل وزبور اوسکی کتابین ہین جو اوسنے اوتاری ہین قرآن قدیم ہے اور قائم ہے اوسکی ذات
سے نہ اوس سے جدا ہو نہ دل کے اور ورق کیطرف منتقل ہو معہذا زبان سے مقرو مصحف مین مکتوب دلمین محفوظ
ہے موسیٰ علیہ السلام نے اوسکا کلام بغیر صوت وحرف سنا جسطرح کہ اوسکی ذات بغیر جوہر وعرض کے ہاتی
دیکھی **آفعال** اللہ کے سوا جو کوئی موجود ہے اوسکو اللہ ہی نے اپنی وجود پر ایجاد کیا ہے پہلے وہ کچھ چیز نہ تھا
اللہ اپنے افعال مین حکیم اپنے قضیہ مین عادل ہے اوس سے ظلم متصور نہین اسلئے کہ غیر کی کچھ ملک نہین ہے
کہ اوسمین تصرف کرنے سے ظلم ہو جس کسی چیز کو اوسنے ایجاد کیا ہے واسطے اظہار قدرت وتحقیق ارادہ کے
ایجاد کیا ہے نہ اسلئے کہ وہ اوسکی طرف مفتقر تھا اور یہ ایجاد اوسکا تفضل ہے نہ اوسپر واجب تفضل واحسان

اوسیکے لئے ہے کیونکہ باوجود قدرت کے تعذیب عباد پر عباد کو معذب نکیا اور کرتا تو یہ اوسکا عدل تہا طاعت
پر ثواب دیتا ہے اپنے کرم سے نہ بطور لزوم و استحقاق کیونکہ اوسپر کسیکا کچہ حق واجب نہین ہے بلکہ اوسیکا
حق طاعت مین خلق پر واجب ہے کہ اوسنے زبان انبیاء علیہم السلام پر وحی بہیجی کلمہ ثانیہ سے بندون کو یہ بہی
خبر دی ہے کہ اوسنے نبی امی قرشی محمد صلعم کو رسالت دیکر طرف کافۂ خلق کے مبعوث کیا اونکی شرع سے
ساری شرایع منسوخ کر دئیے سارے انبیا پر اونکو فضیلت دی سید بشر کیا اور ایمان و توحید کے کمال کو
جبتک کہ حضرت پر ایمان نلائے رد کیا اور آپکی تصدیق کو ہر خبر مین بعد موت کے جیسے سوال منکر و نکیر و
عذاب قبر و وزن اعمال و صراط ہے واجب ٹہیرایا میزان مین اعمال کا وزن ہوگا پل صراط تلوار سے تیز بال سے
زیادہ باریک ہے حوض مورود ہے جو کوئی ایکبار پانی پئیے گا وہ پہر کبہی پیاسا نہوگا اوسدن بندون کا
حساب لیا جائیگا جو موحد آگ مین گئے ہونگے وہ بعد انتقام اور شفاعت انبیاء پہر علما پہر شہدا پہر مومنین
کے دوزخ سے باہر نکالے جائینگے اور جسکا کوئی شفیع نہوگا وہ اللہ کے فضل سے نجات پائیگا مخلد فی النار رہیگا
اصحاب حضرت کے فضل کا اور اونکی ترتیب کا جسطرح پر کہ آئی ہے معتقد رہے اور اون سبکے ساتہ نیک
گمان ہو اور اونپر ثنا کرے فمن اعتقد ہذا کلہ کما ذکرنا فہو من اہل السنۃ **ف** ارشاد مین تدریج کر کر
پہلے یاد کرا دینا ان عقائد کا طفل کو واجب ہے پہر اوسکو معنے انکی بڑی عمر مین بتدریج واضح ہو جائینگے سو
پہلے حفظ ہے پہر فہم پہر تصدیق پہر اعتقاد یہ بات طفل کو بلا برہان کے بفضل خدا حاصل ہو جاتی ہے جسکا
کہ دل واسطے ایمان کے منشرح ہوتا ہے کیونکہ مبادی عقائد اسلام کی واسطے عوام کے تلقین و تعلیم محض ہے
ہان کبہی اعتقاد تقلیدی کا ضعیف ہوتا ہے نقیض سے ازالہ کو قبول کر لیتا ہے جبکہ اوس نقیض کا اوسپر
القا کرتے ہین اسلئے تقویت اوسکی واجب ہے تاکہ ترشح ہو رہے سو طریقہ اس تلقین کا یہ نہین ہے کہ
صناعت جدل و کلام کا سیکہے بلکہ تلاوت قرآن و تفسیر و قرارت حدیث و معاینہ سنن و وظائف عبادات
مین مشغول ہو اس اشتغال سے اوسکا اعتقاد رسوخ مین بڑہتا رہیگا کیونکہ اوسکے کانمین ادلۂ قرآن و شواہد
حدیث آئینگے اور انوار عبادات سانح ہونگے اور مشاہدہ صالحین سے اونکا حال اسمین سرایت کریگا جدل
و کلام سے حراست سمع کرے کہ افساد انکا بہ نسبت اصلاح کے اکثر ہے عقیدۂ عوام صالحین کو عقیدۂ متکلمین سے
قیاس کرے عوام کا اعتقاد ثابت ہوگا کوئی شے اوسکو متغیر نہین کرتی اعتقاد اہل کلام کا ویسی ہوگا اونکی شبہ
اوسکو زائل کر دیگا مگر ہان جو کوئی اونمین مقلد دلیل اعتقاد کا ہے تو وہ قسم اول مین ہے کیونکہ اسدم کچہ فرق

درمیان تعقل دلیل و تقلید دلیل اور درمیان تعقل مدلول و تقلید مدلول کے نہیں ہے تعجب ہے اس عقیدہ پر
ناشی ہوا اور پہر وہ مشغول بدنیا ہو گا تو اوسکو سوائے اوس عقیدہ کے اور کچھ منتفع نہوگا اور وہ آخرت مین سلامت
رہیگا کیونکہ شرع عوام سے طالب نہین ہے مگر اسی تصدیق جازم کو ساتھ ان عقائد کے نہ بحث و نظم ادلہ کو پہر
اگر وہ بھی سالک طریق آخرت و ملازم تقوی و ریاضت ہوکر متابعت نفس سے مجتنب رہیگا تو ابواب ہدایت اسکو
کہل جاینگے تو حقایق ان عقائد کے بسبب اجتہاد و استمداد اسکو نور الہی سے منکشف ہونے لگین گے ف
الذین جاهدوا فینا لنهدینهم سبلنا امام شافعی و مالک و احمد و سفیان و سلف محدثین کا مذہب یہی ہے کہ علم
جدل و کلام بدعت و حرام ہے اگر یہ علم امر دین مین سے ہوتا تو حضرت اوسکا امر کرتے لوگون کو سکہاتے اس
علم والو پر ثنا فرماتے جسطرح کہ فقہ کی ثنا کی پس صحابہ بڑے اعرف بالحقایق تھے اور ترتیب الفاظ مین فصیح تھے بسبب نہ ہونے
خبر کے لیکن اونکے کسینے اس علم کا سوال نکیا کیونکہ وہ جانتے تھے کہ اس علم سے شر متولد ہوتا ہے اور بعض نے فرض
کفایہ و فرض عین کہا لیکن ٹہیک بات یہ ہے کہ ذم و حمد اس علم کی مطلقا خطا ہے اسجگہ تفصیل کا ہونا ضرور ہے
اگر احوط یہی ہے کہ اوسمین مزید خوض کرے اور جدل باطل سے بچے تجادلوا احسن پر کتفی ہو کیونکہ تولد ساری بدع
کا اسی علم سے ہوا ہے یہانتک کہ بہتر فرقے اہل بدعت ہو گئے ف جسنے یہ کہا کہ باطن مخالف ظاہر شرع ہے
سو وہ قریب تر ہے کفر سے بنسبت قرب الی الایمان کے لوگ اس مقام مین تین طرح پر ہین ایک مفرط جو ساری
شرعیات وارد و بلسان الحال کو تاویل کرتے ہین جیسے قول تعالے تکلمنا ایدیهم وتشهد ارجلهم یا جیسے
خطاب منکر و نکیر و مخاطبت اہل نار و امثالہا کو دوسرے مفرط جو اصلا کسی شے کی تاویل نہین کرتے تاکہ یہ دروازہ
بند رہے اور امور دین ضبط سے خارج نہو جیسے امام احمد بن حنبل انکا زعم یہ ہے کہ خطاب کن فیکون ساتھ حروف صوت
کے ہے اور یہ تاویل سے منع کرتے ہین مگر تین جگہ ایک الحجر الاسود یمین الله فی الارض دوسرے قلب
المؤمن بین اصبعین من اصابع الرحمن تیسرے انی لاجد نفس الرحمن من قبل الیمن سوا اس زجر
کا کچھ ذکر نہین تیسرے مقتصد کہ جو چیز متعلق بالمبدء ہے اوسکی تاویل کرتا ہے اور جو چیز کہ متعلق بآخرت ہے اوسکو ترک
کرتا ہے وهم الاشاعرة رہے معتزلہ سو اونہون نے رویت و سمع و بصر و معراج جسمانی و عذاب قبر و میزان و صراط
کی تاویل کی ہے اور حشر اجساد اور وجود جنت کا مع ماکولات و مشروبات اقرار کرتے ہین ومعرفة الفصل فی امثال
هذه الاشیاء دقیق لا یطلع علیه الا من فی یده الامور بنور الهی ومن من علم المکاشفة
فلا نخوض فیه ف الحاصل کلمہ شہادتین باوجود اس ایجاز کے متضمن ہے اثبات ذات و صفات و افعال اور صدق

رسول صلعم کو ایمان کی بنیاد انھین چار رکن پر ہے ایک معرفت ذات اسکا مدار دس اصل پر ہے اصل اول معرفت
وجود واجب الوجود ہے اسپر عقل ونقل دونون دلیل ہین منجملہ نقل کے ایک یہ آیت ہے ان فی خلق السموات والارض
واختلاف اللیل والنہار والفلک التی تجری فی البحر الی قولہ لآیات لقوم یعقلون اور جسکو ذرا سی
بھی عقل ہے وہ جانتا ہے کہ یہ جہان جو کہ اس ترتیب محکم پر واقع ہے اوسکے لئے ضرور کوئی صانع مدبر ہے اسیطرح
عقلی دلیل ہے اسپر کہ یہ جہان حادث ہے اور ہر حادث اپنے حدوث مین سبب سے مستغنی نہین ہوتا ہے تو عالم
بھی سبب سے بے نیاز نہین ہے اصل دوم قدم حقتعالی ہے کیونکہ اگر حادث ہوتا تو مفتقر ہوتا طرف کسی محدث کے اور وہ
محدث کسی اور محدث کا محتاج ہوتا تو پھر تسلسل رہتا یا منتہی طرف کسی قدیم کے ہوتا تو وہی قدیم صانع عالم ہے
اصل سوم بقاء حقتعالی ہے کیونکہ اگر منعدم ہوتا تو بنفسہ ہوتا یا کسی معدم سے اول باطل ہے اسیطرح ثانی اصل
چہارم یہ ہے کہ اللہ تعالے جوہر متحیز نہین ہے اصل پنجم یہ ہے کہ وہ جسم مولف من الجواہر نہین ہے چھٹی یہ کہ عرض
نہین ہے ساتوین یہ کہ مختص بجہات نہین ہے کیونکہ جہات مخلوق ہین آٹھوین یہ کہ وہ مستوی ہے عرش پر جس معنے
سے کہ مراد اوسکی ہے اور یہ کچھ منافی وصف کبریا کے نہین ہے نوین یہ کہ وہ دن قیامت کو آنکھ سے نظر آئے گا
لقولہ تعالے وجوہ یومئذ ناضرۃ الی ربہا ناظرہ اجراء رویت کا ظاہر پر مستحیل نہین ہے اسلئے کہ رویت ایک
کشف اتم ہے علم سے دسوین یہ کہ وہ واحد ہے قال تعالے لو کان فیہما آلہۃ الا اللہ لفسدتا **ف** اسکے
صفات کے دس رکن ہین ایک قدرت ہر شے پر دوسرے علم ساری موجودات کا وھو بکل شئ علیم وقال تعالے الا
یعلم من خلق وھو اللطیف الخبیر تیسرے حیات کیونکہ قادر عالم کا حی ہونا لا محال ہے اور جو کوئی اسمین شک
کرے اوسکو چاہئے کہ وہ حیات سائر حیوانات مین بھی متشکک ہو چوتھی ارادہ کہ جو موجود ہے وہ اوسکے ارادہ سے صادر
ہے پانچوین سمع وبصر کہ کوئی شے اوسکی سمع وبصر سے غائب نہین ہے اگرچہ کیسی ہی باریک کیون نہو چھٹے یہ کہ وہ
متکلم ہے اور کلام ایک صفت ہے جو اوسکی ذات کے ساتھ قائم ہے نہ حرف ہے نہ صوت بلکہ کلام نفسی ہے ساتوین
یہ کہ اوسکا کلام قدیم ہے آٹھوین یہ کہ اوسکا علم قدیم ہے وہ اپنی ذات وصفات اور ساری محدثات کا دایما عالم ہے نوین
یہ کہ اوسکا ارادہ قدیم ہے قدم ہی مین ساتھ ہر حادث کے جسوقت کہ وہ حادث ہوتا ہے متعلق ہو چکا ہے موافق
سبق علم کے دسوین یہ کہ وہ عالم بالعلم حی بحیاۃ ہے اسیطرح سارے صفات کا حال ہے **ف** اللہ کے
افعال کے دس رکن ہین ایک یہ کہ ہر حادث اوسکا فعل واختراع ہے سارے افعال عباد اوسکی مخلوق ہین قال
تعالے واللہ خلقکم وما تعملون اوسکی قدرت تام ہے اوسمین کوئی قصور نہین ہے دوسرے یہ کہ وہ مختص

ہے افعال عباد کا اس سے یہ بات خارج نہیں ہوتی ہے کہ وہ افعال مقدور بشر باکتساب نہوں بلکہ خالق قدرت و مقدور و اختیار و مختار کا وہی اللہ ہے یہ قدرت رب کا وصف اور بندہ کا کسب ہے اور حرکت اللہ کی مخلوق اور بندہ کا وصف و کسب ہے یہ کچھ جبر اوس تفرقہ ضروریہ کا نہیں ہے جو کہ درمیان حرکت مقدورہ اور رعشہ ضروریہ کے ہے تحقیق یہ کہ فعل بندہ کا اگرچہ اوسکا کسب ہے لیکن اللہ کے ارادت سے ہے کوئی شے بدون قضا و قدر و ارادہ و مشیت کے جاری نہیں ہوتی خیر ہو یا شر اسلام ہو یا کفر غوایت ہو یا رشد طاعت ہو یا عصیان اسیطرح سائر متقابلات یضل من یشاء ویھدی من یشاء چھٹے یہ کہ اللہ تعالی اس ایجاد تخلیق میں متفضل ہے اوسپر کوئی چیز واجب نہیں ہے پانچوین یہ کہ تکلیف مالا یطاق دینا جائز ہے اگر جائز نہوتی تو سوال دفع کا کسلئے کیا جاتا قال تعالی ربنا ولا تحملنا مالا طاقة لنا به چھٹے یہ کہ تعذیب کرنا عباد کو بغیر جرم سابق و ثواب لاحق کے جائز ہے خلاف معتزلہ کیونکہ یہ تصرف ہے اپنے ملک میں اور ظلم کہتے ہیں غیر کے ملک میں تصرف کرنے کو لا املاک لغیرہ اسکے جواز پر وجود اسکا دلیل ہے ذبح بہائم میں ایلام بغیر جرم ہے ساتویں یہ کہ وہ جو چاہے سو اپنے بندون کے ساتھ کرے اوسپر رعایت اصلح للعباد کی کچھ واجب نہیں ہے آٹھوین یہ کہ شناخت اللہ کی اور اوسکی طاعت کی شرعاً واجب ہے نہ عقلاً نوین یہ کہ بعثت انبیاء کچھ مستحیل نہیں ہے خلافا للبراہمة کیونکہ عقل طرف امور مفیدہ نجات آخرت کے راہ نہیں پاتی ہے جسطرح کہ عقل دوائے مفید صحت کو نہیں جانتی ہے سو جسطرح لوگ طبیب مصدق بالتجربہ کے محتاج ہوتے ہین اسیطرح طرف نبی مصدق بالمعجزہ کے بھی محتاج ہین دسویں یہ کہ محمد صلعم خاتم النبیین ہین اور اونکی شریعت ناسخ جملہ شرائع متقدمہ ہے اللہ نے اونکی تائید معجزات ظاہرہ سے کی ہے جیسے انشقاق قمر و تسبیح حصی وغیر ذلک اور اگر اونکا کوئی معجزہ نہوتا تو بھی تنزیل مجید تو کافی تھا کیونکہ اونہون نے اسکے ساتھ تحدی کی اون لوگونسے جو کہ منابع فصاحت و بلاغت تھے اور وہ سب اوسکے معارضہ سے عاجز نکلے معہذا اوسمین اخبار غیوب و تواریخ اولین ہے حالانکہ وہ خود امی غیر مدارس کتب تھے اور معجزہ کا صدق صاحب معجزہ پر دلیل ہونا واضح ہے محتاج بیان کثیر کا نہین ہے

ف حضرت نے جو امور آخرت کی خبر دی ہے وہ سب حق ہین اور اوسکی دس اصلین ہین ایک حشر و نشر یعنی اعادہ بعد فنا کے اور یہ عقلاً بھی ممکن ہے اور اللہ کے مقدور مین ہے جیسے کہ ابتدا انشاء اوسکے مقدور میں تھی اذ الاعادة ابتداء ثان یمکن کالابتداء الاول قال تعالی قل یحییھا الذی انشاھا اول مرة دوسرے سوال منکر نکیر کا یہ بھی ممکن ہے اسلئے کہ اسی اعادہ حیات کو کسی جزء مین اجزاء سے مستدعی ہے

اور یہ ممکن ہے اور موقوف علی الممکن ممکن ہوتا ہے اور ہمارا نہ مشتا اوسکو اور سکون اجزا میت کا اسکو دفع نہین
کرسکتا ہے نائم ظاہر مین ساکن ہوتا ہے اور باطن مین ادراک آلام ولذات کرتا ہے حضرت جبرئیل علیہ السلام
کو دیکھتے اور انکی بات سنتے تھے ولا یحیطون بشیء من علمہ الا بما شاء تیسرے عذاب قبر ہے حضرت سے
اور سلف سے مشہور ہے کہ اونہون نے عذاب گور سے استعاذہ کیا ہے اور یہ ممکن ہے تفرق اجزا میت کہ اسکا
دافع نہین ہے کیونکہ مدرک اس عذاب کا ایک جزء یا اجزاء مخصوصہ ہوتے ہین اور اللہ تعالیٰ اعادہ ادراک پر قادر ہے
چوتھے میزان اسکا ذکر تنزیل مین آیا ہے اللہ تعالےٰ صحائف اعمال مین حسب درجات اعمال احداث وزن واسطے
اظہار عدل کے عقاب مین اور واسطے اظہار فضل کے عفو و تضعیف ثواب مین کریگا پانچوین صراط اسکا ذکر بھی تنزیل
مین وارد ہے اور یہ ممکن ہے جسکو یہ قدرت ہے کہ پرندہ کو ہوا مین اوڑاتا ہے اوسکو یہ قدرت بھی ہے کہ انسانکو
ایسی چیز پر چلائے جو بال سے زیادہ باریک ہے اور تلوار سے زیادہ تیز چھٹے جنت ونار یہ دونون پیدا ہوچکی ہین
لقولہ تعالیٰ اعدت للمتقین واعدت للکافرین یہ کہنا کہ قبل یوم الجزاء کے پیدا کرنے مین ان دونون کے کیا فائدہ
ہے بیفائدہ ہے اسلئے کہ لا یسئل عما یفعل ساتوین یہ کہ امام حق بعد رسول خدا صلعم کے ابوبکر ہین پھر عمر پھر عثمان
پھر علی حضرت نے کسی امام پر نص نہین فرمائی ورنہ ہم تک منقول ہوکر آتی اور اگر غیر ابی بکر پر نص فرماتے تو سارے
صحابہ کو مخالفت رسول خدا صلعم لازم آتی اسکو کوئی منصف کسبب جائز نہین رکھیگا امیر معاویہ نے علی مرتضیٰ سے بمقدمہ
امامت نزاع نہین کیا بلکہ اونکی بات کی بنیاد اجتہاد پر تھی علی نے یہ گمان کیا کہ قاتلان عثمان کے سپرد کرنیکا انجام
اضطراب امر امامت ہوگا کیونکہ اونکے عشائر و قبائل اور اونکا اختلاط ساتہ لشکر کے بہت تھا اور معاویہ نے یہ گمان کیا
کہ تاخیر کرنا اونکے امر مین باوجود عظم جنایت کے موجب جرأت امت دار ائمہ پر ہوگا و کل مجتہد مصیب وان کان
المصیب واحدا فہو علی بالاجماع آٹھوین یہ کہ فضل صحابہ کا بحسب ترتیب خلافت ہے اسلئے کہ شاہدین
وحی نے اونکے فضل کو معلوم کرکے یہ ترتیب رکھی ہے نوین یہ کہ شرائط امامت کے بعد اسلام وتکلیف کے پانچ
امر ہین ذکورت ورع علم کفایہ نسب قریش اور اگر ان اوصاف کے لوگ متعدد ہون تو جس سے اکثر لوگ
بیعت کرین وہی امام ہے اور مخالف اونکا باغی ہے دسوین یہ کہ اگر امام متصف ساتہ ان صفات کے نہو اور اوسکے
صرف مین اثارت فتنہ لا یطاق ہو تو امامت اوسکی واسطے دفع ضرر فتنہ کے منعقد ہوجاتی ہے فہذہ ہی الارکان
الاربعۃ والاصول الاربعون فمن اعتقدہا کان من اہل السنۃ ومن لم فمن رہط البدعۃ
عصمنا اللہ منہا انتہی حاصلہ مین کہتا ہون ان اصول کے بعض لفاظ مین بحث باقی ہے بیان اوسکا علیحدہ

اس رسالہ میں آئیگا **ف** ایمان و اسلام میں تین مذہب ہیں ایک یہ کہ اسلام ایمان ہے یا اور کچھ اسمیں اہل علم کا
اختلاف ہے بعض نے کہا ایک شے ہے بعض نے کہا مترادف ہیں بعض نے کہا متباین ہیں امام نے کہا الفصل حق
اسمیں بحث سے ہے ایک یہ کہ ایمان لغت میں بمعنے تصدیق ہے اور اسلام بمعنے تسلیم و اذعان و انقیاد و ترک
تمرد و اباء ہے سو تصدیق مخصوص ہے ساتھ دل کے اور زبان ترجمان دل ہے اور تسلیم عام ہے دل و زبان و
جوارح سے پس ہر تصدیق قلبی تسلیم و ترک اباء و جحود ہے اور ہر تسلیم تصدیق نہیں ہے سو اسلام اعم ہے اور ایمان اشرف
اجزاء اسلام ہے دوسرے یہ کہ شرع میں دونوں مترادف و مختلف و متداخل آئے ہیں ہر ایک قول پر دلیل
حدیث سے موجود ہے مختلف سے جو عمل کو ایمان میں گنا ہے سو اسلئے کہ ایمان مکمل و متمم اسلام ہے تیسرے یہ کہ
ایمان بڑھتا گھٹتا ہے یا نہیں سو سلف کا قول یہ ہے کہ طاعت سے بڑھتا معصیت سے گھٹتا ہے **ف** سلف
یوں کہتے تھے انا مومن ان شاء اللہ تعالی یہ استثنا صحیح ہے تین وجہ سے ایک اسلئے کہ تزکیۃ النفس کا خوف
ہے قال تعالی فلا تزکوا انفسکم ایک حکیم سے پوچھا تھا صدق قبیح کیا ہے کہا اپنی ثنا آپ کرنا دوسرے یہ کہ ادب
ہے ساتھ ذکر خدا کے ہر حال میں اور حوالہ کرنا سارے امور کا طرف مشیت خدا کے قال تعالی ولا تقولن لشیء انی
فاعل ذلک غدا الا ان یشاء اللہ حضرت جب مقابر میں جاتے کہتے وانا ان شاء اللہ بکم لاحقون
اگرچہ اونکو اس لحوق میں کچھ شک نہ تھا اور عرف میں استعمال اسکا بمعنے اظہار رغبت و تمنی آتا ہے جسطرح کوئی
کہتا ہے کہ فلاں مریگا یا آئیگا تو کہتے ہیں ان شاء اللہ تعالی تیسرے یہ کہ مراد یہ ہے انا مومن حقا ان شاء اللہ تعالی
قال تعالی اولئک هم المومنون حقا اسصورت میں شک کمال ایمان میں ہے نہ اصل ایمان میں اور یہ کچھ کفر نہیں بلکہ حق ہے دو وجہ سے ایک
یہ کہ ایمان اعمال طاعات سے کامل ہوتا ہے پس وجود اوسکا علی الکمال معلوم نہیں ہوتا دوسرے یہ کہ نفاق مزیل
کمال ایمان ہے اور وہ ایک امر خفی ہے اوس سے برات کا ہونا متحقق نہیں ہوتا ہے حدیث میں آیا ہے اکثر
منافقی هذه الامة قراؤها اور فرمایا ہے الشرک اخفی من دبیب النملة تیسرے یہ کہ خوف خاتمہ کو
لگا ہوا ہے معلوم نہیں کہ ایمان وقت موت کے سلامت رہیگا یا نہیں اگر خاتمہ کفر پر ہوا ایمان سابق حبط ہوگیا
کیونکہ سلامت آخرت پر موقوف ہے واللہ اعلم تمام ہوا کلام حصار الاحیاء کا والحمد للہ **ف** شیخ ابن الہمام
نے مسایرہ میں قواعد رسالہ قدسیہ امام غزالی رح کو بمراد زیادت بیان و ایضاح کلام کے جمع کیا ہے اور اسی ترتیب
کو ملحوظ رکھا ہے اور ایک خاتمہ بذکر ایمان و اسلام و اتصال ہما کی بحث کی ہے اور دیباچہ میں کہا ہے ان اجمع
المختصر من ذخرا کان ندمتنی فی ترتیب الرسالة القدسیة للامام الحجة ابی حامد الغزالی رح فلما توسط

احببت ان اختصرها واحببت ذلك فشرعت علی ہذا القصد فلم استمر علیہ الا نحو ورقتین وعرض للخاطر استحسان زیادات ادانی الذہن الیہا ان ذکرہا اتم وانہ تتمیم لطالب الغرض فلم یزل یزداد حتی خرج عن القصد الاول فلم یبق الا کتابا مستقلا غیر انہ یسائرہا فی تراجمہ وزدت علیہا خاتمۃ ومقدمۃ الی قولہ وبالغت فی توضیحہ وتسہیلہ اذ ہم اضعف الا ان یسہل علی الاوساط والمبتدئین وسمیتہ کتاب المسائرۃ فی العقائد المنجیۃ فی الآخرۃ انتہی شارح مسائرہ کہتے ہین المسایرۃ فی الاصل مفاعلۃ من السیر وہی ان یسیر راکبان متحاذیین اطلق ہنا مجازا علی محاذاۃ کتابہ لکتاب الامام الغزالی فی تراجمہ انتہی یہ متن وشرح نزدیک میرے موجود ہے اسمین ایک مقدمہ چار رکن ایک خاتمہ ہے امام غزالی رح شافعی تھے ابن ہمام حنفی ہین انہون نے بیان عقائد کا طریقہ ماتریدیہ پر کیا ہے جوکہ روایات عقائد حنفیہ کی چند کتب علماء حنفیہ سے خصوصا فقہ اکبر امام اعظم رح سے اسجگہ نقل کی گئی ہین اسلئے کچھ ضرورت ترجمہ مسائرہ کی اسجگہ معلوم نہین ہوئی

فصل ۲ بیان مین عقیدہ امام ابو عثمان اسمعیل بن عبد الرحمن صابونی رح کے

علماء حدیث اسبات کی گواہی دیتے ہین کہ اللہ تعالے ایک ہے اوسکا کوئی شریک نہین اور حضرت محمد صلعم اوسکے رسول ہین یہ لوگ اللہ کو اون صفات سے پہچانتے ہین جو قرآن مین اللہ نے خود فرمائی ہین یا صحیح حدیثون مین حضرت سے آئی ہین اور معتبر لوگون نے اونکو نقل کیا ہے یہ اونکو ثابت کرتے ہین اور مانند صفات مخلوقین کے نہین کہتے بلکہ ایسکے قائل ہین کہ اللہ نے آدم کو اپنی ہاتھ سے بنایا ہے کما فی القرآن خلقت بیدی اور کیفیت و تشبیہ وتحریف اور تعطیل وتمثیل سے بچتے ہین اور کہتے ہین لیس کمثلہ شئ وھو السمیع العلیم قائل ہین سمع وبصر وعین ووجہ وعلم وقوت وقدرت وعزت وعظمت وارادہ ومشیت وکلام ورضا وغضب اور دوستی ودشمنی وخوشی وضحک وغیرہ صفات کے بلا تشبیہ وتاویل اور کہتے ہین کہ اسکی تاویل کوئی نہین جانتا سوا اللہ کے ۲ قرآن اللہ کا کلام ہے اور اوسکی کتاب منزل ووحی ہے مخلوق نہین یہ کلام اوسکی صفت ہے قائل خلق قرآن کا کافر ہے جبرئیل اوسکو حضرت کے پاس لائے عربی زبان مین بشیر ونذیر ہے سینون مین محفوظ زبانون پر مقرو ومصاحف مین مکتوب ہے جو اوسکو مخلوق کہے اوسکی گواہی نادرست اوسکی عیادت بیماری مین ناجائز ہے اگر مرجائے نماز جنازہ اوسپر نہ پڑہین مسلمانون کے مقابر مین اوسکو دفن نکرین اگر توبہ کرے بہتر ورنہ گردن

اور ابن خزیمہ و شیخ ابو بکر اسمٰعیل کا قول یہی ہے اور ابن مہدی بھی اسیطرف گئے ہیں یہ صاحب تھے ابو الحسن شیخ حرم
تلفظ قرآں کو بھی مخلوق کہنا کفر ہے یہی قول ہے ابو عمر بستی اور ابن جریر طبری و امام احمد کا ۲ اللہ ساتوں
آسمانوں کے اوپر عرش پر ہے جسطرح اوسنے قرآں میں فرمایا ہے کیفیت اسکی حوالہ علم الٰہی ہے امام سلمہ نے کہا
استوا معلوم ہے کیفیت اوسکی عقل میں نہیں آتی اقرار استوار کا ایمان ہے انکار اوسکا کفر ہے امام مالک نے
اسکا اور کہا کہ سوال کرنا کیفیت سے بدعت ہے حسین بن فضل و ابن مبارک کا بھی قول یہی ہے ابن خزیمہ بھی
اسیطرف گئے ہیں ۳ اللہ تعالے ہر رات آسمان دنیا پہ نزول کرتا ہے بلا تشبیہ و تکییف و تعطیل و تاویل ۵
مرکر قبروں سے اوٹھنا احوال حشر و نشر کا ہونا نامہ اعمال کا ہاتوں میں ملنا پل صراط سے گزر کرنا اعمال کا ترازو
میں تلنا حق ہے ۶ حضرت کا موحدین کے لئے شفاعت کرنا جنکے گناہ کبیرہ ہوئے ہونگے حق ہے ۷ حوض
کوثر و حساب و کتاب کا ہونا اور ایک جماعت مسلمین کا بیحساب جنت میں جانا اور عصاۃ کا نار میں داخل ہونا
حق ہے مگر عصاۃ مخلد فی النار نہ ہونگے ۸ اللہ پاک کو مومنین کا دیکھنا مثل ماہ نیم ماہ کے حق ہے انہیں آنکھوں سے
اوسکو دیکھیں گے ۹ جنت و دوزخ پیدا ہو چکی ہیں وہ باقی رہینگی اونکو فنا نہو گی موت ذبح کر دی جائیگی
جنتی جنت میں دوزخی دوزخ میں ہمیشہ کے لئے باقی رہینگے ۱۰ ایمان زبان سے اقرار کرنا دل سے یقین
لانا ہے اور بڑھتا گھٹتا ہے عبادت سے زیادہ گناہ سے ناقص ہو جاتا ہے اعمال داخل ہیں ایمان میں ۱۱ مومن
سے کیسا ہی گناہ ہو کبیرہ یا صغیرہ وہ کافر نہیں ہوتا اور اگر بے توبہ کے توحید و اخلاص پر مر گیا تو اللہ تعالیٰ کو
اختیار ہے معاف کر کے جنت میں لیجائے بدون کسی آفت کے چاہے عذاب دے بقدر گناہ کے پھر بخشدے سہل
بن محمد رحمہ کہتے ہیں گنہگار مومن کو اگرچہ عذاب ہوگا لیکن کافروں کیطرح نار میں ڈالا نجائیگا نہ کفار کیطرح ہمیشہ
رہیگا اور نہ اونکی سی سختی و بدبختی اوسکو ہوگی ۱۲ مسلمان فرض نماز کے عمدا ترک کرنے سے نزدیک امام احمد اور
ایک جماعت سلف کے کافر ہو جاتا ہے اور اسلام سے باہر ہو جاتا ہے اور نزدیک امام شافعی اور ایک جماعت سلف
کے کافر نہیں ہوتا اگر نماز کو فرض جانتا ہے اور آپکو عاصی پہچانتا ہے لیکن مثل مرتد کے لایق قتل ہے ۱۳
افعال عباد کے مخلوق خدا ہیں منکر اسکا گمراہ ہے آدمی و فعل اسکا ہے اور فاعل ہے ایک فریق جنت میں
جائے گا اور ایک جہنم میں سعادت و شقاوت ماں کے پیٹ میں لکھدی جاتی ہے پھر دنیا میں وہ قسمت کا لکھا
پورا ہوتا ہے ۱۴ بھلا برا نفع نقصان سب اللہ کی تقدیر سے ہے نافع و ضار وہی ہے نہ اور کوئی مگر اللہ
کیطرف نسبت برائی کی کرنی نچاہیئے والشر لیس الیک ۱۵ بندوں کے سب کام اللہ کے ارادہ

مشیت سے ہوتے ہین کوئی ایمان نہین لایا اور نہ کافر ہوا اگر اوسکے ارادہ سے وہ چاہتا تو سب لوگون کو ایک
مذہب پر کر دیتا اور اگر یہ چاہتا کہ کوئی گناہ نکرے تو شیطان کو پیدا نکرتا مومن کا ایمان کافر کا کفر اوسکی قضاء و قدر
سے ہے ۱۶ بندون کا خاتمہ کسیکو معلوم نہین ہے کوئی نہین جانتا کہ خاتمہ اچھا ہوگا یا برا اسکی شخص معین کو جہنمی کہہ
سکتے ہین ہان یہہ کہین گے کہ جسکی موت دین پر ہوگی اوسکا انجام جنت ہے اور عصاۃ چندروز جہنم مین رہکر
اور گناہون کی سزا پاکر جنت مین جاینگے ہمیشہ وسمین رہینگے مگر جن صحابہ کے لئے حضرت نے گواہی جنت کی
دی ہے اونکو ہم بہی جنتی کہتے ہین جیسے عشرہ مبشرہ اور ثابت بن قیس وغیرہ ۱۷ اللہ نے جو بات غیب کی
چاہی وہ پیغمبر کو بتلا دے ورنہ پیغمبر کو علم غیب نہین ہوتا ہے پہر کسی اور کا کیا ذکر ہے ولی اللہ ہو یا عالم باعمل
۱۸ اصحاب مین سب سے افضل خلفاء اربعہ ہین بترتیب خلافت خلافت بعد حضرت کے تیس برس رہی پہر سلطنت کا
زمانہ آگیا ابوہریرہ نے قسم کہا کر کہا کہ اگر ابو بکر نہوتے تو اللہ کی عبادت موقوف ہوجاتی یعنی دین اسلام
مٹ جاتا اور شرک شایع ہوجاتا عمر رض کی خلافت مین روم ایران اور بڑے بڑے ملک فتح ہوئے دس ہزار
مسجدین بنین سارے صحابہ واجب التعظیم والمحبۃ ہین حدیث مین فرمایا ہے من احبہم فبحبی احبہم ومن ابغضہم
فببغضی ابغضہم ۱۹ نماز پیچھے ہر حاکم نیک و بد کے پڑہنا اور اوسکے ساتھہ ہوکر جہاد کرنا اور ائمہ کے لئے دعا
کرنا حق ہے اور بغاوت کرنا نا درست اور باغی سے لڑنا یہانتک کہ رجوع کرے جائز ۲۰ صحابہ مین جو جھگڑے
ہوئے اونسے اپنی زبان کو روکے رکہے اور کوئی بات ایسی نکہے جسمین اونکا عیب نکلے اور سبکے لئے مع ازواج
مطہرات طالب رحمت ہو اور سبکی عظمت و حرمت نگاہ رکہے اور اونکے لئے دعا کرے وہ ہی بیان سارے مسلمانون
کی بابت نہین ۲۱ جنت کو کسی شخص کے لئے واجب نکہے اگرچہ اوسکے اعمال نیک ہون جبتک کہ اللہ اوسکو اپنے
فضل و رحمت سے جنت مین داخل نکرے ۲۲ اللہ نے ہر ایک مخلوق کی ایک اجل مقرر کر دی ہے جبتک وہ
وقت نہین آتا کوئی مر نہین سکتا پہر جب وقت آجاتا ہے تو ایک دم کم زیادہ نہین ہوتا اور جو شخص مر گیا یا مارا
گیا اوسکی اجل پوری ہوچکی تہی اینما تکونوا یدرککم الموت ولو کنتم فی بروج مشیدۃ ۲۳ اللہ نے شیطانون
کو پیدا کیا ہے وہ لوگون کو بہکاتے ہین اور اونکو سیدہی راہ پر چلنے سے مانع ہوتے ہین مگر اللہ کے خاص بندون
پر اوسکا زور نہین چلتا اوسکا زور تو اوسکے دوستون پر اور جو اللہ کے ساتھہ شرک کرتے ہین چلتا ہے ۲۴ دنیا
مین جادو اور جادوگر ہین لیکن وہ کسیکو کچھہ نقصان نہین پہنچا سکتے بغیر حکم خدا کے جو اوسکو نافع یا ضار سمجھے وہ کافر باللہ
ہے ساحر سے توبہ کرائی جائے اگر نہ کرے گردن ماری جائے قائل حلت سحر واجب القتل ہوجاتا ہے ۲۵ ہر شراب

کتاب و سنت میں موجود ہیں جو بیچ ہے ایک کتاب حافل اُنکی علاوہ ان عقائد کے بیان اصول دین میں مع آثار
اور احادیث اگر وہ مجکو میسر نہیں آئی اس رسالہ میں بھی انہوں نے ذکر بعض دلائل کا اور حوالہ ائمہ و سلف کا کیا تھا
مگر بخیال اختصار کے یہ دلائل حذف کر دئیے گئے ہیں اردو ترجمہ عقائد صابونی کا علیحدہ طبع ہو چکا ہے جزاہم
اللہ تعالیٰ عنا خیرا

ترجمہ فصل بیان عقائد نسفیہ کے

اہل حق نے کہا ہے کہ حقائق اشیا کے ثابت ہیں اور علم ساتھ ان حقائق کے متحقق ہے بخلاف سوفسطائیہ اور سبب
علم کے واسطے خلق کے تین ہیں ایک حواس سلیمہ دوسرے خبر صادق تیسرے عقل سو حواس پانچ ہیں ایک سننا دوسرے
دیکھنا تیسرے سونگھنا چوتھے چکھنا پانچویں چھونا خبر صادق دو طرح پر ہے ایک خبر متواتر جو ایسی قوم کی زبان
سے ثابت ہوئی جنکا اتفاق کرنا دروغ پر غیر متصور ہے اس خبر سے علم ضروری حاصل ہوتا ہے جیسے علم
بادشاہان گذشتہ کا زمانہائے گذشتہ میں اور علم دور کے شہروں کا دوسری خبر رسول مؤید بمعجزہ سے
اس سے علم استدلال حاصل ہوتا ہے اور جو علم کہ اس سے ثابت ہوتا ہے وہ مانند اوس علم کے ہے جو بالضرورۃ
ثابت ہے حصول یقین و ثبات میں یہی علم بمعنی اعتقاد مطابق جازم کے ثابت ہے اگر یہ بات نہو تو پھر ظن یا جہل
یا تقلید ٹھہرے گی عقل بھی ایک سبب ہے علم کا اور جو بات اوس سے بالبداہت ثابت ہوتی ہے وہ ضروری ہے
جیسے یہ علم کہ کل شئے کا اعظم ہوتا ہے اوسکے جزء سے اور جو علم استدلال سے ثابت ہوتا ہے وہ اکتسابی ہے رہا
الہام سو وہ کچھ اسباب معرفت صحت شے سے نزدیک اہل حق کے نہیں ہے عالم مع اپنے تمام اجزاء کے
محدث ہے کیونکہ عین و عرض ہے عین وہ ہے جو بذات خود قائم ہو پھر اگر مرکب ہے تو جسم ہے اور غیر مرکب
ہے تو جوہر ہے اسکو جزء لایتجزی کہتے ہیں عرض وہ ہے جو خود قائم نہو بلکہ جسم و جوہر میں پیدا ہو جیسے طرح طرح
کے رنگ والوان اور ہر طرح کے اکوان جیسے حرکت و سکون و اجتماع و افتراق اور ہر طرح کے مزے اور ہر قسم کی
بو سو یہ عالم قابل فنا ہے کل شیٔ ہالک الا وجہہ محدث اس عالم کا اللہ تعالیٰ ہے اوسکی ذات
واحد قدیم حی قادر علیم سمیع بصیر شائی مرید ہے نہ عرض ہے نہ جسم نہ جوہر نہ مصور نہ محدود نہ معدود نہ متبعض
نہ متجزی نہ مترکب ان دونوں سے نہ متناہی نہ موصوف بماہیت و کیفیت نہ متمکن اندر کسی مکان کے نہ اوسپر

کوئی زمانہ جاری ہو اور نہ کوئی شے اوسکے مشابہ ہوسکے اوسکے علم وقدرت سے کوئی شے باہر نہین ہے ۴
اسکی صفات ازلیہ ساتہ ذات خدا کے قائم ہین عین ہین نہ غیر وہ یہ صفتین ہین علم حیاۃ سمع بصر ارادہ مشیت
فعل تخلیق و ترزیق و کلام ہم اسکا کلام اسکی صفت ازلی ہے حرف وصوت کی جنس سے نہین ہے
یہ صفت منافی ہے سکوت و آفت کے اسد تعالی متکلم آمر ناہی مخبر ہے قرآن اوسکا کلام غیر مخلوق ہے مصاحف
مین لکہا ہوا ہے دلونمین محفوظ ہے زبان پر پڑہا جاتا ہے کانونسے سے مین آتا ہے لکن اوسنے ان سب
مین کچہ حلول نہین کیا ہے ۵ تکوین ایک صفت ازلی ہے اسکی اسد تعالی نے اس جہان کو مع اوسکے تمام
اجزاء کے پیدا کیا ہے سو تکوین ازل مین تہی اور مکون اپنے وقت پر حادث ہوا یہ تکوین ہمارے نزدیک الگ
چیز ہے اور مکون الگ چیز ہے کیونکہ فعل مغایر مفعول کے ہوا کرتا ہے ۶ ارادہ ایک صفت ازلی ہے خدا کی
اوسکی ذات کیساتہ قائم ہے اسد پاک کا کوئی مثل شبہ ضد وند ظہیر ومعین نہین ہے اور نہ اسد اپنے غیر کے
ساتہ متحد ہوتا ہے اور نہ غیر مین حلول کرتا ہے وہ تو متصف ہے ساتہ جمیع صفات کمال کے او منزہ ہے ہمارے
سمات نقص وزوال سے ۷ دیکہنا اسد کو آنکہ سے نزدیک عقل کے جائز اور نقل سے واجب ہے دلیل
سمعی نے رویت مومنین کو دار آخرت مین واجب بتلایا ہے سو اسد تعالی اوسدن نظر آئیگا لکن نہ کسی مکان
اور جہت مین بطور مقابلہ و اتصال شعاع یا ثبوت مسافت درمیان رائی اور درمیان خدا کے مسلمان اوسے
کو دن قیامت کے دیکہین گے ۸ خالق افعال عباد کا اسد ہی ہے کفر ہو یا ایمان طاعت ہو یا عصیان
یہ سب کچہ اسد ہی کے ارادہ و مشیت و حکم و قضیت و تقدیر سے ہوتا ہے ۹ بندونکے افعال اختیاری پر اگر
طاعت ہے تو ثواب اور اگر معصیت ہے تو عقاب کیا جاتا ہے عمل خوب اسکی رضا سے ہے اور زشت اسکو ناپسند
ہے وہ جسے چاہے ہدایت دے جسے چاہے گمراہ کرے ۱۰ استطاعت ہمراہ فعل کے ہے یہی استطاعت حقیقت ہے
اوس قدرت کی جس سے فعل ہوا کرتا ہے یہ نام سلامت اسباب و آلات و جوارح پر بولا جاتا ہے اور اعتماد صحت
تکلیف کا اسی استطاعت پر ہے جو چیز بندہ کی وسع مین نہین ہے اوسکی تکلیف بندہ کو نہین دیجاتی ہے ۱۱
مارنے کے بعد جو درد ہوتا ہے اور توڑنے کے بعد جو شکستگی شیشہ مین پائی جاتی ہے یہ سب مخلوق خدا ہے
بندہ کو اسکے پیدا کرنے مین کچہ دستگاری نہین ہے ۱۲ مقتول اپنی اجل سے مرتا ہے موت جو ساتہ میت کے
قائم ہے یہ بہی اوسکی مخلوق ہے بدلیل خلق الموت والحیوۃ مرگ و مدت مرگ ایک ہی شے ہے ۱۳
حرام رزق ہے اسد جسکو چاہے ہدایت پر لگائے جسکو چاہے گمراہ کر دے ۱۴ اجوبات تعمین بندہ کے صلح و

مفید تر ہے وہ کچھ اللہ پر واجب نہین ہے اللہ کا فعل کسی غرض سے نہین ہوتا ہے اوسکے سوا کوئی
حاکم نہین ہے عقل کو حسن و قبح اشیا مین کچھ دخل نہین ۵ اعذاب قبر کا واسطے کفار کے اور واسطے بعض
مومنین گنہگار کے اور آرام قبر کا واسطے اہل طاعت کے مطابق علم الٰہی کے ثابت ہے اسیطرح سوال منکر
نکیر کا اور اوٹہنا بعد مرنیکے حق ہے اور وزن اعمال کا اور ملنا کتاب اعمال کا اور لیا جانا حساب کا اور ہونا سوال
کا اور وجود حوض و صراط و جنت و نار کا حق ہے یہ دونون سدم مخلوق موجود مین و رباقی رہنگی انکے
لوگ فنا نہونگے ۶ اگناہ کبیرہ مومن کو ایمان سے خارج نہین کرتا ہے اور نہ کفر مین اسکو داخل کرتا ہے اللہ تعالیٰ
شرک کو نہین بخشتا جو شرک سے کم ہے جیسے صغائر کبائر او نکو جسکے لئے چاہتا ہے بخشدیتا ہی جائز ہے کہ
صغیرہ پر عقاب کرے اور کبیرہ کو معاف کر دے جبکہ کسی حرام کو حلال نہ ٹہیرایا ہو استحلال کبیرہ کا کفر ہے
۷ اشفاعت کرنا رسولون اور نیک لوگونکا حقمین اہل کبائر کے باحادیث مستفیضہ ثابت ہے اہل کبائر
منجملہ مومنین کے مخلد فی النار نہونگے اگرچہ بے توبہ کئے ہوئے مرگئے ہون ۱۸ ایمان یہ ہے کہ جو کچھ پاس سے
اللہ کے آیا ہے اوسکو سچ جانے یعنی دلسے اور زبانسے اوسکا اقرار کرے رہے اعمال سو وہ بڑہتے رہتے
مین اور ایمان نہ بڑہے نہ گہٹے ایمان و اسلام ایک چیز ہے بندہ سے جب تصدیق و اقرار پایا گیا تو اب یہ کہہ سکتا
ہے کہ مین سچ مچ مومن ہون یون کہنا نہ چاہئے کہ ان شاء اللہ تعالیٰ مین مومن ہون ایمان یاس کیوقت
کا مقبول نہین ہوتا ہے ۱۹ اسعید شقی ہو جاتا ہے اور شقی سعید بنجاتا ہے یہ تغیر سعادت و شقاوت پر
واقع ہوتا ہے نہ اسعاد و اشقا پر کہ یہ دونون اللہ کی صفتین ہین اللہ کی ذات اور صفات پر تغیر نہین آتا ۲۰
ارسال رسل مین حکمت ہے اسیلئے اللہ نے رسول جنس بشر سے طرف بشر کے بشارت و نذارت دیکر بہیجے انہون
نے اون امور دنیا و دین کو جنکی محتاج سارے لوگ تہے بیان کیا پہر ان رسولونکو معجزات ناقضات عادت
سے مؤید فرمایا ۲۱ اول نبی آدم ابو البشر ہین اور آخر انبیاء محمد صلعم ہین بعض احادیث مین پیغمبر و نکی گنتی آئی ہے
لکن اولیٰ یہ ہے کہ عدد و تسمیہ پر اقتصار نکرے کیونکہ اللہ نے فرمایا ہے منہم من قصصنا علیک ومنہم من
لم نقصص علیک ذکر عدد مین اس بات سے امن حاصل نہین ہے کہ غیر نبی انبیاء مین داخل ہو جائے یا کوئی
نبی انبیاء مین سے خارج ٹہیر جائے یہ سارے پیغمبر صادق ناصح معصوم غیر معزول تہے ۲۲ افضل
انبیاء محمد صلعم ہین ملائکہ اللہ کے بندے ہین جو حکم ہوتا ہے ویسا ہی کام کرتے ہین نہ ذکر ہین نہ انثی ۲۳ اللہ
نے پیغمبرون پر اپنی کتابین اوتارین ان مین امر و نہی و وعد و وعید کو بیان کیا اللہ کے نام توقیفی ہین ۲۴

حضرت کی معراج بیداری میں مع بدن کے آسمان پر جہانتک کہ اللہ نے چاہا ثابت ہو ہیں ہوئی آپکی امت بہترین
امت ہے اور آپکی شریعت اکمل شرائع اور آپکا دین اسلام خلاف ادیان اور آپکے اصحاب خیار امت ہیں ۲۵ کرامات
اولیا کی حق ہے ظہور اس کرامت کا بطریق نقض عادت کے واسطے ولی کے ہوتا ہے جیسے قطع مسافت دراز مدت
قلیل میں اور چلنا پانی پر اور ہوا میں اور بات کرنا جماد و حیوانات کا اور دفع کرنا ارادہ سوء کا اور کفایت کرنا مہم اعداء کو
وغیرہ ذالک من الاشیاء یہ کرامت جو ظاہر ہوتی ہے کسی شخص کے امت میں سے ظاہر ہوتی ہے درحقیقت معجزہ ہے رسول اللہ
صلعم کا کیونکہ اس کرامت سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ وہ شخص اسکا ولی ہے اور ولی نہیں ہوتا مگر وہی شخص جو اپنی
دیانت میں محق ہو اور دیانت یہ ہے کہ حضرت کی رسالت کا مقر ہو ۲۶ افضل البشر بعد نبی صلعم کے ابوبکر صدیق ہیں پھر عمر فاروق
پھر عثمان ذی النورین پھر علی مرتضی ہیں خلافت کی اسی ترتیب پر ہوئی ہے خلافت کا زمانہ تیس برس ہے پھر ملک ہے اور
ہے مسلمانوں کے لیے ضرور ہے کہ ایک امام ہو جو احکام نافذ کرے حدود قائم رکھے سرحدوں کو درست کرے فوج کو طیار
کرے صدقات اخذ کرے متغلبوں چوروں اور رہزنوں کو مقہور کرے جمعہ و اعیاد کو قائم کرے جو منازعات درمیان عباد
کے واقع ہوں انکا فیصلہ کرے جو گواہی حقوق پر قائم ہوں اسکو قبول فرمائے صغار یتیموں کا نکاح کرے جنکے اولیاء نہ ہوں
غنیمت کو تقسیم کرے امام ایسا ہو کہ ظاہر ہو مخفی اور منتظر نہ ہو قریش میں سے ہو نہ کسی اور قوم میں سے گرچہ امامت مختص بنی
بنی ہاشم یا اولاد علی مرتضی کے میں ہے امام کا معصوم ہونا بھی شرط نہیں ہے اور نہ یہ شرط ہے کہ وہ اہل زمانہ سے
افضل ہو ورنہ یہ کہ صاحب ولایت کاملہ مطلقہ ہو ایسا کافی ہے کہ سیاست کرے اور تنفید احکام و حفظ حدود اسلام
اور انصاف مظلوم پر ظالم سے قادر ہو امام فسق و جور کے سبب سے معزول نہیں ہو سکتا ہے ۲۷ نماز پیچھے ہر نیک
و بد کے جائز ہے اسیطرح جنازہ ہر نیک و بد کے ۲۸ ہم ذکر صحابہ سے باز رہتے ہیں مگر ساتھ خیر کے جنکی
نسبت حضرت نے گواہی جنت کی دیتے ہیں ہم انکے لیے گواہی دیتے ہیں اہل بیت رسول کے لیے ۲۹ ہم معتقد ہیں مسح کو
موزہ پر سفر و حضر میں اور نبیذ تمر کو حرام نہیں کہتے ۳۰ کوئی ولی درجہ انبیاء کو نہیں پہونچا اور نہ کوئی بندہ
اس درجہ کو کہ اوس سے تکلیف امر و نہی کی ساقط ہو جائے ۳۱ نصوص اپنے ظواہر پر محمول ہیں جن معانی کا دعوا
اہل باطن و الحاد کرتے ہیں ان کی طرف پھیرنا چاہیئے نصوص کا رد کرنا کفر ہے اور استحلال معصیت کا صغیرہ ہو یا کبیرہ کفر ہے
اسیطرح استہانت معصیت کی اور استہزاء شریعت پر کفر ہے اور ناامید ہونا اللہ کی رحمت سے کفر ہے کلمہ کفر کا بطور ہنسی ٹھٹھے کے کہنا
ہم سب لوگوں کو نہیں کہتے امن ہونا اللہ سے اور ناامید ہونا اوس سے دونوں کفر ہیں اور کاہن کی تصدیق کرنا
غیب میں کفر ہے معدوم کوئی شے نہیں ہے ۳۲ زندوں کی دعا و صدقہ واسطے مردوں کے نافع ہے مستجاب الدعوات قاضی الحاجات ہے

ایمان درمیان خوف و رجا کے ہوتا ہے ۲۳ ہم حضرت نے جو خبر اشراط ساعت اور خروج دجال و دابۃ الارض اور یاجوج ماجوج و نزول عیسیٰ علیہ السلام کی آسمان سے زمین پر اور طلوع آفتاب کی جانب مغرب سے دی ہے وہ سب حق ہے ۲۴ ہم مجتہد سے خطا و صواب دونوں ہوتے ہیں اصابت پر دو اجر اور خطا پر ایک اجر ملتا ہے ہم کسی اہل قبلہ کو کافر نہیں کہتے ہیں اگرچہ اونکے بعض کلمات سے کفر لازم آتا ہے ولیکن جب تک وہ اوسکا التزام نکرین یا وہ ملزوم غایت ظہور مین نہو تکفیر اونکی نہیں کرینگے ۲۵ ہم رسل بشر افضل ہین رسل ملائکہ سے اور رسل ملائکہ افضل مین عامہ بشر سے اور عامہ بشر افضل ہین عامہ ملائکہ سے انتہی کلام النسفی انہین ہر عقیدہ کی دلیل تمامی کتاب بغیۃ الرائد فی شرح العقائد مین مذکور ہے ان مین بعض عقائد پر انتقاد بھی کیا گیا ہے فارجع الیہ وعوّل علیہ وباللہ التوفیق

فصل بیچ بیان عقائد حنابلہ کی جو منقول ہے کتاب حادی الارواح الی بلاد الافراح سے بلفظ ابن القیم رحمہ اللہ تعالیٰ کے

اہل حدیث کا عقیدہ یہ ہے کہ انسان اقرار کرے اللہ اور اوسکے فرشتوں اور رسولونکا اور اوس چیز کا جو اللہ کے پاس سے آئی ہے اور اوس چیز کا جسکو معتبر لوگون نے حضرت سے روایت کیا ہے یہ لوگ اوسمین سے کچھ رد نہین کرتے اور جانتے ہین کہ بیشک اللہ معبود ایک اکیلا بے نیاز ہے نہ اوسکے بی بی ہے نہ اوسکے اولاد اور محمد صلعم بیشک اوسکے بندے اور رسول ہین ایمان قول و عمل ہے اور شک کرنا سابقہ سنت کے ہے ایمان کم و بیش ہوتا ہے ایمان مین انشاءاللہ تعالیٰ کہتے ہین لیکن نہ شک کے راہ سے بلکہ یہ ایک طریقہ ہے جو درمیان علماء کے جاری ہے جب کوئی پوچھے کہ کیا تو مومن ہے تو کہے مین مومن ہون انشاءاللہ تعالیٰ یا یون کہے کہ اللہ کا امیدوار ہون کہ مین مومن ہون مین ایمان لایا اللہ پر اور اوسکے ملائکہ و رسل پر جسنے یہ گمان کیا کہ ایمان ایک قول ہے بلا عمل تو وہ مرجی ہے اور جسنے یہ گمان کیا کہ ایمان صرف اقرار باللسان ہے اعمال نرے شرائع ہین تو وہ بھی مرجی ہے جسنے یہ گمان کیا کہ میرا ایمان مثل ایمان جبریل و ملائکہ کے ہے تو وہ بھی مرجی ہے جسنے یہ گمان کیا کہ معرفت دل مین پڑی ہے گو منہہ سے نکہے تو وہ بھی مرجی ہے تقدیر کی نیکی بدی اور تھوڑا اور بہت ظاہر اور باطن اور شیرین و تلخ اور محبوب و مکروہ اور خوب اور زشت اول و آخر سب طرف سے اللہ کے ہے ایسا حکم ہے جو سب بندون پر جاری ہے اوسکی ایک قدر ہے جسکو وہ مقدر کیا ہے کوئی نفس اوسکی مشیت سے نکلنا

سے تجاوز نہین کرتا بلکہ سارے لوگ وہی کام کرتے ہین جسکے لئے اوسنے اونکو پیدا کیا ہے جو کچھہ اونکی تقدیر
مین لکھا ہے اوسیمین گرفتار ہوتے ہین یہ اوسکا عدل ہے زنا چوری شراب خواری قتل نفس مال حرام کا کہانا
شرک اور سارے گناہ کرنا اسکی قضا و قدر سے ہے اسلئے کہ کسی مخلوق کو اسپر کچھہ حجت ہو بلکہ اسیکی حجت
بالغہ نیر ہے اوس سے کوئی کچھہ نہین پوچھہ سکتا ہی پوچھے جاتے ہین اوسکا علم خلق مین موافق اوسکی مشیت کے
جاری ہے وہ ابلیس وغیرہ کی معصیت کو جب ہی سے جانتا تہا کہ اوسنے وہ معصیت کی ہے اور جب تک کہ قیامت
قائم ہوگی اوسنے عاصیونکو معصیت کیلئے پیدا کیا ہے اور اہل طاعت سے طاعت کو معلوم کر لیا ہے سو ہر
کوئی وہی کام کرتا ہے جس کام کیلئے وہ پیدا کیا گیا ہے وہ اسیکے حکم کی طرف پہرتا ہے اسکی مشیت تقدیر سے
کوئی تجاوز نہین کرتا اسہی جو چاہے سو کرے جو کوئی یہ گمان کرے کہ اسنے تو یہ چاہا تہا کہ عاصی لوگ خیر
و طاعت کرین لیکن بندون نے اپنے لئے شر و معصیت چاہی اور اپنی خواہش کے موافق کام کیا تو وہ
شخص یہ گمان کرتا ہے کہ بندونکی خواہش اسکی خواہش پر گویا غالب ہے اس سے بڑہکر اور کیا افترا اسہ تعالی پر ہوگا جسنے
یہ گمان کیا کہ زنا تقدیر سے نہین ہے اوسکو یہ کہنا چاہیئے کہ بہلا یہ عورت جو زنا سے حامل ہوئی ہے اور اوس سے
بچہ جنا ہے اسنے اپنے علم مین اس بچے کا پیدا کرنا چاہا تہا یا نہین اگر کہے کہ نہین تو اوسنے یہ گمان کیا کہ اسکے سوا
کوئی اور خالق بہی ہے اور یہ کہلا شرک ہے اور جسنے یہ گمان کیا کہ زنا و چوری و بادہ نوشی اور اکل مال حرام
قضا و قدر سے نہین ہے تو اوسنے یہ گمان کیا کہ آدمی قادر ہے اسبات پر کہ کسی دوسرے کا رزق کہا جائے
سو یہ صاف قول مجوس کا ہے بلکہ اوسنے تو اپنا ہی رزق کہایا ہے جو اسنے اوسکیلئے مقدر کیا تہا اور اوسیطرح
کہایا جسطرح کہ اوسکی تقدیر مین تہا جسنے یہ گمان کیا کہ قتل نفس اسکی تقدیر سے نہین ہے تو اوسنے گمان کیا کہ
مقتول بے موت کے مرگیا ہے اس سے بڑہکر اور کیا کفر ہوگا بلکہ یہ کام اسہی کے حکم سے ہوا ہے یہ اوسکا عدل ہے
اوسکی خلق پر اوسکی تدبیر ہے اوسکی خلق مین موافق اوسکے علم کے وہ سچا عدل ہے جو کچھہ اوسنے کیا معرفت علم خدا کو
لازم ہے کہ مقر ہو اسکی قدر و مشیت کا **ف** گواہی نہ دے کوئی آدمی کسی شخص پر اہل قبلہ مین سے کہ وہ
دوزخ مین ہے بسبب کسی گناہ کے جو اوسنے کیا ہے یا بسبب کسی کبیرہ کے جسکا وہ مرتکب ہوا ہے مگر یہ کہ کسی نص
یا حدیث میں آیا ہو اسیطرح گواہی نہ دے واسطے کسی کے بہشت کی بسبب کسی نیک کام کے جو اوسنے کیا ہے یا بسبب کسی
خیر کے جو اوس سے ہوئی ہے مگر یہ کہ کسی حدیث مین آیا ہو **ف** خلافت و سلطنت قریش مین ہے جب تک کہ
دو آدمی بہی اونمین باقی رہین کسی شخص کو نہین پہنچتا کہ جہگڑا کرے قریش سے بادشاہی مین یا خروج

کسے اوسپر یا اقرار کرے خلافت کا واسطے غیر قریش کے **ف** حکم جہاد کا تا قیام قیامت جاری ہے جہاد قائم
ہے ساتھ ہر امام کے نیک ہو یا بد باطل نہین کرتا اوسکو جور جائر کا اور نہ عدل عادل کا جمعہ و رسر و عیدین و حج
ہمراہ پادشاہ کے ہوتا ہے اگرچہ نیک عدل متقی نہون صدقات خیرات عشر خراج فی غنیمت پادشاہ کو دے
دے اوسمین خواہ عدل کرے یا ظلم جسکو خدا نے والی مرکیا ہے اوسکی اطاعت کرے ہاتھ کو اوسکی طاعت سے نہ کھینچے
اوسپر تلوار لیکر خروج نکرے یہانتک کہ اللہ کوئی راہ نکالے سمع و طاعت کرے پادشاہ کی اوسکی بیعت کو نہ توڑے
جو کوئی ایسا نکریگا وہ مبتدع مخالف سنت مفارق جماعت ہے پادشاہ اگر ایسے کام کا حکم دے جسمین خدا کی نافرمانی ہوتی
ہے تو اوسمین طاعت پادشاہ کی نہین ہے پادشاہ پر خروج کرنا اور اوسکے حق کا روکنا نہین پہنچتا **ف**
فتنہ مین رک جانا ایک سنت ماضیہ ہے اس سنت کا لازم پکڑنا واجب ہے پھر اگر مبتلا ہو جائے تو اپنی جان
کو آگے کرے نہ اپنے دین کو فتنہ کی مدد نکرے نہ ہاتھ سے نہ زبان سے ہان اوسکو ہاتھ و زبان سے روکے اللہ مددگار
ہوگا **ف** اہل قبلہ سے رک جائے اونکو بسبب کسی عمل کے اسلام سے خارج نکرے کافر نکہے مگر یہ کہ حدیث مین
آیا ہو تو اوسکی تصدیق کرے اور حدیث کو مانے جیسے ترک نماز یا بادہ نوشی و نحو ذلک یا ایسی بدعت ہو کہ
فاعل اوسکا منسوب ہو طرف کفر یا خروج عن الاسلام کے تو اوسکو کافر کہے مگر لفظ حدیث سے تجاوز نکرے **ف**
کانا دجال بیشک نکلنے والا ہے وہ بڑا جھوٹا ہے سب جھوٹون مین قیامت آنیوالی ہے اسمین کچھ شک نہین ہے
اللہ تعالی اموات کو قبور سے اوٹھائیگا عذاب قبر کا حق ہے بندہ سے پوچھا جاتا ہے دین رب نبی سے منکر نکیر حق
ہین یہ دونون دو فتان ہین قبر کے ہم اللہ سے سوال تثبیت کرتے ہین جنت و دوزخ حق ہین حضرت کا
حوض حق ہے آپکی امت اوسپر آئے گی اور اوسکا پانی پیئے گی پلصراط حق ہے یہ پل جہنم کی پشت پر رکھا جائیگا
اوسپر سے سب آدمی گزر کرینگے بہشت صراط کے ورے ہوگی ترازو حق ہے اوسمین نیکیان بدیان جسطرح اللہ تعالی
چاہیگا تولی جائینگی صور حق ہے اسرافیل علیہ السلام اوسکو پھونکین گے ساری خلق مر جائیگی پھر دوسری بار
پھونکین گے تو سب لوگ اوٹھ کھڑے ہونگے اور طرف رب العالمین کے آئینگے حساب کا ہونا کتاب کا ملنا ثواب عقاب
کا ہونا حق ہے افعال بندونکے لوح محفوظ مین لکھی جاتی ہین جسطرح کہ اللہ نے قضا و قدر کیا ہے قلم حق ہے اللہ نے
اوس سے ہر چیز کی تقدیر کو شمار کر کے اپنی یاد مین لکھ رکھا ہے **ف** شفاعت کا دن قیامت کو ہونا حق ہے حضرت
صلعم اوسدن شفیع ہونگے ایک قوم انکی شفاعت سے دوزخ مین نجات پائیگی ایک قوم ہمیشہ دوزخ مین رہیگی وہ قوم
مشرک کافر منکر مکذب خدا ہوگی موت کو اوسدن درمیان دوزخ و بہشت کے ذبح کرینگے بہشت و دوزخ مع

اب نیا پیدا ہو چکی ہے اللہ نے ان دونوں گھر ونکے لئے لوگ بنائے ہیں جنت و نار کو فنا نہیں ہے اور نہ اُن اشیاء کو جو
ان دونوں کے اندر ہیں اگر کوئی مبتدع مخالف یا کوئی زندیق یہ دلیل لائے کہ کل شیٔ ھالك الا وجھه
یا مثل اسکے کوئی اور آیت یا حدیث متشابہ پیش کرے تو اُس سے یہ کہا جائیگا کہ جنکے چیز پر اللہ نے ہلاک و فنا کو لکھدیا
ہے وہ ہلاک ہے مگر جنت و نار کو اوسنے واسطے بقا کے پیدا کیا ہے نہ واسطے فنا و ہلاک کے یہ دونوں منجملہ آخرت کے ہیں
نہ منجملہ امور دنیا کے وقت نفخ صور اور قیام قیامت کے حورین نہین مرینگی اور نہ کبھی آور اسلئے کہ اللہ نے اونکو واسطے بقا
کے بنایا ہے نہ واسطے فنا کے اونپر اُسنے موت کو نہین لکھا سو جو کوئی خلاف اسکے کہیگا وہ مبتدع مخالف ہے راہ مستقیم سے
گمراہ ہے **ف** اللہ تعالے کا ایک تخت ہے تخت کے اُٹھانے والے ہین اللہ اُس تخت کے اوپر ہے اوسکے لئے کوئی
حد نہین ہے اوسکے دو ہاتہ ہین بلا کیف جسطرح فرمایا ہے خلقت بیدی اور فرمایا ہے بل یداہ مبسوطتان پہر یہ دونون ہاتہ
داہنے ہین وکلتا یدیہ یمین اُسکی دو آنکھین ہین بلا کیف جسطرح فرمایا ہے تجری باعیننا اُسکا ایک مُنہ ہے جسطرح
کہا ہے ویبقی وجہ ربك ذو الجلال والاکرام **ف** اللہ کے نامون مین نہ یہ کہین کہ وہ غیر اللہ ہین جسطرح کہ معتزلہ و خوارج
نے کہا ہے نہ یہ کہین کہ عین ہین اللہ عالم ہے سب اشیاء کا جسطرح فرمایا انزله بعلمه اور کہا وما تحمل من انثی ولا
تضع الا بعلمه اسیطرح وہ سمیع و بصیر ہے نہ جسطرح کہ معتزلہ نے ان دونوں صفت کی نفی کی ہے اللہ تعالے صاحب قوت
ہے جسطرح فرمایا ھو اشد منھم قوة زمین مین کوئی بدی نیکی نہین ہوتی مگر اوسکے ارادہ و مشیت سے سب باتین
اوسیکی خواہش سے ہوتی ہین جسطرح فرمایا وما تشاؤن الا ان یشاء اللہ رب العلمین مسلمان کہتے ہین کہ اللہ
نے جو چاہا وہ ہوا اور جو نچاہا وہ نہ ہوا کوئی کچھہ کام کرنے سے پہلے نہین کرسکتا اور نہ اللہ کے علم سے باہر ہو سکتا ہے
جسکو اللہ نے جانا کہ یہ کام وہ نہ کریگا اُسکو کوئی نہین کرسکتا اللہ کے سوا کوئی خالق نہین ہے بندونکے سب کام اللہ کے
پیدا کئے ہوئے ہین بندے کسی چیز کو پیدا نہین کرسکتے اللہ ہی نے مومنونکو توفیق اطاعت کی دی ہے کافرونکو مخذول کیا
ہے ایمان والونپر وہ مہربان ہے اونکی طرف نظر رحمت سے دیکھا ہے اُنکو درست کیا اور ہدایت فرمائی کافرونپر مہربان
نہوا نہ اُنکی اصلاح کی نہ اُنکو راہ دکہائی اگر وہ اُنکو سنوارتا تو وہ سب صلحا ہوجاتے اگر راہ دکہاتا اُنکو تو وہ سب راہ پاکر
کامیاب ہوجاتے اللہ تعالے قادر ہے اسبات پر کہ سب کفار کو سنوار دے اُنپر مہربانی کرے یہانتک کہ وہ سب ایماندار
ہوجائین جسطرح فرمایا ولو شاء لھدٰکم اجمعین لکن اُسنے یہی چاہا کہ یہ کافر ہین جسطرح کہ اُسکے علم مین تہا اسلئے اُنکو مخذول کیا
گمراہ کیا اُنکے دلونپر مُہر لگائی **ف** اہل حدیث اسبات پر ایمان لائے ہین کہ لوگ اپنے نفس کے نفع و ضرر کے مالک نہین
ہین مگر جو چاہے اللہ اپنے سب کامونکو اللہ ہی کے حوالہ کرتے ہین ہر وقت اپنی حاجت اللہ کی طرف ثابت کرتے ہین ہر حال

ہین اُسکے وزر کے فقیر ہین اللہ تعالی سنتا ہے شک نہین کرتا دیکہتا ہے شک نہین کرتا علیم ہے بے جہل کے جواد ہے بے
بخل کے حفیظ ہے بے نسیان وسہو کے قریب ہے بے غفلت کے بولتا ہے نظر کرتا ہے ہنستا ہے خوش ہوتا ہے دوست
رکہتا ہے مکروہ رکہتا ہے دشمن رکہتا ہے راضی ہوتا ہے خفا ہوتا ہے رحم کرتا ہے بخشتا ہے معاف فرماتا ہے دیتا ہے
روکتا ہے اوترتا ہے ہر رات کو طرف آسمان دنیا کے جسطرح چاہتا ہے اوس جیسی کوی چیز نہین وہ سمیع و بصیر ہے بندے کے
دل درمیان اُسکے دو انگلیون کے ہین وہ اُنکو اولٹتا پلٹتا ہے جسطرح چاہتا ہے اُسنے آدم کو اپنے ہاتہہ سے
بنایا اپنی صورت پر آسمان و زمین دن قیامت کو اُسکی مٹھی مین ہونگی وہ اپنا قدم آگ مین رکہدیگا تب اجزاء
آگ آپہین لپٹ سمٹ جاینگے ایک قوم کو اپنے ہاتہ سے آگ مین سے نکالیگا بہشت والے اُسکے مُنہ کیطرف دیکہین گے
وہ اُنکی آؤ بہگت کریگا اُنکے لئے تجلی فرمائیگا بیشک اللہ آنکہون سے نظر آئیگا جسطرح ماہ نیم ماہ دکہائی دیتا ہے اوسکو
سب مومن دیکہین گے نہ کافر کیونکہ اللہ کفار سے اوٹ مین ہوگا کلا انهم عن ربهم یومئذ لمحجوبون بیشک موسے
علیہ السلام نے اللہ سے سوال رویت کا کیا تہا دنیا مین اللہ نے پہاڑ پر تجلی کی وہ پہاڑ ٹکڑے ٹکڑے ہوگیا پہر موسے کو
یہ بات جتلائی کہ اللہ دنیا مین دکہائی نہین دیتا ہے بلکہ آخرت مین نظر آئیگا **ف** قیامت کے دن بندے اللہ
پر پیش کئے جاینگے خود اپنی ذات پاک سے متولی اُنکے حساب کا ہوگا کوی دوسرا محاسب نہوگا قرآن کریم اللہ کا
کلام ہے اللہ نے اُسکے ساتہ تکلم کیا ہے مخلوق نہین ہے جسنے گمان کیا کہ وہ مخلوق ہے وہ جہمی اور کافر ہے اور جسنے
کلام کا اقرار کرکے مخلوق نہونے مین توقف کیا وہ اول سے بہی زیادہ اخبث ہے جسنے یہ گمان کیا کہ کلام تو اللہ
ہی کا ہے مگر ہماری تلاوت و قرارت مخلوق ہے تو وہ جہمی ہے اللہ نے خود موسے علیہ السلام سے باتین کین اور اپنے
ہاتہ سے اُنکو توریت دی اور اللہ ہمیشہ سے متکلم ہے **ف** خواب طرف سے خدا کے بہی وحی ہوتی ہے جبکہ صاحب خواب
اپنے خواب غیر پریشان مین کچہہ دیکہے اور عالم سے کہے اور وہ عالم اوسکو سچا سمجہے اوسکی تاویل و تعبیر بیان کرے
صحیح طور پر بغیر تحریف کئے ایسے خواب کی تعبیر سچی ہوتی ہے پیغمبرونکے خواب وحی تہے جو خواب پر طعن کرتا ہے اور
اُسکا یہ گمان ہے کہ خواب کچہہ چیز نہین ہے تو اُس سے زیادہ اور کون جاہل ہوگا خواب کا ذکر اور اوسکی تاویل
خود قرآن مین آئی ہے اور سنت صحیحہ سے ثابت ہے جو منکر خواب کا ہے وہ اسبات کا بہی معتقد نہین ہے کہ خلاصہ
بے عقل کرنا و چیپ آتا ہے حضرت سے مروی ہے کہ خواب مومن کا ایک کلام ہے جو اُسکے رب نے اپنے بندے سے
کیا ہے کیونکہ خواب صادق اللہ ہی کیطرف سے ہوتا ہے **ف** اہل حدیث ایمان رکہتے ہین اسبات پر کہ جو چیز
چوک گئی وہ پہر ملنے والی نہ تہی اور جو پہونچی وہ چوکنے والی نہ تہی اسلام یہ ہے کہ لا الہ الا اللہ کی گواہی دے اسلام

نزدیک اہل حدیث کے غیر ایمان ہے اور ایمان غیر احسان جسطرح حدیث جبرئیل علیہ السلام مین آچکا ہے انکو اسبات
کا اقرار ہے کہ اللہ مقلب القلوب ہے حضرت اپنی امت کے اہل کبائر کی شفاعت کرینگے اور اوٹھنا بعد مرنیکے حق ہے
محاسبہ کا ہونا طرف سے اللہ کے واسطے بندون کے حق ہے کہڑا ہونا سامنے اللہ کے حق ہے یہہ مقر مین کہ ایمان
نام ہے قول وعمل کا نہین کہتے مین کہ ایمان مخلوق ہے یا غیر مخلوق ہان یہہ کہتے ہین کہ اسمار الہی مین الکی ہین کسی
مرتکب کبیرہ کو دوزخی نہین بتاتے نہ کسی موحد کو جنتی یہانتک کہ اللہ تعالے جہان چاہے انکو داخل کرے کہ
اختیار انکا اللہ کو ہے چاہے عذاب کرے چاہے بخشے اسبات پر بہی ایمان رکہتے ہین کہ اللہ تعالی المقوم موحدین کو دوزخ
سے باہر نکالیگا جسطرح کہ حضرت سے اس بارہ مین روایات آئی ہین **ف** اہل حدیث مسئلہ مین جدل کے دین مین
خصومت کی قدر مین جنمین یہہ اہل جدل مناظرہ کیا کرتے ہین ان صحیح روایتون کو مانتے ہین اور ان آثار کو جو ثقات
سے آتے ہین اور ایک عدل نے دوسرے عدل سے انکو روایت کیا ہے قبول کرتے ہیں یہانتک کہ وہ سلسلہ
روایت کا حضرت تک جا پہنچے کیونکر اور کسلیے نہین کہتے کیونکہ یہہ کہنا بدعت ہے ہان یہ کہتے ہین کہ اللہ نے بدی کا حکم
نہین دیا ہے بلکہ بدی سے منع کیا ہے اور بہلائی کا حکم دیا ہے اللہ شرک سے رضی نہین ہے اگرچہ اوسکے ارادے سے ہے
جو حدیثیں حضرت سے آئی ہین انکی تصدیق کرتے ہین جیسے یہہ حدیث کہ بیشک اللہ ہر رات طرف آسمان دنیا کے آخر
شب مین نزول فرماتا ہے اور کہتا ہے ہے کوئی استغفار کرنیوالا کہ مین اوسکو بخشدون الحدیث ہر اختلاف و نزاع
مین قرآن حدیث سے تمسک کرتے ہین جسطرح فرمایا ہے فان تنازعتم فی شئ فردوہ الی اللہ والرسول
ائمہ دین وسلف صالحین کے اتباع کو مانتے ہین اور اسبات کے معتقد ہین کہ جس چیز کا خدا نے اذن نہین
دیا ہے اوسکا اتباع اپنے دین مین نکرین اللہ کے آنیکا دن قیامت کو اقرار کرتے ہین جسطرح فرمایا وجاء ربک
والملک صفا صفا اللہ اپنی خلق سے جسطرح چاہتا ہے نزدیک ہوتا ہے کما قال ونحن اقرب الیہ من حبل
الورید عید وجمعہ وجماعت کو پیچہے ہر امام نیک و بد کے ثابت کرتے ہین مسح کو موزون پر سفر حضر مین اور فرضیت
جہاد کو ہمراہ مشرکین کے جب سے کہ حضرت مبعوث ہوئے اور جب تک کہ ایک جماعت مسلمین کی دجال سے لڑی
اور بعد اوسکے تا قیام قیامت **ف** معتقد ہین اسبات کے کہ مسلمانون کے لئے دعا اصلاح کیجائے اور اونپر تلوار
لیکر خروج نکرین اور فتنہ مین نلڑین دجال کا نکلنا سچ جانین عیسے بن مریم علیہ السلام اوسکو آکر قتل کرینگے
معراج کا ہونا اور خواب کا ہونا سوتے مین حق ہے اور جو دعا واسطے اموات مسلمین کے کیجاتی ہے اور جو صدقہ انکی
طرف سے دیا جاتا ہے وہ انکو پہونچتا ہے دنیا مین جادوگرون کا ہونا حق ہے مگر جادوگر کافر ہے جسطرح اللہ نے فرمایا

وما کفر سلیمان ولکن الشیطین کفروا یعلمون الناس السحر یہہ جادو دنیا مین موجود ہی آہر میت اہل قبلہ پر
مومن ہو یا فاجر نماز جنازہ پڑہنا درست ہے رزق اللہ کیطرف سے ملتا ہے خواہ حلال ہو یا حرام شیطان وسوسہ
ڈالکر انسان کو مشکک ومخبط کر دیتا ہے **ف** یہ امر جائز ہے کہ اللہ تعالی نیک بندون کو ساتھ اپنی نشانیون کے جو اونسے
ظاہر ہوتی ہین خاص کرے قرآن شریف سے حدیث منسوخ نہین ہوتی ہے اختیار اطفال کا اللہ کو ہے چاہے
عذاب کرے چاہے وہ کرے جو چاہے اللہ جانتا ہے جو کچہ بندے کرتے ہین اوسنے لکہہ رکہا ہے کہ یون ہوگا اور
بندہ یون کریگا معتقد ہین اسبات کے کہ لازم ہے بندہ کو صبر کرنا اللہ کے حکم پر پکڑنا اوسکی حکم کا باز رہنا اوسکی نہی سے
خالص کرنا عمل کا واسطے اللہ کے خیر خواہی کرنا مسلمانون کی عبادت کرنا اللہ کی نہ غیر کی نصیحت کرنا جماعت اسلام کو بچنا
کبایر سے جیسے زنا قول زور فخر وکبر وحسد وغیر ذلک لوگون کی عیب جوئی نکرنا عجب وگہمنڈ سے دور رہنا ہر داعی
بدعت سے بہاگنا تلاوت قرآن وکتب احادیث کرنا فقہ حدیث مین عاجزی کی ساتہہ نظر کرنا نیکی کو صرف کرنا ایذا آدمی
سے رکنا غیبت وچغل خوری وسعایت وجستجوئی عیوب کا ترک کرنا کسب معاش کرنا حقوق سلف کا پہچاننا جیسے صحابہ
وتابعین وتبع تابعین اونکے فضائل کا پکڑنا اونکی لڑائی بہڑائی کی باتون سے جو اونکی آپسمین ہوئی تہین باز رہنا بڑی
بات ہو یا چہوٹی اونکی خوبیون کا بیان کرنا اونکے برائیون کے ذکر سے رکنا جو کوئی سب صحابہ یا بعض کو اونمین سے
گالی دیگا یا تنقیص کریگا یا اونپر طاعن ہوگا یا کوئی عیب اونکو لگائیگا تو وہ مبتدع رافضی خبیث مخالف سنت ہے
اللہ ایسے شخص کی عبادت فرض ونفل کچہہ نہین قبول کرتا بلکہ سنت یہ ہے کہ صحابہ سے محبت رکہے اونکے لئے
دعا کرے کہ یہہ قربت ہے اونکی اقتدا کرے کہ یہ ایک وسیلہ ہے اونکے آثار کے ساتہ تمسک کرنا فضیلت ہے **ف** بہترین
امت بعد رسول خدا صلعم کے ابو بکر ہین پہر عمر پہر عثمان پہر علی اور بعض نے عثمان پر توقف کیا یہ سب خلفاء راشدین
مہدیین تہے پہر بقیہ اصحاب بعد انکے افاضل امت ہین کسی کو یہ جائز نہین ہے کہ اونکو برائی کے ساتہہ یاد کرے
یا اونپر طعن کرے یا کوئی عیب ونقصان لگائے پہر جو کوئی ایسا کرے تو بادشاہ پر واجب ہے کہ اوسکی تادیب و
عقوبت کرے اور عفو نکرے بلکہ سزا دے اور توبہ چاہے اگر توبہ کرے بہتر ورنہ قید کرے یہانتک کہ رجوع لائے
یا مرجائے اور عرب کا فضل وسابقہ پہچانے اور اونکو دوست رکہے اسلئے کہ حضرت نے فرمایا ہے کہ حب عرب ایمان
ہے اور بغض عرب نفاق اور جو بات رذیل موالی یا شعوبیہ کہتے ہین وہ نکہے جو لوگ عرب کو دوست نہین
رکہتے ہین اور اونکی بزرگی کا اقرار نہین کرتے وہ اہل بدعت ہین مین کہتا ہون مراد عرب سے وہ لوگ ہین جنکا
نسب عرب مین جاکر ملتا ہے گو کسی شہر عجم مین رہتے ہون نہ وہ لوگ عجم کے جو کہ فقط ملک عرب مین جاکر بس گئے ہین۔

اور اصل مین عزلی نہین ہین **ف** جس شخص نے کسب یا تجارت یا مال پاک کو جو کہ وجہ حلال سے حاصل ہوا ہے حرام کہا اُسنے جہل وخطا کی کیونکہ سارے مکاسب اپنے طور پر حلال ہین اسد و رسول سنے آدمی کو یہ بات درست کر دی ہے کہ وہ اپنی جان اور اپنے عیال کے لئے سعی کرے اور اسد کے فضل کی جستجو مین رہے جو کوئی تارک کسب ہے اسلئے کہ حلت کسب کا معتقد نہین ہے تو وہ مخالف سنت ہے **ف** دین نہین ہے مگر یہی خدا کی کتاب یا آثار سنن اور روایات صحیح جو کہ ثقہ لوگون سے مروی ہین اور صحت و قوت انکی معروف و ثابت ہے اور سند مرفوع انکی حضرت تک پہونچتی ہے اور اکثر اصحاب و تابعین و تبع تابعین تک متصل ہوتی ہے یا اون ائمہ معتقد تک جو کہ متمسک بسنت متعلق بآثار تہے اور ساتھ کسی بدعت یا طعن کے مشہور نہین ہین اور بدنام بدروغگوئی تہے یہی ہین مذاہب اہل سنت وجماعت کے جو کہ اصحاب روایت و اثر اور حامل سنت و خبر گزرے ہین انہین عقائد کے ساتھ تمسک کرنا اور انکا سیکہنا سکہانا چاہیے انتہی کلامہ رح اسکے بعد حافظ ابن القیم نے کہا ہے کہ یہ مذہب ہے اُن اشخاص کا جو کہ مستحق ہین بشارت جنت کے قولاً و عملاً و اعتقاداً وما اسد التوفیق

فصل بیان مین عقائد مذکورہ کتاب التعرف لمذہب التصوف کے

اسجگہ نفس مسائل عقائد صوفیہ صافیہ رحمہم اسد تعالے کا ذکر باستقرار الفاظ کیا جاتا ہے عبارت زائد ہر عقیدہ کو چہوڑ دیا گیا ہے اسکے مولف شیخ امام ابو بکر بن اسحق بن محمد کلاباذی بخاری رحمہ اسد تعالی ہین سنہ تین سو اسی یا چوراسی یا پچاسی ہجری مین انتقال کیا بعض مشایخ نے کہا ہے لولا التعرف لما عرفنا التصوف ۱ صوفیہ اسبات پر مجتمع ہین کہ اسد تعالی واحد احد فرد صمد قدیم عالم قادر حی سمیع بصیر عزیز عظیم جلیل کبیر جواد رؤف متکبر جبار باقی اول آخر الہ سید مالک رب رحمن رحیم مرید حکیم خالق رازق متکلم ہے جن صفات سے اوسنے اپنے نفس کا وصف کیا ہے جو نام اپنے نفس کے اُسنے رکہے ہین اُن سب صفات کے ساتھ متصف اور اُن سب نامونکے ساتھ مسمے ہے وہ ازل سے مع اپنے اسماء و صفات کے قدیم ہے کسی وجہ سے مشابہ خلق کا نہین ہے نہ اُسکی ذات مشابہ ذوات ہے اور نہ اُسکی صفت مشابہ صفات اُسپر کوئی شے سمات مخلوقین سے جسکو دلالت اُنکی حدوث پر ہے جاری نہین ہوتی وہ ابہی تہا مین ازل سے سابق محدثات سے متقدم ہر شے سے پہلے موجود تہا اُسکے سوا کوئی قدیم نہین ہے اور نہ کوئی سوا اُسکے الہ ہے معبود ہے وہ نہ جسم ہے نہ شبح نہ صورت نہ شخص نہ جوہر نہ عرض اُسکے لئے نہ

اجتماع ہے نہ افتراق نہ حرکت نہ سکون نہ نقص نہ زیادت نہ وہ صاحب ابعاض و اجزاء و جوارح و اعضاء ہے نہ صاحب جہات و اماکن
نہ اوسپر جریان اوقات کا ہو نہ اوسمین آفات حلول کرین نہ اوسکو اونگھ و نیند آسکے نہ وہ تداول اوقات مین آسکے اور
نہ اشارات اوسکو معین کرین اور نہ کوی مکان اوسکا حاوی ہو اور نہ زمان اوسپر جاری نہ مماست اوسپر جائز ہے اور نہ
عزلت نہ وہ اماکن مین حلول کرے اور نہ افکار اوسکو احاطہ کرسکین اور نہ اوستار اوسکو حجاب مین لے سکین اور
نہ ابصار اوسکو پاسکین بعض کبراء نے کہا ہے قبل اوسکو سابق نہین ہوا اور نہ بعد اوسکو قطع کرے اور نہ من
اوسکو مصادر ہو اور نہ عن موافق اور نہ الیٰ اوسکو ملاصق بنے اور نہ فی اوسمین حلول کرے اور نہ اذ اوسکی
توقیت کرے اور نہ ان اوسکو سوامر ہو نہ فوق اوسپر سایہ گستر ہو اور نہ تحت اوسکو اوٹھاسکے نہ حذاء اوسکو مقابل ہو
اور نہ عند اوسکو مزاحم نہ خلف اوسکو پکڑے نہ امام اوسکو محدود کرے نہ قبل اوسکو ظاہر کرے اور نہ بعد اوسکو فنا کرے اور نہ کل اوسکو
فراہم کرے اور نہ کان اوسکا موجد ہو اور نہ لیس اوسکا فاقد نہ خفا اوسکو مستور رکہے اوسکا قدم حدث پر متقدم ہے
اوسکا وجود عدم سے پیشتر ہے اگر تو متیٰ کہے تو اوسکا ہونا وقت پر سابق ہوچکا ہے اور اگر تو قبل کہے تو قبل اوسکے بعد ہے
اور اگر تو ہو کہے تو ہاء و واو اوسکی مخلوق ہے اور اگر کیف کہے تو اوسکی ذات وصف سے حجاب مین ہے اور اگر
این کہے تو وجود اوسکا مکان پر متقدم ہے اور اگر ما ہو کہے تو اوسکی ماہیت ساری اشیاء سے بائن ہے اجتماع
دو صفت کا ایک وقت مین اوسکے غیر کے لئے نہین ہے اور نہ ہوگا بطریق تضاد اسیلئے وہ اپنے ظہور مین باطن
اور اپنے استتار مین ظاہر ہے غرضکہ ظاہر باطن قریب بعید ہے یہ اسلئے کہ یہ بات ممتنع ہے کہ وہ خلق سے مشابہ
ہو فعل اوسکا بغیر مباشرت کے ہوتا ہے اور تفہیم اوسکا بغیر ملاقات کے اور ہدایت اوسکی بغیر ایماء کے نہ ہمتین اوس
سے منازعت کرین اور نہ افکار اوسکو مخالط ہون نہ اوسکی ذات کے لئے تکییف ہے اور نہ اوسکے فعل کے لئے تکلیف
اسپر اجماع ہے کہ آنکھین ادراک اوسکا نہین کرسکتی ہین اور نہ ظنون اوسپر ہجوم لاسکتے ہین اور نہ اوسکی صفات
متغیر ہون اور نہ اوسکے اسماء متبدل وہ ہمیشہ سے ایسا ہی ہے اور ایسا ہی رہیگا هو الاول والآخر والظاهر
والباطن وهو بكل شئ عليم ليس كمثله شئ وهو السميع البصير یہ بیان توحید کا تہا ۲ اسپر اجماع
ہے کہ اللہ کی صفتین صحیح ہین وہ انکے ساتہ موصوف ہے جیسے علم و قدرت و قوت و عز و حلم و حکمت و کبریاء و جبروت
و حیات و قدم و ارادہ و مشیت و کلام یہ صفات نہ اجسام ہین نہ اعراض و جواہر جسطرح کہ اوسکی ذات نہی جسم و
عرض و جوہر نہین ہے وہ سمع سمع و بصر و وجہ دید رکہتا ہے لکن وہ مثل اسماع و ابصار و ایدی و وجوہ کے
نہین ہین یہ سب اللہ کی صفتین ہین نہ جوارح و اعضاء و اجزاء اور یہ ساری صفات نہ عین ذات ہین اور نہ غیر ذات

اثبات صفات کے کچھ معنی نہیں ہیں کہ وہ انکا محتاج ہی یا اشیا کو انکے ذریعہ سے کرتا ہے ولکن معنی اسکے یہ
ہیں کہ ان صفات کے اضدا د اوس سے منفی ہیں اور یہ صفات فی نفسہا ثابت ہیں اور اوسکی ذات کے ساتھ قائم
ہیں تو معنی علم کے کچھ فقط نفی جہل کے نہیں ہیں اور معنی قوت کے فقط نفی عجز کے بلکہ اثبات علم وقدرت کو ہین اور
اگر نفی جہل سی عالم اور نفی عجز سے قوی ہوتا تو جمادات بسبب نفی جہل وعجز کے عالم وقادر ہوتے یہی حال تمام
صفات کا ہے ہمارا وصف کرنا اللہ کو ساتھ ان صفات کے کچھ اللہ کا وصف نہیں ہے بلکہ یہ وصف ہمارا خود ہماری
صفت ہی اور ایک حکایت ہی اوس صفت کی جو اوسکی ذات کیساتھ قائم ہے اور جو شخص ایسے وصف کر نیکو اللہ کی صفت
ٹھیراتا ہے بغیر اسکے کہ تحقیق اللہ کیلئے کوئی صفت ثابت کرے تو وہ اللہ پر درحقیقت جھوٹ باندھتا ہی اور اللہ
کا ذکر بغیر اوسکے وصف کے کرتا ہے اللہ کی صفتوں میں تغایر نہیں ہوتا ہے سو اوسکا علم نہ قدرت ہی اور نہ غیر قدرت
یہی حال سارے صفات سمع وبصر ووجہ ویدکا ہے کہ نہ اوسکی سمع بصر ہے اور نہ غیر بصر جسطرح کہ یہ سارے صفات
نہ عین ذات ہیں اور نہ غیر ذات آتیان مجی ونزول میں اختلاف ہی جمہور نے کہا ہے کہ یہ اوسکی صفتیں ہیں
جسطرح پر کہ لائق اوسکے ہیں اور انکی تعبیر زیادہ اس سی نہیں کرتے کہ تلاوت وروایت انکی کریں اور اوپر ایمان لاویں
ان سے بحث کرنا کچھ واجب نہیں ہی محمد بن موسیٰ واسطی کہتے ہیں کہ جسطرح ذات اللہ کی معلول نہیں ہی اسیطرح
اوسکی صفتیں بھی معلول نہیں ہیں اظہار صمدیت کا ناامیدی ہے مطالعہ سے حقائق صفات یا لطائف ذات کے
اور بعض نے انکی تاویل کی ہی مثلاً اتیان کے معنی مراد کو پہنچانا اور نزول کے معنی متوجہ ہونا اور قرب کے
معنے کرامت اور بعد کے معنے اہانت ہیں یہی حال سارے صفات متشابہ کا ہے اللہ تعالیٰ ازل میں خالق باری
مصور غفور رحیم شکور رہا یہی حکم سارے اون صفات کا ہے جنکے ساتھ اوسنے اپنے نفس کو وصف کیا ہے یہ لوگ
صفت فعل اور غیر فعل میں تفرقہ نہیں کرتے ہیں اور فعل کو غیر مفعول بتاتے ہیں اسمامیں اختلاف ہی کہ عین اسم ہیں یا غیر اسم
بعض نے کہا کہ عین ہیں ہم قرآن کو علی الحقیقۃ بالاجماع اللہ کا کلام کہتے ہیں اور مخلوق ومحدث وحادث نہیں جانتے
زبان پر متلو اور مصحف میں مکتوب اور صدور میں محفوظ ہے حال نہیں جسطرح کہ اللہ ہمارے دلوں میں معلوم ہمارے
زبانوں پر مذکور ہمارے مسجدوں میں معبود ہے اور ان میں حال نہیں ہے ہم اسپر بھی اجماع ہے کہ اللہ نہ جسم
ہے نہ جوہر نہ عرض اکثر کا یہ قول ہے کہ کلام اللہ کی صفت ذاتی ہے وہ ازل سی متکلم ہے اوسکا کلام مشابہ کلام
مخلوقین کی نہیں ہے کسیطرح پر بھی اوسکی کوئی ماہیت نہیں جسطرح کہ اوسکی ذات کی ماہیت نہیں ہے مگر اسی جہت
اثبات سے بعض نے کہا ہے اللہ کا کلام امر ونہی وخبر ووعد ووعید ہے وہ ہمیشہ سے آمر ناہی مخبر واعد موعد حامد

ذام ہے تم جب پیدا ہوا ور ایک زمانہ تم پر گزر جائے اور تم بالغ عاقل ہو تو تم کذا و کذا کرو اور تم اپنے معاصی پر
مذموم اور اپنے طاعات پر مثاب ہو جبکہ تم پیدا ہو گے لقولہ تعالی لانذرکم بہ ومن بلغ جسطرح کہ ہم مامور و مخاطب
ہین ساتہ قرآن منزل علی الرسول کے حالانکہ ہم ہنوز مخلوق نہین ہوے اور نہ ہم موجود تہے جمہور صوفیہ کا اسپر
بہی اجماع ہے کہ اللہ کا کلام حرف و صوت و ہجا نہین ہے بلکہ حروف و اصوات آلات ہین کلام پر اور یہ آلات ہین
جوارح لہوات و شفاہ و السنہ کے اور اللہ تعالی نہ صاحب جارحہ ہے نہ محتاج کسی آلہ کا اسلئے اوسکا کلام حرف
و صوت نہین ہے اور ایک گروہ صوفیہ کا اسبات کا قائل ہے کہ اللہ کا کلام حرف و صوت ہے اور اونکا یہ اعتقاد
ہے کہ شناخت کلام کی اسیطرح پر ہوتی ہے حالانکہ وہ اسکے مقر ہین کہ کلام اللہ کی ایک صفت ذاتی ہے اور غیر مخلوق
ہے وھذا قول حارث المحاسبی ومن المتاخرین ابن سالم ۴ اسپر اجماع ہے کہ اللہ تعالے
آخرت مین ابصار سے مرئی ہوگا مومن اوسکو دیکہین گے نہ کافر یہ اللہ کیطرف سے کرامت ہے لقولہ تعالی لِلَّذِينَ
أَحْسَنُوا الْحُسْنَىٰ وَزِيَادَةٌ اس رویت کو عقلا جائز اور سمعا واجب کہتے ہین اس بارہ مین اخبار مشہور و متواتر آئی ہین اسلئے
اسکا قائل ہونا اور اوسپر ایمان لانا اور اوسکی تصدیق کرنا واجب ہے ۵ اسپر ہی اجماع ہے کہ اللہ تعالی دنیا
مین ان ابصار اور قلوب سے مرئی نہین ہوتا ہے مگر ایقان کی راہ سے اسلئے کہ یہ غایت کرامت و افضل نعم ہے اب جائز
نہین کہ وہ مرئی ہو مگر افضل مکان مین ورنہ پہر دنیا ئے فانی اور آخرت باقی مین کیا فرق رہیگا اللہ تعالی نے
یہ خبر دی ہے کہ رویت آخرت مین ہوگی اور یہ خبر نہین دی کہ دنیا مین ہوگی اسلئے جتنی اوسنے خبر دی ہے
اوسی تک منتہی ہونا چاہیئے رہی یہ بات کہ حضرت نے اللہ پاک کو شب اسرار مین دیکہا یا نہین جمہور اور کبار صوفیہ
کہتے ہین کہ اس آنکہ سے نہین دیکہا جنید و نوری و ابو سعید خراز کا یہی قول ہے اور بعض نے کہا دیکہا اور کسینے کہا
کہ دل سے دیکہا جن صوفیہ نے یہ کہا کہ ہمنے اوسکو دنیا مین دیکہا جملہ مشائخ نے انکی تضلیل کی اور اونکے دعوے
کی تکذیب فرمائی خراز نے ایک کتاب اسکے انکار مین اور جنید نے چند رسالہ اسکی تکذیب مین لکہے ۶ سارے صوفیہ
کا اجماع ہے کہ اللہ عز وجل خالق افعال عباد ہے بندے جو کچہہ خیر و شر کرتے ہین وہ سب اسکی قضا و قدر و مشیت اراده
سے ہوتا ہے اگر یہ نہو تو پہر وہ بندے کب ہونگے اور مربوب مخلوق کسطرح ٹہیرین گے ۷ استطاعت کے بارہ
مین قول صوفیہ کا یہ ہے کہ بندہ کوئی سانس نہین لیتا اور نہ کوئی پلک مارتا ہے اور نہ کوئی حرکت کرتا ہے مگر ساتہ
قوت کے جسکو اللہ اوسمین حادث کرتا ہے اور ساتہ استطاعت کے جسکو اللہ اونکے لئے پیدا کر دیتا ہے مع
اونکے افعال کے نہ متقدم ہون نہ متاخر اور فعل اسی استطاعت سے پایا جاتا ہے اگر یہ بات نہو تو وہ اللہ کی

صفت پر ہیون کہ جو چاہیں سو کرین جو چاہیں حکم دین واسطے قوی عزیز قدیر پر تنبیہ ہے صیغہ تنبیہ ہے صفت قدیر کے
شو تعالی یفعل ما یشاء ۸ اسپر بہی دیکہا چاہیے کہ بندون کے تئے افعال کتاب سے صحیح حسیر و ثواب یا
معاقب ہوتے ہین اسی وجہ سے اونپر مرونی آتی ہے اور وعید وارد ہوتی کتاب کے یہی معنی ہین کہ فعل کرتو ثا
محدث کرتے ہین یا فعل انکا واسطے جو منفعت یا دفع مضرت کے ہوتا ہے قوله تعالی لها ما کسبت وعلیها
ما اکتسبت ۹ بنسبت اپنے کتاب مین ہمارے مرہین نہ مہمل مجبور وغیرہ سو جن نے ایمان کو اختیار کیا وہ
رکہا چاہا تا آپنے ارادے سے اوسکو کفر پر اختیار کیا کفر کو کہ وہ مستقیم جانا اوسکو اختیار کیا قال تعالی حبب الیکم
الایمان وزینه فی قلوبکم وکره الیکم الکفر والفسوق والعصیان اوسکا فر نے کفر کو اختیار کیا اور دوست
اور اچہا جانا اور اوسکو ایمان پر اختیار کیا ایمان کو بتمن و قبیح رکہا قال تعالی وکذلک زینا لکل امة عملهم اسپر صوفیہ کا اتفاق ہے قول
صوفیہ کا دربارہ صحیح ما نا ہے کہ اللہ تعالی جو چاہتا ہے وہ اپنے بندون کے ساتہ کرتا ہے اور اپنے ارادہ کے
موافق اونمین حکم دیتا ہے خواہ بالنسبت صلح ہو یا نہو کیونکہ اوسکی خلق ہے اوسیکا امر ہے اگر یہ بات نہوتی تو دینا
سب و رعب کے کچہ فرق نہوتا اللہ نے جو کچہ احسان وصحت وسلامت وہدایت ولطف ساتہ بندون کے کیا ہے یہ
اوسکا تفضل ہے اگر یہ نکرتا تو بہی جائز تہا اللہ پر کوئی چیز واجب نہین ہے اگر ایسا نہوتا تو وہ مستحق حمد وشکر کا نہ ہوتا
یہین مجمع علیہ ہے اسیطرح اسپر بہی اجماع ہے کہ ترتب عقاب کچہ استحقاق کی رو سے نہین ہے بلکہ مشیت وفضل و
عدل کی راہ سے ہے کیونکہ وہ جرائم منقطعہ پر مستحق عقاب دائم نہین ورنہ افعال معدودہ پر مستحق ثواب دائم غیر معدود
بلا اگر وہ سارے آسمان زمین والونکو عذاب کرے تب بہی ظالم نہین ہے اور اگر سارے کفار کو جنت میں لیجاوے
تب بہی یہ کچہ محال نہیں ہے لان الخلق خلقه والامر امره ولکن اوسنے یہ خبر دی ہے کہ وہ مومنین کو
آرام دیگا اور کفار کو عذاب کریگا سو وہ اپنی باتمین سچا ہے اور اوسکی خبر سچی ہے اسلئے واجب ہے کہ وہ اونکے
ساتہ یہی کام کرے اسکے سوا جائز نہیں کیونکہ اللہ تعالی جہوت نہین بولتا ہے ۱۱ اسپر اجماع ہے کہ وہ فاعل اشیاء
ہے بلا علت اگر کوئی علت ہوتی تو اوس علت کے لئے بہی کوئی اور علت درکار ہوتی الی غیر النہایہ اور یہ باطل
اللہ کوئی کام ظلم ہے۔ حور نہ کوئی شے اوس سے قبیح ہے قبح حسن اشیاء کا اوسکی طرف سے ہے ۱۲ اور اجماع
ہے اسپر کہ وعید مطلق حق میں کفار کے ہے اور وعد مطلق حق میں محسنین کے بعض نے کہا غفران صغائر بعد
اجتناب کے کبائر سے واجب ہے اور بعض نے کہا صغائر جائز عقوبت مین مثل کبائر کے ہین اور غفران کا
کو مشیت و شفاعت پر رکہا ہے اور اہل صلوۃ کا خروج نار سے واجب بتاتے ہیں کتبے مین معنی اس آیت کے

ان تجتنبوا کبائر ما تنہون عنہ الآیۃ میں کہ کفر و شرک سے بچے اسکے انواع بہت ہین اور اطلاق اسم جمع کا اوسپر جائز
ہے دوسری وجہ یہ ہے کہ خطاب جمع کو آیا ہے کبیرہ ہر جمع واحد کا اوسمین سے علی الجمع کبائر ہین کریمہ ان اللہ لا
یغفر ان یشرک بہ و یغفر ما دون ذلک لمن یشاء مین مشیت کو ما دون شرک مین شرط کیا ہے قول اجمالی انکا یہ ہے
کہ مومن درمیان خوف و رجا کے ہے غفران کبائر کی امید رکہتا ہے اللہ کے فضل سے اور عقوبت صغائر مین
اللہ کے عدل سے ڈرتا ہے کیونکہ مغفرت مضمون مشیت ہے اور ہمراہ مشیت کے شرط صغیرہ و کبیرہ کی نہین
آئی ہے اور جتنے شرائط توبہ و ارتکاب صغائر مین تشدید و تغلیظ کی ہے سو کچھہ ایجاب وعید کی راہ سے نہین کی
ہے بلکہ وجوب حق الٰہی مین بابت باز رہنے کے نہی سے گناہ کو عظیم سمجہا ہے اور گناہ مین کسی گناہ کو صغیرہ نہین
ٹہیرایا اگر بطور نسبت و اضافت انکا ڈر اتنا زیادہ ہوا کہ گویا وعید انہین کے حق مین آئی ہے اور وعدانکے غیر کیلیے
ف وعید اللہ کا حق ہے بندون پر اور وعدہ بندون کا حق ہے اللہ پر جسکو اوسنے اپنی جان پر واجب کیا ہے
سو اگر اوسنے استیفا اپنے حق کا اور اونکا حق وفا نفرمائے تو یہ بات لائق اوسکے فضل کے نہین ہے حالانکہ وہ اونسے
غنی ہے اور یہ اوسکے محتاج ہین بلکہ لائق فضل یہ ہے کہ اونکے حقوق پورے دیکر اپنے فضل سے اور کچھہ زیادہ انکو
دے **ع** یہ طلب تو اپنی طرف سے ہے اور اودہر سے دیکہئے کیا ملے - بلکہ اپنے حق کو ہبہ کر دے چنانچہ اسی بات
کی خبر اپنی طرف سے دی ہے ان اللہ لا یظلم مثقال ذرۃ وان تک حسنۃ یضاعفہا و یؤت من لدنہ اجرا عظیما
لفظ من لدنہ دلیل ہے اسپر کہ یہ اوسکا تفضل ہے نہ جزا ۱۳ اسپر اجماع ہے کہ جو کچھہ اللہ نے اپنی کتاب مین ذکر
کیا ہے اور جو کچھہ روایات مین حضرت سے آیا ہے دربارہ شفاعت وغیرہ اوس سب کا اقرار کرنا حق ہے پلصراط
ایک پل ہے جو پشت جہنم پر ہوگا اعمال بندون کے ترازو مین تولے جاوینگے اگرچہ کیفیت اوسکی معلوم نہین ہے حضرت
کی مراد پر ایمان لانا چاہئیے جسکے دلمین برابر ایک ذرہ کے ایمان ہوگا وہ بموجب حدیث آگ سے باہر نکلیگا جنت نار
ابدی امر موجود ہین ابد الآباد تک باقی رہینگی اونکو فنا نہین ہے اہل جنت و نار ہی خالد و مخلد و متنعم و معذب رہینگے
نہ نعیم ختم ہو نہ عذاب منقطع عامہ مومنین اپنے ظاہر امور مین ایمان رکہتے ہین سرائر اونکے اللہ کے سپرد ہین ۱۲
وار دار ایمان اسلام ہے اہل وار مومن و مسلمان ہین اہل کبائر بہی مسلمان ہین کیونکہ ایمان و اسلام رکہتے ہین اگرچہ
بسبب فسق کے فاسق ہین اہل قبلہ پر نماز جنازہ پڑہنا چاہیے اور نماز پیچہے ہر نیک و بد کے پڑہنا جائز ہے اور
جمعہ و جماعات و اعیاد واجب ہین ہر مسلمان بے عذر پر ہمراہ ہر امام نیک و بد کے اسیطرح جہاد و حج ہمراہ اوسکے
خلافت حق ہے اور یہ قریش مین چاہیے خلفاء اربعہ متقدم ہین سب پر اور صحابہ و سلف صالح کی اقتدا کرنا چاہیے

اور اوس کی ستائش میں سکوت بہتر ہے یہ تا آخر کچھ اسکے سبب سعی میں قباحت نہیں ہے جسکے لئے حضرت نے
گواہی جنت کی دی ہے وہ جنت میں جائیگا اوسکو عذاب نار نہوگا ولاۃ اگرچہ ظالم ہوں اونپر تلوار لیکر نکلنا بجا نہیں
امر ہی واجب ہے جس سے ہوسکے مگر ہمراہ شفقت و رافت و رفق و لطف و رحمت قول لین کے عذاب قبر و سوال منکر
ونکیر حق ہے حضرت کا معراج میں آسمان ہفتم تک جانا پھر الی ماشاء اللہ تعالی وقت شب کے حالت بیداری میں
ساتھ بدن کے حق ہے رؤیا حق ہے مومنین کیلئے بشارت و انذار و توفیق ہوتی ہے جو کوئی مرا یا مارا گیا وہ اپنی
اجل سے فنا ہوا یہ بات نہیں ہے کہ آجال نے اوسکا اخترام کیا ہو جسطرح کہ معتزلہ کہتے ہیں اطفال مومنین ہمراہ
اپنے آبا کے جنت میں ہونگے اطفال مشرکین میں اختلاف ہے مسح کرنا خفین پر حق ہے حرام رزق ہے
جدال و مراء دین میں اور خصومت قدر میں اور تنازع کرنا اوسمیں درست نہیں ہے الہم و ما علیہم میں مشغول ہونا
اولی تر ہے خصومات فی الدین سے علم کا طلب کرنا افضل اعمال سے ہے مراد علم وقت ہے جو ظاہراً و باطناً اونپر واجب
ہوتا ہے یہ لوگ اللہ کی خلق پر فصیح ہوں یا اعجم سب سے زیادہ مہربان و شفیق ہوتے ہیں اور بہت باذل مال
زاہد و معرض دنیا سے اور بہت زیادہ طلب کرنیوالے سنت و آثار کے اور بڑے حریص اتباع سنن پر انکا اجماع
ہے اسپر کہ جو کچھ اللہ و رسول نے کتاب و سنت میں فرض کیا ہے وہ فرض واجب و حتم لازم ہے حقمین عقلا بالغین
کے اوس سے تخلف کرنا جائز نہیں کسیطرح اوسمیں تفریط کرنیکی گنجایش ہے کسی شخص کو بھی دوست ہو یا دشمن یا
عارف اگرچہ وہ اقصی مراتب اعلی درجات و اشرف مقامات و ارفع منازل کو کیوں نہ پہنچ گیا ہو بندہ کیلئے ایسا
کوئی مقام نہیں ہے کہ اوسمیں آداب شریعت اوس سے ساقط ہوجائیں محظور کو مباح حرام کو حلال کردیتے
یا کسی حلال کو حرام یا کسی فرض کو بغیر عذر و علت کے ساقط سمجھے عذر و علت وہی ہے جسپر مسلمین نے اجماع
کیا ہے اور احکام شریعت ساتھ اوسکے آئے ہیں اور جو شخص اصفی سرا اعلی رتبہ اشرف مقام ہوتا ہے وہی
اجتہاد میں شدید تر اور عمل میں مخلص تر اور کثیر التوقی ہوا کرتا ہے ۱۵ اسپر اجماع ہے کہ افعال سبب
سعادت میں سبب شقاوت سعادت و شقاوت ونکی مشیت الہی سابق ہوچکی ہے اور پہلے سے لکھی گئی
جسطرح کہ حدیث ابن عمر میں آیا ہے ھذا کتاب رب العالمین فیہ اسماء اھل الجنۃ و اسماء آبائہم و قبائلہم ثم اجمل
علی آخرھم فلا یزاد فیھم ولا ینقص منھم ابدا اسیطرح حقمین اہل نار کے فرمایا ہے اور ارشاد کیا ہے
السعید من سعد فی بطن امہ والشقی من شقی فی بطن امہ یہ اعمال کچھ من حیث الاستحقاق موجب ثواب
وعقاب کے نہیں ہیں بلکہ عدل کی راہ سے ہیں اور اللہ کا فضل ایجاب کی راہ سے ہے ۱۶ النعیم جنت انکیلئے

بہت ہیں کہ جنکے لئے اسکیطرف سے جنت بغیر علت کے سابق ہوچکی ہے اور بہت ایسے ہیں کہ جنکے لئے اسکیطرف سے شقاوت بغیر علت کے سبقت کرچکی ہے کما قال ہؤلاء فی الجنۃ ولا ابالی وہؤلاء فی النار ولا ابالی اعمال عباد علامات و امارات ہین اوس سابق پر کما قال صلعم اعملوا فکل میسر لما خلق له ۱۶ کل صوفیہ مجمع ہین اسبات پر کہ اللہ تعالی اعمال پر ثواب دیتا او عقاب کرتا ہے کیونکہ اوسنے عمل صالح پر وعدہ اور عمل بد پر وعید فرائی ہے وعدہ کو پورا کرتا ہے اور وعید کو محقق لانه صادق وخبرہ صدق ۱۷ اونکا اجماع ہے اسبات پر کہ دلیل اللہ پر خود اکیلا اللہ ہے رہی عقل سو وہ ایسی بات ہے کہ عاقل اپنی حاجت مین طرف دلیل کے راہ نکالتا ہے کیونکہ وہ محدث ہے اور محدث دلیل نہین ہوتا مگر اپنی مثل پر ابن عطا نے کہا ہے عامہ نے اللہ کو اوسکی خلق سے پہچانا افلا ینظرون الی الابل کیف خلقت خاصہ نے اوسکو اوسکے کلام و صفات سے پہچانا افلا یتدبرون القرآن ولله الاسماء الحسنى فادعوه بها انبیاء نے خود اوسکو اوسکی ذات سے پہچانا وکذلک اوحینا الیک روحا من امرنا ہان اللہ کو نہین پہچانتا ہے مگر عقل والا اسلئے کہ عقل ایک آلہ ہے واسطے بندے کے جس سے وہ شناخت اشیاء کی کیا کرتا ہے رہی یہ بات کہ معرفت کیا چیز ہے سو جنید رح نے کہا ہے هی وجود جهلك عن قیام علمه معلوم ہوا کہ معرفت و علم مین فرق ہے ۱۸ جنید رح فرماتے ہین کہ روح ایک ایسی شے ہے جسکے علم کے ساتھ اللہ تعالی مختص ہے اسنے کسی شخص کو اپنی خلق مین سے اوسپر آگاہ نہین کیا اور یہ جائز سکے کہ اوسکو موجود کہین اور کوئی عبارت بولنا جائز نہین ہے لقولہ تعالے قل الروح من امر ربی صحیح یہی ہے کہ روح مثل جسد کے مخلوق ہے ابن عطا کہتے ہین اللہ نے ارواح کو قبل اجساد کے بنایا بدلیل قولہ تعالی خلقناکم یعنی الارواح ثم صورناکم یعنی الاجساد ۱۹ جمہور صوفیہ تفضیل رسل سے ملائکہ پر اور تفضیل ملائکہ سے رسل پر ساکت ہین کہتے ہین فضل اوسکو ہے جسکو اللہ نے فضیلت دی ہے یہ کچھہ جوہر و عمل سے نہین ہے عقل و خبر کی راہ سے احد الامرین کو واجب نہین جانتے اور بعض نے رسل کو اور بعض نے ملائکہ کو فضیلت دی اور محمد بن فضل نے کہا کہ سارے ملائکہ افضل ہین سارے مومنین سے اور مومنین مین ایسے بھی ہین جو ملائکہ سے افضل ہین یعنی انبیاء علیهم السلام ۲۰ اسپر اونکا اجماع ہے کہ درمیان رسل کے تفاضل ہے لقولہ تعالے ولقد فضلنا بعض النبیین علی بعض لکن فاضل و مفضول متعین نہین ہین لقولہ صلعم لا تخیروا بین الانبیاء لکن حضرت کا افضل ہونا بموجب حدیث انا سید ولد آدم ولا فخر واجب کہتے ہین ۲۱ انبیاء باجماع جمیع صوفیہ افضل بشر ہین اور بشر مین کوئی ایسا نہین ہے جو کہ فضل مین برابر انبیاء کے ہو نہ صدیق نہ ولی نہ اور کوئی گو کتنا ہی

جلیل القدر عظیم الخطر کیوں نہو انبیاء سے زلات کا ہونا ثابت ہے خواہ وہ بطریق تاویل وخطا ہوں یا سہو وغفلت لیکن وہ صغائر مقرون بتوبہ ہوتے ہیں نہ کبائر کہ وہ سب کبائر سے معصوم ہیں ۲۱ اولیاء سے کرامات ہوتی ہیں یہ بات قرآن حدیث دونوں سے ثابت ہے حضرت کے عہد میں اور بعد آپکے عہد کے بھی ظہور اسکا ہوا اولیاء سے جب کوئی کرامت صادر ہوتی ہے تو اونکا تذلل وخضوع وخشیت وسکنات بڑھ جاتا ہے وہ اسکا شکر بجا لاتے ہیں اللہ کا ذکر زیادہ کرتا ہے غرضکہ انبیاء کیلئے معجزات ہوتے ہیں اولیاء کے لئے کرامات عادتکیلئے تخاد وعات اولیاء کو علم اپنی کرامت کا نہیں ہوتا ہے انبیاء کو معجزہ کا علم پہلے سے ہوتا ہے کیونکہ اولیاء غیر معصوم ہیں اور انبیاء معصوم ہیں بعض نے کہا ولی کو اپنا ولی ہونا معلوم نہیں ہو سکتا ہے اور بعض نے کہا جائز ہے کہ وہ اس امر کا سننا سا ہو علامت ولایت کا کچھ طرف سے حلیہ ظاہر اور خروج من العادۃ کے نہیں ہوتا ہے بلکہ یہ علام سر اثر میں ہوتا ہے جو اللہ کو معلوم ہے ۲۲ ایمان نزدیک جمہور صوفیہ کے قول وعمل ونیت ہے نیت کے معنی تصدیق میں اصل ایمان یہی اقرار زبان ہمراہ تصدیق قلب کے ہے اور فرع اوسکی عمل بالارکان ہے ایمان ظاہر وباطن میں ایک شے ہے اور وہ دل ہے اور ظاہر میں تیار محکم ہیں اسپر اجماع ہے کہ وجوب ایمان کا ظاہر اسمیں رکھے وجوب کے باطنا ہے اور وہ اقرار ہے کہتے ہیں کہ ایمان بڑھتا گھٹتا ہے جنید وسہل نے کہا کہ تصدیق بڑھتی گھٹتی نہیں ہے اگر گھٹتی تو پھر بندہ ایمان سے نکل جائے کیونکہ وہ تصدیق ہے اللہ کے اعتبار رموز عیک اوسمیں ادنیٰ شک کفر ہوتا ہے اور زیادتی ایمان کی طرف سے قوت ویقین کے ہوتی ہے ان زبان کا اقرار نہ بڑھی نہ گھٹی اور عمل بالارکان زائد وناقص ہوتا ہے **ف** بعض نے کہا جس مومن نے اقرار کیا تصدیق کی فرائض بجالایا منہیات سے باز رہا وہ اللہ کے عذاب سے امن میں ہے اور جسنے یہ کچھ کیا وہ مخلد فی النار ہے اور جسنے باوجود اقرار وتصدیق کے اعمال میں تقصیر کی جائز ہے کہ وہ معذب غیر مخلد ہو سو روشن ہے تو اسمیں لیکن مذہب اصول نہیں ہے تو اسکا اسم ناقص غیر کامل ہوا اور جسنے کچھ بجا لایا اوسکا اسم تام غیر ناقص ہے اسلئے یہ بات ٹھیری کہ نقصان اسکا سبب نقصان ایمانکے ہوا اور تمام اسکا سبب تمام ایمانکے ہو حضرت نے حق میں قاصری الولحب کے کہا ہے کہ وہ ضعیف الایمان ہے چنانچہ دربارہ انکار منکر بالقلب کے فرمایا ہے کہ ذلک اضعف الایمان معلوم ہوا کہ ایمان باطن کا بدون ایمان ظاہر کے ضعیف ہوتا ہے اور کسی جگہ ایمان کو کامل ٹھیرایا ہے جیسے اکمل المؤمنین ایمانا احسنہم خلقا اخلاق ظاہر وباطن دونوں میں ہوتے ہیں سو جسکو عام ہے اوسکو وصف بالکمال کیا ہے اور جسکو عام نہیں ہے اوسکو وصف بالضعف کیا ہے اور بعض نے کہا کمی وبیشی ایمان کی کچھ طرف سے عین کے نہیں ہے بلکہ جہت کی طرف سے ہے جو رقت وحسن وقوت سے زیادت ہوتی ہے اور

انکی کمی سے نقصان ہوتا ہے حضرت نے فرمایا مردون مین بہت کامل ہوئے اور عورتون مین فقط چار ہی عورتین کامل
ہوئین سو کچہ ساری عورتین عیان کی راہ سے ناقص نہین ہین بلکہ صفت کی طرف سے حضرت نے نسا رکو ناقص العقل
والدین فرمایا ہے بعض کبرا نے کہا ہے ایمان طرف سے اللہ کے ہے نہ زیادہ ہو نہ کم اور طرف سے انبیا رکے زیادہ ہوتا ہے
نہ کم اور طرف سے غیر انبیا رکے زیادہ اور کم دونون ہوتا ہے ۲۴ ارکان ایمان کے چار ہین توحید بلا حد اور ذکر
بلا بت یعنی قطع اور حال بلا نعت اور وجد بلا وقت حال بلا نعت کے یہ معنی ہین کہ جس حال رفیع کو بیان کرے اسکے
ساتہ موصوف ہو اور وجد بلا وقت کے یہ معنی ہین کہ ہر وقت مین مشاہدہ حق کرے نہ یہ کہ ایک وقت مین مشاہد ہو اور
دوسرے وقت مین مشاہد نہو ۲۴ اسلام عام ہے اور ایمان خاص اور بعض نے کہا دونون ایک ہین کسی نے کہا اسلام
ظاہر ہے ایمان باطن ہے بعض نے کہا اسلام تحقیق ایمان ہے اور ایمان تصدیق اسلام بعض نے کہا ایمان تحقیق و تصدیق
ہے اور اسلام خضوع و انقیاد انتہی مین کہتا ہون حدیث صحیح مین وصف اسلام و ایمان و احسان کا جدا جدا آیا ہے
وہی ٹہیک ہے جس بات کا تفرقہ و فیصلہ خود شارع نے کر دیا ہے ہمکو اسمین خوض زائد کرنا کچہ ضرور نہین ہے ۲۵
قول صوفیہ رحمہم اللہ تعالے کا دربارہ مذاہب شریعت یہ ہے کہ اپنے لئے احوط و اوثق کو امر مختلف فیہ فقہا رمین
اخذ کرتے ہین اور مہما امکن اجماع فریقین پر چلتے ہین اور اختلاف فقہا رکو صواب جانتے ہین اور کوئی انمین سے دوسرے پر
اعتراض نہین کرتا انکے نزدیک ہر مجتہد مصیب ہے اور جس شخص نے ایک مذہب کا شرع مین اعتقاد کیا ہے اور وہ انکے
نزدیک اسکی صحیح ہوا اسطور پر کہ مثل اسکا بدلالت کتاب و سنت صحیح ہوتا ہے اور وہ شخص اہل استنباط بہی ہے تو
تو وہ اعتقاد مذکور مین مصیب ہے اور جو شخص کہ اہل اجتہاد سے نہین ہے تو وہ قول مفتی کا اخذ کرے جس کسی فقیہ
کو اسکا اہل علم جانتا ہو تو یہ قول مفتی کا اسکے لئے حجت ہے انتہی مگر اسمین تامل ہے ۲۶ انکا اجماع ہے اس
بات پر کہ تعجیل نماز کی ہمراہ یقین کے وقت پر افضل ہے اور جمیع مفروضات کو وقت وجوب کے عجالۃً ادا کرے تقصیر و
تاخیر و تفریط روا نرکہے مگر عذر سے اور سفر مین نماز کو قصر کرے اور جو شخص ہمیشہ سفر مین رہے اور اسکا کوئی
مقر نہو تو وہ پوری نماز پڑہا کرے اور افطار کرنا روزہ کا سفر مین اور روزہ رکہنا دونون جائز ہین استطاعت
حج کی نزدیک انکے امکان ہے کسی وجہ سے کیون نہو یہ لوگ فقط زاد و راحلہ کو شرط نہین کرتے ابن عطا نے
کہا ہے استطاعت دو طرح پر ہے حال و مال فمن لم یکن له حال تقله فمال یبلغه ۲۷ اباحت مکاسب پر
حرف و تجارات و حرث وغیر ذلک سے جسکو شریعت نے مباح کیا ہے انکا اجماع ہے لکن ساتہ تیقظ و تثبت و تحرز
کے شبہات سے اور یہ حرفہ اسلئے کرے کہ عمل پر مدد ملے طمع کا مادہ قطع ہو اور غیر کو فائدہ پہنچے ہمسایہ پر

مہربانی کرتے ہیں پیشہ کرنا نزدیک ایک اوس شخص کیلئے واجب ہے جسکا فرض نفقہ اسکے ساتھ لگا ہوا ہے جنپر لیتو
ہین کسب ایک عمل متقرب الی الحضرت ہے سو جتنا نوافل مین مشغول ہونا مندوب ہے اوتنا ہی اسمین مشغول کرے یہ بحال
کہ جلب رزق و جز شغف اسی مین ہے پس بس آور مجرد آدمی کیلئے کسب کرنا مباح ہے کچھ بیشہ واجب نہین
ہے اور نہ قادح توکل مباح ہے دین مین مگر اشتغال ساتھ وظائف حق کے اولی و احق ہے اور اوس عرش
اوس نے وقت صحت توکل ثقت باللہ کے توجب ہے سہل نے کہا توکل والے محض اتباع سنت کیلئے کسب
کرتے ہیں اور غیر متوکل واسطے تعاون کے صاحب تعرف فرماتے ہین هذا ما حققناه وصح عندنا من
مذاهب القوم من اقاویلهم فی کتبهم وما سمعناه من الثقات ممن عرفت اصولهم وتحقق فی
مذاهبهم ولا حول ولا قوة الا بالله العلی العظیم انتهی حاصله

فصل بیان مین عقیدہ شیخ محی الدین ابن عربی رح کی جو کتاب فتوحات اور کتاب الیواقیت والجواہر تالیف شیخ عبدالوہاب

ہر مومن کو لائق ہے کہ اپنے عقیدہ کی تصریح کرے اور سبکے سامنے پکار کر کہدے کہ میرا اعتقاد یہ ہے اگر وہ اعتقاد
صحیح ہوگا تو وہ لوگ پاس اللہ کے اوس اعتقاد کی گواہی واسطے اسکے دینگے اور اگر یہ اعتقاد اور طرح پر ہوگا تو اسکا
فساد ظاہر کر دینگے تاکہ وہ اوس سے توبہ کرے دیکھو ہود علیہ السلام نے اپنی قوم کو اپنا گواہ مقرر کیا تھا حالانکہ
وہ لوگ مشرک تھے اونکو اپنی حال پر اپنی برات کا شرک اللہ سے اور اپنے اقرار بالوحدانیت کا گواہ ٹھیرایا تھا اسلئے
کہ اونکو یہ بات معلوم تھی کہ اللہ تعالے جہان والوں کو اپنے سامنے کھڑا کرکے اوس موقف عظیم ہولناک مین ایسے
سوال کریگا اور ہر گواہ کو اپنی گواہی ادا کرنا پڑیگا اور ہر امین اپنی امانت ادا کریگا اور مومنون کیلئے ہر سامع اپنی
گواہی دیگا یہانتک کہ کفار بھی گواہی دینگے لہذا شیطان وقت سماع اذان کے پشت پھیر کر گوز کرتا ہوا بھاگتا ہے
تاکہ اذان مومنون کو سنے اور اسکے لئے گواہی دینا نہ پڑے اور جملہ اون لوگون کے نہ ٹھیرے جو ساعی ازسکی
سعادت مین ہین یہ شیطان لعنہ اللہ تمام لوگوں کا دشمن اور عدو محض ہے وہ کب ہماری بھلائی و بہتری چاہتا
ہے سو جب تمکو چارہ ہماری بات سے تو یہ ہے کہ جس بات پر تونے اوسکو گواہ ٹھیرایا ہے تو وہ اوسکی گواہی
دے کیونکہ اوس مشہد حق مین یہ بات سچ سچ ہوگی تو پھر گواہی دینا تیرے یار و دوست کا جو تیرا ہم مذہب اور
اچھا آدمی ہے تجھکو چاہئے کہ تو اوسکو اس دار دنیا مین اپنے نفس پر وحدانیت و ایمان کا گواہ کرلے سواے

میرے اخوان واحباب مین تمکو گواہ کرتا ہون اسبات پر کہ جیسا اللہ تعالےٰ نے اور ملائکہ اور انبیار کو اور ان حاضرین
کو جو اسدم حاضر ہین یا جو کوئی اسوقت میری بات کو سنتا ہے گواہ کیا ہے اسبات پر کہ مین بطور جزم اپنے
دل سے یہ کہتا ہون کہ اللہ تعالی واحد ہے کوئی اوسکا ثانی نہین ہے وہ منزہ ہے صاحبہ ولد سے مالک
ہے کوئی اوسکا شریک نہین ہے ملک ہے کوئی اوسکا وزیر نہین ہے صانع ہے کوئی مدبر اوسکے ہمراہ
نہین ہے اپنی ذات سے موجود ہے کسی موجد کا جو اوسکو ایجاد کرے محتاج نہین ہے بلکہ ہر موجود جو اوسکے
سوا ہے وہ اپنے وجود مین اوسکا محتاج ہے غرضکہ سارا جہان اللہ کے سبب سے موجود ہے اور اللہ تعالی اپنی
ذات سے موجود ہے اللہ کے وجود کا نہ آغاز ہے نہ اوسکی بقا کا انجام بلکہ اوسکی ہستی استمراری دائمی مطلق ہے
وہ اپنے نفس سے قائم ہے نہ جوہر متحیز ہے کہ اوسکے لئے اندازہ مکان کا کیا جائے نہ عرض ہے کہ بقا اوسپر
محال ٹہیرے نہ جسم ہے کہ اوسکے لئے جہت اور مقابل ہو وہ تو مقدس ہے جہات و اقطار سے مرئی ہے
دلون اور ابصار سے یعنی دنیا و آخرت مین عرش پر مستوی ہے جسطرح کہ اوسنے فرمایا ہے اور جس معنی
کا اوسنے ارادہ کیا ہے جسطرح کہ عرش اور جسکو وہ حاوی ہے سات اوسکے مستوی ہے آخرت و اولی اوسیکے
لئے ہے اوسکے لئے نہ مثل معقول ہے اور نہ عقول اوسپر دلیل ہین زمانہ اوسکو محدود نہین کرسکتا اور نہ
مکان اوسکو اپنے اندر لے سکتا ہے بلکہ وہ تہا اور مکان نتہا وھو الآن علی ما علیہ کان یعنی اب بہی
جون کا تون ہے اوسی نے تمکن و مکان پیدا کیا زمان کو بنایا اور کہا مین وہ واحد حی ہون جسکو حفظ مخلوقات
نہین تہکاتا اور نہ اوسکیطرف کوئی ایسی صفت مخلوقات جسپر وہ نہ تہا رجوع کرتی ہے وہ اس سے برتر ہے
کہ حوادث اوسمین حلول کرین یا وہ حوادث مین حال ہو یا حوادث اوس سے پہلے ہون یا وہ بعد حوادث کے
ہو بلکہ وہ تہا اور کوئی شے نتہی کیونکہ قبل بعد جینے مین زمان کے جسکو اوسنے ابداع کیا ہے وہ ایسا قیوم ہے
کہ ہوتا نہین ہے اور ایسا قہار ہے کہ اوسکا کوئی کچہہ نہین کرسکتا لیس کمثلہ شیٔ وھو السمیع البصیر
عرش کو پیدا کرکے استوار کی ایک حد ٹہیرائی اور کرسی بنا کر اوسکو آسمان زمین کی سعت دی لوح محفوظ و
قلم اعلی کو اختراع کیا اور اوسکو جاری کرکے مطابق اپنے علم کے حقمین خلق کے فصل و قضا کے دن تک کاتب
بنایا سارے جہان کو بغیر مثال سابق کے اختراع کیا خلق کو پیدا کیا اوسکو خلیفہ ٹہیرایا روح کو اوسکے بدنون
کے اوتارا امانت دار کیا پہر اون بدنون کو جنمین یہ روحین اوتاری گئی ہین زمین کا خلیفہ مقرر کیا اور جو کچہہ
آسمانون اور زمین مین ہے اوس سبکو مسخر اون خلفار کا ٹہیرایا یہ سب اوسیکی طرف سے ہے وہ قائم

ہے ایک ذرہ حرکت نہین کرسکتا مگر اوسکے حکم سے کل خلق کو بنا یا بغیر اسکے کہ اوسکو کچھ حاجت خلق کی تہا
یا کسی نے اوسکا پیدا کرنا اوسپر واجب کیا ہو لیکن اوسکا علم سابق تہا تو اوس معلوم کو پیدا کرنا ضرور
تہا فہو الاول والآخر والظاہر والباطن وہو علی کل شیٔ قدیر اوسکا علم ہر شے کو محیط ہے اور ہر عدد
کا محصی ہے وہ عالم ہے ہر راز اور امر پوشیدہ تر کا آنکہہ کے اشارہ کو اور جی کے اندر کی بات کو جانتا ہے
اور کیونکر وہ اوس شے کو جسے اوسنے پیدا کیا ہے نجانیگا الا یعلم من خلق وہو اللطیف الخبیر اشیا
نہ تہی مگر اوسکو علم اون کا حاصل تہا پہر اوسی علم کے بموجب اونکو ایجاد کیا غرضکہ وہ ہمیشہ سے عالم اشیا رہا
کچہ اشیا کے موجود ہونے پر کوئی علم جدید اوسکو نہین لگا ساری اشیا کا اتقان و احکام اور اونپر حکمرانی
کرنا اوسکے علم سے ہے جسکو چاہا اوسکو اونپر حاکم کیا جسطرح کہ وہ عالم کلیات علی الاطلاق ہے اسیطرح وہ
عالم جزئیات بہی ہے باجماع اہل نظر صحیح وہی عالم غیب و شہادت ہے فتعالی اللہ عما یشرکون فعال لما
یرید ارادہ کرنیوالا کائنات کا عالم غیب و شہادت مین ہی ہے اوسکی قدرت کسی شے کے ایجاد سے متعلق
نہین ہوئی جب تک کہ اوسنے ارادہ نہین کیا جسطرح کہ اوسنے ارادہ نہین کیا جبتک کہ اوسکو جان نہین لیا کیونکہ
عقل مین یہ بات محال ہے کہ جس چیز کو نجانے اوسکا ارادہ کرے یا مختار ترک فعل ہو مرید نہو غیر مراد کا
فاعل ہو جسطرح کہ یہ بات محال ہے کہ یہ حقائق بغیر حی قیوم کے پائی جائین یا یہ صفات بغیر ایک ذات کے جو
موصوف بالمذکور ہے قائم رہ سکین وجود مین کوئی طاعت یا معصیت ربح یا نقصان عبد یا حر برد یا حر
حیات یا موت حصول یا فوت نہار یا لیل اعتدال یا میل بر یا بحر نفع یا ضر شفع یا وتر جوہر یا عرض صحت
یا مرض فرح یا ترح روح یا شبح ظلام یا ضیا ارض یا سما ترکیب یا تحلیل کثیر یا قلیل غداۃ یا اصیل بیاض
یا سواد سہار یا رقاد ظاہر یا باطن متحرک یا ساکن یابس یا رطب قشر یا لب نہین ہے اسیطرح نہ کوئی شے
متضاد یا مختلف یا متماثل ہے لیکن وہ مراد حق تعالے ہے اور کیونکر وہ اوسکی مراد نہو حالانکہ اوسی نے
اوسکو ایجاد کیا ہے کہین یہ ہوسکتا ہے کہ جو مراد نہو وہ مختار پایا جائے لا راد لامرہ ولا معقب لحکمہ یوتی
الملک من یشاء وینزع الملک ممن یشاء ویعز من یشاء ویذل من یشاء ویہدی من یشاء
ویضل من یشاء ماشاء اللہ کان ومالم یشالم یکن اگر سارے خلائق مجتمع ہو کہ کسی شے کا ارادہ کرے جو
مراد حدا نہین ہے تو نہین کرسکتے یا کوئی ایسی شے کرے کہ جسکا ایجاد کا اللہ نے ارادہ نہین کیا ہے یا نفاذ
ارادہ کے کچھ کرنا چاہے تو ہرگز نہین کرسکتے اونکو یہ استطاعت نہین ہے اور نہ اللہ نے اونکو اسکی

امر کی قدرت دی ہے کفر و ایمان و طاعت و عصیان سب اوسکی مشیت و حکم و ارادہ سے ہے اللہ تعالے
ہمیشہ سے موصوف ہے ساتھ اس ارادہ کے اور عالم تہا معدوم کا پہر اوسنے عالم کو بلا تفکر و تدبر ایجاد کیا
وہ جاہل نہ تہا کہ تدبر و تفکر سے اوسکو علم مجہول حاصل ہوتا جل و علا عن ذلک بلکہ اوسنے اوسی علم سابق
کی بنیاد اور تعیین ارادہ منزہ ازلیہ پر عالم کو مع زمان و مکان و اکوان و الوان کے ایجاد کیا سو علی الحقیقت وجود
مین کوئی مریجز اس ذات پاک کے موجود نہین ہے کیونکہ قائل ہے قول کا وما تشاؤن الا ان یشاء
اللہ وہی ہے اللہ نے جسطرح جانا حکم کیا جو ارادہ کیا خاص کیا مقدر کرکے ایجاد کیا وہ سنتا دیکہتا ہر
ہر متحرک و ساکن و ناطق کو جو کہ عالم اسفل سے لیکر تا عالم اعلی ہے نہ بُعد اوسکی سمع کو حاجب ہو کیونکہ وہ قریب ہے
اور نہ قرب اوسکی بصر کو محجوب کرے کیونکہ وہ بعید ہے جی کی بات جی ہی کے اندر سنتا ہے اور وقت لمس
کے صوت ملامست خفیہ کو سماعت کرتا ہے سیاہی کو اندہیرے مین پانی کو اندر پانی کے دیکہتا ہے نہ امتزاج
اوسکو حاجب ہو اور نہ ظلمات اور نہ انوار مانع وہی ہے سنتا دیکہتا اوسنے تکلم کیا لیکن نہ خاموشی متقدم
سے اور نہ سکوت متوہم سے یہ کلام اوسکا قدیم ازلی ہے مثل سائر صفات علم و ارادہ و قدرت کے موسی
علیہ السلام وغیرہم سے بات کی اوسکا نام تنزیل زبور و توریت انجیل فرقان رکہا بغیر کسی تشبیہ و تکییف کے
اوسکا کلام بغیر لہات و لسان ہے جسطرح کہ اوسکا سمع بغیر صماخ آذان ہے یا جسطرح کہ بصر اوسکی بغیر حدقہ و جفان
ہے یا جیسے کہ ارادہ اوسکا بغیر قلب جنان ہے یا جیسے کہ علم اوسکا بغیر اضطرار و نظر کرنے کے برہان مین ہے
یا جیسے حیات اوسکی بغیر بخار تجویف قلب کے ہے جو کہ امتزاج ارکان سے حادث ہوتا ہے اوسکی ذات نہ
زیادت کو قبول کرے نہ نقصان کو وہ پاک ذات عظیم السلطان عمیم الاحسان جسیم الامتنان ہے جو کچہہ اوسکے
سوا ہے وہ اوسکے وجود سے فائض ہوا ہے اوسکا فضل و عدل باسط و قابض ہے جب جہان کو ایجاد
و اختراع کیا تو اوسکی صنع کو کامل و بدیع بنایا اوسکا کوئی شریک اوسکے ملک مین یا مدبر اوسکے امر مین نہین
ہے اگر انعام کرے اور نعمت دے تو یہ اوسکا فضل ہے اور اگر ستانے اور عذاب کرے تو یہ اوسکا عدل ہے
اوسکے ملک مین کسی غیر کا کچہہ تصرف نہین ہے کہ اوسکو طرف جور و حیف کے منسوب کرین نہ سوا اوسکے کسی اور
کا اوسپر حکم چلتا ہے کہ وہ متصف بجزع و خوف ٹہیرے جو کچہہ اوسکے سوا ہے وہ زیر سلطان قہر خدا ہے اسکو
ارادہ و امر سے متصرف ہے نفوس مکلفین میں الہام تقوی و فجور کا کرنیوالا وہی ہے پہر جسکی سیئات سے
چاہے درگزر فرمائے اور جسکو چاہے پکڑ لے خواہ یہان خواہ دن نشور کے اوسکا عدل نہ اوسکے فضل مین

حکم کیا اور سارا اوسکے فعل و درسکے بدل میں حکمراں ہو تا ہم کو دو وقت میں بھلا ادراک نیکی کے دو مرتبہ سکھ
فرمایا فلا صلی لہ ولا ابالی و مولا لا اسأل ولا ابالی کسی بہتر میں سے اوسمہ وہاں کہا اوس نے کیا کیونکہ
اوس وقت اول کوئی موجود نہ تہا وہی خود موجود تہا سو سبہہ تعریف اسکو قرآن کے بیچ ایک قصہ رہا ہے
ہے دوسرا قبضہ مر یاسہ تالاب سے آسمہ ایک گرجا ہتا کہ سارا جہاں سعادتمند ہو تو ایسا ہی ہوتا اور اگر چاہتا
کہ تمام عالم بدبخت ہو تو ویسا ہی ہوتا یہ سب اوسکی شان تہی لیکن اوسنے اس طرح پر چاہا کہ کوئی خلق پیدا ہو کر
اوسے جانا کہ کوئی شقی اور سعادتمند کوئی سعید پیدا ہوا اور سعادت میں اب کوئی رستہ طرف بدلنا اوسکے حکم کے
نہیں ہے چنانچہ فرمایا ہے یا نج مارین ہیں پر پچاس نماز دل کے میں ما یبدل القول لدی وما انا بظلام
للعبید کیونکہ ملک میں سیدا ہی تصرف ہے اور میری ہی مشیت جاری ہے اسکی حقیقت سو اگر کہیں
سہو و دل کی ادمی میں انکار و صائر کا اوسپر گہرہ نہیں ہوتا مگر لشکر و رحمت الہی اور خود رحمانی کے
حس بہرہ پر اوسکی عنایت ہوتی ہے اور حضرت شہادت میں ویسکے گئے یہ امر سابق ہو چکا ہے وسیکو
سو مو ہبت ملی ہے جسوقت الوہیت نے یہ تقسیم کی تہی اوسکو معلوم تہا یہ دقائق قدیم میں اوسکے سوا
کوئی فاعل نہیں ہے اور نہ کوئی موجود ہے مگر وہی ایک اللہ ہی ہے تمکو اور تمہارے اعمال کو
پیدا کیا اور اس سے سوال اوسکے فعل کا نہیں کیا جاتا بلکہ مسئول یہی خلق ہے حجت بالغہ اوسیکے لئے ہے
وہ چاہے تو تم سب کو راہ پر لگا دے **ف** جیسے جسطرح اللہ اور ملائکہ اور اوسکی ساری خلق کو اور تمکو
نفس پر اپنی توحید کا گواہ ٹہیرایا ہے اسیطرح میں اللہ اور ملائکہ اور ساری خلق کو اور تمکو اپنے نفس پر اسی
توحید اور ایمان لانیکا اللہ کے مصطفے و مختار مجتبی پر گواہ کرتا ہوں وہ ہمارے سید و مولی محمد صلعم ہیں
جنکو اللہ نے سب لوگوں کیطرف بشیر و نذیر اور داعی الی اللہ باذن سے اور سراج منیر ٹہیرا کر بہیجا ہے
حضرت پر جو کچھ اللہ کیطرف سے اترا تہا وہ اونہوں نے پہنچا دیا امانت ادا کر دی امت کی خیر خواہی کی
حجۃ الوداع میں کہڑے ہو کر سامنے تمام حاضرین کو خطبہ سنایا تذکیر فرمائی تحذیر کی وعدہ وعید سنائے
انذار و اعذار کیا اس تذکیر کے ساتہہ کسیکو خاص نہیں کیا یہ تذکیر اول احد سے ہی پہر کہا الا ہل بلغت
سب نے کہا ہاں فرمایا اللہم اشہد میں ایمان لایا اوسپر جو حضرت لائے ہیں خواہ مجہے وہ معلوم ہے یا نہیں منجملہ
اوسکے جو حضرت لائے ایک یہ بات ہے کہ موت ایک اجل مسمی ہے ہر ایک جاندار کے حق آتی ہے تو دیر نہیں
کرتی سو مجکو ہمیشہ اس بات پر ایمان ہے اسمیں کچہہ شک شبہ نہیں ہے جسطرح کہ میں اس بات پر ہی ایمان لایا ہوں

اور ہمنے اقرار کیا ہے کہ سوال فتانان قبر کا حق ہے اور عذاب قبر حق ہے اور بعث احساد کا قبور سے حق ہے اور عرض ہونا اسپر حق ہے اور جنت حق ہے اور نار حق ہے اور میزان حق ہے اور حوض حق ہے اور اوڑنا صحائف اعمال کا حق ہے اور صراط حق ہے اور ایک فریق کا جنت مین اور ایک فریق کا دوزخ مین جانا حق ہے اور کرب وسدن کا ایک گروہ پر حق ہے اور ایک گروہ کو حزن مین نڈالنا فزع اکبر کا حق ہے اور شفاعت ملائک وانبیاء ومومنین شفاعت ارحم الراحمین کی حق ہے ایک جماعت مومنین کی اہل کبائر سے جہنم مین جائیگی پہر شفاعت سے باہر آئیگی یہ سب حق ہے اور ہمیشہ رہنا مومنون کا نعیم مقیم مین اور ہمیشہ رہنا کفار کی اور اہل نفاق کی عذاب الیم مین حق ہے اور جو کچہہ کتب مین آیا ہے اور رسل لائے ہین علم ہوا یا جہل وہ حق ہے یہ شہادت میری میرے نفس پر امانت ہے پاس ہر اوس شخص کے جسکے پاس یہ پہنچی ہے وہ اس امانت کو وقت سوال کے اداکرے جہان کہین ہو اللہ تعالی ہمکو اور تمکو اس ایمان سے نفع دے اور ہمکو اسپر وقت انتقال کے طرف دار حیوان کے ثابت رکہے اور دار کرامت و رضوان کے گہر مین ہمکو داخل کرے اور درمیان ہمارے اور اوس گہر کے حائل ہو جن گہر والون کے سرابیل قطران ہونگے اور ہمکو اوس عصابہ مین کرے جسنے کتب اپنی کو ایمان کے ساتہہ لیا ہے اور وہ حوض سے سیراب ہوکر پہر لپیٹے اور اوسکی ترازو بہاری ہوگئی ہے اور اوسکے پاؤن صراط پر جمے رہے وہی ہے منعم محسان انتہی اسکے بعد شعرانی رح نے ہر جملہ عقیدہ دلائل سمعیہ شرعیہ سے ساتہہ بسط لایق وتقریر فائق کے ثابت کیا ہے اور علماء اولیاء کے اقوال اوسکی تائید مین نقل کئے ہین ان عقائد مین وہ مسائل اتحاد وغیرہ جنپر نقاد کیا گیا ہے مذکور نہین ہوے اسلئے کہ شعرانی رح نے اونکو کتاب فتوحات مین طرف سے حساد شیخ کے مدسوس بتایا ہے بنیاد تکفیر کی اونہین مسائل پر ہے ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ حضرت شیخ امام ولی اللہ ہین کسی مسلمان کو اونکی تکفیر کرنا نہین پہنچتا اور جس کسی عالم باللہ نے اونکی تکفیر کی ہے وہ تکفیر درحقیقت اونکی نہین ہے بلکہ مرجع اوسکا وہ کلمات ہین جنکہ بظاہر شرع سے مخالفت رکہتے ہین سو تفوہ وتکلم کرنا شیخ کا ساتہہ اون کلمات کے سخت مستبعد ہے اگرچہ حالت سکر ہی مین کیون نہو یا وہ عبارات ماول ہین اور ہر شخص کو قدرت تاویل کی حاصل نہین ہوتی ہے ہمارے شیخ امام محمد بن علی شوکانی رح پہلے حق مین شیخ کے منکر تہے پہر چالیس برس کے بعد رجوع کیا اور کہا کہ اونکے بعض الفاظ محتمل وماول ہین اور تکفیر کو ترک کیا والحمد للہ

ف شیخ نے فتوحات مکیہ مین لکہا ہے اجماع المحققین علی ان من شرط الکامل

ان لایکون عنده شطح عن ظاهر الشریعة ابدا بل یری ان من الواجب علیه ان یحق الحق و یبطل
الباطل ویمیل علی الخروج من خلاف العلماء ما امکن انتہی بلفظہ شعرانی رح فرماتے ہیں کہ پھر بعض سیاحت کرنے
ومن ناقل ونصہ عرفت ان جمیع المواضع التی فیہا شطح فی کتبہ مدسوسة علیہ لاسیما کتاب
الفتوحات المکیة فانہ وضعہ فی حال کمالہ بیقین وقد فرغ منہ قبل موتہ بنحو ثلث سنین ویقرئہ
ما قالہ فی الفتوحات المکیة فی مواضع کثیرة من ان الشطح کلہ رعونة نفس لا یصدر قط من محقق
ویقرئہ قولہ ایضا فی مواضع من اراد ان لا یضل فلا یرم میزان الشریعة من یدہ طرفة عین
بل یستصحبہا لیلا ونہارا عند کل قول وفعل واعتقاد انتہی میں کہتا ہوں مجدد الف ثانی شیخ احمد
سرہندی رح نے مکتوبات میں کئی جگہ شیخ ابن عربی پر انتقاد کیا ہے کما سیاتی معلوم ہوتا ہے کہ
شیخ مجدد کو اطلاع کلام شعرانی رح پر نہیں ہوئی ورنہ وہ ان عقائد کو جنپر انتقاد کیا ہے مدسوس
سمجھ لیتے واللہ اعلم اسکے بعد شعرانی فرماتے ہیں وبالجملة فلا یحل مطالعتہ الا
الخاص الا العالم الکامل ومن سلک طریق القوم واما من لم یکن واحدا من هذین الرجلین فلا ینبغی
لہ مطالعة شیء من ذلک خوفا علیہ من ادخال الشبہ التی لا یکاد الفطن یخرج منہا فضلا عن غیر الفطن ولکن
من شان النفس کثرة الفضول ومحبة الخوض فیما لا یعنیہا وقد اجمع اہل الحق علی وجوب تاویل احادیث
الصفات کحدیث ینزل ربنا الی سماء الدنیا وخالف فی ذلک الکرامیة المجسمة والحشویة المشبہة
فمنعوا تاویلہا وحملوہا علی الوجہ المستحیل فی حقہ تعالی من التشبیہ والتکییف حتی ان
بعضہم کان علی المنبر فنزل درجا منہ وقال ینزل ربکم عن کرسیہ الی سماء الدنیا کنزولی من منبری ہذا
وہذا جہل لیس فوقہ جہل وکل ہؤلاء محجوجون بالکتاب والسنة ودلائل العقول واذا تعددت وجوہ
الحمل لآیات الصفات وجب الاخذ بالوجہ الراجح عند الشیخ ابی الحسن الاشعری لقولہ تعالی فاعتبروا یا اولی
الابصار ولقولہ تعالی فبشر عباد الذین یستمعون القول فیتبعون احسنہ وذہب سفیان الثوری
والاوزاعی وغیرہما الی نہ بطرح التشبیہ والتکییف وتعقب عن تعیین وجہ من وجوہ التاویل انتہی
میں کہتا ہوں کہ مراد شعرانی رح کی وجوب تاویل سے نفی تشبیہ وتکییف ہے نہ اور کچھ چنانچہ قول کرامیہ
وحشویہ کا ذکر کرنا قرینہ صحیحہ ہے اس مراد پر اور مذہب سلف دربارہ صفات وہی ہے جو سفیان وغیرہ سے
اسکو نقل کیا ہے سارے اہل حدیث اسی طریق پر گذرے ہیں اور قول اشعری مرجوح ہے اور اہل بدع جو کبھی

اہل سنت کو حشویہ کہدیتے ہین یہ اونکی بستطالت ہے اہل حق پر پہر شعرانی رح نے فرمایا ہے
قلت وقد اختصرت الفتوحات المکیۃ وحذفت منہا کل ما یخالف ظاہر الشریعۃ فلما اخبرت
بانہم دسوا فی کتب الشیخ ما یوہم الحلول والاتحاد ورد علی الشیخ شمس الدین المدنی بنسخۃ
فی الفتوحات التی قابلہا علی خط الشیخ بقونیۃ فلم اجد فیہا شیئا من ذلک
الذی حذفتہ ففرحت بذلک غایۃ الفرح فالحمد للہ علی ذلک
انتہی مین کہتا ہون مینے مطالعہ کتاب فتوحات مکیہ کا کیا مواضع بسیار مین تحریض اتباع سنت و ترک تقلید
پر پائی اور اعتقاد مین مطابقت اہل حدیث کی معلوم پائی یہ دلیل واضح ہے اس بات پر کہ مسائل اتحاد و حلول
و نحو ہما مدسوس ہین کتاب مذکور مین ورنہ پہر حث علی الاتباع کیون ہے -

فصل بیان مین مذہب و عقائد اہل سنت کے مطابق کتاب غنیۃ الطالبین

معرفت صانع عز و جل کی مطابق آیات و دلالات کے برو جہ اختصار یہ ہے کہ انسان یہ بات جانے اور یقین
کرے کہ صانع عالم واحد احد فرد صمد ہے لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد لیس کمثلہ
شیء وھو السمیع البصیر ۵ نہ کوئی اوسکا شبیہ و نظیر ہے اور نہ کوئی عون و شریک اور نہ کوئی
ظہیر و وزیر اور نہ کوئی ند و مشیر وہ نہ جسم مسوس ہے اور نہ جوہر محسوس اور نہ عرض اور نہ ذی ترکیب اور نہ
ذی آلہ و تالیف و ماہیت و تحدید وہی رافع سما اور واضع ارض ہے نہ کوئی طبیعت ہے طبائع مین سے
اور نہ کوئی طالع ہے طوالع مین سے نہ ظلمت ہے کہ ظاہر ہو نہ نور ہے کہ باہر ہو حاضر اشیا ہے علم سے
اور شاہد کائنات ہے بغیر مماست کے عزیز قاہر حاکم راحم غافر ساتر معز ناصر رؤف خالق فاطر اول آخر ظاہر
باطن فرد معبود حی لا یموت ازلی لا یفوت ابدی الملکوت سرمدی الجبروت ہے قیوم ہے سوتا نہین عزیز
ہے اوسپر کوئی جور نہین کرتا منیع ہے اوسکا کوئی قصد نہین کرسکتا اوسکے لئے اسما عظام و مواہب کرام
ہین اوسنے ساری خلق پر حکم فنا کا کیا ہے اور فرمایا ہے کل من علیہا فان ویبقی وجہ ربک ذو الجلال
والاکرام وہ جہت علو مین مستوی ہے عرش پر محتوی ہے ملک پر اوسکا علم محیط اشیا ہے کلم طیب و
عمل صالح طرف اوسکے صاعد و مرفوع ہوتے ہین تدبیر ہر کام کی آسمان کے اوپر سے زمین کیطرف

کرتا ہے پھر وہ کام اوسکی طرف چڑھ جاتا ہے ایسے دنمین جسکا مقدار برابر ہزار سال کے ہے ہماری گنتی
سے آپنے خلائق اور افعال خلق کو پیدا کیا ہے اونکی روزی اور اجل مقرر کی ہے کوئی مقدم واسطے موخر
کے اور موخر واسطے مقدم کے نہین ہے عالم اور جو کچھ اہل عالم کرتے ہین اوسکا ارادہ ہے اگر وہ اونکی
معصیت کرتا تو ہرگز خلاف اوسکے نکرتے اور اگر یہ چاہتا کہ سب اوسکی اطاعت کرین تو سب کے سب اوسکے
مطیع ہوتے وہ عالم ستر و اخفی اور علیم ذات الصدور ہے الا یعلم من خلق وہو اللطیف الخبیر محرک ساکن
سب ہی ہے نہ اوہام اوسکو تصور کر سکتے ہین اور نہ افہام تقدیر اوسکا قیاس لوگون پر نہین ہوسکتا معطیل
تر ہے اس سے کہ کسی مصنوع سے مشابہ ہوسکو یا طرف کسی اختراع و ابتداع کے مضاف ہو انفاس کا محصی ہے
ہر نفس پر ہے اور سکے کسب کا قائم ہے لقد احصٰہم وعدہم عدا وکلہم آتیہ یوم القیٰمۃ فردا الیجزی کل
نفس بما تسعی لیجزی الذین اساؤا بما عملوا ویجزی الذین احسنوا بالحسنیٰ خلق سے غنی ہے تربیت کا
رازق ہے کہلاتا ہے کہاتا نہین دیتا ہے لیتا نہین مجبر ہے مجار علیہ نہین ساری خلق اوسکی محتاج ہے اوسنے خلق کو
کچھ واسطے جلب نفع یا دفع ضر کے نہین پیدا کیا ہے اور نہ کسی داعی کی دعوت سے بنایا ہے اور نہ کسی خاطر
و فکر سے جو اوسکو حادث ہوئی ہو خلق کیا ہے بلکہ یہ صرف اوسکا ارادہ ہے اور وہ اصدق قائلین ہے اور رحمٰن
عرش مجید و فاعل لما یرید متفرد ہے ساتھ قدرت کے اختراع اعیان و کشف ضر و بلوی و تقلیب اعیان
و تغییر احوال پر کل یوم ہو فی شان جو بات مقدر ہو چکی ہے اوسکو اوسی وقت پر کرتا ہے وہ زندہ جاوید
ہے ساتھ حیات کے عالم ہے ساتھ علم کے قادر ہے ساتھ قدرت کے مرید ہے ساتھ ارادہ کے سمیع ہے ساتھ
سمع کے بصیر ہے ساتھ بصر کے مدرک ہے ساتھ ادراک کے متکلم ہے ساتھ کلام کے آمر ہے ساتھ امر کے ناہی
ہے ساتھ نہی کے مخبر ہے ساتھ خبر کے اپنے حکم و قضا مین عادل ہے اپنے عطا و انعام مین محسن متفضل ہے مبدی
معید محیی ممیت محدث موجد مثیب معاقب ہے جواد ہے بخل نہین کرتا حلیم ہے عجلت نہین فرماتا حفیظ ہے
بھولتا نہین بیدار ہے سہو نہین کرتا جاگتا ہے غافل نہین ہوتا قابض ہے باسط ہے ہنستا ہے خوش ہوتا ہے
محبوب مکروہ رکھتا ہے ناخوش اور راضی ہوتا ہے غضب و سخط فرماتا ہے رحم کرتا ہے بخشتا ہے دیتا ہے
منع کرتا ہے اوسکے دو ہاتھ ہین دونون دست راست ہین قال جل وعلا والسمٰوٰت مطویٰت بیمینہ ابن
عباس نے کہا وہ زمینون اور آسمانون کو اپنی مٹھی مین لے لیگا کوئی طرف اوسکی اوسکے قبضے سے باہر نظر
نآئیگی اور حضرت نے فرمایا ہے کلتا یدیہ یمین اوسنے آدم ابو البشر کو اپنے ہاتھ سے بنایا جنت عدن

کو اپنے ہاتھ سے لگایا درخت طوبی کو اپنے ہاتھ سے بویا توریت کو اپنے ہاتھ سے لکھکر دست بدست موسیٰ علیہ السلام
کو دیا اور اونسے بغیر واسطہ و بغیر ترجمان بات چیت کی بندون کے دل درمیان دو انگشت رحمن کے ہین
جسطرح چاہتا ہے اونکو اُلٹ پلٹ کرتا ہے اور جو چاہتا ہے وہ اونکو یاد کرا دیتا ہے سارے آسمان زمین دن
قیامت کے اوسکے کف دست مین ہونگے جسطرح کہ حدیث مین آیا ہے وہ اپنا قدم جہنم مین رکھیگا جہنم کے بعض
اطراف طرف بعض کے سمٹ جاینگے اور وہ کہے گی بس بس پہر ایک قوم جہنم سے باہر آئے گی جنت والے اسکو
منہہ کو نظر کرینگے اور اوسکو دیکھین گے کچہہ شک و شبہ اوسکی رویت مین نکرینگے جسطرح حدیث مین آیا ہے
یتجلی لھم و یعطیھم ما یتمنون وقال تعالی للذین احسنوا الحسنی وزیادۃ حسنے سے مراد جنت ہے زیادہ سے
مراد نظر ہے طرف اوسکے وجہ کریم کے وقال تعالی وجوہ یومئذ ناضرۃ الی ربھا ناظرۃ بندے دن
فضل کے اوسپر عرض کئے جاینگے خود متولی اونکے حساب کا ہوگا کسی غیر کو متولی نکریگا اللہ نے سات آسمان
بنائے ایک کے اوپر ایک اور سات زمینین بنائین ایک کے نیچے ایک زمین علیا سے آسمان دنیا تک پانسو برس
کا رستہ ہے اسیطرح ہر آسمان کے درمیان دوسرے آسمان تک پانسو برس کا فاصلہ ہے باقی آسمان ہفتم
پر ہے رحمن کا عرش پانی پر ہے اللہ تعالے عرش کے اوپر ہے واسطے اوسکے ستر ہزار پردے نور وظلمت کے
ہین اور جو کچہہ کہ اوسکو معلوم ہے عرش کے اوٹہانیوالے ہین جو اوسکو اوٹہائے ہوئے ہین قال تعالی الذین
یحملون العرش ومن حولہ الآیۃ عرش کی ایک حد ہے جو اللہ ہی کو معلوم ہے وتری الملئکۃ حافین حول
العرش یہ عرش یاقوت سرخ کا ہے اوسکی وسعت مثل وسعت سموات وارضین کے ہے کرسی پاس عرش
کے ہے جیسے ایک حلقہ کسی زمین بیابان مین پڑا ہو اوسکو علم ہے ہر اوس چیز کا جو درمیان آسمانوں کے اور
اونکے نیچے ہے اور جو کچہہ بیچ اونکے اور اونکے درمیان ہے اور جو کچہہ تحت الثری اور دریاؤن کی تہ مین ہے
اور ہر بال کی جڑ مین ہے اور ہر درخت اور ہر زرع نابت کو جانتا ہے اور ہر پتے کے گرنیکو اور اونکی گنتی اور
سنگریزوں ریت اور وزن پہاڑون کا اور تول دریاؤن کی اور اعمال بندون کے اور اونکے اسرار والفاس
و کلام ہو معلوم رکہتا ہے وہ عالم ہے ہر شے کا اوسپر کوئی شے مخفی نہین ہے وہ پاک ہے مشابہت خلق
سے اوسکے علم سے کوئی جگہ خالی نہین ہے اوسکا وصف اسطرح پر کرنا کہ وہ ہر جگہ ہے جائز نہین ہے بلکہ
یون کہنا چاہیئے کہ وہ آسمان مین بالائے عرش ہے جسطرح خود فرمایا ہے الرحمن علی العرش استوی
وقولہ ثم استوی علی العرش الرحمن وقولہ الیہ یصعد الکلم الطیب والعمل الصالح یرفعہ اور حضرت نے اوس

کنیز کے مسلمان ہونے کا حکم دیا جس سے کہا تہا کہ اللہ کہاں ہے اور اوسنے طرف آسمان کے اشارہ کیا
تہا اور حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہے لما خلق اللہ الخلق کتب کتابا علی نفسہ و ہو عندہ
فوق العرش ان رحمتی غلبت غضبی تو اب اطلاق لفظ استوار کا بغیر تاویل کے چاہیے یہ استوار ذات کا
عرش پر ہے نہ بمعنی قعود و مماست جسطرح کہ مجسمہ و کرامیہ کہتے ہین اور نہ بمعنے علو و رفعت جسطرح کہ اشعریہ کہتے
ہین اور نہ بمعنے استیلاء و غلبہ جسطرح کہ معتزلہ کہتے ہین کیونکہ یہ معنے شرع مین نہین آئے ہین اور نہ کسی شخص
سے منجملہ صحابہ و تابعین و سلف صالح و اصحاب حدیث کے منقول ہین بلکہ اونسے تو یہی حمل علی الاطلاق
منقول ہے ام سلمہ زوج نبی صلعم نے کہا ہے الاستواء غیر مجہول والاقرار بہ واجب والجحود بہ
کفر یہ روایت صحیح مسلم مین آئی ہے اسیطرح حدیث انس بن مالک مین بہی مروی ہے امام محمد نے
مرنے سے پہلے کہا تہا اخبار الصفات تمر کما جاءت بلا تشبیہ و لا تعطیل و دوسرا لفظ اونکا یہ ہے
کہ کہا لست بصاحب کلام ولا اری الکلام فی شیء من ہذہ الاماکن فی کتاب اللہ عز وجل
او حدیث عن النبی صلعم او عن اصحابہ رضی اللہ عنہم او عن التابعین تیسیر القطعیہ سے نخن
نؤمن بان اللہ عز وجل علی العرش کیف شاء و کما شاء بلا حد ولا صفۃ یبلغہا واصف او یحدہ حاد
کعب احبار کہتے ہین اللہ تعالی نے توریت مین فرمایا ہے انا اللہ فوق عبادی و عرشی فوق جمیع خلقی
و انا علی عرشی علیہ ادبر عبادی ولا یخفی علی شیء من عبادی شیخ جیلی رحمہ فرماتے ہین کہ اللہ عز
وجل کا عرش پر ہونا ہر کتاب آسمانی مین جو کسی نبی مرسل پر اوتری ہے بلا کیف مذکور ہے کیونکہ اللہ تعالی
ہمیشہ سے موصوف ہے ساتہ علو و قدرت و استیلاء و غلبہ کے ساری خلق پر کیا عرش اور کیا غیر تو اب
حمل استوار کا اوسپر چاہیے یہ استوار اوسکی صفت ذات ہے بعد اسکے کہ اوسنے ہمکو اس امر کی خبر دی اور
نص کی سات آیتون مین اوسکو موکد فرمایا اور سنت ماثورہ مین آئی یہ صفت اوسکو لازم و لائق ہے
جیسے وجہ و ید و عین و سمع و بصر و حیات و قدرت یا جیسے یہ کہ وہ خالق رازق محیی ممیت ہے اور
موصوف ہے ساتہ ان صفات کے ہم اسطرح کتاب و سنت سے خروج نہین کر سکتے ہین بلکہ آیت و خبر کو
مقرر رکہکر اوسپر ایمان لاتے ہین اور کیفیت کو صفات مین سپرد علم الہی کرتے ہین سفیان بن عیینہ نے کہا ہے
کما وصف اللہ تعالی نفسہ فی کتابہ فتفسیرہ قراءتہ لا تفسیر لہ غیرہا ولم نتکلف غیر
ذلک فانہ غیب لا مجال للعقل فی ادراکہ و نسأل اللہ العفو والعافیۃ ونعوذ بہ من ان نقول فیہ

وفی صفاتہ ما لم یخبر نا بہ ہو اور رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اسد تعالی ہر رات آسمان دنیا پر جیسا اوسطرح کہ وہ
چاہتا ہے نزول فرماتا ہے اور جس غضب مخطی مجرم عاصی کو اپنے بندو نمین سے پسند کرتا ہے اوسکو
بخشدیتا ہے یہ نزول معنی نزول رحمت وثواب نہین ہے جسطرح کہ معتزلہ واشعریہ دعوی کرتے بلکہ حدیث
عبادہ بن صامت مین آیا ہے فیکون کذلک الی ان یطلع الصبح ویعلو علی کرسیہ یہ حدیث بالفاظ
مختلفہ ابو ہریرہ وجابر وعلی وابن مسعود وابو الدرداء وابن عباس وعائشہ سے مروی ہے ان سبھون نے
اس حدیث کو رسول خدا صلعم سے روایت کیا ہے اسی جگہ سے وہ نماز آخر شب کو نماز اول شب پر تفضیل
دیتے تھے اسیطرح شب نصف شعبان مین نزول رحمن کا ہوتا ہے اسحق بن راہویہ سے کہا تھا ما ہذہ الاحادیث
التی تحدث بہا ان اللہ تعالی ینزل الی السماء الدنیا والیہ یصعد ویتحرک اونہون نے سائل
سے فرمایا نقول ان اللہ یقدر علی ان ینزل ویصعد ولا یتحرک قال نعم کہا فلم تتکلم یحیی بن
معین کہتے ہین تجہسے جب کوئی جہمی یہ کہے کہ کیف ینزل تو تو اوس سے یہ کہہ کیف صعد اور فضیل بن
عیاض نے کہا کہ جب تجہسے کوئی جہمی یہ کہے کہ انا کافر برب ینزل تو تو یون کہہ انا مؤمن برب یفعل
ما یشاء ۲ ہم یہ اعتقاد رکہتے ہین کہ قرآن اللہ کا کلام ہے اور اوسکی کتاب خطاب وحی ہے جسکو جبریل علیہ
السلام لیکر حضرت پر آئے تہے یہ لغت رسول مین نازل ہوا ہے اللہ کا کلام یہی قرآن شریف ہے جو کہ
مخلوق نہین ہے یہ کسیطرح پڑہا جائے تلاوت کیا جائے لکہا جائے متفرق طور پر اللہ کی صفت ذات ہے
نہ محدث ہے نہ مبدل نہ متغیر نہ مولف نہ منقوص نہ مصنوع نہ مزاد فیہ اوسکی طرف سے آیا اوسکیطرف عود
کریگا یہ حافظین کے سینون مین اور ناطقین کی زبانون پر اور کاتبین کی کفون سے اور ناظرین کے ملاحظہ
مین اور اہل اسلام کے مصاحف مین اور صبیان کے الواح مین ہے جہان کہین مرئی وموجود ہو جو شخص یہہ
اعتقاد کرے کہ یہ کلام خدا مخلوق ہے یا اوسکی عبارت یا تلاوت غیر متلو ہے یا یون کہے کہ میری لفظ ساتہ
قرآن کے مخلوق ہے وہ کافر ہے ساتہ خدائے عظیم کے اگر تائب نہو تو واجب القتل ہے امام احمد اسی طرف
گئے ہین ۳ ہمارا یہ اعتقاد ہے کہ قرآن حروف مفہومہ واصوات مسموعہ ہین کیونکہ انہین سے گونگا اور خاموش
آدمی متکلم وناطق ہو جاتا ہے اسد کا کلام حروف واصوات سے منفک نہین ہوتا جو شخص اسکا انکار کرے
وہ کور باطن اور مکابر حس ہے اسد تعالی نے کہا الم حم طسم تلک آیات الکتاب ان حرفون
کو ذکر کے کتاب ٹھیرایا اور فرمایا ما نفدت کلمات اللہ اور فرمایا لنفد البحر قبل ان تنفد

کلمات ربی اور حدیث مین آیا ہے لا اقول الم حرف ولکن الف حرف و میم حرف و لام حرف اور فرمایا انزل القرآن علی سبعة احرف کلہا شاف اور بخاری مین عبد اللہ بن انس سے رفعاً آیا ہے یحشر اللہ العباد فینادیہم بصوت یسمعہ من بعد کما یسمعہ من قرب انا الملک انا الدیان اور دوسری روایت مین یون ہے اذا تکلم اللہ بالوحی سمع صوتہ اهل السماء فیخرون بین الحلق ابن عباس کا قول ہے صوتا کصوت الحدید اذا وقع علی الصفا فیخرون له سجدا محمد بن کعب کہتے ہین بنی اسرائیل نے موسیٰ سے پوچھا کہ جب تم سے تمہارے رب نے بات کی تو تمنے آواز رب کو کس چیز کے مشابہ پایا کہا مشبہت صوت ربی بصوت الرعد حین لا یترجع اسکے بعد شیخ جیلی رح نے فرمایا ہے وهذه الآیات والاخبار تدل علی ان کلام اللہ صوت لا کصوت الآدمیین انتہی وقد نص احمد علی اثبات الصوت فی روایة جماعة من الاصحاب رضی اللہ عنہم بخلاف قول اشعریہ کہ اللہ کا کلام ایک معنی قائم بنفس خدا ہے واللہ حسیب کل مبتدع ضال مضل الغرض اللہ پاک ہمیشہ سے متکلم ہے اوسکا کلام محیط ہے سارے معانی امر و نہی و استخبار کو ابن خزیمہ نے کہا ہے کلام اللہ تعالی متواصل لا سکوت فیه لا صحابنا احمد بن حنبل سے پوچھا تھا کہ یہ کہنا جائز ہے کہ اللہ پر سکوت روا ہے کہا لو ورد الخبر بانه سکت لقلنا به ولکنا نقول انه متکلم کیف شاء بلا کیف ولا تشبیه ہم اسیطرح حروف معجم غیر مخلوق ہین خواہ اللہ کے کلام مین ہون یا آدمیونکے کلام مین یہی مذہب ہے اہل سنت کا بلا فرق لقوله تعالے انما امره اذا اراد شیئا ان یقول له کن فیکون لفظ کن دو حرف ہین اگر مخلوق ہوتے تو دوسرے کن کے محتاج ہوتے جس سے تخلیق ہوئی الا نہایة لہ امام احمد نے نص کی ہے قدم حروف ہجا پر اپنے رسالہ مین جو طرف اہل نیساپور و جرجان کے لکھا تہا اور کہا ہے ومن قال ان حروف التہجی محدثة فهو کافر باللہ ومتی حکم ان ذلک مخلوق فقد جعل القرآن مخلوقا اور امام شافعی نے فرمایا ہے لا تقولوا بحدوث الحروف فان الیهود اول ما هلکت بهذا ومن قال بحدوث حرف من الحروف فقد قال بحدوث القرآن اور جب یہ بات قرآن مین ثابت ہوئی تو اسیطرح غیر قرآن مین بھی ثابت ہے ٥ ہم معتقد ہین اسبات کے کہ اللہ تعالی کے ننانوے نام ہین جو کوئی اونکو حفظ کریگا وہ بہشت مین جائیگا یہ بات حدیث ابو ہریرہ مین فرمائی ہے نزدیک بخاری وغیرہ کے یہ سارے نام اللہ قرآن مین متفرق طور پر موجود ہین سفیان بن عیینہ نے اونکو نام بنام ہر ایک سورت سے نکالکر بتایا ہے اور غنیة الطالبین مین شیخ نے گو وہین تعداد اسماء بالتمام احمد نے اسمارز وائد کا بھی ان عدد پر ذکر کیا

ابو بکر نقاش نے کتاب تفسیر الاسماء والصفات مین امام جعفر صادق سے نقل کیا ہے ان للہ ثلثمائۃ وستین
اسما اور بعض نے کہا ایک سو چودہ نام ہین یہ سب ساتھ پر محمول ہے کہ قرآن پاک مین مکرر ستہ کرر
نام پائے اون سبکو شمار جانا صحیح قول وہی ہے جو حدیث ابوہریرہ مین آیا ہے انتہی مین کہتا ہون حدیث
ترمذی مین نود و نہ نام بطریق سرد آئے ہین سچی معتبر مین کتاب الجوائز والصلات مین معانی اسماء وصفات کے
ذکر کئے گئے ہین یہ کتاب لائق مراجعت کے ہے ۶ ہمارا یہ اعتقاد ہے کہ ایمان قول باللسان معرفت بالجنان
عمل بالارکان ہے طاعت سے بڑہتا ہے عصیان سے گہٹتا ہے علم سے قوی ہوتا ہے جہل سے ضعیف ہوتا ہے
توفیق سے واقع ہوتا ہے آیات واحادیث دلیل ہین زیادت نقصان ایمان پر ابن عباس ابوہریرہ والودردا
کہتے ہین الایمان یزید وینقص اشعریہ منکر ہین اس زیادت نقصان کے لغت مین ایمان بمعنی تصدیق قلب
ہے متضمن ہے علم کو ساتھ مصدق بہ کے اور شریعت مین اوس تصدیق کو کہتے ہین جسمین علم ہو ساتھ بہ وصفات
الٰہیہ کے مع جمیع طاعات واجبات ونوافل واجتناب زلات معاصی کے اور یہی کہا جاتا ہے کہ ایمان نام ہے
دین شریعت وملت کا کیونکہ دین عبارت ہے طاعات سے ہمراہ اجتناب کے محظورات محرمات سے اور یہ صفت ہے
ایمان کی رہا اسلام سو وہ منجملہ ایمان کے ہے ہر ایمان اسلام ہوتا ہے اور ہر اسلام ایمان نہین ہوتا کیونکہ اسلام
بمعنی انقیاد و استسلام ہے ہر مومن مستسلم ومنقاد خدا ہوتا ہے اور ہر مسلم مومن بالعد نہین ہوتا اسلئے کہ کبھی
خوف سے تلوار کے اسلام لے آتا ہے ایمان ایک ایسا نام ہے جو متضمن دل ہے مسمیات کثیرہ کو افعالاً واقوالاً
اسلئے عام ہے جمیع طاعات کو اور اسلام عبارت ہے شہادتین سے ہمراہ طمانینت قلب اور عبادات خمس کے امام
احمد نے علی الاطلاق کہا ہے کہ ایمان غیر اسلام ہے بموجب حدیث جبریل علیہ السلام کے جو بروایت عمر بن خطاب
رضی اللہ عنہ رفعاً مروی ہے اوسمین تعریف اسلام ایمان احسان کی الگ الگ آئی ہے اور آخر حدیث مین فرمایا ہے
فانہ جبرئیل اتاکم یعلمکم دینکم وفی لفظ لیعلمکم امر دینکم **حکایت** امام احمد سے پوچھا تہا کہ ایمان مخلوق ہے یا
غیر مخلوق فرمایا جسنے ایمان کو مخلوق کہا وہ کافر ہے اسلئے کہ اسمین ایہام وتعریض ہے ساتھ قرآن کے اور جسنے کہا
کہ غیر مخلوق ہے وہ مبتدع ہے کیونکہ اسمین ایہام ہے اس بات کا کہ اماطت اذی راہ سے اور افعال ارکان مخلوق
نہین ہین غرضکہ امام نے دونون طائفہ پر انکار کیا وجہ اس مذہب کی یہ ہے کہ بنیاد طریقہ امام احمد کی اسبات
پر ہے کہ جس چیز کے ساتھ قرآن ناطق نہین ہوا اور نہ وہ چیز سنت مین حضرت سے مروی ہوئی اور عصر صحابہ
منقرض ہوگیا اور کسی ایک سے منجملہ ونکے یہ قول منقول نہوا تو کلام کرنا اوس شے مین بدعت ہے انتہے

مین کہتا ہون یہ قاعدہ بہت سے آفات عقائد سے امن و عافیت بخشتا ہے ہر مسلمان پر واجب ہے کہ وہ
اس ضابطہ کو دانتون سے پکڑ کر اون امور مین بحث و کلام و خوض کرنے سے باز رہے جنمین صحابہ و تابعین
و تبع تابعین نے خاموشی اختیار کی ہی اللہ تعالی سے امید ہے کہ ایسا شخص ہالک نہوگا اور سلامتی ایمان کے
کے ساتھ دنیا سے جائیگا ۷ مومن کو یہ کہنا جائز نہیں ہے کہ انا مومن حقا بلکہ واجب یہ ہے کہ یون کہے
انا مومن ان شاء اللہ بخلاف معتزلہ کہ وہ قول اول کو جائز کہتے ہین عمر بن خطاب نے کہا ہے کہ من زعم
انہ مومن فہو کافر مومن کو چاہیئے کہ خائف راجی مصلح حذر مترقب رہے یہانتک کہ اوسکو موت آئے اور
وہ کسی عمل خیر پر ہو ۸ ہمارا یہ اعتقاد ہے کہ افعال عباد اللہ کی مخلوق اور انکو کسب ہین خیر یا شر حسن یا
قبیح طاعت یا معصیت کچھ بھی ہون لیکن اس معنی سے کہ اسنے معصیت کا امر کیا ہے بلکہ اس معنی سے
کہ وہ اوسکی قضا و قدر سے بحسب اوسکے قصد کے ہوا ہے اوسی نے قسمت و تقدیر رزق کی بہی کی ہے
کوئی شخص اوس سے صادر و مانع نہین ہوسکتا ہے نہ زائد ناقص ہو اور نہ ناقص زائد اور نہ ناعم خشن اور نہ
خشن ناعم کل کا رزق آج کے دن کوئی نہین کہا سکتا اور نہ زید کی قسمت طرف عمرو کی جاسکتی ہے بیہ
تعالے نے جسطرح رزق حلال بنایا ہے اسیطرح یہ رزق حرام بہی دیتا ہے بمعنی یہ کہ اوسکو بدن کی غذا اور جسم
کا قوام کر دیتا ہے نہ یہ کہ اوسنے حرام کو مباح کر دیا ہے اسیطرح قاتل نے اجل مقدر مقتول کو منقطع نہین
کیا بلکہ وہ اپنی موت سے مرا یہی حال غریق کا اور اوس شخص کا ہے جو کسی دیوار کے تلے دب کر مرگیا ہو
یا کسی اونچی جگہ سے گر کر فوت ہوا ہے یا اوسکو کسی درندہ نے کہا لیا ہے اسیطرح ہدایت مسلمین و مومنین کی
اور ضلالت کافرین و منافقین کی اللہ کے اختیار مین ہے یہ سب اللہ کا فعل و صنع ہے کوئی شریک اوسکا
اندر ملک کے نہین ہے ہمنے بندونکو کاسب اسلئے کہا کہ وہ موضع توجہ امر و نہی و خطاب ہے یہ استحقاق
ثواب عقاب کا موجب وعد و ضمان کے رکہتا ہے قال تعالی جزاء بما کانوا یعملون وقال بما صبروا
وقال ما سلککم فی سقر قالوا لم نک من المصلین ولم نک نطعم المسکین وقال هذہ النار التی کنتم بہا
تکذبون وقال ذلک بما قدمت یداک اسکے سوا اور بہت آیتین ہین غرضکہ اللہ سبحانہ نے جزا کو اونکے
افعال پر معلق کیا ہے اور اونکے لئے کسب ثابت فرمایا بخلاف جہمیہ کہ وہ واسطے عباد کے کسب نہین بتلاتے
بلکہ مثل دروازے کے ٹہیراتے ہین کہ بند کیا کہولا یا جیسے درخت کہ حرکت و اہتزاز کرتا ہے سو یہ لوگ جاحد حق
و کتاب و سنت ہین قدریہ عباد کو خالق افعال بتاتے ہین تبا لہم یہ مجوس ہین اس امت کے

انہون نے اللہ کے لئے شرکا ٹہیرائے اور اللہ کو منسوب بعجز کیا گویا اوسکے ملک مین وہ کام ہوتے ہین جو
اوسکی قدرت و ارادہ مین داخل نہین ہین تعالی اللہ عن ذلک علوا کبیرا حالانکہ اللہ نے فرمایا ہے اللہ
خلقکم وما تعملون اور کہا جزاء بما کنتم تعملون سوجب جزا اونکے اعمال پر واقع ہوئی تو پیدایش بہی
اونکی اعمال پر آئی اور حدیث حذیفہ مین فرمایا ہے ان اللہ خالق کل صانع وصنعته حتی خلق الجزار
و جزره ۹ ایک عقیدہ ہمارا یہ ہے کہ مومن اگرچہ ذنوب کثیرہ کا کبائر و صغائر سے مرتکب ہو لیکن وہ
کافر نہین ہوتا ہے گو دنیا سے بغیر توبہ کے جائے جبکہ موت اوسکی توحید و اخلاص پر ہوئی ہے بلکہ امر اوسکا
طرف اللہ کے رد ہے چاہے معاف کرے چاہے جنت مین لیجائے چاہے عذاب کرے اور نار مین لیجائے
فلا ندخل بین اللہ و بین خلقه مالم یخبرنا اللہ بمصیرہم ۱۰ ہمارا اعتقاد یہ ہے کہ جس شخص کو اللہ بسبب
کسی گناہ کبیرہ کے ہمراہ ایمان کے دوزخ مین داخل کریگا تو وہ ہمیشہ دوزخ مین نرہے گا بلکہ اللہ اوسکو دوزخ
سے باہر نکالیگا اسلئے کہ نار اوسکے حق مین مثل قید خانہ کے ہے دنیا مین وہ اوسمین استیفاء اپنی جزا کا بقدر
کبیرہ و جریمہ کے کریگا پہر اللہ کی رحمت سے باہر نکلیگا مخلد نرہیگا اور نہ آگ اوسکے منہہ کو جلاوے گی اور نہ اعضا
سجود آگ مین جلین گے کیونکہ یہ بات آگ پر حرام ہے اور اوسکی طمع اللہ سے کسی حال مین جبتک وہ آگ مین ہے
منقطع نہوگی یہانتک کہ وہ دوزخ سے نکلکر جنت مین جائیگا اور بقدر طاعت جو دنیا مین کرتا تہا درجہ پائیگا بخلاف
قول قدریہ کہ کبیرہ محبط طاعات ہے کچہہ ثواب دس طاعت پر نملیگا وکذلک قول الخوارج ۱۱ ہم سبات
پر بہی ایمان لائے ہین کہ خیر و شر و حلو و مر تقدیر سے ہے جو مصیبت آئی وہ حذر کرنے سے چوکنے والی نتہی
اور جو اسباب چوک گئے وہ طلب کرنے سے ملنے والے نہ تہے اور جو کچہہ زمانۂ گذشتہ مین ہوا اور جو
کچہہ یوم البعث والنشور تک ہونیوالا ہے وہ سب اللہ کی قضا و قدر سے ہے کسی مخلوق کو اوسکی قدر و مقادیر
سے گریز و پناہ نہین ہے وہ پہلے ہی سے لوح محفوظ مین مسطور ہوچکا ہے ساری خلائق اگر اسبات کی کوشش کرین
کہ کسی شخص کو کچہہ نفع پہنچائے جسکو اللہ نے قضا نہین کیا ہے تو ہرگز قدرت نہین رکہتے اور اگر سب ملکر
جہد کرین کہ ضرر پہنچائین جسکو اللہ نے قضا نہین کیا ہے تو یہ بہی نہین کرسکتے جسطرح کہ حدیث ابن عباس
مین آیا ہے اور اللہ تعالی نے فرمایا ہے وان یمسسک اللہ بضر فلا کاشف له الا هو وان یردک
بخیر فلا راد لفضله یصیب به من یشاء من عباده حدیث ابن مسعود حسین مین فیما ذکر خلق انسان کا
بطن مادر مین آیا ہے اور حدیث تحویل عمل جنت و عمل نار اور حدیث کل میسر لما خلق له الخ دلیل ہین خیر

وشمر قدر ہے ۱۲ ہم ایمان لائے ہین سپر کہ نبی صلعم نے شب اسرا مین اپنے رب عزوجل کو نہین سر کی آنکھون سے دیکھاہے نہ دل سے اور نہ خواب مین یہی قول ہے ابن عباس کا عائشہ کا انکار نفی ہے اور اور یہ اثبات ہے سو اثبات مقدم ہے نفی پر ابو بکر بن سلیمان نے کہا حضرت نے اللہ عزوجل کو گیارہ بار دیکھا نو بار شب معراج مین جب کہ درمیان موسی اور حق سبحانہ کے تردد کیا اور پیشتالیس نمازین کم ہوئین یہ سنت سے ثابت ہے اور دو بار کا دیکھنا کتاب اللہ سے ولقد راٰہ نزلۃ اخری جابر کہتے ہین آپنے فرمایا رایت ربی مشافہۃ لاشک فیہ وقولہ تعالے وماجعلنا الرؤیا التی ریناک الافتنۃ للناس ابن عباس نے کہاہے رویا عین اریہا النبی صلعم لیلۃ الاسراء بہ ۱۳ ہم ایمان رکہتے ہین کہ منکر ونکیر ہر ایک شخص کے پاس آتے ہین سوائے انبیا کے اور اوس سے سوال کرتے ہین اوسکا امتحان لیتے ہین عقائد دین مین جب قبر مین آتے ہین تو مردہ مین روح جاتی ہے وہ اوٹھہ بیٹھتاہے اوسکی روح بلا الم مسئول ہوتی ہے مردہ اپنے زائر کو پہچانتاہے خصوصا دن جمعہ کے بعد طلوع فجر قبل طلوع شمس اور ایمان لانا عذاب قبر وضغطہ قبر پر واجب ہے واسطے اہل معاصی کفر کے اسیطرح نعیم قبر پر واسطے اہل طاعت وایمان کے بخلاف معتزلہ کہ وہ منکر ہین مسئلہ منکر ونکیر وعذاب ونعیم قبر کے ۱۴ ایمان لانا بعث وحشر پر قبور سے واجب ہے کیونکہ جسکو انشاء خلق پر قدرت ہے اوسکو اعادہ خلق پر بہی قدرت ہے وقد انکرت المعطلۃ ذلک تبا لھم ۱۵ ایمان لانا اسبات پر کہ اللہ تعالے شفاعت حضرت کی حق مین اہل کبائر امت کے قبول کریگا واجب ہے یہہ شفاعت قبل دخول نار کے عموما واسطے حساب جمیع امم مومنین کے ہوگی اور بعد دخول نار واسطے امت خاصہ کے ہوگی آپ کی شفاعت اور مومنین کی شفاعت سے لوگ دوزخ سے نکلین گے یہانتک کہ جسکے لین برابر ذرہ کے ایمان ہوگا اور جسنے تمام عمر مین یکبار باخلاص اللہ عزوجل لا الہ الا اللہ کہا ہوگا وہ دوزخ مین باقی نرہیگا خلاف ما زعمت القدریۃ من انکار ذلک وفی کتاب اللہ تکذیبہم وکذلک فی السنۃ ۱۶ ایمان لانا صراط جہنم پر واجب ہے یہ پل بال سے زیادہ باریک چنگاری سے زیادہ ترگرم تلوار سے زیادہ تر تیز ہوگا اس کا طول تین سو برس کی راہ ہے سالہائے آخرت سے یا تین ہزار برس کی راہ سنین آخرت سے ۱۷ اہل سنت کا یہ اعتقاد ہے کہ قیامت مین حضرت کا ایک حوض ہوگا جس سے مومن پانی پینگے نہ کافر یہ حوض بعد عبور صراط وقبل دخول جنت کے ملیگا اوسکا عرض ایک ماہہ راہ ہے وہ دودہ سے زیادہ سفید شہد سے زیادہ شیرین ہوگا اوسمین دو پرنالے جنت سے بہتے ہین ایک چاندیکا دوسرا سونیکا

۱۸ اہل سنت کا یہ اعتقاد ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے رسول کو اپنے ہمراہ دن قیامت کے عرش پر بٹھائیگا نہ سائر انبیاء و رسل کو مقام محمود سے یہی جلوس ہمراہ خود بالائے سریر مراد ہے اور حدیث عائشہ مین فرمایا ہے وعدنی ربی القعود علی العرش وکذلک عن عمر وعن عبد اللہ بن سلام حجاج کا لفظ یہ ہے اذا کان یوم القیامة نزل الجبار علی عرشه وقدماه علی الکرسی ویؤتی بنبیکم فیقعد بین یدیه علی الکرسی حمیدی سے کہا جب کرسی پر ہوئے تو ہمراہ ہوئے کہا ہان ۱۹ ایک عقیدہ اہل سنت کا یہ ہے کہ اللہ او سدن اپنے بندہ مومن کا حساب لیگا اور اوسکو اپنے پاس بلائیگا اور اپنا کنف اوسپر رکھیگا یہانتک کہ وہ لوگون سے مستور ہو جائیگا پہر اوس سے اقرار اوسکے گناہونکا کرائیگا پہر فرمائیگا عبد اپنے ذنوبک هذه فانی قد سترتها علیک فی الدنیا وانا اغفرها لک الیوم معنی محاسبہ کے یہ ہین کہ اللہ بندہ کو مقادیر ثواب و عذاب اعمال کا عارف بقرارت سیئات حسنات و ماله وما علیه کریگا وقد انکرت المعطلة المحاسبة وقد کذبهم الله تعالیٰ بقوله ان الینا ایابهم وان علینا حسابهم ۲۰ ایک اعتقاد اہل سنت کا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ایک ترازو ہے جسمین دن قیامت کو حسنات و سیئات کا وزن کریگا اوس میزان کے دو پلے اور ایک زبان ہوگی وقد انکرت المعتزلة مع المرجیة والخوارج ذلک انکے نزدیک میزان سے مراد عدل ہے وفی کتاب اللہ وسنة رسوله تکذیبهم یہ میزان ہاتھ مین رحمن کے ہوگی یا ہاتھ مین جبریل علیہ السلام کے بانٹ اس ترازو کی برابر دانہ رائی اور ذرہ کے ہونگے حسنات کا پلہ نور ہوگا سیئات کا پلہ ظلمت ہوگا علامت ارتفاع کی ثقل اور علامت انحطاط کی خفت ہوگی بخلاف موازین دنیا کے پہر سبب ثقل کا ایمان اور قول شہادتین ہے اور سبب خفت کا شرک جب پلہ اونچا ہوا جنت مین جائیگا اسلیئے کہ وہ عالی ہے اور جب خفیف ہوا تو دوزخ مین جائیگا اسلئے کہ وہ اسفل سافلین ہے لوگ اس وزن مین تین طرح پر ہونگے ایک وہ جنکی حسنات راجح ہونگے سیئات پر اونکو حکم جنت کا ہوگا دوسرے وہ جنکی سیئات راجح ہونگی حسنات پر انکو حکم جہنم کا ہوگا تیسرے وہ کہ کسیکو رجحان نہو وہ اہل اعراف ہین پہر جب اللہ چاہیگا اپنی رحمت سے انکو جنت مین داخل کریگا جسکے نامے سجل ہونگے اوسکا بہی وزن ہوگا یہ بات نقل وسمع سی ثابت ہوئی ہے سی مقربین سو وہ بیحساب جنت مین جائینگے جسطرح کہ حدیث مین آیا ہے کہ ستر ہزار آدمی بیحساب جنت مین جائینگے ہر ایک کیساتہ ستر ہزار اور ہونگے باقی رہے کفار سو وہ دوزخ مین بغیر حساب جائینگے پہر مومنین مین کسیکا حساب یسیر ہوگا اوسکو حکم جنت کا ملیگا کسی سے مناقشہ کیا جائیگا وہ پہر کی مشیت مین ہے چاہے جنت مین بہیجے چاہے دوزخ مین حدیث علی مرتضی مین آیا ہے کہ حجاب کل الخلق الا من اشرک باللہ فانہ لا یحاسب

فاین من یہ الی النار ۲۱ ایک عقیدہ اہل سنت کا یہ ہے کہ جنت و نار پیدا ہو چکی ہین یہ دو گہر ہین
ایک کو اللہ نے واسطے اہل طاعت و ایمان کے نعیم و ثواب مقرر کیا ہے دوسرے گہر کو واسطے اہل معاصی
و طغیان کے عقاب و نکال ٹہیرایا ہے اللہ نے جب سے ان دونون گہرونکو بنایا ہے تب سے اب تک
باقی ہین کبھی فنا نہونگی یہ وہی جنت ہے جسمین آدم و حوا اور ابلیس تہے پہر وہان سے نکالے گئے ولا
انکرت المعتزلۃ ذلک سو یہ معتزلہ جنت مین نجاتین کے لکن نار مین خالد مخلد رہین گے اسلئے کہ وہ
اسکے منکر ہین اور یہ کہتے ہین کہ مومن موحد جو ستر برس تک اللہ کا مطیع رہا ہے وہ ایک کبیرہ کے سبب
جنت مین نجائیگا و فی کتاب اللہ وسنۃ رسول اللہ تکذیبہم الحاصل جنت و نار اسدم مخلوق موجود
ہین اور منجملہ نعیم جنت کے ایک حور عین ہین جنکو اللہ نے جنت مین پیدا کیا ہے وہ لقا کے لئے ہین اونکو کبہی
فنا نہوگی حدیث معاذ بن جبل مین آیا ہے کہ حضرت نے فرمایا ہے ایذا نہین دیتی ہے کوئی زن اپنے شوہر
کو دنیا مین مگر کہتی ہے زوجہ اوسکی منجملہ حور عین کے تو ایذا نہ دے اوسکو قتل کرے تجہے اللہ وہ تو تیرے
پاس دخیل ہے قریب ہے کہ وہ تجکو چہوڑ کر ہمارے پاس آجائیگا سو جب جنت و نار و مافیہا کو فنا نہین ہے
تو پہر اللہ کسی کو جنت سے نہ نکالیگا اور نہ اہل جنت پر موت کو مسلط کریگا اور نہ نعیم جنت کو زوال ہوگا بلکہ
ہر دن مزید نعم مین ابدالآباد تک رہیگا اور تمام نعیم یہ ہے کہ اللہ کے حکم سے موت اوس فصیل پر ذبح کیجائیگی
جو درمیان جنت و نار کے ہے جسطرح کہ حدیث صحیح مین آچکا ہے ۲۲ ایک عقاد اہل اسلام کا قاطبۃً یہ ہے
کہ محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم صلعم رسول خدا و سید المرسلین خاتم النبیین ہین اور طرف کافہ مردم
کے اور طرف جن کے عامۃً مبعوث ہین اور حضرت کو وہ معجزات ملے جو اور انبیا کو ملے تہے بلکہ زیادہ اونسے
چنانچہ بعض اہل علم نے ہزار معجزہ گنے ہین منجملہ اونکے ایک قرآن منظوم بر وجہ مخصوص مفارق جمیع اوزال
کلام عرب ہے جسکی نظم و ترتیب در بلاغت و فصاحت ایسی ہے کہ فصاحت ہر فصیح سے اور بلاغت ہر بلیغ
سے متجاوز ہے اور عرب اوسکیطرح کا کلام لا سکے اور نہ ایک سورت بنا سکے حالانکہ وہ اپنے زمانہ مین سب
سے زیادہ بلاغت و فصاحت مین تہے اسی جگہ سے یہ قرآن آپکے حقمین معجزہ ٹہیرا جیسے عصا معجزہ تہا موسی
علیہ السلام کا یا احیاء موتی و ابراء اکمہ و ابرص معجزہ تہا عیسی علیہ السلام کا کیونکہ بعثت موسی کی زمانہ سحرہ
مین اور بعثت عیسی کی زمانہ حذاق اطبا مین ہوئی تہی ۲۳ ایک عقاد اہل سنت کا یہ ہے کہ امت محمد
صلعم خیر جلہ امم و افضل اہل قرن ہے آنمین اہل بیعۃ الرضوان افضل اہل قرون مین یہ ایکہزار چار سو

نفر تہی پہر اہل بدر افضل ہین یہ تین سو تیرہ آدمی تہے بعد وصحاب طالوت پہر انمین چالیس شخص اہل دار
خیزران جو عمر بن خطاب کے ایمان لانے سے پورے ہوتے افضل ہین پہر ان چالیس مین عشرہ مبشرہ افضل
ہین خلفاء اربعہ وطلحہ وزبیر وعبد الرحمن بن عوف وسعد وسعید وابو عبیدہ بن الجراح اور افضل ان عشرہ مبشرہ
مین خلفاء اربعہ راشدین ہین پہر افضل ان چار یار مین ابو بکر ہین پہر عمر پہر عثمان پہر علی انہین چار نے بعد حضرت
صلعم کے تیس برس تک خلافت کی ابو بکر کچہہ اوپر دو برس خلیفہ رہے اور عمر دس برس عثمان بارہ برس
علی چہہ برس پہر انیس برس معاویہ والی رہے اس سے پہلے عمر نے اونکو اہل شام پر بیس برس
تک والی رکہا تہا یہ خلافت ائمہ اربعہ کی باختیار صحابہ واتفاق ورضاء صحاب ہوئی تہی انمین ہر ایک اپنے
عصر وزمان مین سائر صحابہ سے افضل تہا کچہہ سیف وقہر وغلبہ سے یا افضل سے چہین کر نہین
ہوئے تہے شیخ حنبلی فرماتے ہین وقد روی عن امامنا احمد بن حنبل رحمہ الله ان خلافة ابی بکر ثبتت
بالنص الجلی والاشارۃ وهو مذهب الحسن البصری وجماعة من اصحاب الحدیث رحمهم الله تعالی
عمر کو ابو بکر نے خلیفہ کیا تہا جملہ صحابہ نے اس امر مین ونکا اتقیا وکیا اور امیر المومنین نام رکہا بعد عمر کے
سب صحابہ نے عثمان پر اتفاق کیا اور پہلے عبد الرحمن بن عوف نے اونسے بیعت کی پہر علی نے پہر سب
لوگون نے بالاتفاق فکان اماما حقا الی ان مات لم یوجد فیما یوجب الطعن فیه ولا فسقه ولا
قتله خلاف ما قالت الروافض تبا لهم پہر علی خلیفہ ہوئے انکی خلافت بہی باتفاق جماعہ واجماع صحابہ
ہوئی فکان اماما حقا الی ان قتل خلاف ما قالت الخوارج انه لم یکن اماما قط تبا لهم
رہا قتال کرنا علی کا ساتہ طلحہ وزبیر وعائشہ ومعاویہ کے سو امام احمد نے نص کی ہے اسبات پر کہ ان
مشاجرات سے جو باعث منازعت ومنافرت وخصومت ہوئے امساک کرنا لازم ہے اللہ تعالی دن
قیامت کے اس امر کو اونکے درمیان سے زائل کر دیگا کما قال عز وجل ونزعنا ما فی صدورهم
من غل اخوانا علی سرر متقابلین کیونکہ علی اس قتال مین حق پر تہے اور اونکی امامت صحیح تہی بعد
اتفاق اہل حل وعقد کے اونکی امامت وخلافت پر جسنے اونپر خروج بالنصب کیا وہ باغی خارجی ہے اُس سے
قتال کرنا جائز ہے اور جسنے علی سے مقاتلہ کیا جیسے معاویہ وطلحہ وزبیر وہ طالب تہے ثار عثمان کیونکہ وہ
ظلمًا مارے گئے تہے اور یہ قاتلین عثمان لشکر مرتضوی مین تہے اسلئے ہر کوئی طرف ایک تاویل صحیح کے
گیا فاحسن احوالنا الامساک ورد هم الی الله عز وجل وهو احکم الحاکمین وخیر الفاصلین

والاشتغال بعیوب انفسنا وتطهیر قلوبنا من امہات الذنوب وظواہرنا من موبقات الامور
رہی خلافت معاویہ سو وہ ثابت وصحیح ہے بعد موت علی اور صلح حسن بن علی کے تیس امامت معاویہ بعقد
حسن واجب ہوگئی اوس سال کا نام جماعت ٹھیرا اسلئے کہ سبکے درمیان مین سے خلاف اوٹھہ گیا اور سب
تابع معاویہ کے ہوگئے کوئی منازع ثالث مر خلافت مین باقی نرہا اور خلافت معاویہ کا ذکر اس حدیث مین
ہے تدور رحی الاسلام لخمس وثلاثین اوست وثلاثین اوسبع وثلاثین مراد دوران رحی سے
اس حدیث مین قوت دین ہے تو یہ پانچ برس جو تیس برس سے جدا مین منجملہ خلافت معاویہ کے ہین
اونیس سال اور چہد ماہ تک کیونکہ تیس برس کو علی مرتضی نے پورا کیا تہا ۲۴ ہمکو حسن ظن ہے ساتہ
نسا نبی صلعم کے اور ہمارا یہ اعتقاد ہے کہ وہ مان ہین مومنون کی اور عائشہ افضل نساء عالمین مین بقول
قول المحدثین ہے اونکو بری کیا جسکی قرات وتلاوت یوم الدین تک رہیگی اسیطرح فاطمہ افضل نساء عالمین
مین اونکی موالات ومحبت ویسی ہی واجب ہے جیسے کہ اونکے باپ نبی صلعم کی واجب ہے سو یہی اہل قرآن
مین انکا ذکر اللہ نے کتاب عزیز مین کیا ہے اور انپر ثنا فرمائی ہے یہی مہاجرین انصار ہین جنہون نے دونون
قبلونکیطرف نماز پڑہی ہے آیہ محمد رسول اللہ والذین معہ الخ سے مراد عشرہ مبشرہ ہین اہل سنت کا اتفاق
ہے کہ باز رہنا مشاجرت صحابہ سے اور امساک کرنا اونکی مساوی کا اور اظہار کرنا اونکے فضائل ومحاسن
کا اور سونپنا اونکے معاملہ کا طرف خدا کے واجب ہے جو اختلاف طلحہ وزبیر وعائشہ ومعاویہ مین ہوا
اسکو ہم ہی اوسکو جانتا ہے ہمکو یہ چاہیے کہ ہر صاحب فضل کو اوسکا فضل دین کما قال تعالے والذین
جاؤا من بعدہم یقولون ربنا اغفر لنا ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان ولا تجعل فی قلوبنا غلا
للذین آمنوا ربنا انک رؤف رحیم . قال تعالی تلک امۃ قد خلت لہا ما کسبت ولکم ما کسبتم ولا تسئلون
عما کانوا یعملون اور حدیث جابر مین فرمایا ہے لا یدخل النار احد بایع تحت الشجرۃ اور حق مین اہل
بدر کے ارشاد کیا ہے اطلع اللہ علی اہل بدر فقال اعملوا ما شئتم فقد غفرت لکم سفیان بن عیینہ
کہتے ہین من نطق فی اصحاب رسول اللہ صلعم بکلمۃ فہو صاحب ہوی ۲۵ اہل سنت کا اجماع ہے سمع
وطاعت ائمہ مسلمین پر اور اونکے اتباع پر اور نماز پڑہنے پر پیچہے ہر نیک وبد عادل وجائر کے جسکو لوگون نے والی
ونائب ومنصوب کیا ہو اور اجماع ہے نسبت ہر کسی اہل قبلہ کے سے قطعاً حکم جنت یا نار کا نلگائین مطیع
ہو یا عاصی رشید ہو یا غاوی مستقیم ہو یا عاق مگر جبکہ اوسکی کسی بدعت ضلالت پر اطلاع ہو اور اجماع

ہے اسپرکہ انبیاء کے معجزات اور اولیاء کی کرامات کو تسلیم کرین اور سب بات پر کہ گرانی وارزانی طرف سے
اللہ کے ہے نہ طرف سے کسی شخص کے خلق مین سے سلاطین و ملوک ہون یا کواکب کا زعمت القدریۃ
والمجنون ۶ ۲ مومن عاقل دانا ہوشمند کو یہ چاہیئے کہ متبع ہو نہ مبتدع غلو و تعمق و تکلف نکرے کہ کہین
گمراہ ہو جاتے اور لغزش آجائے پھر ہلاک ہو جائے ابن مسعود نے کہا ہے اتبعوا ولا تبتدعوا فقد
کفیتم مومن پر اتباع سنت و جماعت کا واجب ہے سنت وہ ہے جسکو حضرت نے مسنون کیا ہے
جماعت وہ ہے جسپر اصحاب حضرت نے خلافت ائمہ اربعہ مین اتفاق کیا ہے اہل بدعت سے مکاثرت و
مداینت نکرے اور اونکو سلام نکرے اسلئے کہ ہمارے امام احمد بن حنبل رح نے کہا ہے من سلم علی صاحب
بدعۃ فقد احبہ سو نہ اونکے پاس بیٹھے اور نہ اونکو اپنے پاس بٹھائے نہ عیادوا و اوقات سرور
مین اونکو مبارکبادی دے نہ اونکے جنازہ پر نماز پڑہے نہ اونپر رحم کرے بلکہ اونسے جدا رہے اور اونکو
دشمن جانے اللہ کے لئے اور اونکے مذہب کے بطلان کا معتقد ہو اور اللہ سے امید ثواب جزیل و
اجر کبیر کے رکھے فضیل بن عیاض نے کہا ہے اذا علم اللہ من رجل انہ مبغض لصاحب بدعۃ رجوت
اللہ ان یغفر ذنوبہ وان قل عملہ سفیان بن عیینہ نے کہا ہے من تبع جنازۃ مبتدع لم یزل فی سخط
اللہ حتی یرجع اور حضرت نے مبتدع پر لعنت کی ہے فرمایا ہے من احدث حدثا او اوی محدثا
فعلیہ لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس اجمعین لا یقبل اللہ منہ الصرف والعدل مراد صرف سے فرض
اور عدل سے نافلہ ہے ابو ایوب سختیانی کہتے ہین اذا حدثت الرجل بالسنۃ فقال دعنا من
ھذا وحدثنا بما فی القرآن فاعلم انہ ضال مین کہتا ہون نرے قرآن کو حجت سمجہنا اور سنت کا نماننا
بدعت خوارج ہے مراد حضرت شیخ رح کی اہل بدع سے بہتر فرقے گمراہ ہین احادیث ذم بدع کی اونہین پر
محمول ہین اون سبکو حضرت نے حدیث مین ناری فرمایا ہے اور فرقہ اہل سنت و جماعت کو ناجی کہا ہے
پہر اگر کوئی بدعت اونکی بعض افراد فرقہ ناجیہ مین پائی جاتے تو اوسکے ساتہ بہی وہی معاملہ کرنا لازم ہے
جو کہ ساتہ اہل بدع کے چاہیئے اسی لئے حضرت شیخ فرماتے مین کہ اہل بدعت کے لئے علامات ہین جنسے
وہ پہچانے جاتے ہین ایک علامت یہ ہے کہ وہ اہل اثر یعنی اصحاب حدیث کی بدگوئی کرتے ہین علامت
زنادقہ کی یہ ہے کہ وہ اہل اثر کا نام حشویہ رکہتے ہین مراد اونکی باطل کرنا آثار یعنی احادیث کا ہے علامت
قدریہ کی یہ ہے کہ وہ اہل اثر کا نام مجبرہ رکہتے ہیں علامت جہمیہ کی یہ ہے کہ وہ اہل سنت کو مشبہ کہتے ہین

علامت رافضہ کی یہ ہے کہ وہ اہل اثر کو ناصبہ کہتے ہین یہ سب عصبیت و عناد ہے واسطے اہل سنت کے
سوا انکے انکا کوئی نام نہین ہے مگر ایک نام اصحاب الحدیث اور جو نام اہل بدع نے انکے رکھے ہین وہ نہین چل
نام انپر نہین چپکتا جسطرح کہ حضرت صلعم پر کوئی نسبہ کفار مکہ کا نہین چپکا ساحر شاعر مجنون مفتون کاہن
حالانکہ آپکا کوئی نام نہ تہا نزدیک اللہ و ملائکہ و انس و جن و سائر خلق کے مگر رسول نبی اور آپ سب باتون
سے بری تہے انظر کیف ضربوا لک الامثال فضلوا فلا یستطیعون سبیلا . کے بعد حضرت شیخ نے کہا ہے
ھذا اخر ما الفنا فی باب معرفۃ الصانع والاعتقاد علی مذھب اھل السنۃ والجماعۃ علی الاختصار
والقدرۃ انتھی مین کہتا ہون کہ مینے نقل کرنیمین ان اعتقادات کے ادلہ کو حذف کر دیا ہے الا ما شاء اللہ
اگر کسیکو اطلاع دلائل بران مذاہب کے منظور نظر ہو تو مراجعت طرف اصل کتاب کے کرنا چاہیے اسکے
بعد شیخ رح نے ایک فصل بیان مین ان امور کے لکہی ہے کہ جنکا اطلاق باریتعالی پر جائز ہے یا اضافت
اون صفات کیطرف صانع کی مستحیل ہے جیسے جہل وشک وظن وغلبہ ظن وسہو ونسیان وسنہ
ونوم وغلبہ وغفلت وعجز وموت وخرس وصمم وعمی وشہوت ونفور ومیل وحرد وغیظ وحزن
وتاسف وکمد وحسرۃ وتلہف والم ولذت ونفع ومضرت وتمنی وعزم وکذب وغیرہا انتہی اب
مومن مخلص کو واجب ہے کہ اگر اپنا فرقہ ناجیہ مین ہونا چاہے تو مطابق ان بیانات صحیحہ کے کلا وجزءا
اپنا اعتقاد درست کرے اگر کسی عقیدہ مین برخلاف ان عقائد کے ہوگا تو پہر وہ اہل سنت مین
سمجہا نجائیگا گو دعوی اپنے سنی ہونے کا کرے

فصل بیان مین عقائد حضرت شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی رح کے بموجب مکتوب ۲۶۶ ج ۱ تحریر

اللہ تعالی اپنی ذات مقدس سے موجود ہے اشیا اوسکی ایجاد سے موجود ہین وہ یگانہ ہے ذات اور صفات
اور افعال مین کسیکو کسی امر مین اوسکے ساتہ فی الحقیقۃ کوئی شرکت نہین ہے وجود ہو یا اور کچہ مشارکت
اسمی ومناسبت لفظی بحث سے خارج ہے صفات وافعال اوسکے بیرنگ اوسکی ذات کے بیچون وبیچگون ہین
اور انکو صفات وافعال ممکنات سے کچہ مناسبت نہین ہے ۔ مثلا صفت علم کی ایک صفت قدیم
اور ایک بسیط حقیقی ہے کہ ہرگز تعدد و تکثر کو اوسکیطرف راہ نہین ہے اگرچہ باعتبار تعدد و تعلقات کے

کیون نہو کیونکہ وہان ایک انکشاف بسیط ہے جس سے ساری معلومات ازل وابد منکشف ہین اور ساری
اشیا کو مع اونکے احوال متضادہ و متناسبہ و کلیہ و جزئیہ کے اوقات مخصوصہ مین ہر ایک کو آن واحد
بسیط مین جانتا ہے آوسی ایک آن مین وسی زید کو موجود جانتا ہے اور نہی معدوم اور جنین و صبی جوان
و پیر اور زندہ اور مردہ و قائم و قاعد و مستند و مضطجع و خندان و گریان و متلذذ و متالم و عزیز و ذلیل
سکو جانتا ہے اسیطرح برزخ مین اور حشر مین اور جنت مین اور تلذذ مین جانتا ہے پس تعدد و تعلق کا بہی
اسجگہ مفقود ہے کیونکہ تعدد و تعلقات کا طالب ہے تعدد آنات و تکثر ازمنہ کو ولیس ثمہ الاآن واحد
وبسط من الازل والابد لا تعدد فیہ اصلا اذ لا یجری علیہ تعالی زمان ولا تقدم ولا تاخر
اسجگہ اگرچہ صورت جمع ضدین کی ہے لکن حقیقت مین کچھہ ضد نہین ہے اسلئے کہ اگرچہ زید کو آن واحد مین موجود
و معدوم جانا ہے مگر اوسی آن مین یہ بہی جانا ہے کہ مثلا وقت وجود زید کا بعد ایکہزار سال ہجری کے ہی
اور وقت اوسکی عدم سابق کا پہلے اوس سال سے معین ہے اور وقت اوسکے عدم لاحق کا بعد ایکہزار
ایک سو سال کے ہوگا فلا تضاد بینہما فی الحقیقۃ لتغایر الاوان وعلی ھذا سائر الاحوال سو اگر ہم اللہ کے
علم مین تعلق ساتہ معلومات کے ثابت کرین تو یہ ایک تعلق ہوگا جو کہ ساری معلومات سے متعلق ہوا ہے اور
وہ تعلق بہی مجہول الکیفیہ ہے اور صفت علم کیطرح بیچون و بیچگون ہے اس سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالی کا علم
ہرچند ساتہ جزئیات متغیرہ کے تعلق رکہتا ہے لکن تغیر کو اوسکیطرف بالکل راہ نہین ہے اور مظنہ حدوث
کا اوس صفت مین پیدا نہین ہوتا کما زعمت الفلاسفۃ اب کچھہ حاجت اثبات تعلقات متعددہ کی بہی باقی
نرہی کہ تغیر و حدوث کو راجع طرف اون تعلقات کے کہین نہ طرف صفت علم کے کما فعلہ بعض المتکلمین
لدفع شبہ الفلاسفۃ ہان اگر تعدد و تعلقات کا طرف معلومات کے ثابت کرین تو گنجائش ہے ۲ اسیطرح
کلام ایک صفت بسیط ہے کہ اوسی ایک کلام سے ازازل تا ابد گویا ہے اگر امر ہے تو اوسی جگہ سے ناشی ہے
اور اگر نہی ہے تو بہی اوسی جگہ سے ہے اگر اعلام ہے تو وہین سے ہے اور اگر استعلام ہے تو بہی وہین سے
ہے اگر تمنی ہے تو اوسی جگہ سے مستفاد ہے اور اگر ترجی ہے تو بہی اوسجگہ سے ہے ساری کتب منزلہ و
صحف مرسلہ ایک ورق مین اوس کلام بسیط کی اگر توریت ہے تو اوسیجگہ سے لکہکر آئی ہے اور اگر انجیل ہے
تو بہی وہین سے اوسنے صورت لفظی پکڑی ہے اور اگر زبور ہے تو بہی اوسی جائے سے مسطور ہوئی ہے
اور اگر فرقان ہے تو وہ بہی وہین سے اترا ہے ۳ اسیطرح اللہ کا فعل ایک ہے ساری مصنوعات اولین

وآخرین اوسی ایک فعل سے وجود مین آئی ہین وما امرنا الا واحدۃ کلمح بالبصر ایک رمز ہے اس فعل کی
احیا ہو یا اماتت مربوط اوسی فعل سے ہے ایلام ہو یا انعام منوط ہے ساتھ اوسی ایک فعل کے اسیطرح اگر ایجاد ہے
یا اعدام ناشی اوسی فعل سے ہے سواے اوسکے فعل مین بہی تعدد و تعلقات کا ثابت نہین ہے بلکہ ایک ہی تعلق
سے ساری مخلوقات اولین وآخرین مع اوقات مخصوصۂ وجود کے وجود مین آئی ہین یہ تعلق بہی اوسکی فعل
کیطرح بیچون بیچگون ہے کیونکہ چون کو طرف بیچون کے راہ نہین ہے لا یحمل عطایا الملک الا مطایاہ شہری
کو حقیقت فعل حق کی اطلاع ہوئی اسلئے اوسنے تکوین کو حادث کہدیا اور اسکے افعال کو حادث جان لیا
یہ بات نجانی کہ یہ کائنات آثار فعل ازلی حقتعالی ہین نہ اسکے افعال اسی قبیل کی وہ بات ہے کہ بعض صوفیہ
نے تجلی افعال ثابت کی ہے حالانکہ وہ تجلی حقیقت مین تجلی آثار فعل کی ہے نہ تجلی اوسکی فعل کی کیونکہ اوسکا
فعل تو بیچون وبیچگون ہے اور قدیم وقائم بذات الہی ہے جسکو تکوین کہتے ہین ماتریدیہ محدثات مین کہان گنجایش اور
مظاہر ممکنات مین کہان ظہور ہے ؎

در تنگنای صورت معنی چگونہ گنجد در کلبۂ گدایان سلطان چہ کار دارد

تجلی افعال و صفات کی نزدیک فقیر کے بے تجلی ذات کے متصور نہین ہے کیونکہ افعال وصفات کو اوسکی
ذات مقدس سے انفکاک نہین ہے کہ اونکی تجلی بے تجلی ذات کے متصور ہو اور جو کچھ اوسکی ذات سے
منفک ہے وہ ظلال افعال و ظلال صفات ہین تو یہ تجلی ظلال افعال وصفات کی ٹہیری نہ خود افعال
وصفات کی ہم اللہ تعالی کسی چیز مین حلول نہین کرتا ہے نہ کوئی چیز اوسکے اندر حلول کرے مگر
اللہ تعالی محیط جملہ اشیا ہے اور ساتھ اشیا کے قرب ومعیت رکھتا ہے لکن نہ وہ احاطہ وقرب ومعیت
کہ لائق ہمارے فہم قاصر کے ہو کہ یہ لائق اوسکی جناب قدس کے نہین ہے جو کچھ کشف وشہود سے
معلوم کرین اوس سے بہی منزہ ہے کیونکہ ممکن کو اوسکی ذات وصفات وافعال کی حقیقت سے
سوائے جہل وحیرت کے کچھ نصیب نہین ہے ایمان ساتھ غیب کے لانا چاہیے اور جو کچھ مکشوف و
مشہود ہو اوسکے نیچے لائے نفی کے رکہے ؎

عنقا شکار کس نشود دام باز چین کاینجا ہمیشہ باد بدست ست دام را
هنوز ایوان استغنا بلند ست مرا فکر رسیدن ناپسند ست

ہمکو ایمان لانا چاہیے کہ اللہ تعالی محیط باشیا اور قریب باشیا اور با اشیا ہے لکن ہم معنی احاطہ

وقرب ومعیت خدا کے نہین جانتے کہ کیا ہین حالانکہ قرب کو احاطہ وقرب علمی کہنا منجملہ تاویلات متشابہ کے ہے اور ہم قائل تاویل کے نہین ہین ۵ اللہ تعالی کسی چیز کے ساتھ متحد نہین ہوتا ہے اور نہ کوئی چیز اوسکے ساتھ متحد ہوتی ہے بعض عبارات صوفیہ سے جو معنی اتحاد کے مفہوم ہوتے ہین وہ خلاف اونکی مراد کے ہین اسلئے کہ مراد اونکی اس کلام سے جو موہم اتحاد ہے جیسے اذا تم الفقر فہو اللہ یہ ہے کہ جب فقر تمام ہوا اور نیستی محض حاصل ہوئی تو اب سوائے اللہ کے کچھ باقی نرہا نہ یہ معنی کہ فقیر ساتھ خدا کے متحد ہو جاتا ہے کہ یہ کفر و زندقہ ہے تعالی سبحانہ عما یقول الظالمون علوا کبیرا ہمارے خواجہ نے فرمایا ہے کہ معنی انا الحق کے نہ یہ ہین کہ مین حق ہون بلکہ یہ ہین کہ مین نیست ہون اور موجود حق ہے تغیر و تبدل کو طرف ذات و صفات و افعال حقتعالی کے راہ نہین ہے فسبحان من لا یتغیر بذاتہ و صفاتہ ولا فی افعالہ بحدوث الاکوان صوفیہ وجودیہ نے جو تنزلات خمسہ ثابت کئے ہین وہ کچھ قبیل تغیر و تبدل سے مرتبہ وجوب مین نہین ہین کہ یہ کفر و ضلالت ہو بلکہ ان تنزلات کو مراتب ظہورات کمال حقتعالی مین اعتبار کیا ہے بغیر اسکے کہ کوئی تغیر و تبدل اوسکی ذات و صفت و فعل مین راہ پائے کیونکہ اللہ تعالی غنی مطلق ہے ذات مین اور یہی صفات و افعال مین اور کسی امر مین کسی شے کا محتاج نہین ہے اور جسطرح کہ وجود مین محتاج نہین ہے اسیطرح ظہور مین بہی محتاج نہین ہے عبارات بعض صوفیہ سے جو یہ بات سمجھی جاتی ہے کہ اللہ تعالی ظہور کمالات اسمائی و صفاتی مین ہمارا محتاج ہے یہ بات مجھپر بہت گران ہے حالانکہ آیہ وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون اسے لیعرفون سے ظاہر ہے کہ مقصود خلقت جن وانس سے حصول معرفت کا واسطے اونکے ہے کہ یہ اونکا کمال ہو نہ کوئی اور امر جو طرف جناب حق کے عائد ہو اور حدیث قدسی مین جو آیا ہے کہ خلقت الخلق لاعرف سو اوس سے بہی مراد نہین کی معرفت ہے نہ اپنا معروف ہونا اور انکی معرفت کے توسط سے کوئی کمال حاصل کرنا تعالی عن ذلک علوا کبیرا ۶ اللہ تعالے جمیع صفات نقص سمات حدوث سے منزہ و مبرا ہے نہ جسم و جسمانی ہے نہ مکانی و زمانی ساری صفات کمال اوسکے لئے ثابت ہین منجملہ اونکے آٹھ صفتین کمال کی موجود ہین جو اوسکے وجود و ذات مقدس پر زائد ہین حیات و علم و قدرت و ارادہ و بصر و سمع و کلام و تکوین یہ صفتین خارج مین موجود ہین یہ کہ اوسکے علم مین موجود ہین ساتہ ایسے وجود کے جو زائد ہے وجود ذات سے اور خارج نفس ذات سے تعالی و تقدس جسطرح کہ بعض صوفیہ نے گمان کیا ہے ۵

از روی تعقل ہمہ غیر اند صفات ٭ با ذات تو از روی تحقق ہمہ عین ٭٭

کہ یہ فی الحقیقت نفی صفات ہے کیونکہ نافیاں صفات نے جیسے معتزلہ و فلاسفہ ہین تغایر علمی و اتحاد
خارجی کہا ہے اور تغایر علمی سے منکر نہیں ہین یہ نہیں کہا کہ مفہوم علم کا عین مفہوم ذات ہے یا عین مفہوم
قدرت و ارادہ ہے اور یہ باعتبار وجود خارجی کے کہا ہے پس جبتک وجود خارجی کا اعتبار نکرینگے
نفی صفات سے باہر نہیں ہونگی اور تغایر اعتباری کچہہ انکے بکار آمد نہیں ہو سکتا ہے ۸ اللہ تعالی
قدیم و ازلی ہے اوسکے غیر کے لئے قدم و ازلیت ثابت نہیں ہے سارے اہل ملت کا اسپر اجماع ہے جو
شخص غیر کی قدم و ازلیت کا قائل ہے وہ کافر ہے امام غزالی نے اسی جگہ سے ابن سینا و فارابی وغیرہما کی
تکفیر کی ہے کہ یہ لوگ قائل تقدم عقول و تقدم ہیولی و صورت کے ہین اور سموات و ما فیہا کو قدیم جانتے
ہین ہمارے حضرت خواجہ رح فرماتے تہے کہ شیخ محی الدین بن عربی قائل قدم ارواح کاملین ہین اسکو
ظاہر سے پہیرنا چاہیئے اور محمول تاویل پر کرنا چاہیئے تاکہ یہ قول مخالف اجماع اہل ملل کے نہو ہیرے ۹
اللہ تعالی قادر مختار ہے شائبۂ ایجاب و مظنۂ اضطرار سے منزہ و مبرا ہے فلسفہ بیخرد نے کمال کو ایجاب مین
جانکر نفی اختیار کی کر کے اثبات ایجاب کیا ہے ان احمقون نے واجب تعالی کو معطل و بیکار سمجہہ لیا ہے
اور سوائے ایک مصنوع کے کہ وہ بہی ساتہ ایجاب کے ہے خالق ارض و سموات کو نجانکر وجود حوادث کو
طرف عقل فعال کے منسوب کیا ہے کہ وجود اوسکا سوا اسکے کہ انکے توہم مین ہو ثابت نہیں ہے انکے
زعم فاسد مین انکو کچہہ کام اللہ تعالی سے نہیں ہے ناچار وقت اضطراب و اضطرار کے التجا طرف عقل
فعال کے کرتے ہین اور اللہ کیطرف رجوع نہیں لاتے کیونکہ اللہ تعالے کا وجود حوادث مین کچہہ تعلق
نہیں بتاتے کہتے ہین کہ تعلق ایجاد حوادث کا عقل فعال سے ہے بلکہ عقل فعال کی طرف بہی رجوع نہ پر
رکہتا اسلئے کہ ادسکو انکے دفع بلیات مین کچہہ اختیار نہیں ہے یہ بیدولت حق مین حق تعالی کے فرق ضالہ
سے بہی بڑہکر ہین کفار طرف اللہ کے التجا لاتے ہین اور دفع بلا کا اللہ سے چاہتے ہین بخلاف ان
احمقوں کے کہ یہ دو امر مین سارے فرق ضلالت و بلاہت سے بڑہے ہوئے ہین ایک تو کفر و انکار
احکام منزلہ و عناد و عداوت اخبار مرسلہ مین دوسرے ترتیب مقدمات فاسدہ و تلبیس دلائل و شواہد
باطلہ مین اثبات مقاصد و مطالب واہیہ مین جتنا خبط انکو ہوا ہے اوتنا کسی احمق کو بہی نہیں ہو سموات
و کواکب جو ہر وقت بیقرار و سرگردان ہین یہ مدار ہر کام کا اونکی حرکات و اوضاع پر رکہتے ہین اور

خالق سموات و موجد کواکب و محرک و مدبر نجوم سے انہون نے آنکھہ بند کرلی ہے اور معاملہ سے دور سمجھہ لیا ہے عجب بیخبر و او ر بیہودہ لت ہین اِنسے زیادہ وہ احمق ہے جو انکو زیرک جانتا ہے اور صاحب فطانت سمجھتا ہے منجملہ انکے علوم متسق و منتظم کے ایک علم ہندسہ ہے جو محض لایعنی اور لاطائل صرف ہے مساوات زوایائے ثلاثہ کی مثلث مرد و قائمہ کے کس کام آتی ہے اور شکل عروسی و ماموی کہ جاٹکاو انکی ہے کس غرض سے مربوط ہے علم طب و علم نجوم و علم تہذیب اخلاق جو عمدہ علم انکے ہین کتب انبیاء متقدمین سے سرقہ کئے ہین اور اسکے ذریعہ اپنے اباطیل کو رواج دیا ہے کما صرح بہ الغزالی فی المنقذ من الضلال اہل ملت متابعین انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اگر دلائل و براہین مین غلطی کرین کچھہ ڈر نہین ہے کیونکہ مدار کار انکا تقلید انبیاء پر ہے دلائل و براہین اثبات پر اپنے مطالب کے بطریق تبرع لاتے ہین انکو تو وہی تقلید کافی ہے بخلاف ان بیدینون کے کہ انہون نے اپکو تقلید انبیاء سے باہر نکالکر اپنے اثبات بدلائل ہوئے ہین ضلوا فاضلوا دعوت نبوت عیسی علیہ السلام کی جب افلاطون کو جو کلان تران بیدولتون کا تہا پہنچی تو کہا نحن قوم مهتدون لاحاجة بنا الی من یهدینا یہ شخص عجب بیوقوف لایعنی تہا جو شخص کہ احیاء اموات و ابراء اکمہ و ابرص کرے جو کہ انکے طور حکمت سے خارج ہے اوسکو دیکہنا اور اسکے احوال کا تفحص کرنا چاہیئے تہا نہ یہ کہ بے دیکہے بہالے کمال عنا و سفاہت یہ جواب دیدیا نجانا اللہ سبحانہ عن ظلمات معتقداتهم السوء ان دنون مین میرے فرزند محمد معصوم نے جواہر شرح مواقف کو تمام کیا اثناء سبق مین قباحات ان بے عقلون کے خوب واضح ہوئے اور نہیر بہت سے فوائد مرتب ہوتے الحمد للہ الذی هدانا لهذا وما کنا لنهتدی لولا ان هدانا اللہ لقد جاءت رسل ربنا بالحق عبارت شیخ محی الدین بن عربی کی ناظر طرف ایجاب کے ہے اور معنی قدرت مین موافقت فلسفہ کی رکہتی ہے کہ قادر سے صحت ترک کو تجویز نہین کرتی اور جانب فعل کو لازم جانتے ہین مخاطب کاروبار ہے شیخ محی الدین منجملہ مقبولین کے نظر مین آتے ہین اور اکثر علوم اونکے جو مخالف آراء اہل حق ہین خطا اور ناصواب ظاہر ہوتے ہین خطائے کشفی سے معذور رکہے گئے ہین اور خطاء اجتہادی کی طرح ملامت سے مرفوع ہین یہ خاص میرا اعتقاد ہے حق مین شیخ محی الدین کے مین اونکو منجملہ مقبولین کے جانتا ہون اور اونکے علوم مخالفہ کو خطا و مضر جانتا ہون ایک جماعت شیخ پر طعن و ملامت کرتی ہے اور اونکے علوم کا تخطیہ بہی کرتی ہے دوسری جماعت نے شیخ کی تقلید اختیار کی ہے اور اونکے جمیع علوم کو صواب

جانتی ہے اور دلائل شواہد حقیقت سے اون علوم کو ثابت کرتی ہے اسمین شک نہین کہ ان دونون
فریق نے راہ افراط و تفریط کی اختیار کی ہے اور توسط حال سے دور جا پڑے مین شیخ کو اولیا مقبولین
سے ہین خطاء کشفی پر کسطرح رد کیا جائے اور اونکے علوم کو کہ صواب سے دور ہین اور مخالف آرائے اہل
حق ہین کسطرح بطور تقلید کے قبول کیا جائے فالحق ھو التوسط الذی وفقنی اللہ سبحانہ بہ لمنہ وکرمہ
ہان مسئلہ وحدت وجود مین ایک جم غفیر اس گروہ کا ساتہ شیخ کے شریک ہے ہر چند شیخ اس مسئلہ مین بہی
طرز خاص رکہتے ہین اما اصل سخن مین شرکت ہے تو یہ مسئلہ بہی اگرچہ ظاہر مین مخالف معتقدات اہل حق
ہے لکن قابل توجہ کے ہے اور شایان جمع ہے تینے بعنایت آلہی شرح رباعیات مین اس مسئلہ کو
ساتہ معتقدات اہل حق کے جمع کیا ہے اور نزاع فریقین کو طرف لفظ کے تائد کیا اور شکوک و شبہات طرفین
کو دور کر دیا وہ بہی اس نہج پر کہ محل ریب و اشتباہ باقی نرہا کما لا یخفی علے الناظر ۱۰ سارے
ممکنات کیا جواہر کیا اعراض کیا اجسام کیا عقول کیا نفوس کیا افلاک کیا عناصر سب مستند ہین طرف
ایجاد قادر مختار کے اوسی نے انکو کتم عدم سے وجود مین نکالا ہے یہ جسطرح اپنے وجود مین سبحانہ تعالے
کے محتاج ہین اسیطرح اپنے بقا مین بہی اوسکی احتیاج رکہتے ہین اسباب و وسائط کے وجود کو روپوش اپنے
فعل کا کیا ہے اور حکمت کو آفتاب قدرت کا ٹہیرایا ہے نہین بلکہ اسباب کو اپنے فعل کے ثبوت کا دلیل کیا
ہے اور حکمت کو وسیلہ وجود قدرت کا ٹہیرایا ہے ارباب فطانت جنکی بصیرت کحل متابعت انبیاء سے
سرمہ کش ہوئی ہے اسباب کو جانتے ہین کہ یہ اسباب و وسائل جو کہ اپنے وجود و بقا مین سبحانہ تعالی کے
محتاج ہین اور اوسی کیطرف سے ثبوت و قیام رکہتے ہین فی الحقیقت جماد محض ہین یہ کسطرح دوسرے ہین
جو شامل اونکے ہے تاثیر کر سکتے ہین اور احداث و اختراع عمل مین لا سکتے ہین ایک قادر ہے سوا اوسکے جو اونکو
ایجاد کرتا ہے اور کمالات لائقہ اونکو عطا فرماتا ہے چنانچہ عقلا جماد محض سے ایک فعل دیکہکر اسباب کا سراغ
پا لیتے ہین کہ کوئی فاعل اور محرک اوسکا ہے کیونکہ اونہین یہ بات بخوبی معلوم ہے کہ یہ فعل لائق حال اوس
جماد کے نہین ہے کوئی اور فاعل اسکا ماورا اسکے ہے جو اس فعل کو ایجاد کرتا ہے اسیلئے فعل جماد کا دلیل
فعل فاعل حقیقی کا نزدیک عقلاء کے نہین ہوتا ہے بلکہ یہ فعل بنظر بجماد یت جماد دلیل ہے فاعل حقیقی پر
فکذا ھذا ہان فہم ابلہ مین فعل جماد کا روپوش فعل فاعل حقیقی ہوتا ہے کیونکہ وہ بکمال غباوت سے جماد
محض کو بواسطہ اوس فعل کے صاحب قدرت جانتا ہے اور فاعل حقیقی کا فرو سکرے یضل بہ کثیرا

وعیدی بہ کثیرا یہ معرفت مقتبس ہے مشکوٰۃ نبوت سے ہر کسی کا فہم اس جگہ تک نہین پہنچتا ایک جماعت لس
کمال کو رفع اسباب مین جانتی ہے اور ما بتدا اشیا کو بتوسط انہین اسباب کے طرف حضرت حق سبحانہ
کے منسوب کرتی ہے اور نہین جانتی کہ رفع اسباب مین رفع حکمت کا ہوتا ہے جسکے ضمن مین بہت سے
مصالح مین ربنا ما خلقت ھذا باطلا انبیاء علیہم السلام رعایت اسباب کی کرتے ہین تمہذا امور کو اسمہ
کے سپرد فرماتے ہین یعقوب علیہ السلام نے ملاحظہ چشم زخم کا کرکے اپنے فرزندون کو وصیت فرمائی تہی
یا بنی لا تدخلوا من باب واحد وادخلوا من ابواب متفرقۃ باوجود اس مراعات کے امر کو مفوض حق
فرمایا تہا اور کہا تہا ما اغنی عنکم من اللہ من شیٔ ان الحکم الا للہ علیہ توکلت وعلیہ فلیتوکل
المؤمنون اسمہ نے انکی اس معرفت کی تحسین فرمائی اور اپنی طرف منسوب کیا اور کہا انہ لذو
علم لما علمناہ ولکن اکثر الناس لا یعلمون اور قرآن کریم مین ہمارے حضرت کو یہی اشارہ طرف توسط
اسباب کے کیا ہے اور کہا ہے یا ایہا النبی حسبک اللہ ومن اتبعک من المؤمنین ترجمہ تاثیر اسباب
کی سو یہ بات روا ہے کہ اسمہ تعالےٰ نے بعض اوقات مین اندر اسباب کے کوئی تاثیر پیدا کر دے اور وہ
موثر پڑے اور بعض اوقات مین کوئی تاثیر پیدا نکرے ناچار اوسپر کوئی اثر مترتب نہو چنانچہ ہم اسباب کو
اسباب مین دیکھتے ہین کہ وجود مسببات کا کبھی اون اسباب پر مترتب ہوتا ہے اور کبھی کچھ اثر ظاہر
نہین ہوتا انکار کرنا مطلق تاثیر اسباب سے مکابرہ ہے تاثیر کے لکن اوس تاثیر کو مثل وجود اوس
سبب کے ایجاد حق تعالےٰ سے جانے تیسری رائے اس مسئلہ مین یہی ہے آگے خدا جانے اس بیان
سے لائح ہے کہ توسط اسباب کا کچھ منافی توکل کو نہین ہے جسطرح کہ ناقص عقل لوگ گمان کرتے ہین
بلکہ توسط اسباب مین کمال توکل ہے حضرت یعقوب علیہ السلام نے مراعات سبب کو ہمراہ تفویض
امر حق تعالیٰ توکل ٹہیرایا تہا فرمایا علیہ توکلت وعلیہ فلیتوکل المؤمنون ۱۱ مرید وخالق ہر
خیر وشر کا اسمہ تعالےٰ ہے خیر سے راضی ور شر سے ناراض ہوتا ہے یہ فرق درمیان ارادہ ورضا
کے بہت باریک ہے اسمہ نے یہ فرق اہل سنت کو سمجہا دیا سائر فرقے بسبب عدم اہتدا کے طرف
اس فرق کے ضلالت مین پڑے رہے معتزلہ نے اسی جگہ سے بندہ کو خالق اپنے افعال کا کہا اور
ایجاد کفر ومعاصی کو طرف بندہ کے منسوب کیا کلام شیخ محی الدین اور اونکے اتباع سے سمجہا جاتا ہے
کہ جسطرح ایمان اور اعمال صالحہ مرضی اسم ہادی ہین اسیطرح کفر ومعاصی مرضی اسم مضل ہین

یہ بات بھی مخالف اہل حق ہے اور وہ رفع حجاب کے قابل ہے جیسا منشاء زعم کا ہوتا ہے جیسے یہ کہیں کہ طرق
افعال مرضی آفتاب ہے آور اسرت بندون کو قدرت و ارادہ دیا ہے کہ اپنے اختیار سے کسب
افعال کرین خلق افعال منسوب ہے طرف اللہ تعالی کے اور کسب منسوب ہے طرف انکے اللہ تعالی کی عادت
یون ہی جاری ہے کہ جب بندہ کسی اپنے فعل کا قصد کرتا ہے تو اسکی خلق اوس فعل سے متعلق
ہو جاتی ہے اور جبکہ یہ فعل اوسکے قصد و اختیار سے ہوا تو اجار تعلق مدح و ذم و ثواب و عقاب کا ساتھ
اوسکے ٹھیرا اور یہ بات کہ اختیار بندہ کا ضعیف ہے اگر یہ ضعیف باعتبار قوت اختیار حقتعالی کے کہا ہے
تو مسلم ہے اور اگر اس معنی سے کہا ہے کہ وہ فعل ماموربہ میں کافی نہین ہے تو صحیح نہین ہے قال اللہ
لایکلف اللہ نفسا الا وسعہا یرید اللہ بکم الیسر ولا یرید بکم العسر غایت ما فی الباب یہ ہے
کہ جزا مخالف فعل موقت پر مخصوص تر تقدیر خدا ہے اللہ کی توفیق سے اتنا تو ہم بھی جانتے مین کہ کفر کرنا
نسبت حضرت حق کے جو کہ مولائے نعم ظاہرہ و باطنہ و موجد سموات و ارض ہے اور جو بزرگی و
کمال کہ ہے وہ سب اوسیکے لئے ثابت ہے جزا اوس کفر کی ایسی ہونا چاہئے کہ سب عقوبات
سے سخت تر ہو سو وہ جزا یہی خلود فی العذاب ہے اسیطرح ایمان لانا ساتھ غیب کے اللہ پاک پر جو کہ
منعم بزرگ ہے اور باوجود مزاحمت نفس و شیطان کے اوسکو اسکو جاننا اسکی جزا بہترین جزا
ہونا چاہئے کہ وہ خلود ہے تنعمات و لذذات مین بعض مشائخ نے فرمایا ہے کہ دخول بہشت حقیقت
مین مربوط بفضل حق ہے منوط کرنا اوسکا ساتھ ایمان کے اسلئے ہے کہ جزا اعمال لذیذ تر ہو تقصیر
کے نزدیک دخول بہشت کا حقیقت مین مربوط بایمان ہے لیکن ایمان اوسکا عطا و فضل ہے اور
دخول نار مربوط بکفر ہے اور کفر ناشی ہے ہوائے نفس امارہ سے ما اصابک من حسنة فمن اللہ
وما اصابک من سیئة فمن نفسک دخول بہشت کا مربوط کرنا ساتھ ایمان کے حقیقت مین
ایمان کی تعظیم کرنا ہے بلکہ تعظیم ہے مومن بہ کی کہ ایسا بڑا اجر اوسپر مترتب ہوا ہے اسیطرح منوط کرنا دخول
نار کا ساتھ کفر کے تحقیر ہے کفر کی کہ اوس سے یہ کفر واقع ہوا ہے جسپر اسطرح کی عقوبت دائمی مترتب
ہوئی بخلاف قول بعض مشائخ کہ وہ اس دقیقہ سے خالی ہے کیونکہ دخول نار حقیقت مین مربوط
بکفر ہے واللہ سبحانہ الملہم لھذا ۱۲ اہل ایمان آخرت مین اللہ پاک کو بہشت مین بے جہت و بے
کیف و بے شبہ و مثال دیکھین گے یہ وہ مسئلہ ہے جسکے جمیع فرق اہل ملت و غیر اہل ملت و غیر اہل سنت

سب کے سب منکر ہیں ورد رویت جہت و بے کیف کو تجویز نہیں کرتے حتی کہ شیخ محی الدین بھی رویت
آخرت کو تجلی صوری پر اوتارتے ہیں اور سوا اس تجلی کے کوئی اور تجویز نہیں کرتے ہمارے حضرت
شیخ رح سے نقل کرتے تھے کہ اگر معتزلہ رویت کو مرتبہ تنزیہ کے ساتھ مقید نکرتے اور تشبیہ کے قائل
ہوتے اور رویت کو اسی تجلی کے ساتھ جانتے تو ہرگز رویت سے انکار نکرتے اور محال نجانتے یعنی انکار
انکا بے جہتی و بے کیفی کی راہ سے ہے کہ مخصوص ہے ساتھ مرتبہ تنزیہ کے بخلاف اس تجلی کے کہ اوسمین
جہت و کیف ملحوظ ہے سو رویت آخرت کو تجلی صوری پر اوتارنے مین فی الحقیقت انکار کرنا ہے رویت
کا اسلئے کہ وہ تجلی صوری گو تجلیات صوریہ دنیا سے جدا ہو رویت حق نہیں ہے ؎

یراہ المؤمنون بغیر کیف　　وادراک وضرب من مثال

۱۳ بعثت انبیاء علیہم السلام کی رحمت ہے اہل عالم پر اگر وجود ان بزرگواروں کا متوسط نہوتا تو عقول
کو طرف معرفت ذات و صفات واجب الوجود تعالی و تقدس کے کون دلالت کرتا اور مرضیات الہی
کو عدم مرضیات خدا سے کون تمیز بخشتا ہماری عقول ناقصہ بے تائید نور دعوت انبیاء کے اس بات
سے معزول ہیں اور ہمارے افہام ناتمام بے تقلید ان بزرگواروں کے اس معاملہ مین مخذول ہیں ؎

گر نہوتی ذات پاک انبیاء　　حق سے باطل کسطرح ہوتا جدا

ہان عقل ہرچند حجت ہے لیکن حجیت مین ناتمام ہے اور مرتبہ بلوغ کو نہین پہنچی ہے حجت بالغہ بعثت انبیاء
کی جسکے ساتھ عذاب و ثواب اخروی دائمی منوط ہے کوئی اگر یہ کہے کہ جب یہ ثواب و عذاب ساتھ بعثت کے مربوط
ٹھیرا تو انبیاء بعثت کو رحمۃ للعالمین کہنا کس معنی سے ہے تو اسکا جواب یہ ہے کہ بعثت عین رحمت ہے کیونکہ
سبب معرفت ذات و صفات واجب الوجود تعالی و تقدس ہے اور یہ معرفت متضمن ہے سعادات دنیویہ
و اخرویہ کو اور بدولت اسی بعثت کے وہ بات جو مناسب جناب قدس ہے اور جو مناسب اوسکے نہیں
ہے معلوم و ممیز ہوئی ہے کیونکہ ہماری عقل لنگ و کور اور جو امکان حدوث سے داغدار ہے کیا جانے
کہ مناسب حضرت وجوب کہ قدم اوسکے لوازم سے ہے اوسکے اسماء و صفات و افعال کیا ہین اور نامناسب
کیا ہے تاکہ مناسب کا اطلاق اور نامناسب سے اجتناب کیا جائے بلکہ بہت ہے کہ اپنے نقص کیوجہ سے کمال
کو نقصان اور نقص کو کمال جانے یہ تمیز نزدیک فقیر کے فوق جمیع نعم ظاہرہ و باطنہ ہے بڑا بدبخت
وہ ہے جو امور نامناسب کو طرف جناب قدس اوتعالی کے نسبت دے اور اشیاء ناشائستہ کو طرف

حق سبحانہ کے منتسب کرے یہی بعثت ہے جسنے باطل کو حق سے جدا کیا اور نامستحق عبادت کو مستحق عبادت سے تمیز دیا اسی بعثت کے توسط سے طرف راہ حق جل علا کے دعوت کرتے ہین اور بندہ کو سعادت قرب و وصول معالی جناب سلطانہ تک پہنچاتے ہین اور بوسیلہ اسی بعثت کے مرضیات حق تعالی پر اطلاع میسر ہوتی ہے اور جواز و عدم جواز تصرف کا ملک و تعالی مین تمیز ہوتا ہے اس قسم کے فوائد بعثت مین بہت ہین اس سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ بعثت رحمت ہے اور جو شخص کہ منقاد ہوئے نفس امارہ کا ہے وہ بحکم شیطان انکار بعثت کا کرتا ہے اور مقتضائے بعثت پہ عامل نہین ہوتا تو اسصورت مین بعثت کا گناہ کیا ہے اور کسلئے بعثت رحمت نہین ہے کوئی یہ کہے کہ عقل فی حد ذاتہ ہر چند احکام الٰہی مین ناقص و ناتمام ہے لکن یہ بات کیون نہین ہوسکتی کہ بعد حصول تصفیہ و تزکیہ کے عقل کو ایک مناسبت و اتصال غیر متکیف ساتہ مرتبہ وجوب حق تعالی کے پیدا ہو جائے اور بسبب اوس مناسبت و اتصال کے احکام وہانسے اخذ کرے اور حاجت بعثت کی جو کہ بتوسط فرشتہ ہے نہو سو جواب اسکا یہ ہے کہ عقل ہر چند اوس مناسبت و اتصال کو پیدا کرے لکن وہ تعلق جو اوسکو ساتہ اس پیکر ہیولانی کے ہے بالکل زائل نہوگا اور نہ تجرد تمام اوسکو پیدا ہوگا بلکہ ہمیشہ و ہم اوسکو دامنگیر رہیگا اور متخیلہ ہرگز اوسکے خیال کو نچھوڑیگا قوت غضبیہ و شہویہ ہمیشہ اوسکی مصاحب رہینگی اور رذیلہ حرص و شرہ ہر وقت ندیم اوسکا ہوگا سہو و نسیان کہ لوازم نوع انسان سے ہے اوس سے منفک نہوگا خطا و غلط کہ خواص سے اس نشاء فانی کے ہین ہرگز اوس سے جدا نہونگے تو اب عقل لائق اعتماد کے نرہی اور احکام ماخوذ اوسکے سلطان وہم و تصرف خیال سے مصون نہ ٹہیرے اور شائبہ نسیان و مظنہ خطا سے محفوظ نہوے بخلاف فرشتہ کہ وہ ان اوصاف سے پاک ہے اور ان رذائل سے مبرا اسلئے وہ لائق اعتماد کے ہوا اور احکام ماخوذہ اوسکے شائبہ وہم و خیال و مظنہ نسیان و خطا سے مصون ٹہیرے اور فرشتہ بعض اوقات مین محسوس بہی ہو جاتا ہے اور اون علوم مین جو تلقی روحانی سے اخذ کئے جاتے ہین کبہی اثنا تبلیغ مین ساتہ قوئے و حواس کے بعض مقدمات مسلمہ غیر صادقہ کہ راہ وہم و خیال وغیرہ سے حاصل ہوئے ہین بے اختیار اون علوم مین منضم ہو جاتے ہین اسطرح پر کہ اوس وقت کچہہ بہی تمیز نہین ہوسکتا اور ثانی الحال اوس علم کا تمیز دیتے ہین اور کبہی نہین دیتے اسلئے وہ علوم بسبب خلط اون مقدمات کے ہیئت کاذبہ پیدا کرتے ہین اور اعتماد سے باہر آجاتے ہین یا یون کہا جائے

کہ حصول تصفیہ وتزکیہ کا منوط ہے بجا آوری اعمال صالحہ پر کہ وہ مرضیات اوتعالی ہین اور یہ بات
موقوف ہے بعثت پر جسطرح کہ گزر چکا پس بغیر بعثت کے حصول حقیقت تصفیہ وتزکیہ کا میسر نہوگا اور
وہ صفا جو کفار و اہل فسق کو حاصل ہوتی ہے وہ صفائی نفس کی ہے نہ صفائی قلب کی صفائی نفس
سے سوا ضلالت کے کچھہ فزائش نہین ہوتی اور بجز خسارت کے کوئی دلالت ہاتہ نہین آتی اور کشف
بعض امور غیبی کا کہ وقت صفائی النفس کے کفار و اہل فسق کو حاصل ہوتا ہے استدراج ہے اور مقصود
اوس سے خرابی وخسارت اوس جماعت اہل استدراج کی ہوتی ہے نجانا اللہ سبحانہ عن ہذہ
البلیۃ بحرمۃ سید المرسلین اس تحقیق سے یہ بات کہل گئی کہ تکلیف شرعی جو بعثت کی راہ سے ثابت
ہوئی ہے یہ بہی رحمت ہے نہ جسطرح کہ منکران تکلیف شرعی جیسے ملاحدہ و زنادقہ گمان کرتے ہین
اور تکلیف کو کلفت تصور کرتے ہین اور غیر معقول جانتے ہین اور کہتے ہین یہ کیا مہربانی ہے کہ بندونکو
امور شاقہ کی تکلیف دیوین پہر اگر وہ بموجب اوس تکلیف کے عمل کرین تو بہشت مین جائین اور اگر
مرتکب اوسکے خلاف کے ہون تو دوزخ مین گرین کس لئے یہ نہین کرتے کہ تکلیف نہ دین اور چہوڑ دین
کہ کہائین پیین سوئین اور اپنے طور پر رہین یہہ ان بیدولتون اور بیخبرون کو یہ نہین معلوم ہے کہ شکر
منعم حقیقی واجب ہے عقلاً اور یہ تکلیفات شرعیہ بیان بجا آوری اوس شکر کا ہے سو یہ تکلیف عقلا بہی
واجب ہے نظام تمام عالم کا اسی تکلیف کے ساتہ منوط ہے اگر ہر ایک کو اوسکے طور پر چہوڑ دین تو اس سے
سوائے شرارت وفساد کے کچھہ ظاہر نہو ہر بوالہوس دوسرے کی جان ومال مین ہاتہ دراز کرے
اور ساتہ خبث وفساد کے پیش آئے خود بہی ضائع ہو اور اوسکو بہی ضائع کرے عیاذاً باللہ سبحانہ اگر
یہ زواجر وموانع شرعی نہوتے تو خدا جانے کیا ہوتا ولکم فی القصاص حیوۃ یا اولی الالباب
یا یون کہا جائے کہ اسد تعالی مالک علی الاطلاق ہے اور سب بندے اوسکے مملوک ہین تو اب جو حکم وتصرف
دوانمین کریگا وہ عین خیر وصلاح ہے اور شائبہ ظلم وفساد سے منزہ ومبرا ہے لایسئل عما یفعل

کرا زہرہ آنکہ از بیم او | کشاید زبان جز بتسلیم او

اگر سبکو دوزخ مین بہیجے اور عذاب ابدی کرے تو کوئی جگہ اعتراض کی نہین ہے کیونکہ ملک غیر
مین تصرف کرنے سے شائبہ ستم کا پیدا ہوتا ہے بخلاف اپنے ملک کے کہ اوسمین کچہہ ظلم نہین ہے
ساری املاک ہماری حقیقت مین خدا کی ملک ہے سارے تصرفات ہمارے اونمین عین ستم ہین حنا

شرع نے بواسطے بعض مصالح کے اون املاک کو ہماری طرف نسبت کر دیا ہے ورنہ وہ فی الحقیقۃ اسی کی ملک
ہین لہذا ہما را تصرف او مین وساہی جائز ہے کہ مالک علی الاطلاق نے اوس تصرف کو تجویز فرما دیا ہے اور
مباح کر دیا ہے انبیاء علیہم السلام نے باعلام حق جو کچھ اختیار کیا ہے اور جو احکام بیان کئے ہین وہ سب واقعی
اور مطابق واقع ہین ان بزرگوارون نے احکام اجتہادیہ مین ہر چند خطا کو تجویز کیا ہے مگر تقریر خطا پر اوس
حقیقین جائز نہین رکہی ہے اور کہا ہے کہ جلد اوس خطا پر تنبیہ کر دیتے جاتے ہین اور تدارک اوس خطا کا ہوتا
ہے فرمایا جاتا ہے فلا اعتداد بذلك الخطا ۱۴ عذاب قبر کا واسطے کافرون اور بعض گناہگارون
اہل ایمان کے حق ہے مخبر صادق نے اسکی خبر دی ہے اور سوال منکر نکیر کا واسطے مومنون اور کافرون
کے قبر مین حق ہے قبر ایک برزخ ہے درمیان دنیا و آخرت کے عذاب قبر کا ایک وجہ سے مناسبت ساتھ
عذاب دنیاوی کے رکہتا ہے کہ انقطاع پذیر ہے اور دوسری وجہ سے مناسبت ساتھ عذاب اخروی کو
رکہتا ہے کہ حقیقت میں عذاب اخروی ہے کریمہ النار یعرضون علیہا غدوا و عشیا حقمین عذاب قبر کے اتری
ہے اسی طرح راحت قبر کی دو طرح پر ہے سعادتمند وہ شخص ہے جسکو زلات و معاصی سے ساتھ کمال کرم درگذشت
کے درگزر کرین اور جبلا مواخذہ نفرما وین اور اگر مقام مواخذہ مین آوین تو کمال رحمت سے آلام محن
دنیوی کو کفارہ اوسکے گناہون کا کر دیں اور اگر کچھ بقیہ رہجائے تو ضغطہ قبر او ردہ محنتین جو اوس جگہ مقرر
ہین کفارہ ہوجائین تاکہ پاک و پاکیزہ ہوکر حشر مین اوٹہی اور جسکے ساتھ یہ کچھ نکیا اور اوسکے مواخذہ کو آخرت پر
ڈالدیا تو یہ عین عدل ہے گر لیسے گناہگارون اور شرمسارون پر افسوس ہے لیکن اگر مسلمان ہے تو انجام کار
رحمت ہوگی اور عذاب ابدی سے محفوظ رہیگا یہی ایک نعمت عظیم ہے ربنا اتمم لنا نورنا واغفر لنا انك
علی کل شیٔ قدیر ۱۵ قیامت کا ہونا حق ہے اوسدن آسمان اور تارے اور زمین اور پہاڑ و حیوان
و نبات و معادن سب معدوم و نا چیز ہوجائینگے آسمان پہٹ پڑین گے تارے کہر جائین گے زمین پہاڑ
ہبا منثور ہوجائینگے یہ اعدام وانا رنفخہ اولی سے متعلق ہے دوسرے نفخہ پر قبرون سے اوٹہ کہڑے ہونگے
اور محشر مین آئینگے فلاسفہ اعدام سموات و کواکب کا تجویز نہین کرتے ہین اور ہدنا فنا و فساد کا انپر جائز نہین
رکہتے بلکہ انکو ازلی ابدی کہتے ہین معذلک متاخرین انکی کمال بے حزدی سے آپکو زمرہ اہل اسلام میں
بتاتے ہین اور بعض احکام اسلام بجالاتے ہین تعجب یہ ہے کہ بعض اہل اسلام اس بات کو نے باور رکتے
ہین اور بے تحاشا انکو مسلمان جانتے ہین اور سپر طرفہ تر یہ ہے کہ بعضے مسلمان بعض لوگون کو اس عبث

مین سے کامل جانتے ہین اور اونپر طعن و تشنیع کرنے سے انکار کرتے ہین حالانکہ وہ منکر نصوص قطعی کے
ہین اور انبیاء کے اجماع کا انکار کرتے ہین قال تعالے اذا الشمس کورت واذا النجوم انکدرت
وقال تعالیٰ اذا السماء انشقت واذنت لربها وحقت وقال تعالی وفتحت السماء فکانت ابوابا
اے شقت وامثال ذلك فی القرآن کثیر یہ لوگ نہین جانتے کہ مجرد تفوہ ساتہ کلمہ شہادت کے اسلام مین
کافی نہین ہے جو کچھہ دین مین آیا ہے اوس سبکی تصدیق بالضرورۃ درکار ہے اور تبرّی کفر و کافر سے
بہی ضرور ہے جب کہین اسلام صورت پکڑتا ہے ویل ونہ خرط القتاد ۱۶ حساب و میزان و صراط حق
ہے مخبر صادق نے انکی خبر دی ہے استبعاد بعض جاہلین طور نبوت کا وجود سے ان امور کے حیز
اعتبار سے ساقط ہے کیونکہ طور نبوت کا ورائے طور عقل ہے اخبار انبیاء علیہم السلام کو نظر عقل سے موافق
کرنا حقیقت مین انکار طور نبوت ہے وہان تو معاملہ تقلید پر ہے انکو یہ نہین معلوم کہ طور نبوت مخالف
طور عقل کے ہے بلکہ طور عقل بے تائید تقلید انبیاء علیہم السلام کے اون مطالب علیا تک راہ یاب
نہین ہوتا یہ مخالفت اور چیز ہے اور نارسائی وہان تک دوسری چیز کیونکہ مخالفت بعد پہنچنے کے متصور ہوتی
ہے ۷ بہشت و دوزخ موجود ہین دن قیامت کے بعد محاسبہ کے ایک گروہ کو بہشت مین لیجائینگے
اور ایک گروہ کو دوزخ مین انکا ثواب عقاب ابدی ہوگا جسکو انقطاع نہین ہے کما دلت علیہ النصوص
القطعیۃ المؤکدات صاحب فصوص کہتے ہین کہ انجام سبکا رحمت ہے ان رحمتی وسعت کلشیء کفار
کے لئے عذاب دوزخ کا تین ہفتہ تک ثابت کیا ہے پہر کہا کہ نار انکے حقمین برد و سلام ہو جائے گی جسطرح
کہ حق مین ابراہیم علیہ السلام کے ہوگئی تہی اور وعید حقمین تخلف کو روا رکہتے ہین اور کہتے ہین کہ کوئی صاحب
طرف خلود عذاب کفار کے نہین گیا ہے سو وہ اس مسئلہ مین بہی صواب سے دور جا پڑے ہین یہ نجانا کہ وسعت
رحمت کی حقمین مومنین اور کافرین کے مخصوص ساتہ دنیا کے ہے اور آخرت مین کافر کو رحمت کی بو تک
نہ پہنچے گی کما قال تعالی انہ لاییئس من روح الله الا القوم الکافرون اور اسرتعالے نے بعد رحمتی
وسعت کلشیئ کے فرمایا ہے فساکتبها للذین یتقون ویؤتون الزکوۃ والذینهم بآیاتنا یؤمنون
شیخ نے اول آیت کو پڑہا اور آخر آیت سے کچہہ کام نرکہا اور کریمہ ولاتحسبن الله مخلف وعدہ رسلہ
کو دلالت خصوصیت تخلف وعدہ پر نہین ہے ہوسکتا ہے کہ اقتصار عدم خلف وعدہ پر یہانپر اسلئے ہو کہ
کہ مراد وعدہ سے یہان نصرت رسل ہے اور غلبہ انکا کفار پر اور یہ متضمن وعدہ وعید ہے وعدہ خاص مسلے

رسل کے ہے اور وعید خاص واسطے کفار کے گویا اس آیت کریمہ مین خلف وعدہی منتفی ہوا اور خلف وعیدہی فالآیۃ مستشھدۃ علیہ لا لہ اور نیز خلف وعید مثل خلف وعدکے مستلزم کذب ہے اور لائق شان باریتعالی نہین ہے اسلئے کہ ازل مین ویسے جان لیا تہا کہ کفار کو عذاب مخلد نکرونگا معذالک واسطے مصلحت کے مخالف اپنے علم کے یہ بات کہی کہ مین کفار کو عذاب مخلد کرونگا اس بات کی تجویز کرنے مین کیسی شناعت ہے سبحان ربک رب العزۃ عما یصفون وسلام علی المرسلین اجماع اہل دل کا عدم خلود عذاب کفار پر کشف شیخ ہے مجال خطا کا کشف مین بہت ہے فلا اعتداد بہ مع کونہ مخالفا لاجماع المسلمین اور ملائکہ اسکے بندے ہین معاصی سے معصوم اور خطا و نسیان سے محفوظ لا یعصون اللہ ما امرہم ویفعلون ما یؤمرون کہانے پینے سے پاک ہین اور نر و مادی سے منزہ وتیرا آنا تذکیر ضمائر کی انکے حقمین اندر قرآن کریم باعتبار شرف صنف مذکر کے ہے وصف نساء سے جسطرح کہ امر نے اپنے حقمین تذکیر ضمائر کو وارد کیا ہے آمدنے بعض ملائکہ کو واسطے رسالت کے پسند کیا جسطرح کہ بعض کو آدمیون سے ساتہ اس دولت کے مشرف فرمایا ہے اللہ یصطفی من الملائکۃ رسلا ومن الناس جمہور علما اہل حق اسی عقیدہ پر ہین آور خواص بشر افضل ہین خواص ملک سے امام غزالی وامام محی الدین صاحب فتوحات مکیہ قائل ہین فضیلت خواص ملک کے خواص بشر سے آور جو بات مجہ فقیر پر ظاہر کیگئی ہے وہ یہ ہے کہ ولایت ملک کی افضل ہے ولایت نبی سے لکن نبوت ورسالت میں ایک درجہ ہے نبی کے لئے کہ ملک اوس درجہ تک نہین پہنچتا ہے اور وہ درجہ راہ عنصر خاک سے آیا ہے کہ مخصوص ہے ساتہ بشر کے اور نیز مجہ پر یہ بات ظاہر کی گئی ہے کہ کمالات ولایت کو بنسبت کمالات نبوت کے کچہ اعتداد نہین ہے کاش اتنا ہی اعتداد ہوتا جتنا کہ قطرہ کو نسبت بحر محیط کے ہے جو مزیت کہ راہ نبوت سے آئی ہے وہ اضعاف مضاعف زیادہ ہے اوس مزیت سے جو کہ راہ ولایت سے حاصل ہوتی ہے پس فضیلت مطلق خاص واسطے انبیا علیہم السلام کے ہے آور فضل جزئی ملائکہ کرام کے لئے ہے فالصواب ما قال الجمہور من العلماء شکر اللہ سعیہم اس تحقیق سے یہ بات لائح ہوئی کہ کوئی ولی درجہ کسی نبی کو نہین پہنچتا ہے بلکہ اوس ولی کا سر ہمیشہ نبی کے قدم کے نیچے ہوتا ہے **ف** یہ بات جان لینا چاہیے کہ جس کسی مسئلہ مین مسائل سے علما و صوفیہ کا اختلاف ہے جب اچہی طرح ملاحظہ کیا جاتا ہے تو حق طرف علما کے ملتا ہے اسکا بہید یہ ہے کہ نظر علما کی بواسطہ متابعت انبیا علیہم السلام طرف کمالات وعلوم نبوت کے نفوذ کرتی ہے اور نظر صوفیہ

کی مقصود ہے کمالات ومعارف ولایت پرنا چار جو علم کہ پیشگاہ نبوت سے اخذ کیا گیا ہے وہی اصوب و
احق ہوتا ہے بہ نسبت اوس علم کے جو کہ مرتبہ ولایت سے ماخوذ ہوتا ہے ۱۱۹ ایمان عبارت ہے تصدیق
قلبی سے ساتھ اوس چیز کے جو کہ بطریق ضرورت و تواتر ہمکو پہنچی ہے اور اقرار لسان کو بھی ایک رکن ایمان
کہا ہے کہ احتمال سقوط کا رکھتا ہے اور علامت اس تصدیق کی بیزار ہونا ہے کفر و کافری سے
اور اوس چیز سے جو کافری مین ہوتی ہے خصائص لوازم کفر سے جیسے زنار باندہنا اور مثل اوسکے اور
اگر عیاذا باللہ اس تصدیق کے ساتھ کفر سے تبری نکرے تو یہ مصدق و مبین ہے کہ وہ داغ ارتداد
کے ساتھ داغدار ہے اور حقیقت مین حکم اوسکا وہی حکم منافق کا ہے لا الی هؤلاء ولا الی هؤلاء سو
تحقیق ایمان مین تبری کفر سے چارہ نہین ہوتا ہے ادنی درجہ تبری قلبی ہے اور اعلی درجہ تبری قلبی
و قالبی تبری عبارت ہے دشمنی رکھنے سے ساتھ اللہ کے دشمنون کے یہ دشمنی خواہ دلسے ہو اگر خوف ضرر
کا اونکی طرف سے ہے خواہ قلب و قالب دونون سے ہو جبکہ خوف نہو کریمہ یا ایها النبی جاهد الکفار و
المنافقین واغلظ علیهم اسی بات کی مؤید ہے کیونکہ محبت اللہ و رسول کی بے دشمنی دشمنان
خدا و رسول کے ہو نہین سکتی شیعہ نے جو اس قاعدہ کو موالات اہل بیت مین جاری کیا ہے اور خلفاء
ثلثہ وغیرہ صحابہ سے تبری کرنے کو شرط موالات کہا ہے نامناسب ہے اسلئے کہ تبری کرنیکو دشمنون سے
موالات دوستونکی شرط ٹہیرائی ہے نہ مطلق تبری اونکے غیر سے اور کوئی عاقل منصف اسبات کو تجویز نکریگا
کہ حضرت کے اصحاب دشمن ہون یہ بزرگوار وہ تھے جنہون نے حضرت کی محبت مین جان و مال صرف کردیا
اور جاہ و ریاست کو برباد دیا دشمنی اہل بیت کو انکیطرف کسطرح منسوب کرسکتے مین حالانکہ محبت اہل قرابت
نبوی نص قطعی سے ثابت ہے اور دعوت کی اجرت اسی محبت کو ٹہیرایا ہے کما قال تعالے قل لا اسألکم
اجرا الا المودة فی القربی ومن یقترف حسنة نزد له فیها حسنا ابراہیم علیہ السلام نے جو اسقدر
بزرگی پائی اور شجرۂ طیبۂ انبیاء علیہم السلام ہوئے اسیواسطے ہوئی کہ اونہون نے اللہ کے دشمنون سے
تبری کی قال تعالے قد کانت لکم اسوة حسنة فی ابراهیم والذین معه اذ قالوا لقومهم انا
برآء منکم ومما تعبدون من دون الله کفرنا بکم وبدا بیننا وبینکم العداوة والبغضاء ابدا حتی تؤمنوا بالله وحده
کوئی عمل نظر فقیر مین واسطے حصول رضائے حق جل و علا کے برابر اس تبری کے نہین ہے حضرت حق کو
ساتھ کفر و کافری کے عداوت ذاتی ہے اور آلہہ آفاقی لات و عزی وغیرہما اور انکے عباد بالذات

دشمن حق مین خلود نار سی مل تشنیع کی جرات اور آبہ ہوائی نفسانی اور سارا اعمال سیئہ پر نسبت تاثیر رکہتے مین آسلیے کہ عداوت وغضب بہ نسبت انکے کہ درجہ ہیا اگر غضب سے منسوب طرف صفات کے ہے اگر عتاب وعقاب ہے راجع طرف افعال کے ہے آسلئے ان سیئات کی جزا خلود نار نہین ٹہیری بلکہ انکی مغفرت کو منوط اپنی مشیت پر رکہا ہے سو جبکہ کفر و کفار سے عداوت ذاتی متحقق ہوئی تو رحمت و رافت کہ صفات جمال سے ہے آخرت مین کافرون کو نہین پہنچے گی اور صفت رحمت کی عداوت ذاتی کو نہین اوٹہاویگی جس چیز کا تعلق ذات سے ہوتا ہے وہ اقوی وارفع ہوتی ہے بہ نسبت اوسکے جسکا تعلق صفت سے ہوتا ہے آسلئے صفت کا مقتضا ذات کے مقتضا کی تبدیل نہین کرتا ہے اور حدیث قدسی مین جو آیا ہے کہ سبقت رحمتی غضبی مراد اس غضب سے غضب صفاتی ہے کہ مخصوص ہے ساتھ عصاۃ مومنین کے نہ غضب ذاتی کہ مخصوص ہے ساتھ مشرکین کے کوئی یہ کہے کہ دنیا مین کفار کو رحمت سے نصیب ہے تو سمجہو کہ صفت رحمت نے کسطرح عداوت ذاتی کو رفع کر دیا اسکا جواب یہ ہے کہ حصول رحمت کا کفار کو دنیا مین باعتبار ظاہر صورت کے ہے اور حقیقت مین استدراج وکید ہے اونکے حق مین کریمہ ایحسبون انما نمدہم بہ من مال و بنین نسارع لہم فی الخیرات بل لا یشعرون اور کریمہ سنستدرجہم من حیث لا یعلمون واملی لہم ان کیدی متین اسی بات کی گواہ ہے **ف** عذاب ابدی دوزخ کا جزا کفر ہے اگر یہ کہین کہ ایک شخص باوجود ایمان کے رسوم کفر بجالاتا ہے اور مراسم اہل کفر کی تعظیم کرتا ہے اور علما اوسکے کفر کا حکم دیتے ہین اور اوسکو منجملہ اہل ردہ کے گنتے ہین جسطرح اکثر مسلمانان ہند کے اس بلا مین مبتلا ہین تو اب بسبب فتوائے علما چاہیے کہ وہ شخص آخرت مین بعذاب ابدی مبتلا ہو حالانکہ اخبار صحاح مین آیا ہے کہ جسکے دل مین ذرہ برابر ایمان ہوگا اوسکو دوزخ سے باہر لاوینگے اور عذاب مخلد مین نچہوڑینگے اس مسئلہ کی تحقیق میرے نزدیک کیا ہے ہم کہتے ہین کہ اگر کافر محض ہے تو اوسکے نصیب مین عذاب مخلد ہے عیاذا باللہ اور اگر باوجود بجالانے مراسم کفر کے ایک ذرہ ایمان کا بہی رکہتا ہے تو عذاب دوزخ مین مبتلا ہوگا لیکن برکت سے اوس ذرہ بہر ایمان کے امید ہے کہ خلود عذاب سے رہائی پائیگا اور گرفتاری دائمی سے نجات ہوگی **حکایت** فقیر ایکبار واسطے عیادت ایک شخص کے گیا تہا معاملہ اوسکا قریب احتضار کے پہنچا تہا جب اوسکے حال کی طرف توجہ کی دیکہا کہ اوسکے دل مین بہت ظلمات ہین ہر چند توجہ کی کہ وہ ظلمات دور ہون کچہہ نفع نہوا بعد

بعد توجہ بیار کے معلوم ہوا کہ وہ ظلمات ناشی ہین صفات کفر سے کہ اوسکے اندر چھپی ہوئی ہین اور
منشا اونکا کدورات موالات ہے ساتھ کفر واہل کفر کے یہ توجہات اون ظلمات کو دور نہین کرینگی تنقیدان
ظلمات کا مربوط ہے ساتھ عذاب نار کے کہ جزا کفر ہے اور یہ بہی معلوم ہوا کہ ذرہ بہر ایمان بہی رکہتا ہے
جسکی برکت سے آخر کو وہ دوزخ سے باہر آئیگا جب مینے اس حال کو اوسکے اندر مشاہدہ کیا تو یہ خطرہ گزرا
کہ آیا اوسکے جنازہ پر نماز پڑہنا چاہیے یا نہین بعد توجہ کے ظاہر ہوا کہ نماز پڑہنا چاہیے پس جو مسلمان کہ
باوجود ایمان کے رسوم کفر کرتے ہین اور تعظیم ایام کفار کی بجالاتے ہین اونکی جنازہ پر نماز پڑہنا چاہیے اور
اونکو ملحق بکفار کرنا نچاہیے کما ھو المحمل الی الیوم اور اس بات کی امید رکہنا چاہیے کہ آخر کو برکت
ایمان کیوجہ سے اوسکو عذاب ابدی سے نجات ہوگی معلوم ہوا کہ اہل کفر کو عفو و مغفرت نہوگی ان اللہ
لا یغفر ان یشرك به اگر نرا کافر ہے تو عذاب ابدی جزا اوسکے کفر کی ہے اور اگر ذرہ بہر ایمان رکہتا
ہے تو جزا اوسکی عذاب موقت ہے دوزخ مین اور سائر کبائر مین اگر اللہ چاہے گا بخشے گا نہین تو
عذاب کریگا نزدیک فقیر کی عذاب دوزخ موقت ہو یا مخلد مخصوص ہے ساتھ کفر و صفات کفر کے کما سیجیئ تحقیقہ
اور اہل کبائر جنکے گناہون کی مغفرت نہین ہوئی ہے توبہ سے یا شفاعت سے یا مجرد عفو و احسان سے
اور نیز اون کبائر کی تکفیر آلام و محن و شدائد دنیوی و سکرات موت سے نہین ہوئی ہے امید ہے کہ انکو
عذاب مین ایک جماعت کے لئے عذاب قبر پر کفایت کرین اور دوسری جماعت کو باوجود محن قبر کے ساتھ
اہوال قیامت و شدائد حشر کے اکتفا کرین اور گناہ باقی نچہوڑین کہ وہ محتاج عذاب نار کا ہو کر یمہ الذین
امنوا ولم یلبسوا ایمانہم بظلم اولئك لھم الامن مؤید اسی بات کو ہے کیونکہ مراد ظلم سے اسجگہ شرک ہے
واللہ اعلم بحقایق الامور کلہا کوئی یہ کہے کہ بعض سیئات غیر کفر کی جزا مین بہی عذاب دوزخ آیا ہے کما
قال تعالی ومن قتل مؤمنا متعمدا فجزاؤہ جھنم خالدا فیھا اور اخبار مین وارد ہے کہ جو شخص ایک نماز
فرض عمدا قضا کریگا اوسکو ایک حقبہ دوزخ مین عذاب کرین گے تو عذاب دوزخ مخصوص ساتھ کفار کے
نہ ٹہیرا اسکا جواب یہ ہے کہ عذاب قاتل کا مخصوص ساتھ مستحل قتل کے ہے اور مستحل قتل کافر ہے کما
ذکرہ المفسرون اور سیئات غیر کفر مین جو عذاب دوزخ کا آیا ہے وہ شائبہ صفات کفر سے خالی نہین
ہوگا جیسے استخفاف اوس سیئہ کا اور بے پروائی اوسکے بجالانے مین اور اوامر و نواہی شرعیہ کو
خوار رکہنا حدیث مین آیا ہے شفاعتی لاھل الکبائر من امتی اور دوسری جگہ فرمایا ہے امتی امة

مرجعۃ لاعذاب لہا فی الاخرۃ یہ اخبار اور آیت مستند ہما اسکو موید ہیں اور احوال اطفال مشرکین اور سکنۂ شواہق جبال و مشرکین زمان فترت رسل کا دوسرے مکتوب مین لکہا ہے ۲۰ زیادت ونقصان ایمان مین علما کا اختلاف ہے امام اعظم کوفی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے الایمان لایزید ولا ینقص اور امام شافعی نے فرمایا ہے کہ یزید وینقص اسمین شک نہین کہ ایمان عبارت ہے تصدیق ویقین قلبی سے اوسمین گنجایش کم وبیش کی نہین ہے اور جو تے زیادت ونقصان کو قبول کرتی ہے وہ داخل دائرہ ظن ہے نہ یقین غایت مافی الباب یہ ہے کہ اعمال صالحہ کے بجالانے سے اوس یقین کو ایک جلا حاصل ہوتی ہے اور اعمال غیر صالح سے وہ یقین مکدر ہوجاتا ہے سو کم وبیشی باعتبار اعمال کے انجلا مین اوس یقین کے ثابت ہے نہ نفس یقین مین ایک جماعت نے یقین کو منجلی اور روشن پاکر اوس یقین سے زیادہ کہا جسمین وہ چمک دمک نہ تہی گویا بعض نے یقین غیر منجلی کو یقین نہین جانا اوسی یقین منجلی کو یقین جانکر ناقص کہدیا دوسری جماعت تیز نظر نے دیکہا کہ رجوع اس کم وبیشی کا طرف صفات یقین کے ہے نہ طرف نفس یقین کے اسلئے انہون نے یقین کو غیر زائد و ناقص کہا جیسے دو آئینہ ہون اور ایک زیادہ نورانیت رکہتا ہو اور دوسرا کم ایک شخص ان دونون کو دیکہہ کر یہ بات کہی کہ اس آئینہ مین انجلا و نمایندگی زیادہ ہے اور اس دوسرے مین اتنی جلا و نمایندگی نہین ہے اور دوسرا شخص یہ بات کہے کہ دونون آئینہ برابر مین کچہہ زیادت ونقصان انمین نہین ہے تفاوت فقط انجلا و نمایندگی مین ہے کہ یہ صفات ہین آئینہ کے پس اسجگہ نظر اس شخص ثانی کی صائب ہے اور طرف حقیقت شے کے نافذ اور نظر شخص اول کی مقصور ہے اوس نے صفت سے طرف ذات کے تجاوز نکیا دیرفع اللہ الذین امنوا منکم والذین اوتوا العلم درجات یہ تحقیق جسکے اظہار کی توفیق اس فقیر کو ہوئی اس سے اعتراضات مخالفین کے جو عدم زیادت ونقصان ایمان پر کرتے ہین دور ہوگئے اور ایمان عامہ مومنین کا جمیع وجوہ مین مثل ایمان انبیاء علیہم السلام کے نہ ٹہیرا اسلئے کہ ایمان انبیاء کا جو سراپا منجلی ونورانی ہے اوسکے ثمرات ونتائج چند در چند زیادہ ہین ایمان عامہ مومنین سے جو کہ ظلمات وکدورات رکہتا ہے علی تفاوت درجاتہم اسیطرح ایمان ابوبکر رضی اللہ عنہ کا کہ ایمان تمام امت سے وزن مین زیادہ ہے باعتبار اوسی انجلا و نورانیت کے ہے زیادتی ایمان کی راجع طرف صفات کاملہ کے ہوتی ہے دیکہو انبیا نفس انسانیت مین برابر عامہ ہین اور حقیقت و ذات مین متحد تفاضل اونکا اعتبار انہین صفات

کاملہ کے ہے اور جو کوئی صفات کاملہ نہین رکہتا ہے وہ گویا اس نوع ہی سے خارج ہے اور خواص فضائل سے اوس نوع کے محروم ہے باوجود اس تفاوت کے نفس انسانیت مین کوئی کم وبیشی نہین آئی ہے اور یہ بات نہین کہہ سکتے کہ وہ انسانیت قابل زیادت ونقصان ہے والله سبحانہ الملہم للصواب کہتے ہین کہ مراد تصدیق ایمان سے نزدیک بعض کے تصدیق منطقی ہے کہ شامل ظن ویقین ہے بصورت مین کم وبیشی کو نفس ایمان مین گنجائش ہوگی لکن صحیح یہ ہے کہ مراد تصدیق سے اسجگہ یقین واذعان قلبی ہے نہ معنی عام کہ ظن کو بہی شامل ہو ۲۱ امام اعظم کہتے ہین انا مؤمن حقا امام شافعی کہتے ہین انا مؤمن انشاءالله تعالے حقیقت مین یہ نزاع لفظی ہے مذہب اول باعتبار ایمان حال کے ہے اور مذہب ثانی باعتبار مآل وانجام کار کے لکن تحاشی صورت استثنار سے اولی واحوط ہے کما لا یخفی علی المنصف ۲۲ کرامات اولیا حق ہے اور بسبب کثرت وقوع خوارق عادات کے یہ بات اولیاء کیلئے ایک عادت مستمرہ ہوگئی ہے منکر کرامات کا منکر علم عادی وضروری ہے نبی کا معجزہ مقرون ساتہ دعوے نبوت کے ہوتا ہے اور ولی کی کرامت اس بات سے خالی ہوتی ہے بلکہ مقرون باعتراف متابعت نبی ہوتی ہے فلا اشتباہ بین المعجزۃ والکرامۃ کما زعم المنکرون ۲۳ ترتیب درمیان خلفاء راشدین کے وہی ترتیب خلافت کی ہے لکن افضلیت شیخین کی باجماع صحابہ وتابعین ثابت ہوئی ہے جسطرح کہ ایک جماعت اکابر ائمہ نے اسکو نقل کیا ہے منجملہ اونکے ایک امام شافعی رح ہین شیخ ابوالحسن اشعری کہتے ہین ان تفضیل ابی بکر ثم عمر علی بقیۃ الامۃ قطعی ذہبی نے کہا ہے قد تواتر عن علی فی خلافتہ وکرسی مملکتہ وبین الجم الغفیر من شیعتہ ان ابا بکر وعمر افضل الامۃ ورواہ عن علی نیف وثمانون رجلا پہر ایک جماعت کو گنکر یہ کہا ہے فقبح الله الرافضۃ ما اجہلہم اور بخاری نے علی مرتضی سے روایت کیا ہے کہ اونہون نے کہا تہا خیر الناس بعد النبی صلعم ابوبکر ثم عمر ثم رجل آخر فقال ابنہ محمد بن الحنفیۃ ثم انت فقال انما انا رجل من المسلمین ذہبی نے بسند صحیح علی مرتضی سے روایت کیا ہے کہ اونہون نے کہا ہے بلغنی ان رجالا یفضلونی علیہما ومن وجدتہ فضلنی علیہما فہو مفتری علیہ ما علی المفتری دارقطنی کا لفظ یہ ہے لا اجد احدا فضلنی علی ابی بکر وعمر الا جلدتہ جلد المفتری اسطرح کی روایات علی سے اور صحابہ وغیرہ سے متواتر مروی وثابت ہین کسیکو مجال انکار نہین ہے یہانتک کہ

عبدالرزاق نے کہ اکابر شیعہ سے ہیں یہ بات یون کہی ہے افضل الشیخین بتفضیل علی ایاہما علی
نفسہ والا لما فضلتہما کفی بی وزرا ان احبہ ثم اخالفہ یہ سب روایات صواعق محرقہ
سے مستفاد ہین ترتیب تفضیل عثمان کی سو اکثر علما اہل سنت اسی بات پر ہیں کہ افضل ابوبکر ہیں پھر عمر پھر
عثمان ہیں پھر علی ائمہ اربعہ مذاہب کا مذہب یہی ہے اور وہ توقف جو تفضیل عثمان میں امام
مالک سے نقل کیا گیا ہے قاضی عیاض کہتے ہیں کہ امام نے اوس سے رجوع کیا اور عثمان کو افضل ٹھیرایا
ہے علی مرتضی پر قرطبی نے کہا وہو الاصح انشاء اللہ تعالی اسیطرح وہ توقف جو کہ عبارت امام
اعظم رح سے سمجھا ہے کہ من علامات السنة والجماعة تفضیل الشیخین و حب الختنین
نزدیک اس فقیر کے محمل اس عبارت کا دوسرا ہے زمان خلافت ختنین مین ظہور فتن واختلال
امور کا بہت ہوا تہا اور لوگون کے دل مین اس راہ سے کدورت ہوگئی تہی اس باتکو ملاحظہ کرکے
انکے حق مین لفظ محبت کو اختیار کیا ہے اور انکی دوستی کو علامت سنت ٹہیرایا ہے بغیر اسکے کہ کوئی
شائبہ توقف کا ملحوظ ہو دیکہیے کہ کتب حنفیہ مشحون ہین اس عبارت سے کہ افضلیتہم علی ترتیب
خلافتہم بالجملہ افضلیت شیخین کی یقینی ہے اور افضلیت عثمان کی اونسے کم ہے لیکن احوط یہ ہے کہ منکر
افضلیت عثمان بلکہ افضلیت شیخین کو ہم حکم کفر کا نہین کرین گے بلکہ مبتدع وگمراہ کہین گے اسلئے
کہ علما کو اوسکی تکفیر مین اختلاف ہے اور قطعیت مین اس اجماع کے قیل وقال ہے منکر قرین یزید
پلید دلت ہے کہ بواسطہ اتحاد اوسکے لعن مین توقف کیا گیا ہے جو ایذا حضرت صلعم کو براہ ایذا ئے
خلفاء راشدین پہنچتی ہے مثل اوس ایذا کے ہے جو کہ طرف سے اعادی کے آپ کو پہنچی ہے اللہ اللہ
فی اصحابی لا تتخذوہم غرضا من بعدی فمن احبہم فبحبی احبہم ومن ابغضہم فببغضی
ابغضہم ومن اذاہم فقد اذانی ومن اذانی فقد اذی اللہ ومن اذی اللہ فیوشک ان یاخذہ
وقال تعالی ان الذین یؤذون اللہ ورسولہ لعنہم اللہ فی الدنیا والاخرة
مولانا سعدالدین نے عقائد نسفی مین دربارہ اس افضلیت کے جو کچھ اتفاقا سمجھا ہے وہ انصاف
سے دور ہے اور جو تردید کی ہے وہ بے اصل ہے اسلئے کہ علما کے نزدیک یہ امر مقرر ہے
کہ فضیلت باعتبار کثرت ثواب الہی کے اسجگہ مراد ہے نہ وہ افضلیت جو بمعنی کثرت ظہور فضائل و
مناقب کے ہے کہ اسکا اعتبار نزدیک عقلا کے نہین ہے کیونکہ سلف نے صحابہ تہے یا تابعین مقدار

فضائل و مناقب کہ حضرت امیر کے نقل کئے ہین کسی صحابی کے نقل نہین کئے یہانتک کہ امام
احمد نے فرمایا ہے ما جاء لاحد من الصحابة من الفضائل ما جاء لعلی سنہذا امام احمد
نے حکم کیا ہے ساتہ افضلیت خلفاء ثلثہ کے اس سے معلوم ہوا کہ وجہ فضلیت کی اور کچہہ ہے سوا
ان فضائل و مناقب کے اور اطلاع اوس افضلیت پر مشاہدین دولت وحی کو میسر تہی کہ صراحۃً
یا قرینۃً اونہون نے یہ بات معلوم کی تہی اور وہ خود اصحاب پیغمبر تہے تو یہ قول شارح عقائد نسفی
کا کہ اگر مراد افضلیت سے کثرت ثواب ہے تو واسطے توقف کے ایک جہت ہے ساقط ہے کیونکہ
توقف کو اوسوقت گنجایش تہی کہ اوس فضلیت کو پہلے صاحب شریعت سے صریحًا یا دلالۃً معلوم
نکیا ہوتا اور جب معلوم کر لیا ہے ثواب کیلئے توقف کرنا چاہئیے اور اگر معلوم نہین کیا ہے تو پہر کیلئے
حکم افضلیت کا دیتے ہین اور جو شخص ان سب کو برابر جانے اور ایک کے فضل کو دوسرے پر
فضول سمجہے وہ خود ابو الفضول ہے اور عجب طرح کا فضولی ہے کہ اجماع اہل حق کو فضول جانتا ہے
اور وہ جو صاحب فتوحات مکیہ نے کہا ہے کہ سبب اونکی ترتیب خلافت کا اونکی مدت عمر تک کچہہ دلیل
مساوات افضلیت پر نہین ہے اسلئے کہ امر خلافت اور بات ہے اور بحث فضیلت اور بات سو اگر
یہ بات تسلیم بہی کیجائے تو یہ بات اور مثل اسکے اور باتین شطحیات مین سے ہین لائق تمسک کے نہین
ہین اکثر معارف اونکے جو علوم اہل سنت سے جدا جا پڑے ہین صواب سے دور ہین اونکی متابعت
نہین کرتا مگر وہی شخص جسکا دل بیمار ہے یا مقلد صرف ہے ۴۴ جو منازعات و مشاجرات درمیان
صحابہ کے گزرے ہین اونکو محامل نیک پر صرف کرنا چاہئیے کہ یہ بات ہوی و تعصب سے دور ہے
تفتازانی نے باوجود افراط کے حُبّ علی مین کہا ہے وما وقع من المخالفات والمحاربات لم يكن
عن نزاع فی خلافة بل عن خطأ فی الاجتهاد حاشیہ خیالی مین کہا ہے فان معاوية
واحزابه بغوا عن طاعته مع اعترافهم بانه افضل اهل زمانه وانه لا احق بالامامة منه لشبهة هی
ترك القصاص عن قتلة عثمان رضی الله عنه اور حاشیہ کمال مین خود علی مرتضی سے نقل کیا ہے کہ اونہون نے
کہا اخواننا بغوا علينا وليسوا كفرة ولا فسقة لما لهم من التاويل اور شک نہین ہے کہ خطائے
اجتہادی ملامت سے دور ہے اور طعن و تشنیع سے مرفوع اسلئے مراعات حقوق صحبت خیر البشر
صلعم کو نصب العین رکہہ کر جمیع اصحاب کرام کو ساتہ نیکی کے یاد کرنا چاہئیے اور حضرت کی دوستی سے

انکا دوستدار ہونا چاہیئے من احبہم فبحبی احبہم ومن ابغضہم فببغضی ابغضہم سے ظاہر ہے
کہ جو محبت میرے صحاب سے متعلق ہے یہ وہی محبت ہے جسکا تعلق مجہسے ہے یہی حال بغض کا ہے
کہ جو بغض اونسے متعلق ہے یہ وہی بغض ہے جو کہ مجہسے تعلق رکہتا ہے ہمکو ساتہ مخاربان حضرت امیر
کے کوئی آشنائی نہین ہے بلکہ جگہ اسکی ہے کہ ہم اونسے آزار مین ہون لکن جو کہ وہ اصحاب حضرت
صلعم مین اور ہمکو حکم ہے کہ ہم اونسے محبت رکہین اور اونکے بغض وایذاسے ہم منع کئے گئے ہین ناچار
ہم سب کو دوست رکہتے ہیں بسبب دوستی رسول خدا صلعم کے اور اونکے بغض وایذاسے بہاگتے ہیں
کہ یہ بغض وایذا منجر طرف آنحضرت صلعم کے ہوتی ہے ہان اتنی بات ضرور ہے کہ ہم محق کو محق اور
مخطی کو مخطی کہین گے حضرت امیر حق پر تہے اور اونکے مخالف خطا پر اس سے زیادہ کچہہ کہنا سننا فضول
ہے انتہی کلام المجدد رضی اللہ عنہ واللہ اعلم

فصل بیانمین عقیدہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالی کے

بعد حمد ونعت کے شاہ صاحب نے لکہا ہے کہ مین اللہ کو اور اون ملائکہ وجن وانس کو جو حاضر ہین
گواہ کرتا ہون کہ میرا عقیدہ تہ دل سے یہ ہے کہ اس جہان کا ایک صانع ہے قدیم جو کہ ہمیشہ تہا اور ہمیشہ
رہیگا اوسکا وجود واجب اور اوسکا عدم ممتنع ہے وہ کبیر متعال ہے متصف ہے ساتہ جمیع صفات کمال
کے منزہ ہے سارے صفات نقص وزوال سے وہی خالق ہے ساری مخلوقات کا عالم ہے جمیع
معلومات کا قادر ہے سارے ممکنات پر مرید ہے جمیع کائنات کا سمیع بصیر ہے کوئی اوسکا شبیہ نہین اور
نہ کوئی ضد وند ومثل ۲ اوسکے وجوب وجود مین کوئی شرکت نہین رکہتا اور نہ استحقاق عبادت
مین اور نہ کوئی خلق وتدبیر مین اوسکا شریک ہے مستحق عبادت یعنی اقصی غایت تعظیم کا وہی ہے شفاء
مرض وعطاء رزق وکشف ضر وہی کرتا ہے نہ کوئی اور جب کسی شے کو کن کہتا ہے تو وہ ہوجاتی
ہے لکن نہ اس معنی سے کہ تسبب عادی ظاہری ہوتا ہے جسطرح کہا کرتے ہین کہ طبیب نے بیمار کو
شفا دی اور امیر نے لشکر کو رزق دیا کہ یہ اور کچہہ بات ہے اگرچہ لفظ مین اشتباہ ہو کوئی اوسکا ظہیر یعنی
پشت پناہ نہین ہے وہ اپنے غیر مین حلول نہین کرتا اور نہ کسی غیر کے ساتہ متحد ہوتا ہے کوئی حادث

اوسکی ذات بنفسہ کے ساتھ قائم نہین ہے اور نہ اوسکی ذات مین کسیطرح کا حدوث ہے حدوث تو تعلق صفات
مین ساتھ متعلقات صفات کے ہے یہانتک کہ افعال ظاہر ہوتے ہین حقیقت یہ ہے کہ تعلق بھی حادث
نہین ہے بلکہ حادث متعلق بالفتح ہے اسی جگہ سے ظہور احکام تعلق کا بسبب تفاوت متعلقات متفاوت
ہوا کرتا ہے اللہ تعالی حدوث وتجدد سے من جمیع الوجوہ بری ہے نہ جوہر ہے نہ عرض نہ جسم نہ حیز
مین ہے نہ جہت مین نہ اوسکی طرف اشارہ ہو سکے بلفظ اینجا و آنجا اور نہ اوسپر حرکت وانتقال جم سکے
اور نہ اوسکی ذات وصفت مین تبدل یا جہل یا کذب آسکے وہ تو اوپر عرش کے ہے جسطرح کہ اوسنے
اپنے نفس کا وصف کیا ہے لکن یہ اوپر ہونا اوسکا عرش پر کچھ یعنی تحیز وجہت نہین ہے بلکہ کنہ اس تفوق
و استوار کا کوئی نہین جانتا مگر اللہ اور وہ لوگ جو علم مین راسخ ہین جنکو اللہ نے اپنے پاس سے علم دیا ہے
۳۳ اللہ تعالی دن قیامت کے آنکھون سے مومنین کو نظر آئیگا دو طرح پر ایک یہ کہ اونپر ایک انکشاف
تام بلیغ ہوگا جو کہ نری تصدیق عقلی سے زیادہ تر ہے تو گویا یہ آنکھ ہی سے دیکھنا ہوا اگر یہ رویت
بغیر موازاۃ ومقابلہ وجہت ولون وشکل ہوگی آسی صورت کے معتزلہ وغیرہم قائل ہین سو یہ حق
ہے خطا معتزلہ کی فقط اتنی بات مین ہے کہ وہ رویت کی تاویل اسی معنی کے ساتھ کرتے ہین پس بس
یا رویت کو اسی معنی مین منحصر سمجھتے ہین دوسری طرح یہ ہے کہ اللہ تعالی بہت سی صورتون مین
متمثل ہو جسطرح کہ حدیث مین آیا ہے اوسوقت اہل ایمان اوسکو اپنی آنکھونسے مع شکل ولون ہوا ہم
کے دیکھین گے جسطرح کہ خواب مین واقع ہوتا ہے اور حضرت نے اوسکی خبر دی ہے کہ رایت
ربی فی احسن صورۃ پس جو کچھ دنیا مین اندر خواب کے دیکھتے ہین اوسکو وہان عیاناً دیکھین گے
ہم انہین دو وجہ کو سمجھتے اور اعتقاد کرتے ہین اور اگر مراد اللہ ورسول کی رویت سے سوا ان دو
وجہ مذکور کے اور کچھ ہو تو ہم ایمان لائے ہین اگرچہ ہمکو بعینہ وہ مراد معلوم نہو ۳۴ اللہ نے جو
چاہا وہ ہوا اور جو نچاہا وہ نہوا سارے کفر ومعاصی اوسیکی خلق اور ارادہ سے ہوتے ہین نہ اوسکی
رضا سے وہ اپنی ذات وصفات مین کسی شے کا محتاج نہین ہے اور نہ کوئی اوسپر حاکم ہے اور نہ کوئی
شے اوسپر کسی کے واجب کرنے سے واجب ہوتی ہے ہان وہ کبھی وعدہ کرکے پورا کرتا ہے
جسطرح حدیث مین آیا ہے فہو ضامن علی اللہ اوسکے سارے افعال متضمن ہین حکمت پر افحسبتم
انما خلقنکم عبثا اور متضمن ہین مصلحت کلیہ پر جسکو وہی جانتا ہے اوسپر لطف جزئی

خاص یا اصلح خاص واجب نہین اور اس سے کوئی قبیح صادر نہین ہوتا ہے اور نہ وہ اپنے فعل و حکم مین طرف کسی جور و ظلم کے منسوب ہو سکتا ہے بلکہ خلق و امر مین رعایت حکمت کی فرماتا ہے یہہ بات نہین ہے کہ وہ کسی شے سے اپنے نفس کو مستکمل کرتا ہو یا اوسکو کوئی حاجت و غرض لگی ہو کہ یہ ضعف و قبح ہے اوسکے سوا کوئی حاکم نہین ہے عقل کو کچھہ حکم و دخل حسن و قبح اشیاء مین نہین ہے اور نہ اسباب مین کہ فعل کیون سبب ہے ثواب و عقاب مین بلکہ حسن و قبح اشیاء کا اسکی قضا و حکم سے ہے اوسی نے لوگون کو مکلف کیا ہے پہر کسی بات کیوجہہ مصلحت کو عقل پالیتی ہے اور سمجہتا اوسکی واسطے ثواب و عقاب کے سمجہہ جاتی ہے اور بعض امور ایسے ہین کہ بے بتائے رسول کے دریافت نہین ہو سکتے ۵ اللہ کی ہر صفت واحد بالذات غیر متناہی بحسب تعلق و تجدد ہے یہ تجدد اگر ہے تو تعلق مین بمعنی مذکور ہے ؎

ایجاز فیض پیر مغان بزم وحدت ست　　در پردہ دار دیں کثرت نمائی را

۶ اللہ تعالے کے فرشتے ہین علوی مقرب و موکل ہین کتابت اعمال و حفظ عباد پر مہالک سے وہ طرف خیرات کے بلاتے ہین بنی آدم کو لمۂ خیر کرتے ہین ہر ایک کے لئے ایک مقام معلوم ہے وہ اسکی نافرمانی نہین کرتے بلکہ جو کچھہ اوسکا حکم ہوتا ہے وہی بجالاتے ہین ۷ شیاطین بہی اللہ کی مخلوق ہین یہ بنی آدم کے لئے لمۂ شر کرتے ہین ۸ قرآن اللہ تعالیٰ کا کلام ہے جسکو بطور وحی کے ہمارے نبی صلعم پر بہیجا ہے وما کان لبشر ان یکلمہ اللہ الا وحیا او من وراء حجاب او یرسل رسولا فیوحی باذنہ ما یشاء حقیقت وحی کی یہی ہے ۹ اللہ کے نامون اور صفتون مین الحاد کرنا جائز نہین ہے بلکہ اطلاق متوقف ہے شرع پر ۱۰ معاد جسمانی حق ہے اجساد محشور ہونگے اونکے اندر روح پہیری جائے گی وہ بدن یہی بدن ہونگے جو شرعاً و عرفاً ہونگے گرچہ طویل یا قصیر ہون جسطرح آیا ہے کہ دانت کافر کا برابر کوہ احد کے ہوگا یا الطف ہونگے جسطرح کہ صفت اہل جنت مین آیا ہے یہ ویسی بات ہے جیسے بچہ جوان اور بوڑھا ہوجاتا ہے گو ہزار بار اوسمین تبدل اجزاء کا ہو ۱۱ مجازات و حساب و صراط حق ہین جنت و نار بہی حق ہین یہ دونون آج کے دن موجود ہین اور باقی رہینگی لیکن نص مین تصریح اونکے مکان کی نہین آئی بلکہ جس جگہ اللہ نے چاہا وہان ہین ہمکو کچھہ احاطہ اللہ کی خلق و عوالم کا نہین ہے ۱۲ مسلمان

صاحب کبیرہ ہمیشہ دوزخ مین نرہیگا اللہ تعالی نے فرمایا ہے ان تجتنبوا کبائر ما تنہون عنہ نکفر عنکم
سیاٰتکم عفو کرنا کبائر سے جائز ہے اتنی بات ہے کہ اللہ تعالے کے افعال دنیا و آخرت مین
دو طرح پر ہوا کرتے ہین ایک موافق سنت جاری ہین انتظام العباد کے دوسرے بر سبیل خرق عادت
سو عفو کرنا کبائر کا اوس شخص سے جو بلا توبہ مرگیا ہے بطور خرق عوائد کے جائز ہے یہی وجہ تطبیق
کی ہے درمیان ان نصوص کے جو بادی النظر مین متعارض نظر آتے ہین ۱۳ شفاعت حق ہے
واسطے اوسکے جسکے لئے رحمن اذن دیگا حضرت کا شفاعت کرنا واسطے اہل کبائر کے اپنی امت
مین سے ثابت ہے آپ پہلے شافع پہلے مشفع ہون گے اور جس جگہ نفی شفاعت کی آئی ہے مراد
اوس سے وہ شفاعت ہے جو بغیر اذن و رضائے الٰہی کے ہوگی ۱۴ عذاب قبر کا اور
تنعیم قبر کی واسطے مومن کے اور سوال منکر نکیر کا اور مبعوث ہونا رسل کا طرف خلق کے اور
تکلیف دینا اللہ کا اپنے بندون کو ساتھ امر و نہی کے زبان رسل پر حق و ثابت ہے ۱۵ اللہ
کے رسول چند امر مین ممتاز ہین جو اونکے غیر مین بر سبیل اجتماع نہین ہوتے ہین وہی امور
دلیل ہین اونکی نبوت پر جیسے خرق عوائد یعنی معجزات ناقضات عادات اور جیسے سلامت فطرت
اور کمال اخلاق وغیرہا ۱۶ انبیاء کفر سے اور اصرار کرنے سے کبائر و فواحش و قبائح پر معصوم
ہین اللہ تعالے عصمت اونکی تین طرح پر کرتا ہے ایک یہ کہ اونکو سلامت فطرت و کمال اعتدال
اخلاق پر پیدا کرتا ہے اونکو نفس ہی سے کچھ رغبت معاصی مین نہین ہوتی ہے بلکہ اونسے
متنفر رہتے ہین دوسرے یہ کہ اونکو اثبات کی وحی کرتا ہے کہ معاصی پر عقاب کیا جاتا ہے
اور طاعات پر ثواب دیا جاتا ہے یہ وحی اونکو معاصی سے روکتی اور باز رکھتی ہے تیسرے
یہ کہ اللہ تعالے درمیان اونکے اور معاصی کے ساتھ پیدا کرنے کسی لطیفہ غیبی کے حائل ہو
جاتا ہے جسطرح کہ صورت یعقوب علیہم السلام کی انگشت بدندان قصہ یوسف علیہ السلام مین
ظاہر ہوئی تھی ۱۷ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم النبیین ہین اونکے بعد کوئی نبی نہوگا
اونکی دعوت سارے انس و جن کو عام ہے وہ اسی خاصہ کی وجہ سے اور بسبب دیگر خواص
کے جو مثل اسکے ہین افضل انبیاء ہین ۱۸ کرامات اولیاء کی حق ہے اولیاء وہ مومنین ہین
جو عارف ہین اللہ اور اوسکی صفتون کے اور اپنے ایمان مین محسن ہین اللہ تعالے اپنے

بندون مین سے جسکو چاہتا ہے اکرام کرتا ہے واللہ یختص برحمتہ من یشاء **۱۹** ہم گواہی
دیتے ہین جنت وخیر کی واسطے عشرہ مبشرہ اور فاطمہ و خدیجہ و عائشہ وحسن وحسین رضی اللہ
عنہم کے اور سائر صحابہ واہل بیت کی توقیر کرتے ہین اور اونکی عظم محل کے اسلام مین معترف ہین
اسیطرح اہل بدر واہل بیعۃ الرضوان کے لئے شہادت جنت کی اداکرتے ہین **۲۰** ابوبکر امام
حق ہین بعد رسول خدا صلعم کے پہر عمر پہر عثمان پہر علی پہر خلافت تمام ہوگئی اور پادشاہی گردہ
آئی ابوبکر افضل مردم ہین بعد حضرت کے ہمارا مطلب یہ نہین ہے کہ وہ من جمیع الوجوہ افضلیت
رکہتے تہے یہانتک کہ نسب وشجاعت وقوت وعلم وامثالہا کو بہی عام وشامل ہو بلکہ یعنی عظم نفع اسلام
ہے وہ امیر اور وہ وزیر امت حضرت کے یہی ابوبکر وعمر تہے باعتبار ہمت بالغہ کے اشاعت حق
مین کیونکہ حضرت صلعم دو جہتین رکہتے تہے ایک جہت سے اللہ تعالے سے اخذ کرتے دوسری جہت
سے خلق کو دیتے سو ان دونون صاحبون کو باب اعتبار خلق اس تالیف مع تدبیر حرب مین ید
طولی تہا اس اعتبار سے انکو اورون پر فضیلت حاصل ہے اور یون تو سارے صحابہ ہمارے امام پیشوا
ہین دین مین اونکو برا کہنا حرام ہے اور اونکی تعظیم واجب **۲۱** ہم کسیکو اہل قبلہ مین سے کافر نہین کہتے
مگر اس امر مین جسمین کہ نفی صانع قادر مختار یا عبادت غیر اللہ یا انکار معاد یا انکار نبی وسائر ضروریات
دین ہو **۲۲** امر معروف نہی عن المنکر واجب ہے مگر اس شرط سے کہ کسی فتنہ مین نہ ڈالے اور یہ گمان ہو
کہ وہ امر ونہی مقبول ہوگی ہذہ عقیدتی ادین اللہ تعالی بہا ظاہرا وباطنا والحمد للہ اولا
واخرا انتہے حسن العقیدۃ اس اعتقاد کے بعض الفاظ پر کتاب انتقاد مین تنقید کی گئی ہے واللہ اعلم

ف چونکہ دار مدار عقیدہ کا رد شرک واثبات توحید ومسئلہ صفات پر ہے اسلئے اسجگہ بیان
حجۃ اللہ البالغہ کو ضمیمہ حسن العقیدۃ کا کیا لیکن بطریق اختصار شاہ صاحب رح نے لکہا ہے کہ عبادت
کہتے ہین اقصی تذلل کو اور یہ اقصی تذلل طرف سے غیر کے یا تو صورۃ ہوتا ہے جیسے قیام یا سجود کرنا
یا نیۃ ہوتا ہے جیسے کسی فعل سے نیت تعظیم کی ہو جسطرح کہ رعیت ملوک کی یا تلامذہ استاد کی تعظیم کیا کرتے
ہین ان دو صورت کے سوا کوئی تیسری صورت نہین ہے ملائکہ نے آدم کو اور اخوان یوسف نے
یوسف علیہ السلام کو سجدہ تحیت کیا تہا اور سجدہ اعلی صورت تعظیم کی ہے تو یہ بات واجب ٹہیری کہ
تمیز ہو مگر نیت سے مگر یہ بات ابتک منقح نہین ہوئی اور جو نبی اپنی قوم مین مبعوث ہوا اسنے

ضروری حقیقت شرک کی اونکو سمجھائی اور ان دونوں درجوں مین تمیز کیا اور درجہ مقدسہ کو واجب مین حصر فرمایا اگرچہ
الفاظ متقارب ہوین پہر جو لوگ مریض شرک تہے وہ کئی طرح پر تہے ایک وہ ہین جو بالکل اللہ کے جلال کو بہول گئے
اونہون نے سوای شرکا کے کیکو نہ پوجا اور اپنی ہر حاجت اونہین کی طرف مرفوع کی اور اللہ پاک کی طرف اصلا التفات
نکیا اگرچہ وہ بنظر برہانی یہہ بات جانتے تہے کہ انصرام سلسلہ وجود کا اللہ ہی کی طرف ہے اور کینے یہہ اعتقاد کیا
کہ سید مدبر اللہ تعالے ہے لکن کبہی وہ اپنی کسی بندہ کو خلعت شرف و تالہ و دیکر بعض امور خاصہ مین اوسکو متصرف کر دیتا ہے
اور اوسکی شفاعت حقمین اپنے بندون کے قبول فرماتا ہے جسطرح کوئی ملک الملوک اقطار ارض مین اپنی طرف
سے ایک ایک بادشاہ مقرر کر کے تدبیر ملک کے سوائے امور عظام کے اوسکے سپرد کر دیتا ہے اسلئے اسکے زبان
اونکو بندہ کہنے سے رکہڑاتی ہے ناچار اونکو برابر خدا کے ٹہراتا ہے پہر اس سے بہی عدول کر کے ہنا
اللہ و محا ہیب خدا نام رکہتا ہے اور آپ کو اونکا بندہ کہنے لگتا ہے جیسے عبد المسیح و عبد العزی وغیرہما جمہور
یہود و نصارے و مشرکین اور بعض غلاۃ منافقین امت اسلام کا اب تک یہی مرض ہے اسیلئے اشیاء محسوسہ کو
کہ مظان اشراک ہین کفر ٹہرایا ہے جیسے سجدہ اصنام و ذبح اوثان و حلف باسم اصنام و امثال ذلک الغرض
حقیقت شرک کی یہہ ہے کہ انسان بعض مردم معظمین مین آثار عجیبہ کو جو اوس سے صادر ہوتے ہین یہہ
اعتقاد کری کہ صدور ان آثار کا اسلئے ہوا ہے کہ وہ شخص متصف ساتہہ کسی ایک صفت کے صفات کمال
سے ہے کہ ویسی صفت اوسکے جنس مین معہود نہین ہے بلکہ مختص بواجب جل مجدہ ہے غیر مین پائی نہین جاتی
مگر یہہ کہ اوسکو خلعت الوہیت پہنا دی جائے یا غیر اپنی ذات سے فنا ہو کر باقی بذات خدا ہو جائے یا مانند اسکے
جسکا اعتقاد یہہ معتقد انواع خرافات سے رکہتا ہے سو منجملہ اون امور کے جنکو شریعت محمدیہ نے مظنات شرک
ٹہرایا ہے ایک یہہ ہے کہ وہ لوگ اصنام و نجوم کو سجدہ کرتے تہے اللہ نے فرمایا لا تسجدوا للشمس ولا للقمر واسجدوا
للہ الذی خلقہن اشراک فی السجدہ کو اشراک فی التدبیر بہی لازم ہے دوسرے یہہ کہ وہ اپنی حوائج مین استعانت
بغیر اللہ کرتے تہے جیسے شفاء مریض و غناء فقیر اور اونکی نذر مانتے تہے واسطے بر آمد مطلب کے اور اونکے
نامون کو پڑہتے تہے بامید برکت اسلئے اللہ نے کہا کہ تم اپنی نماز مین یون کہو ایاک نعبد و ایاک نستعین
اور فرمایا ولا تدعوا مع اللہ احدا مراد دعا سے اسجگہہ استعانت ہے تیسرے یہہ کہ وہ بعض شرکا کا نام بنات
اللہ و ابناء اللہ رکہتے تہے اس سے اونکو سخت نہی کی گئی چوتہے یہہ کہ اونہون نے اپنے مولویون اور درویشون
کو اللہ کے سوا ارباب ٹہرایا تہا یعنے وہ اسبات کے معتقد تہے کہ جسکو وہ حلال حرام کر دین وہی نفس الامر مین

تعالی حرمت بقول تعالی اتخذوا احبارهم ورهبانهم اربابا من دون الله — چھٹوین یہ کہ وہ نجومیت ہمارا
نجوم کو تقرب حاصل کرتے تب کبھی وقت زیجکے اوس کا نام پکارتے اور کبھی انساب منسوبہ پڑھکر کہتے سوس
ات ستعین کئے گئے یہہ کہ وہ سوا اسکے رعایت جو شیخ تا کہ تقرب شرعی رکہا تہ آنحضرت صلی اللہ نے فرمایا
ولا تجعلوا من بحیرة ولا سائبة — ساتوین یہہ کہ حق مین کچھ لوگون کے اونکا یہہ اعتقاد تہا کہ
نام مبارک معظم ہین اور وہ نام کی جو بڑی قسم کہانا مستوجب حرمان ہے اہل و مال مین اور اسپیرے
اور ویسی قسم والے سوا ان باتون سے منع کئے گئے اور حضرت نے فرمایا من حلف بغیر الله فقد اشرك
بعض محدثین نے کہا ہے کہ یہ حدیث بسبب تغلیظ و تہدید ہے لیکن مین اسکا قائل نہین ہون میرے نزدیک
مراد اس سے یمین منعقدہ و یمین غموس باسم غیر الله باعتقاد مذکور ہے آٹھوین حج کرتے تھے واسطے غیر
الله کے مواضع متبرکہ جو مختص بشرکا تھے وہان جاکر واسطے تقرب کے اور ترتے شرع نے اس سے منع
کیا اور حضرت نے فرمایا لا تشد الرحال الا الی ثلثة مساجد نوین یہہ کہ اپنی اولاد کا نام عبد العزی عبد شمس
و نحوہا رکہتے تھے حدیث مین آیا ہے کہ حوا نے اپنے ولد کا نام عبد الحارث رکہا تہا یہہ وحی شیطان کی
فهذه اشباح و قوالب للشرك نهی الشارع عنها لکونها قوالبه والله اعلم ف جسطرح الله پر ایمان
لانا واجب ہے اسیطرح الله کی صفات پر ایمان لانا فرض ہے اسبات کا معتقد ہو کہ الله سبحانہ صفات علیا
کے متصف ہے اس سے ایک دروازہ درمیان بندہ اور خدا کے کہل جاتا ہے اور الله کے مجد و کبریا کا
انکشاف ہوتا ہے سارے ملل سماویہ کا قاطبۃ بیان صفات پر اور ان عبارات کے استعمال مین اتفاق
ہے جسطرح کہ وہ وارد ہین اور اسبات پر کہ اون مین استعمال سے زیادہ کچھ بحث نکرین اجماع ہے قرون
مشہود لہا بالخیر اسی پر گزرے ہین پہر ایک گروہ مسلمین نے اونسے بحث کی اور تحقیق معانی مین بغیر کسی نص
اور برہان قاطع کے لگ گئے حضرت نے کہا ہے تم خلق مین فکر کرو نہ خالق مین اور اس آیت مین
وان الی ربك المنتهی فرمایا لا فکرة فی الرب سو الله کی صفتین مخلوقات محدثات نہین ہین اور تفکر کرنا
اونمین یہ قدر ہے کہ حق سبحانہ ان صفات کے کسطرح متصف ہوا ہے یہی گویا تفکر ہے خالق مین ترمذی نے
حدیث ید الله ملأی مین کہا ہے قال الائمة نؤمن کما جاء من غیر ان یفسر او یتوهم هکذا قال غیر واحد
من الائمة منهم سفیان الثوری و مالك بن انس و ابن عیینة و ابن المبارك انه تروی
هذه الاشیاء و یؤمن بها ولا یقال کیف اور دوسری جگہہ مین کہا ہے ان اجراء هذا

كما هي ليس بتشبيه وانما التشبيه ان يقال سمع كسمع وبصر كبصر اور حافظ ابن
حجر عسقلانی کہتے ہیں لم ينقل عن النبي صلعم ولا من احد من الصحابة من طريق صحيح التصريح بوجوب
تاويل شئ من ذلك يعني المتشابهات ولا المنع من ذكره ومن المحال ان يامر الله نبيه بتبليغ ما انزل
اليه من ربه وينزل عليه اليوم اكملت لكم دينكم ثم يترك هذا الباب فلا يميز ما يجوز نسبته اليه تعالى
مما لا يجوز مع حثه على التبليغ عنه بقوله ليبلغ الشاهد الغائب حتى نقلوا اقواله وافعاله واحواله وما
فعل بحضرته فدل على انهم اتفقوا على الايمان به على الوجه الذي اراد الله تعالى منها ووجب تنزيهه عن مشابهة المخلوقات
بقوله ليس كمثله شئ فمن اوجب خلاف ذلك بعدهم فقد خالف سبيلهم انتهى میں کہتا ہوں کہ درمیان سمع وبصر و
قدرت وضحک وکلام واستوا کے کچھہ فرق نہیں ہے کیونکہ مفہوم ان سبکا نزدیک اہل لسان کی غیر لایق جناب قدس کے ہے
کیا ضحک میں کچھہ استحالہ ہے مگر اسی جہت سے کہ وہ مستدعی دہان ہے اسیطرح کلام میں یا بطش ونزول میں کوئی استحالہ
ہے مگر اسی جہت سے کہ یہہ دونوں خواہان دست وپا ہیں یہی حال سمع وبصر کا ہے کہ مستدعی اذن وعین ہیں والله
اعلم پھر کہا ہے واستطال هؤلاء الخائضون على معشر اهل الحديث وسموهم مجسمة ومشبهة وقالوا هم المستترون
بالبلكفة وقد وضح على وضوح بينا ان استطالتهم هذه ليست بشئ وانهم مخطئون في مقالهم رواية ودراية
وخاطئون في طعنهم ائمة الهدى **ف** ایمان لانا قدر پر اعظم انواع پرستی ہے اسیطرح اسبات پر کہ عبادت حق ہے الله
کا بندوں پر اسلئے کہ منعم حقیقی وہی ہے اور وہی اپنے ارادہ سے اونکو جزا دیگا اور یہہ عبادت بندوں سے
مطلوب ہے جسطرح کہ سائر اہل حقوق اپنی حقوق کا مطالبہ کیا کرتے ہیں **ف** بنیا وشرایع کی تعظیم شعائر خدا پرستی ہے
اس سے الله کا تقرب حاصل ہوتا ہے قال تعالے ومن يعظم شعائر الله فانها من تقوى القلوب انتہی میں کہتا ہوں تعظیم
شعائر وشرایع الہیہ کے اوسی جگہہ پائی جاتی ہے جہاں کہ شریعت وشیرہ میں کوئی زیادتی ونقصان طرف سے کسی
انسان کے ظاہر نہیں ہوتا ہے اور جسجگہہ کہ اہل بدعت نے اپنی مستحسنات کو ساتھہ شرع کے ملا دیا ہے وہاں یہ
تعظیم بالکل مفقود ہے اليوم اكملت لكم دينكم واتممت عليكم نعمتي ورضيت لكم الاسلام دينا یہہ آیت شریف باواز
بلند یہ پکارتی ہے کہ دین کامل اور نعمت دین تمام اور اسلام مرضی خالق انام ہے اسمین اب کچھہ کم وبیشی نہیں ہوسکتی
ہے اب جس کسیکی آرا رجال با قیل وقال اہل ہوا کو دین مرضی ٹہرایا وہ مخالف ہے اس آیت کا اوسنے کچھہ قدر اس شریعت
کی اور کچھہ وقعت الله کے شعائر کی نسمجھی اوسنے تو گویا اپنی ہوائی نفس کو اپنا معبود بنایا اور مشرک یا مبتدع ہوگیا
افرايت من اتخذ الهه هواه یہ آیت رد تقلید پر بہی ایک حجت بالغہ ہے والله اعلم -

فصل بانچین عقیدہ حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی کی مطابق کتاب فارسی مالابد منہ

اللہ تعالے اپنی ذات پاک سے موجود ہے اور ساری چیزین اوسکی ایجاد سے موجود ہین اور اپنی وجود و بقا مین اوسکے محتاج ہین اور وہ کسی چیز کا محتاج نہین ہے ذات و صفات و افعال سب مین یگانہ ہے کسیکو کسی امر مین اوسکی ساتھ شرکت نہین ہے نہ ہستی و زندگی اوسکی ہجنس وجود و حیات اشیا ہے نہ علم اوسکا مشابہ علم خلق نہ سمع و بصر و ارادہ و قدرت و کلام اوسکا ساتھہ ان اشیاء مخلوقات کے مجانس و مشارک ہے سوا مشارکت نام کے کوئی بھی نسبت مشارکت اوسکے ساتھہ اوسکی چیزون کو نہین ہے اوسکے صفات و افعال اوسکی ذات کیطرح بیچون و بیچگون ہین مثلاً علم اوسکا ایک ایسی صفت قدیم اور انکشاف بسیط ہے کہ ساری معلومات ازل سے ابد کو مع احوال متناسب و متضاد کلیہ و جزئیہ اور اوقات مخصوصہ ہر ایک شی کی جانتا ہے اور اوسے معلوم ہے کہ زید فلان وقت مین زندہ ہے اور فلان وقت مین مردہ وکذا اسیطرح کلام اوسکا ایک کلام بسیط ہے جسکی تفصیل تمام کتب منزلہ مین خلق و تکوین ایک ایسی صفت ہے جو مختص ہے ساتھ اوسکے ممکن کی کیا ہستی ہے کہ وہ ممکن کو پیدا کرسکے ساری ممکنات جوہر ہون یا عرض یا افعال اختیاریہ عباد سب اوسیکے مخلوق ہین اوسنے ان اسباب و وسائط کو اپنا روپوش کیا ہے بلکہ ثبوت پر اپنے فعل کے دلیل ٹہرایا ہے چنانچہ عقلاء حرکت جمادات سے سراغ محرک کا پالیتے ہین اور جانتے ہین کہ یہہ حرکت لایق حال اس جماد کی نہین ہے اسکا فاعل کوئی اور ہی ہے اسیطرح وہ عقل والے جنکی بصیرت سرمہ شریعت سے مکحل ہے یہہ بات جانتے ہین کہ ایک ممکن دوسرے ممکن کو خواہ کوئی فعل ہو منجملہ افعال کے یا کوئی عرض منجملہ اعراض کی پیدا نہین کرسکتا ہے ہان اتنا فرق افعال اختیاریہ و حرکت جمادات مین ثابت ہے اور ایمان لانا ساتھہ اوسکے واجب کہ اللہ تعالے نے بندون کو ایک صورت قدرت و ارادہ کے دی ہے اور عادت اللہ کی یون ہی جاری ہے کہ جب کوئی بندہ قصد کسی فعل کا کرتا ہے تو اللہ تعالے اوس فعل کو پیدا کردیتا ہے اور موجود مین لاتا ہے اسی صورت ارادہ کی بنیاد پر بندہ کو کاسب کہتے ہین اور اوسپر مدح و ذم و ثواب و عذاب مترتب ہوتا ہے انکار کرنا فرق کا درمیان حرکت جماد و حرکت حیوان سے کفر ہے اور نیز خلاف شرع اور خلاف بداہت عقل ہے غیر اللہ کو خالق کسی چیز کا جاننا بھی کفر ہے اسلیے حضرت صلعم نے قدریہ کو مجوس اس امت کا فرمایا ہے اللہ تعالے کسی چیز مین حلول نہین کرتا ہے اور نہ کوئی چیز اوسکے اندر حلول کرے وہ ساتھہ اشیاء کا محیط ہے ساتھہ احاطہ ذاتی کے اور قرب و معیت رکھتا ہے ساتھہ اشیاء کی لیکن نہ ایسا احاطہ و قرب کہ ہمارے

فہم قاصر کے لائق حال ہو کہ یہہ لائق اوسکے جناب اقدس کے نہین ہے اور جو کچھہ کشف و شہود سے معلوم کرین
اوس سی بہی منزہ ہی غیب پر ایمان لائے اور جو کچھہ مکشوف و مشہود ہو وہ سب شبہ و مثال ہے اوسکی پیچھے لا کے
نفی کی رکھی حضرات اور بزرگان دین نے اسیطرح فرمایا ہے ہمکو ایمان لانا چاہیئے کہ حقتعالے محیط جملہ اشیاء ہے
اور قریب ہے ہم نہین جانتے کہ معنے احاطہ و قرب و معیت کے کیا ہین اسیطرح اوسکا مستوی ہونا عرش پر اور
سما تا دلہین مومن کے اور اوترنا آخر شب کو آسمان پائین پر کہ احادیث و نصوص مین آیا ہے اسیطرح بات منہہ
جسکے ساتہہ نصوص ناطق ہین سب پر ایمان لانا چاہیئے اور معنی ظاہر پر اونکو حمل کرے اور اونکی تاویل مین نہ
پڑے بلکہ تاویل کو حوالہ علم الہی کرے تا کہ غیر حق کو حق نجان لی اللہ تعالے کی صفات و افعال مین سوائے جہل و حیرت
کے بشر کو کچھہ حصہ نہین ہی بلکہ ملائکہ کو بہی کچھہ نصیب نہین نصوص کا انکار کرنا کفر ہے اور تاویل اونکی جہل مرکب ہے
دوربینان بارگاہ الست ٭ غیر ازین پی نبردہ اند کہ ہست ٭ اللہ کے قرب و معیت کی ایک اور نوع بہی ہی
کہ اوسکے ساتہہ نوع اول کے سوائے مشارکت اسمی کے کچھہ شرکت نہین وہ خواص عباد کو نصیب ہے جیسے ملائکہ
انبیاء اولیا عامہ مومنین بہی اوسطرح کے قرب سی بے بہرہ نہین ہین اس قرب کے درجات بے انتہا ہین کسی
حد پر نہین ٹہرتے حضرت مولوی فرماتے ہین ے ای برادر بے نہایت درگہی ست ٭ ہرچہ بروی می رسی
بروی مایست ٭ جو خیر و شر وجود مین آتا ہے اور بندہ جس کفر و ایمان و طاعت و عصیان کا مرتکب ہوتا ہے وہ سب
اللہ کی ارادہ سی ہے لیکن حق تعالے کفر و معصیت سے خوشنود نہین ہی اوسپر عذاب مقرر فرمایا ہے طاعت و ایمان
سے راضی ہے اوسپر وعدہ ثواب کا کیا ہے ارادہ اور چیز ہے اور رضا اور چیز ف اگر انبیاء علیہم السلام مبعوث
نہوتی کوئی شخص راہ ہدایت کی نپاتا اور علوم حقہ تک نہ پہنچتا سب نبی برحق ہین پہلے پیغمبر آدم علیہ السلام ہین اور
سب پیغمبرون سی افضل محمد صلعم خاتم النبیین ہین آپکا معراج اور رات کو مکہ سے مسجد اقصی تک اور وہان سی آسمان تک
و سدرۃ المنتہی تک حق ہی آسمانی کتابین جو انبیاء پر اوترین توریت و انجیل و زبور و قرآن مجید اور صحیفہائی ابراہیم
وغیرہ سب حق ہین سب انبیاء اور سب کتابون پر ایمان لانا چاہیئے لیکن اس ایمان لانیمین گنتی پیغمبرون کی
اور گنتی کتابونکی محفوظ نرکہے کہ انکی گنتی کسی دلیل قطعی سے ثابت نہین ہے سب نبی صغائر و کبائر سے معصوم ہین
جو بات حضرت صلعم سے بدلیل قطعی ثابت ہوچکی ہے اوس سب پر ایمان لانا چاہیئے اور اسکی بہی تصدیق کرے
کہ فرشتے اللہ کے بندے ہین گناہون سی معصوم ہین مردی و زنی سے پاک ہین کہانے پینے کے محتاج نہین ہین
وحی کو پہنچاتے ہین عرش کو اوٹہاتے ہین جس کام پر مقرر ہین اوسپر قائم ہین انبیاء و ملائکہ باوجود یکہ اشرف

مخلوقات اور مقربین درگاہ مین لیکن مثل مخلوقات کے کچھہ علم وقدرت نہین رکھتی ہین مگر اوتنا علم جو اللہ نے اون کو
دیا ہے یا اوتنی قدرت جو خدا نے اونکو بخشی ہو یہ بہی اللہ کی ذات وصفات پر ویسا ہی ایمان کہتے ہین جیسا کہ سارے
مسلمان رکہتے ہین اور دریافت کنہ مین عجز وقصور کے معترف ہین اور ادای حقوق بندگی مین ساتہہ شکر توفیق الہی کے
ناطق ہین اللہ کے خاص بندون کو اللہ کی صفات واجبی مین شریک رکہنا یا اونکو عبادت مین شریک کرنا کفر ہے جسطرح
اور کفار بسبب انکار انبیاء کے کافر ہوگئے اسیطرح نصارے نے عیسے علیہ السلام کو خدا کا بیٹا اور مشرکین عرب نے
ملائکہ کو خدا کی لڑکیان کہا اور اونکے لئے علم غیب تسلیم کیا کافر ہوگئے انبیاء وملائکہ کو صفات الہی مین شریک نہ کرنا
چاہیے اور غیر انبیاء کو صفات انبیاء مین شریک بنانا نہ چاہیے عصمت سوا انبیاء وملائکہ کے کسی دوسرے کے لئے اصحاب و
اہلبیت سے ثابت کرے اور متابعت کو انبیاء پر مقصور رکہے حضرت نے جس بات کی خبر دی ہے اوسپر ایمان لائے
اور جو کچھہ فرمایا ہے اوسپر عمل کرے اور جس سے منع کیا ہے اوس سے باز رہے اور جس کسی کا قول وفعل بالکل
قول وفعل پیغمبر سے مخالفت رکہتا ہو اوسکو رد کرے حضرت نے خبر دی ہے کہ سوال منکر ونکیر کا قبر مین حق ہے اور
عذاب قبر کا خاص واسطے کافرون کے اور واسطے بعض گناہگارونکے حق ہے اور اوٹہنا بعد موت کے دن
قیامت کو حق ہے اور نفخ صور کا واسطے مارنے اور جلانے کے حق ہے اور پہٹنا آسمانون کا اور بکہرنا ستارون
کا اور اوڑنا پہاڑون کا اور ویران ہونا زمین کا نفخہ اولی سے اور نکلنا مردون کا قبر سے اور پیدا ہونا جہان
کا پہرنے پہونکنے سے نفخہ ثانیہ سے حق ہے حساب قیامت کے دن کا اور تولنا اعمال کا ترازو مین اور گواہی دینا
اعضا کا اور پار ہونا پل صراط سے جو دوزخ کی پشت پر ہوگا اور تلوار سے زیادہ تیز اور بال سے زیادہ باریک
حق ہے کوئی بجلی کی طرح کوئی ہوا کیطرح کوئی اسپ تیز رو کی طرح کوئی آہستہ گزر کریگا کوئی دوزخ مین گریگا
انبیاء واولیاء کا شفاعت کرنا حق ہے حوض کوثر حق ہے اوسکا پانی دودہ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ
میٹہا ہے اوس حوض پر کوزے ہونگے جیسے ستارے جو کوئی اوسکا پانی پئے گا وہ پہر کبہی پیاسا نہوگا
ف اللہ تعالے چاہے تو گناہ کبیرہ کو بے توبہ کے بخشدے اور چاہے تو صغیرہ پر عذاب کرے جو شخص
اخلاص سے توبہ کرتا ہے اوسکا گناہ البتہ موافق وعدہ الہی کے بخشدیا جاتا ہے کافر ہمیشہ دوزخ مین بند
رہین گے مسلمان گنہگار اگر دوزخ مین جائینگے تو انجام کو خواہ جلد خواہ دیر مین البتہ دوزخ سے باہر نکلین
گے اور بہشت مین داخل ہونگے پہر ہمیشہ بہشت مین رہین گے مسلمان گناہ کبیرہ کرنے سے کافر نہین
ہوتا ہے اور نہ ایمان سے خارج **ف** انواع عذاب دوزخ جسکی خبر پیغمبر صلعم نے دی ہے جیسے سانپ

بچھو زنجیر طوق آگ گرم پانی زقوم غسلین یعنی تہوہڑ اور دہوون اور جو قرآن مین منطوق ہے اور انواع
نعیم جنت جیسے طرح طرح کے کہانے پینے حور قصور وغیرہ ہین یہہ سب حق ہین بڑی عمدہ نعمت بہشت کی خدا کا
دیدار ہے مسلمان اللہ پاک کو بہشت مین بے پردہ دیکھین گے بے جہت وبے کیف وبیناں وایمان عبارت ہے
تصدیق دل سے ہمراہ گرویدہ ہونیکے اور ہمراہ تصدیق زبانی کے لیکن زبان کی تصدیق وقت ضرورت کے
ساقط ہوجاتی ہے **ف** حضرت کے اصحاب سب کے سب عادل تہے اگرکسی سے احیانا کوئی معصیت ہوگئی تہی
تو وہ تائب ومغفور ہوگئی متواترات نصوص قرآن وحدیث مدح صحابہ سے لبریز ہین خود قرآن ہی
مین یہہ بات آئی ہے کہ وہ باہم محبت ورحمت رکہتے ہتے اور کافرون پر سخت ودرشت تہے جو کوئی صحابہ
کو آپکا دشمن اور بے الفت باہم جانے وہ قرآن کا منکر ہے اور جو کوئی اونکے ساتہہ دشمنی وغصہ رکہے تو
قرآن مین اوسپر اطلاق کفر کا آیا ہے یہہ لوگ وحی کے اوٹہانیوالے اور قرآن کی روایت کرنے والے ہین
منکر صحابہ کو ایمان رکہنا قرآن وغیرہ ایمانیات ومتواترات پر ممکن نہین ہی صحابہ کے اجماع ونصوص سے ثابت
ہے کہ ابوبکر افضل اصحاب ہین پہر عمر ساری صحابہ نے ابوبکر کو افضل جانکر بیعت کی پہر اشارہ ابوبکر سے
خلافت عمر پر بعد ابوبکر کے بسبب فضل عمر کے اجماع کیا اور بعد عمر کے تین دن تک صحابہ نے مشورہ کرکے عثمان
رضی اللہ عنہ کو افضل جان کر اونکی خلافت پر اجماع کیا پہر اونسے بیعت کی بعد عثمان کے سارے اصحاب مہاجرین
وانصار جو مدینہ مین تہے اونہون نے علی مرتضی سے بیعت کی جس شخص نے علی مرتضی سے منازعت کی وہ
مخطی ہے لیکن سوء ظن ساتہہ اصحاب کے نکرنا چاہیے اور اونکی مشاجرات کو محمل نیک پر اوتارنا چاہیے اور
ہر ایک صحابی کے ساتہہ محبت واعتقاد رکہنا چاہیے یہہ مین عقائد اہل حق کے اینتے اکثر مبانی ومعانی اس
عقیدہ کے حضرت قاضی صاحب رح نے مکتوب **۲۶۶** حضرت مجدد الف ثانی رح سے اخذ کئے ہین چنانچہ
مراجعت سے طرف اصل کتاب کے واضح ہوتا ہے واللہ اعلم

فصل بیان مین عقائد صحیحہ اسلام کی بموجب رسالہ نجاتیہ شیخ محمد فاخر زائر عباسی الہ آبادی ثم المکی کی

پہلی بات جو طالب نجات کو لازم ہے تصحیح عقائد کی ہے مطابق کتاب وسنت کے بدون جہکنے کے طرف کسیکے
قول کے اور یہہ بات اس زمانہ مین بہت دشوار ہے اسلئے کہ عقول واہیہ اہل عالم ضلالت علوم فلاسفہ داآرا

اہل کلام مین اسقدر نہ پہنچے ہین کہ کوئی شخص طرف کتاب وسنت کے سر نہیں اوٹہاتا بلکہ قرآن وحدیث کو کلام
سے معزول جانتا ہے اور جو شخص مطابق کتاب وسنت کے بات کرتا ہے اوسکو سنت سے بیگانہ گنتا ہے فالی
اللہ المشتکے قال اللہ المشتکی لیکن جبکہ کتاب وسنت سے موافقت حاصل ہوجاتے تو پہر کیسکے قول کی مخالفت
سے کچہہ ڈر ہے کاشا من کان **ف** اذا رضیت عنی کرام عشیرتی ؎ فلازال غضبانا علی لئامہا
تکلیف ایمان کی مفہوم ومنطوق کتاب وسنت پر ہے اور ون کی راے کے پیروی کرنا منظور نہین ہے **ف**
اعتقاد سلف صالح یعنے صحابہ وتابعین و تبع تابعین وائمہ مجتہدین اور اونکی تلامذہ کا یہ ہے کہ اللہ تعالے اپنی
ذات وصفات سے ویسا ہی ہے جیساکہ اوسنے قرآن شریف مین اپنا وصف کیا ہے جس چیز کے ساتہ اوسنے
اپنی ذات کو متصف کیا ہے اوسکے ساتہ اوس کو متصف جانے اور جس چیز سے اپنی ذات کو مقدس ومنزہ
فرمایا ہے اوس سے اللہ کو منزہ ومقدس رکہے اثبات ونفی مین قرآن کی پیروی کرنا چاہیئے مثبت کو
ثابت منفی کو منفی جانے وہ ایک ہی ازل سے ابد تک موجود ہے جمیع صفات کمال کے ساتہہ متصف ہے
نہ کہاتا ہے نہ پیتا ہے نہ جنتا ہے نہ جنا گیا ہے کوئی اوسکا ہمسر نہین ہے حکیم ہے جو کچہہ کرتا ہے حکمت ہے
کرتا ہے اور جو چاہے سو کرے اوسکے سارے کمالات بالفعل ہین وہ قدیم ازلی ابدی ہے اوسکے لئے
صفات قدیمہ قایم بالذات ثابت ہین جیسے حیاۃ وعلم وقدرت وسمع وبصر وارادہ وتکوین وکلام **ف**
یہہ سمع وبصر وصفت متغایر علم کے ہین چنانچہ تتبع قرآن کریم کا اسی پر گواہی دیتا ہے کیونکہ علم کو ذکر
معلومات مین وارد کیا ہے اور سمع کو بیان مسموعات مین ذکر کیا ہے اور بصر کو بیان مبصرات مین عیان
فرمایا ہے سمیع وبصیر کو طرف علیم بمسموعات وعلیم بمبصرات کے راجع کرنے مین تحریف قرآن وحدیث کے
لازم آتی ہے اور جس کسی کی سمع وبصر منفی ہوگی اوسکو سمیع وبصیر نکہین گے اور قباحت اس قول
کی کچہہ پوشیدہ نہین ہے **ف** یہہ جو کہتے ہین کہ اللہ کا کلام حرف وصوت نہین رکہتا ہے سو یہہ بہی
خلاف کتاب وسنت کے ہے اور عقل مین بہی نہین آتا کہ اوسکا کلام حرف وصوت نرکہتا ہو جیطرح کہ
کسی انسان کی سارے اعضا مفقود ہون بلکہ قرآن اللہ کا کلام ہے مخلوق نہین ہے اوسیکی طرف سے
آغاز ہوا اوسیکے طرف عود کریگا لفظ ومعنی اوسکے سب خدا کی طرف سے ہین جبرئیل علیہ السلام فقط
ناقل ہین اور محمد مصطفے صلعم کا کام سواے نقل وبلاغ کے اور کچہہ نہین ہے جس کسی کی زبان پر
اس کلام مقدس نظام سے کچہہ گزرا وہ اللہ ہی کا کلام تہا جسکے ساتہ اوسنے تکلم کیا اور جبرئیل نے سمع

سکر اوتارا اور یقینا وہ حضرت پر اوترا جو کوئی یہ بات کہے کہ وہ کلام کسی فرشتہ یا بشر کا ہے اوسکا مسکن سقر ہے
اسکے تکلم کا طریقہ اسد ہی جانے کوئی اور کیا جانے کیفیت اوسکی حوالہ علم خدا ہے تعالی اللہ ان یکون شبیھا
بمخلوقاتہ فی شیٔ من ذاتہ وصفاتہ یہ گمان کہ طریق تکلم کا جسطرح کہ حیوانات مین معروف ہے اوسیمین منحصر
ہی ٹہیک نہین ہے اسی گمان نے ایک جمع کثیر کو درطۂ ہائلہ تاویل مین ڈال کر ساحل نجات سے دور پہینکا کر غریق
گرداب اضطراب کر دیا ہے وہ ساحل نجات یہ تہا کہ جو کچہ کتاب وسنت مین آیا ہی اوسپر ایمان لانا واجب تھا
تسبیح و تکلم کرنا سنگ وسنگریزہ و درخت کا کہ منجملہ معجزات آنحضرت صلعم کے ہین غیر طریق معہود تکلم پر تہا پس
اگر اسد تعالے کہ ہر چیز پر قادر ہے بدون طریق عادی کے تکلم فرمائے تو اسمین کیا محال لازم آتا ہے یہ کلام نفسی
جو کہ کتب اشاعرہ مین مذکور ہے کتاب وسنت سے اوسکا رائحہ تک بہی استشمام نہین ہوتا اور تمیز اوسکا صفت
علم سے بجز اعتبار معتبر کے ہو نہین سکتا **ف** اسد تعالے بالاے عرش فوق سموات ہے عرش وماحواہ العرش
سب اوسکے ہاتہ مین مانند ایک دانہ رائی کے ہے ہاتہ مین ایک شخص کے ہے علم اسکا محیط کائنات علوی وسفلی ہے
ماکان ومایکون سب آسکے احاطہ مین ہے چنانچہ خود فرمایا ہے کتاب محکم مین الرحمن علی العرش استوی اور کہا ہے
احاط بکل شیٔ علما یہ صفت استوار کی قرآن شریف مین سات جگہہ آئی ہے اصل یہ ہے کہ جو چیز جسطرح جسمہ
وارد ہے اور قرآن مین آئی ہے اسکو بسیطرح پر اعتقاد کرنا چاہئے اور اوسکی تاویل نکرنا چاہئے اور اوسکو اسکی
صورت سے پہیرنا نچاہئے جیسے یہ آیت الیہ یصعد الکلم الطیب وقولہ رافعک الی وقولہ بل رفعہ اللہ الیہ
وقولہ تعرج الملائکۃ والروح الیہ وقولہ یدبر الامر من السماء الی الارض ثم یعرج الیہ وقولہ یخافون ربھم
من فوقھم وقولہ تنزیل الکتاب من اللہ العزیز الحکیم وقولہ ءامنتم من فی السماء اور قول اسد کا جو فرعون
سے بجواب موسی علیہ السلام کہ میرا اسد آسمان پر ہے بطور تعرض نقل کیا ہے کہ یاھامان ابن لی صرحا لعلے
ابلغ الاسباب اسباب السموات فاطلع الی الہ موسی وانی لاظنہ کاذبا قرآن شریف مین ادلہ علو علی
اعلے کے اس سے زیادہ تر بہی ملتی ہین اور یہ ادلہ نص ہین یا ظاہر اس امر پر کہ اسد تعالے فوق خلق و فوق عرش
اور اپنے مخلوقات سے بائن اور جدا ہے ساتہ اوس معنی و مراد کے جو کہ لائق اوسکے جناب قدس کی ہے
اور تاویل کرنا انکا اخراج ہے نص یا ظاہر کا اوسکے معنی سے وذلک لا یجوز قطعا الا عند المعارضۃ بمثلہ
ودونہ خرط القتاد اور یہ قول اسد تعالے کا لیس کمثلہ شیٔ کچہ منافی اسکی نہین ہے اسلئے کہ مماثلت
یا تو ساتہ جمیع وجوہ کے مراد ہے جسطرح کہ اہل سنت کہتے ہین یا اخص اوصاف مین جسطرح کہ معتزلہ کا

قول ہے تو یہ دونوں صورتیں مالمت کی اسجگہہ مفقود ہین اور اس سے کچہہ تغیر باری تعالےٰ کا ایک حال سے
دوسرے حال پر کہ امارات حدوث ہی لازم نہین آتا اسلئے کہ جسطرح اسکو ایجاد عالم اور تسمیہ بالوجود سے کچہہ تغیر
نہوا اسیطرح خلق عرش اور اس وصف سے کہ وہ اُس عرش پر مستوی ہے کچہہ تغیر نہین ہوا یہی حکم احادیث
شریفہ نبویہ کا ہے کہ جو کچہہ اُنمین آیا ہے اُس سب پر ایمان لانا چاہیئے اور صرف وتاویل معقول ضعیفہ کو ایک
حلقہ بیرون در شمار کرنا چاہیئے منجملہ اس باب کے جو کہ ثابت ہوا ہے حدیث بخاری ومسلم ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ
سے
حضمین اوس لوحکے جسپر یہ لکھا گیا ہے سبقت رحمتی علی غضبی فہو عندہ فوق العرش دوسری روایت
مین لفظ موضوع آیا ہے تیسری روایت مین مکتوب عندہ آیا ہے دوسری حدیث بخاری کی انس سے قصہ
معراج مین یون ہے دنی الجبار رب العزۃ وتدلی اسی قصہ مین یہ بہی ہے فعال لہ موسی ادجر الی ربک
یہ بہی اسی قصہ مین ہے کہ تعلا بہ الی الجبار تبارک وتعالی فقال وہو مکانہ تیسری حدیث مسلم مین آیا
ہے کہ جاریہ سے پوچھا این اللہ فقالت فی السماء قال انہا مومنۃ چوتہی حدیث ابو سعید مین نزدیک شیخین
کے یہ ہے انا امین من فی السماء پانچوین حدیث زینب بنت جحش مین نزدیک بخاری کے آیا ہے زوجنی
اللہ من فوق سبع سموات چہٹی حدیث ابو داود کے یون ہے ربنا الذی فی السماء تقدس اسمک ساتوین
حدیث ترمذی کی ابن عمر سے یہ ہے ارحموا من فی الارض یرحمکم من فی السماء اسکو ترمذی نے
حسن صحیح کہا ہے آٹھوین حدیث انس کی ہے مسند شافعی مین بابت فضائل جمعہ کے وہو الیوم الذی استوی
فیہ ربک تبارک وتعالی علی العرش نوین حدیث جابر کی ہے نزدیک ابن ماجہ کے فاذا الرب قد اشرف
علیہم من فوقہم دسوین حدیث انس کی ہے نزدیک بخاری کے درباب شفاعت فادخل علی ربی
وہو علی عرشہ اور بعض الفاظ بخاری مین یون آیا ہے فاستاذن ربی فی دارہ گیارہوین حدیث
نزول رب تعالی کی ہر طرف آسمان دنیا کے ہر رات کو غرضکہ اسباب مین بہت حدیثین ہین جنکا استقصا
اس مختصر مین دشوار ہے اور موضع انکے بسط کا اور ہے انتہی مین کہتا ہون ایک جملہ صالحہ اس باب استوا کا
کتاب وسنۃ میرے رسالہ احتوا مین کہ اردو ہے اور اسیطرح رسالہ انتقاد مین کہ عربی ہی مذکور ہے اور بہت
سے ادلہ صحیحہ اون مین مع اقوال ائمہ وسلف مرقوم ہین **ف** اقوال صحابہ تابعین وتبع تابعین وائمہ مجتہدین
وتلامذہ ائمہ اس مقدمہ مین بغایت کثرت آئے ہین اور کسیقدر کتاب تنزیہ الذات والصفات من درن الالحاد
والتشبہات تالیف امام محمد بن محسن عطاس ؒ مین منقول ہین لکن آیات واحادیث مغنی ہین اُنسے الصباح

یغنی عن المصابح بیہقی رح نے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ حقتعالے آسمان مین ہے نہ زمین
مین اور خود امام صاحب نے فقہ اکبر مین فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص یہ کہے کہ مین نہین جانتا کہ میرا رب آسمان مین
ہے یا زمین مین تو وہ کافر ہو گیا اسلئے کہ اللہ کہتا ہے الرحمن علی العرش استوی اور عرش اوسکا فوق سبع
سموات ہے شیخ ابوالحسن اشعری نے کتاب ابانہ مین اس عقیدہ کی شرح کی ہے اور اسکے قائل ہوئے ہین اور
شیخ عبدالقادر جیلی رح کہ قطب الاولیا ہین اسی عقیدہ پر تہے کتاب غنیۃ الطالبین مین کہ منجملہ انکی بدائع تحریرات
مقدسہ کے ہے اسی اعتقاد کو بیان فرمایا ہے پس جو لوگ کہ اللہ کی کتاب اور مصطفے صلعم کی احادیث پر ایمان
رکہتے ہین اور امام ہمام ابوحنیفہ رح کے مقلد ہین اور ہر شیخ اشاعرہ کے ملتزم اور قطب برحق کے معتقد ہین
اونکو لازم ہے کہ بال برابر اس عقیدہ سے تجاوز نکرین اور ہمرنگ اس عقیدہ والونکے ہوجائین اور دوسرے
آرار واہوار کیطرف نہ جہکین **ف** دیدار خدا کا آخرت مین جسطرح کہ چودہوین رات کا چاند دکہائی دیتا ہے
حق ہے اور یہ جو کہتے ہین کہ یہ روئیت نہ مکان مین ہوگی نہ جہت پر نہ مقابلہ و اتصال شعاع کے ساتہ اور نہ
ثبوت مسافت کے ساتہ سو کتاب و سنت اس سے خاموش ہین حدیثین روئیت کی بتواتر پہنچی ہین اور آیہ شریفہ
وجوہ یومئذ ناضرۃ الی ربہا ناظرہ اسی پر دلیل ہے اور سلف صالحین وائمہ مجتہدین نے اسپر اجماع
کیا ہے **ف** جہمیہ نے خدا کو اون صفات کے ساتہ متصف بتایا ہے جو کہ سوائے عدم محض کے کہین نہین
ملتین روئیت و استوار و سائر صفات کے نفی کی ہے خذلہم اللہ تعالے ائمہ اہل سنت ہمیشہ اثبات حق و رد
باطل مین جد و اجتہاد کرتے ہین فعلیکم باتباعہم فافہم مرکز الحق **ف** کلام عینیت صفات مین ساتہہ
ذات کے اور زیادت صفات مین ذات پر ایسی چیز ہے کہ کتاب اللہ مین کہین اسکی ہوا اور بو نہین ملتی مگر اسیقدر
کہ اللہ تعالے موصوف بصفات کمال ہے اسلئے حق مین نانی صفات کے خوف عظیم ہے اور جو شخص کہ عینیت کا
قائل ہے اور جو کہ لاعین ولا غیر کہتا ہے اور جو کہ زائد ذات پر اعتبار کرتا ہے تو اسنے ایسے امر مین خوض کیا
ہے جسکے ساتہ وہ مکلف نہین ہے اور اسنے ایسی چیز عقائد مین داخل کی ہے جو کہ قبیل عقائد سے نہین ہے
عفا اللہ تعالی عنا و عنہم **ف** عالم مع جمیع اجزا اپنے کے حادث ہے اور مسبوق بعدم اللہ تعالے
کے اختیار و ارادہ سے ایک ایک فرد اسکی کتم عدم سے منصہ وجود پر جلوہ گر ہوئی ہے اور اسیکے تقدیر
سے مقدر ٹہری ہے اور اندازہ پایا ہے جو کچہ اسنے روز ازل مین مقرر فرما دیا ہے کوئی چیز اوس سے تجاوز
نہین کر سکتی ود ہر دن ایک شان مین ہے تعطیل و بیکاری کو اوسکی ساحت کمال مین کوئی راہ نہین ہے

ف بندے اپنے افعال مین اختیار رکہتے ہین کہ انکے سبب سے مثاب و معاقب ہوتے ہین اور حسن ان
افعال کا اوسکی رضا و محبت سے ہے اور قبح انکا اوسکی رضا و محبت سے نہین ہے بلکہ محض اوسکی ارادہ سے ہے
ثواب دینا حسنات پر اور عقاب کرنا سیئات پر اوسکا عدل ہے کیسے اسپر اسکام کو واجب نہین کیا ہے مگر کہ
وہ خود اپنے اوپر واجب کرلے ان اللہ کتب علی نفسہ الرحمۃ آیات و احادیث اسی بات پر دلیل ہیں
ف صحت تکلیف کے معتمد ہے عقل و تمیز و بلوغ پر یہ جو کہتے ہین کہ استطاعت ہمراہ فعل کے ہے قرآن و
حدیث اسکے ساتہ ناطق نہین ہے بندہ کو اس چیز کی تکلیف نہیں دیجاتی ہے جو کہ اسکی وسع مین نہین ہے
ف افعال عباد کے مخلوق خدا اور فعل عبد ہین واللہ خلقکم وما تعملون اسی طرف مشیر ہے خلق
کو خالق نے اپنے طرف منسوب کیا ہے اور عمل کا انتساب طرف لوگوں کے کیا اور یہ جو کہتے ہین کہ فعل طرف
سے حق کے ہے اور کسب طرف سے بندہ کے سو کچہ عقل مین نہین آتا اور کتاب و سنت یہ حکم نہین کرتی
ہے **ف** مقتول اپنے اجل سے مرتا ہے اور اجل ایک ہے ولن یوخر اللہ نفسا اذا جاء اجلہا
کئی آیات شریفہ مین یہی ارشاد ہے لوگ جو کچہ حلال و حرام سے کہاتے ہین رزق ہے اور ہر شخص اپنا
رزق پورا کرتا ہے اطلاق کریمہ ما من دابۃ فی الارض الا علی اللہ رزقہا اسیطرف اشارہ کرتا ہے
عذاب قبر کا واسطے کافرون اور گنہگار مومنون کے اور نعیم اہل طاعت کے اندر قبور کے اور سوال منکر و
نکیر کا اور بعث موتی اور وزن اعمال اور کتاب کا ملنا اور سوال و حساب کا ہونا اور حوض و صراط حق ہے
ف شفاعت پیغمبرون اور نیکون کی واسطے اہل کبائر و غیرہم کے باذن پروردگار جل جلالہ حق ہے
اور یہ جو لوگ انبیاء و صلحاء کے قبور پر آتی ہین اور انکو وسیلہ ٹہراتے ہین اور شفاعت کے خواہان ہوتے
ہیں یہ کچہ چیز نہین ہے اسلئے کہ یہ شفعاء یہ قدرت نہیں رکہتے ہین کہ بے اذن خدا کے شفاعت کرین
اور جب اللہ چاہیگا کہ کسی شخص کے حق مین کچہ مکرمت کرے تو آنسے فرماویگا کہ تم اسکی شفاعت کرو تب
وہ اسکی شفاعت کرینگے اب یہ لوگ اگر سالہا سال گور پر آئین اور شفاعت چاہین صاحب قبر ہرگز
شفاعت نہین کرسکتا ہے من ذا الذی یشفع عندہ الا باذنہ وقال تعالی ما لکم من دونہ من
ولی ولا شفیع اسطرحکی آیتیں اور بہی ہین جو دلالت کرتی ہین شفاعت بالاذن پر تو پہر جو کچہ مانگے
وہ اسیہی سے کہ ہر قریب سے زیادہ تر قریب ہے کیون نہ مانگے اور اسیکی رحمت اور آمرزش چاہے
اور اسی سے اپنے لئے کوئی شفیع طلب کرے جو کہ اسکے اذن سے اسکا کام کردے یہ حرف اگرچہ

کو دریستو بیرگران گذریگا لکن الحق احق بالاتباع **ف** بہشت و دوزخ موجود ہین اب فی الحال اور
باقی رہینگے اور اُنکو یا اُنکے اہل کو فنا نہو گی حضرت کی معراج بیداری مین اسی جسد اطہر کے ساتھ مسجد الحرام
سے طرف مسجد اقصے کے پہر طرف سموات و سدرۃ المنتہے کے حق ہے اشراط ساعت جسکی خبر حضرت صلعم نے
دی ہے جیسے خروج دجال و دابۃ الارض و یاجوج و ماجوج و نزول عیسٰے آسمان سے دنیا پر طلوع آفتاب
کا مغرب سے ظہور مہدی علیہ السلام کا وغیر ذلک سب حق ہے **ف** مرتکب کبیرہ کا کافر نہین ہے
اور ایمان مقلد کا صحیح ہے لکن وہ عاصی ہے بسبب ترک استدلال کے اور انبیاء علیہم السلام معصوم ہین تبلیغ
رسالت مین اجماعاً اسیطرح کبائر و صغائر سے اور تعمد صغائر سے مطلقاً اور قرآن مجید سے حق مین بعض
انبیاء کے جو صدور صغائر کا معلوم ہوتا ہے سو قرآن کی تحریف کرنا نچاہیئے وکان امر اللہ قدرا
مقدورا کو نظر مین رکہنا چاہیئے **ف** افضل انبیاء محمد صلعم ہین اور ملائکہ اللہ کے بندے ہین گناہ نہین
کرتے ہین اور نافرمان نہین ہوتے نکہاتے ہین نہ پیتے ہین کرامات اولیاء کی حق ہے کوئی ولی درجۂ نبی کو
نہین پہنچتا ہے افضل اولیاء ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہین پسر عمر بن خطاب پسر عثمان ذی النورین پسر
علی مرتضے خلافت بہی اسی ترتیب پر ہے اور عشرہ مبشرہ اور سیدۃ النساء فاطمہ زہرا و امام حسن و امام
حسین اور وہ سب لوگ جنہون نے حضرت سے بشارت جنت کی پائی ہے اُنکے حق مین گواہی جنت کی
دینا چاہیئے نہ اُنکے غیر کے حق مین **ف** مسلمانون کے لئے ایک امام قرشی کا جو کہ تنفیذ احکام اسلام
پر قادر ہو اور مسلم حر مکلف ہو ضرور ہے جور و فسق سے معزول نہین ہوتا ہے نماز پیچھے ہر بر و فاجر کے
روا ہے ہر ایک کے امنین سے نماز جنازہ پڑہے اور مسح موزونکا سفر مین تین شبانہ روز کرنا اور مقیم کو
ایک رات دن کرنا جائز ہے سحر واقع ہوتا ہے اور انبیاء و غیر انبیاء پر جائز ہے اور اصابت عین بہی جائز
ہے **ف** مجتہد کبہی خطا کرتا ہے اور ایک اجر پاتا ہے اور کبہی صواب کو پہنچتا ہے اور دو اجر پاتا ہے
اسلئے کہ حق واحد معین ہے اور نصوص شرعیہ کتاب و سنت کے محمول ہین اپنے ظاہر پر جو کچہ اُنین
سے سمجہہ مین آئے اور اطلاق اُسکا عرف مین جائز ہو اُسکا عقیدہ رکہے اور جو کہ متوہم جسمیت وغیرہ ہو
اُسکا اعتقاد بہی مطابق ظاہر کے کرے لکن اُسکے لازم متبادر سے بیزاری کرے اور مراد خدا اور رسول پر اُسکو
مقبول رکہے اور اطلاق سے اُن صفات کے جو شریعت مین وارد ہوئے ہین بسبب وہم لزوم کسی شئے
دیگر کے متحاشی نہو اور جو صفت جس لفظ کے ساتھ آئی ہے اُسکا اطلاق اوسی طرح بے تکییف کرے

یہ بات بعض مسائل مین ہر ایک فرقے نے اختیار کی ہے چنانچہ اشاعرہ وغیرہم نے رویت وغیرہ امور مین جو کہ
متعلق آخرت ہین راہ تاویل کو بند کر دیا ہے اور جو کچھ وارد ہوا ہے اوسکو بے کیف قبول کرتے ہین اور
معتزلہ حیات کی نفی نہین کرتے ہین اور آنکے اس قاعدہ مقررہ سے جسمیت لازم آتی ہے ناچار سلب کیفیت
کے قائل ہو کر ایمان لانا چاہیے وعلی ہذا القیاس اور اہل حدیث کہ قدوۂ اہل سنت ہین ہر باب مین
یہی اعتقاد رکھتے ہین اور جو کچھ وارد ہوا ہے اوسپر ایمان لاتے ہین اور اوہام عوام مین جو کچھ لازم آتا ہے
اوسپر نظر نہین کرتے ہین فعلیکم الاسوۃ فیھم فانھم اہل رسول اللہ صلعم ؎

اہل الحدیث ہم اہل النبی وان ٭ لم یصحبوا نفسہ انفاسہ صحبوا

اس جماعت کی بات سے واد بیداد ہے جو کہ اعتقاد لانیکو ان الفاظ پر جو کہ قرآن وحدیث مین آگئے
ہین بوہم جسمیت و مکان کفر جانتی ہے اور اللہ تعالیٰ سے نہین ڈرتی کیونکہ جو شخص ظواہر الفاظ مذکورہ
پر ایمان لایا ہے اوسنے اپنے طرف سے کچھ ایجاد نہین کیا آخرت مین اگر اوس سے اس بات پر مواخذہ
کیا جائیگا تو ظلم ہوگا کریمہ وان اللہ لیس بظلام للعبید اس مواخذہ سے منکر ہے آرار فاسدہ سے
اعتقاد مقرر کرنا اور اوسکے ماورا کو کفر جاننا گو وہ الفاظ ظواہر قرآن وحدیث مین ہون حقیقت مین تجہیل
کرنا ہے قرآن وحدیث کا حق تعالیٰ نے قرآن کریم کو واسطے بیان کے بھیجا ہے اور حضرت صلعم افصح
الناس تھے وہ کسطرح ظاہر مین ایسے الفاظ اطلاق کرتے کہ انپر اعتقاد لانا کفر ہوتا یہ جرأت ایسی
جماعت سے ہوئی کہ بچہ اونمین جوان ہوگیا اور جوان بوڑھا ہوگیا اور الف و عادت کہ ایک طبیعت ثانی ہے
اوس سے جاہل بے تفتیش حقیقت کے شل کور و کر کے طرف اوسکے اذعان کے دوڑ پڑے اور اپنے حاصل
ایمان کو برباد کر دیا زنہار ہزار زنہار ہرگز انکی تقلید کے راہ پر چلنا نچاہیئے اگرچہ لوگونکی نظر مین اعلم
علماء و شیخ المشایخ کیون نہون واللہ حق تعالیٰ عادل ہے ہرگز اوس شخص سے جو کہ مطابق ظاہر کتاب
وسنت کے کہتا ہے اور واضح قرآن وحدیث پر ایمان لایا ہے ناخوش نہوگا اور اسکا عدل مقتضی ظلم کا
نہین ہے اور ایمان لانا ظواہر پر بے کیف کے مذہب صحابہ و تابعین و ائمہ مجتہدین کا ہے کوئی یہ یارا
کہ اس جماعت سلف سے ایک حرف بھی خلاف اسکے نقل کرے ہرگز نہین کرسکتا **ف** میزان و وزن
اعمال و صراط و سوال و جواب وغیرہ عرصہ قیامت مین امور حسیہ سے ہوگا اور معانی و اعراض جسم و
جواہر کے صورت مین ہو جائینگے اور نامہ اعمال مومنین و صلحا کے دست راست مین دئے جائینگے

اور نامۂ اعمال کفار و فجار کے بائین ہاتہ مین یا پس پشت سے **ف** جب اس اعتقاد کے ساتہ کہ خلاصہ
کتاب و سنت ہے چہرہ شاہد ایمان کا نورانی ہو جائے تو اب طالب نجات کو یہ چاہئے کہ تقوے و پرہیزگاری
کو کہ بنیاد اعمال کی ہے اختیار کرے اور جسکام کو کہ پیش نہاد خاطر رکہتا ہو اسمین اس تقوے کی انحراف
نکرے آیات کتاب اللہ جو فضیلت تقوے پر دلالت کرتی ہین ڈیڑہ سو سے زیادہ ہین اور چالیس آیت
سے زیادہ مین حکم تقوے کا کیا ہے خصائل خیر مین ذکر اور ثنا کوئی چیز تقوی سے زیادہ نہین ہے اور احادیث
شریفہ مین بہی بہت کچہہ تفصیل خیر کی تقوے مین آئی ہے ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم جو شخص متقی
ہوتا ہے اللہ اسکا محب و ولی و مزکی و ناصر رہتا ہے اور اسکے لئے حسن عاقبت و حسن مآب مہیا ہی
اور وہ اللہ کا مقرب ہے اسکے لئے جنت موعود ہے یہ تقوے اسکا زاد و لباس ہے اور شرط و سبب
مثوبت و دفع کید و امداد و مغفرت و رحمت و تکفیر سیئات و فتح برکات ہے اور ایک تفرقہ ہے درمیان
حق و باطل کے اور خروج ہے مضایق معایش سے اور ملنا ہے رزق کا اوس جگہہ سے جہان کا گمان
بہی نہو اور اوسکے لئے اجر عظیم و صلاح عمل و فلاح حال و شکر کا موجب ہے اللہ تعالے نے اپنے مومنونکو
حکم فرمایا ہے کہ وہ تقوے مین ایک دوسرے کے معاون رہین اور جو شخص اسکا حکم کرتا ہے اسکی مدح
کی ہے اور سارے اولین و آخرین کو اسی تقوے کی وصیت فرمائی ہے پس اگر طالب نجات و سالک
سبیل آخرت دعوے طلب سلوک مین صادق ہے تو اسکو چاہئے کہ وہ عاشق تقوے کا ہے اور اسیکا شیفتہ
و فریفتہ ہو اس طور پر کہ پہر کوئی چیز تقوے سے اسکو نروک سکے اگرچہ سارے جن و انس بر خلاف اسکے
جمع ہون شیطان انسان کا دشمن قوی ہے اور امینی اسکی تسویلات سے بجز توسل کتاب و سنت کے
میسر نہین آسکتی ہے اور نفس امارہ خادم ہے شیطان کا جسطرف کہ چاہتا ہے اسکو کہینچ لیجاتا ہے
اور آدمی کو صورت تقوے کی بتا کر معنی تقوے سے عاری کر دیتا ہے جسطرح کہ حالات سے اکثر اہل
دعوے کے ظاہر ہے اسلئے مکائد نفس سے بہی پرہیز کرنا ضرور ہے **ف** معنی تقوے کو خوب پہچان
لینا چاہئے تاکہ استعمال اسکا آسان ہو جائے سو تقوے لغت مین پرہیزگاری کو کہتے ہین اور شریعت مین
معنی اسکے عام ہین اور خاص معنی عام صیانت و اجتناب کرنا ہے اس چیز سے جو کہ آخرت مین مضر ہو
یہ صورت زیادت و نقصان کو قبول کرتی ہے ادنے اسکا یہ ہے کہ شرک سے بچے جو کہ موجب تابید و خلود
فی النار ہے اعلے اسکا یہ ہے کہ جو چیز سیر سالک کو حقیقتا سے باز رکہے اور منقطع الے اللہ ہونے سے

مانع ہو اور اس سے تنزہ کرے اسیکو تقوے حقیقی کہتے ہین کہ یہ اتقوا اللہ حق تقاتہ سے یہی تقوے مراد ہے
اور دوسرا تقوے شرع مین مشہور ہے اور جب اطلاق تقوے کا کیا جاتا ہے اور کوئی قرینہ موجود نہین ہوتا
تو یہی تقوے مراد ہوتا ہے یہ عبارت ہے صیانت نفس سے کہ جس سے مستحق عقوبت ٹھہرتا ہے قول ہو یا فعل
یا ترک اُس سے اپنی جان کو نگاہ رکھے تو اب اجتناب کرنا کبائر سے اس تقوے مین لازم ہوا اور صغائر
مین قدری اختلاف ہے یہ تقوے جبھی حاصل ہوتا ہے کہ منکرات و امور منہیہ سے مجتنب رہے اور معروفات
و امور ماموره کو بجالائے ان منکرات و معروفات کا ہر ایک عضو سے تعلق ہے لہذا طالب نجات کو چاہئے
کہ آنکھ طرف نادیدنی کے نکہولے ناشنیدنی پر کان نرکہے ناگرفتنی کو ہاتہ نہ لگائے ناخوردنی کو نہ کہائے
ناآشنامیدنی کو نہ پی نالایعنی نہ کہے راہ نارفتنی نچلے ناپوشیدنی نہ پہنے سجده ناکردنی نکرے شرمگاہ کو حرام
مین مستعمل نہونے دے وقس علے ذلک **ف** اعظم منکرات انسان کا دل ہے کہ اسکے فساد سے
تمام بدن فاسد ہوجاتا ہے اُسکی اصلاح کرنا اہم اشیا ہے سارے اعضا اُسکے رعیت ہین فساد اُسکا
اخلاق سیئہ سے ہوا کرتا ہے اور صلاح اُسکی اخلاق حسنہ سے ہوتی ہے تو اب یہ چاہئے کہ ہر امر قبیح کو
اوس امر حسن سے جو اُسکے مقابل ہے مبدل کرے کفر کو ایمان سے نفاق کو اخلاص سے غضب کو رضا سے
اشتغال بالغیر کو اشتغال بالحق سے وعلی ہذا القیاس پس جبکہ ہر کام مین تقوے مدنظر ہوگا تو رفتہ رفتہ
یہ منکرات مبدل بمعروفات ہوجا ئینگے اور خصال قبیحہ صفات حسنہ کے ساتہ بدل جا ئینگے اور تحلیہ ساتہ
فضائل کے اور تخلیہ رذائل سے حاصل ہوگا اور اندک اندک اشتغال بالغیر کم ہونے لگے گا اور بجائے اُسکے
اشتغال بالحق صورت پکڑیگا یہانتک کہ اشتغال قلب بالغیر سے بالکل نجات پائے گا اور تمام و کمال طرف جناب
حضرت اُسکے مائل ہوجائیگا اُسوقت دریچہ معرفت حقیقی کا دل پر کہولدینگے اور جو کچہ بطریق علم کے معلوم کیا
ہے وہ سب بطور کشف و عیان کے مشاہده ہونے لگینگے گا استدلال ہدایت ہوجائیگا اور طرف مافی الکتاب و السنہ کے
مائل تر ہوگا اور اعتقاد اُسکے حقیقت کا ترقی پکڑنے لگیگا اور بدعت و اہل بدعت سے انحراف کریگا **ف**

دادیم ترا زگنج مقصود نشان ـــــ گر ما نرسیدیم تو بارے برسی

انیست عجالہ کلام و رسالہ نجاتیہ تمام و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین و صلے اللہ علی سیدنا محمد و علی آلہ و صحبہ اجمعین

۲۲ فصل بیان مین عقائد مذاہب صوفیہ صافیہ رحمہم اللہ تعالے کے مطابق کتاب

سبع سنابل مولفہ سید عبد الواحد بلگرامی رح

علماء دین کہ ورثۂ انبیاء علیہم السلام ہین تین گروہ ہین اصحاب حدیث و فقہاء و صوفیہ اصحاب حدیث نے بعد اعتصام کے ساتہ کتاب اللہ کے اہتمام ظاہر حدیث کا اختیار کیا ہے اور یہ علم اساس دین اسلام ہے بقولہ تعالے ما اتاکم الرسول فخذوہ وما نہاکم عنہ فانتہوا انکا شغل یہ ہے کہ حدیث کو سنین اور نقل کرین اور لکہین اور صحیح و سقیم مین تمیز دین احادیث آحاد و مشہور و متواتر مین فرق کرین اور احادیث کو کتاب اللہ سے موافقت بخشین سو یہ گروہ نگاہبان دین ہے فقہاء نے بعد استیفائی علوم اصحاب حدیث کے ایک اور خصوصیت و فضلیت حاصل کی ہے کہ حدیث سے فقہ کا استنباط کرتے ہین اور حقایق حدیث کو بدقایق نظر دریافت کرکے ترتیب احکام و حدود اور تمیز ناسخ و منسوخ و مطلق و مقید و مجمل و مفسر و خاص و عام و محکم و متشابہ کے عمل مین لاتے ہین یہ لوگ حکام دین اور اعلام شرع مبین ہین انکا اجتہاد ایک اصل شرعی ہے طائفہ صوفیہ متفق ہین ساتہ ان دونون گروہ کے معتقدات و قبول علوم مین اور رسائل و رسوم دونون مین مخالف انکے نہین ہین جن احکام مین ان دونون گروہ کا اجماع ہے صوفیہ بہی انکے اجماع پر ثابت ہین اور جن احکام مین انکا اختلاف ہے وہان صوفیہ احسن و اولی کو اختیار کرتے ہین قال تعالے فبشر عبادی الذین یستمعون القول فیتبعون احسنہ اسی جگہہ سے یہ بات کہی ہے الطریقۃ ہی لباب الشریعۃ ہے غیرہا اور انکے اختلاف کے فروع مین نہین ہین اسلئے کہ اختلاف علماء کا رحمت ہے کسی صوفی سے پوچہا تہا وہ کون اہل علم ہین جنکا اختلاف رحمت ہے کہا ہم المعتصمون بکتاب اللہ تعالی المجاہدون فی متابعۃ رسول اللہ صلعم المقتدون بالصحابۃ سو اختلاف فروع دین مین رحمت ہے اور اصول دین مین بدعت و ضلالت **ف** بیان اصل اعتقاد کا یہ ہے کہ حضرت نے فرمایا ہے میری امت تہتر فرقے ہوجائیگی رستگار ان مین ایک گروہ ہوگا پوچہا کون فرمایا ما انا علیہ و اصحابی یعنے اہل سنت و جماعت سو ان تینون گروہ اہل سنت کا اسبات پر اجماع ہے کہ خداوند تعالے واحد حقیقی ہے کوئی شریک و ضد و ند و شبہ و مثل اپنا نہین رکہتا ہے کیونکہ ان چیزونکی گنجایش واحد عددی مین متصور ہوتی ہے نہ واحد حقیقی مین اللہ جسم نہین ہے کیونکہ جسم دو چیز یا زیادہ سے مولف ہوتا ہے اور جوہر بہی نہین ہے کیونکہ جوہر متحیز ہوتا ہے کسی چیز مین اور عرض بہی نہین ہے کیونکہ عرض دو زمان تک باقی

نہین رہتا عبارات واشارات بیان مین کنہ حقیقت اسکے نہین پہنچتے اور افکار وابصار اوسکو نہین پاسکتے
کیونکہ وجود خداوند تعالے کا زمان ومکان سے سابق ہے اور صفت کیفیت وکمیت سے منزہ انہین جو خبر
آسکتی ہے وہ واحد عددی ہوتی ہے نہ واحد حقیقی اسپر اجماع ہے کہ اللہ کے صفات ہین جسم وجوہر وعرض
نہین ہین بلکہ ویسے ہین جیسے کہ اسکی ذات ہے ائمہ کشف وارباب مشاہدہ کے سامنے اسمار وصفات دو
لفظ مترادف ہین ایک معنی مین سادات طریقت اور خزنہ اسرار وحدت جنہون نے مشکوۃ نبوت سے اقتباس
کیا ہے انہون نے تعلیم حق وتعریف حق سے یہ بات دیکھی اور جانی ہے کہ صفات حق ایک وجہ سے عین ذات
ہین اور دوسری وجہ سے غیر ذات عین ذات اسوجہ سے ہین کہ کوئی موجود دوسرا نہین ہے کہ مغائر
ذات ہے اور غیر ذات اسوجہ سے ہین کہ مفہومات اسکے علے الاطلاق مختلف ہین حی وعالم ومرید وقادر ایسے اسما
ہین کہ معانی انکے ساتھ ذات قدیم کے قائم ہین اور اسمار علی الحقیقہ سامنے اہل البصیرت کے وہی معنی قدیم
ہین اور یہ الفاظ اسمار اسمار ہین اسطرحکے اسمار کو صفات ثبوتی کہتے ہین اور یہ چار دون نام چار رکن الوہیت
کے ہین رب سے معز ومذل ومحیی وممیت ومعطی ومانع وضار ونافع سو یہ نام نسبت سے اٹھتی ہین اور اس
نوع کو صفات اضافی کہتے ہین اور سلام وقدوس وغنی مین سلب عیوب ونقائص واحتیاج کا ہے اس
نوع کو صفات سلبی کہتے ہین سارے اسمار وصفات انہین تین قسمون مین منحصر ہین لکن صفات اضافی مین کہ اول
وآخر وظاہر وباطن ہین یون کہا ہے کہ اول ہے عین آخریت مین اور آخر ہے عین اولیت مین ظاہر ہے
عین باطنیت مین باطن ہے عین ظاہریت مین اور اجماع کیا ہے اسبات پر کہ خداوند تعالے نے جو اپنی
کتاب مین ذکر وجہ وید ونفس وسمع وبصر کا کیا ہے اور حضرت نے اوسکو صحیح رکہا ہے وہ ثابت ہے
واسطے خدا کے بلا تمثیل وتعطیل اور صفت استوار علی العرش معلوم ہے اور کیفیت اسکی مجہول اور ایمان
لانا اوسپر واجب اور سوال کرنا اس سے بدعت مذہب انکا صفت نزول مین بہی اسی طریق پر ہے ف
اجماع کیا ہے کہ قرآن کلام ہے اللہ کا اور خدا کا کلام قدیم ہے مخلوق نہین ہے مصاحف مین لکہا ہے
زبانون پر پڑہا گیا ہے دلون مین محفوظ ہے لکن ان چیزون مین حلول کرنے والا نہین ہے اسیطرح
اجماع کیا ہے جواز رویت خدا پر ساتھ چشم سر کے بہشت مین اس مسئلہ مین معتزلہ وزیدیہ وخوارج
مخالف ہین اور رویت کے منکر ف اسپر اجماع ہے کہ اقرار کرنا اور ایمان لانا ان سب امور پر
جنکو اللہ نے اپنی کتاب مین ذکر کیا ہے اور حضرت نے انکی خبر دی ہے واجب ہے جیسے بہشت دوزخ

لوح قلم حوض صراط شفاعت میزان حور و قصور و عذاب قبر و سوال منکر و نکیر و بعث بعد الموت اسپر بھی ایمان
لانا واجب ہے کہ بہشت و دوزخ باقی و پاینده رہینگے اور بہشتی ہمیشہ منعم اور دوزخی ہمیشہ معذب ہونگے
ف اجماع کیا ہے اسپر کہ اللہ تعالے خالق ہے افعال عباد ہے جسطرح کہ خالق اُنکی ذات کا ہے واللہ خلقکم
وما تعملون لکن بندہ کا سب ہے ساری خلائق اپنی آجال سے مرتی ہے اور طاعت و معصیت و
ایمان و کفر سب اللہ کی قضا و قدر سے ہے مگر اللہ تعالے بندونکی کفر معصیت سے راضی نہین ہے اس
بارہ مین کسیکو اللہ پاک پر کوئی حجت نہین ہے **ف** نماز پیچھے ہر مسلمان کے جائز ہے نیکو کار ہو یا بدکار
کسیکے لیے حکم قطعی بہشت کا بسبب اسکے حسنات و خیرات کے گو کتنے ہی کیون نہو نہین دیا جاتا ہے اسیطرح حکم
قطعی دوزخکا واسطے کسی شخصکے بسبب اُسکے شر ور سئیات کے کتنے ہی زیادہ کیون نہون نہین دیا جائیگا
ف ایمان لائے ہین سارے کتب منزلہ اور سارے پیغمبر و نپر اور اعتقاد رکہتے ہین اسبات کا کہ
انبیاء و رسل سارے بشر سے افضل ہین اور حضرت صلعم جملہ انبیاء و رسل سے افضل ہین خداوند تعالے
نے پیغمبری حضرت پر ختم کردی **ف** اجماع ہے اسپر کہ افضل جملہ بشر بعد حضرت کے خلیفہ اول ابوبکر
صدیق ہین پہر عمر فاروق پہر عثمان ذی النورین پہر علی مرتضے بعدہ تتمہ عشرہ مبشرہ حضرت نے ان
دس شخصون کے لئے دخول بہشت کی خبر دی ہے اور بالقطع حکم فرمایا ہے کہ ابوبکر بہشت مین ہین اور عمر بہشت
مین اور عثمان بہشت مین اور علی بہشت مین اور طلحہ بہشت مین اور زبیر بہشت مین اور سعد بن ابی
وقاص بہشت مین اور سعید بن زید بہشت مین اور عبد الرحمن بن عوف بہشت مین اور ابو عبیدہ بن جراح
بہشت مین ہین شرح عقائد مین لکہا ہے کہ تین شخص اور ہین جنکے لئے حضرت نے دخول بہشت و خیریت
خاتمہ کی بالقطع خبر دی ہے ایک فاطمہ زہرا علیہا السلام جنکو سردار زنان بہشت کا فرمایا ہے دوسرے
حسن تیسرے حسین کہ انکو سردار جوانان جنت کا کہا ہے حدیث مین آیا ہے کہ ستر ہزار آدمی میری
امت کے بحساب بہشت مین جائینگے عکاشہ رضی اللہ عنہ نے کہا میرے لئے دعا کیجئے کہ مین بہی انمین
ہون فرمایا تو انہین مین ہوگا پہر ایک دوسرے آدمی نے کہڑے ہوکر یہی درخوست کی فرمایا سبقك بها
عکاشة دوسری روایت مین آیا ہے کہ ان ستر ہزار مین سے ہر ایک کے ساتہ ستر ہزار آدمی اور
ہونگے یعنے جو کہ بحساب بہشت مین جائینگے **ف** اسپر انکا اجماع ہے کہ سارے پیغمبر سارے فرشتون سے
افضل ہین اور درمیان ملائکہ کے تفاضل ہے جسطرح کہ درمیان پیغمبرون اور مومنونکے تفاضل ہے

ف اسپر اجماع ہے کہ کمال ایمان اقرار کرنا ہے زبان سے اور تصدیق کرنا ہے دل سے
اور عمل کرنا ہے ساتھ ارکان کے جو مقر نہین ہے وہ کافر ہے جو مصدق نہین ہے وہ منافق ہے جو
عامل بالارکان نہین ہے وہ فاسق ہے پہچاننا اسد تعالے کا دل سے بے اقرار زبان کے کچھ فائدہ نہین
دیتا جو ایمان اقرار زبان سے متحقق ہوتا ہے اوسمین کچھ کمی و بیشی نہین ہوتی ہے اور عمل بالارکان کرنے
مین زیادتی و نقصان ہوتا ہے اور دل کی تصدیق مین کچھ نقصان نہین ہوتا ہے ہان زیادتی ہوتی ہے
ف اجماع کیا ہے اباحت کسب و تجارات و صناعات پر بسبیل تعاون علی البر والتقوے مگر
اس شرط سے کہ مکاسب کو سبب استجلاب رزق کا نجانے اسپر بھی اجماع ہے کہ طلب حلال فرض ہے
اور جہان رزق حلال سے خالی نہین ہے اور جسطرح کہ حلال رزق ہے اسیطرح حرام بھی رزق ہے
اس مسئلہ مین معتزلی مخالف ہے وہ حرام کو رزق نہین کہتا ہے ف دوستی و خشم واسطے اسد کے
ایک استوار تر رشتہ ہے ایمان کا اسپر اجماع ہے کہ کرامات اولیا کی جائز ہین زمانہ پیغمبرون مین
اور غیر زمانہ پیغمبرون مین علما مذہب اہل سنت و جماعت کہ اصحاب حدیث و طائفہ فقہا و جماعہ صوفیہ
ہین ان عقائد مرقومہ پر اتفاق رکھتے ہین تجکو اے مستی صادق اکثر امور مین ایمان بالغیب لانا چاہیے بیشک
کہ تو اسد تعالے کو نہین دیکھتا ہے اور فرشتے بھی تجکو محسوس و مرئی اس چشم سر سے نہین ہوتی ہین انبیا
و رسل خود گزر چکے اور مرقد رحمت مین جا سوے اور امور آخرت و احوال قیامت کے آنے والے ہین
تو اب ان سبکو نادیدہ ساتھ ایمان کے قبول کر اور یہ موقوف ہے حق جانے کی تلقین و تعلیم پر شریعت
محمدی و دین احمدی ایک طریق سلیم و جادۂ مستقیم ہے خاتم النبیین صلعم مع ہزارہا افواج امت کے
اولیا و اصفیا و شہدا و صدیقین کے اسی راہ پر چل چکے ہین اور اس طریق کو انہون نے خار و خاشاک
شکوک و شبہات سے خوب پاک صاف کر دیا ہے اور اعلام و منازل اس راہ کے معین و مبین کر دئے ہین
ہر قدم کا ایک نشان بتا دیا ہے اور ہر منزل مین ایک مہمانی مہیا کر دی ہے اور واسطے دفع قطاع الطریق
کے بدرقہ بہت ساتھ کر دیا ہے اگر کوئی بوالہوس مبتدع طرف کسی اور راہ کے بلاتے اسکی بات سنانہ چاہئے
بلکہ دفع کرنا اسکا واسطے نصرت دین حق کے منجملہ فرائض کے ہے اہل بدعت و ضلالات ایک گروہ ہے
کہ اپکو لباس اسلام مین تلبیس کر کے ظاہر کرتا ہے اور اپنے عقائد فاسدہ کو باطن مین پوشیدہ رکھتا ہے
اور ظاہر مین مسلمانون سے ملتا جلتا رہتا ہے اور آپ کو صورت علما محققین مین خلق کو دکھاتا ہے اور جو

جگہہ داؤ اوسکا چل جاتا ہے وہان قواعد مسلمانی کو ساتھہ فساد عقائد ایمانی کے ویران و برباد کر دیتا ہے
اور سادہ و پاک دلونکو طہارت فطرت سے پہیر دیتا ہے اور اپنے آپ کو سپر اسلام کے پیچھے چھپاتا ہے
اور نظر خلق سے پنہان طور پر لوگونکو طرف بدعت ضلالت کے بلاتا ہے اور یہ سادہ دل مسلمان جو کہ
نیک کو بد سے اور سنت کو بدعت سے نہین پہچانتے اونکو عبارات فصیحہ و کلمات صحیحہ سے دہوکے میں
لیتا ہے یہ جماعت دین کے عدو اور شیاطین کے اخوان ہے اور جب علماے دین و مشایخ اسلام
کے نور سے ظلمات انکے بدعت کے مکشوف ہوتے ہین تو ناچار یہ لوگ علماے شریعت کے دشمن بنجاتے
ہین لکن علماء ربانی کہ سپر اسلام کے نجوم ہین لوگون کو شر سے ان شیاطین الانس کے محفوظ
رکہتے ہین اور انفاس نورانی اُنکی جو کہ مشابہ شہب ثواقب ہین ان سترقان شریعت کو ہر جانب
سے ہانکتے اور بہگاتے ہین اور ساتہ رجم و قذف کے پراگندہ کر دیتے ہین اے بہائیو جاننا چاہئے بعض
اسرار سنت کا اور معلوم کرنا دقائق آثار بدعت کا بجز نور ایمان و تسلیم اور بدرقہ محبت و تعظیم کے
محال ہے اور ادراک اوسکا حد عقل مین نہین ہے کیونکہ تصرف عقل کا عالم حکمت سے آگے بڑہکر
نہین ہے اور عالم قدرت مین اوسکو اصلا و قطعا کچہ دخل نہین ہے عقل جب کوئی بات عالم قدرت
کی سنتی ہے اوسکی مستحیل ہونے کا حکم کرتی ہے اور کہتی ہے کہ جواہر معقول نہین ہے وہ مقدور بہی
نہین ہے یا طرف اوسکی تاویل و تحریف کے شتابی کرتی ہے کما قال تعالے یحرفون الکلم عن
مواضعہ ونسوا حظا مما ذکروا بہ شکایت زمانہ عقلا کے کرنا فضول ہے عقل اگر اپنی حد
پر ٹہرتی اور عالم قدرت کا اقرار ساتہ عجز کے کرتی ہرگز غلطی مین نہ پڑتی **ف** امام اعظم رح
سے پوچہا تہا کہ مذہب اہل سنت و جماعت کیا ہے فرمایا شیخین کو فضیلت دی ختنین کو دوست رکہہ
خفین پر مسح کر یعنے فضل ختنین کا فضل شیخین سے کمتر ہے بے نقصان و قصور کے اور محبت شیخین کے
ساتہ محبت ختنین کے برابر ہے بے تفاوت و فتور کے سارے اصحاب و تابعین و تبع تابعین و سائر
علماے امت کا اجماع اسی عقیدہ پر ہے اور یہ اجماع کتب متقدمین و متاخرین مین شایع ہے قاضی
شہاب الدین نے تیسیر الاحکام مین لکہا ہے کہ کوئی ولی کسی پیغمبر کے درجہ کو نہین پہنچتا ہے اسلئے کہ
ابو بکر صدیق بعد پیغمبر کے سب اولیاء سے برتر ہین مگر کسی پیغمبر کے درجہ کو نہین پہنچے پہر عمر پہر عثمان
پہر علی ہین جو کوئی علی مرتضے کو خلیفہ نجانے وہ خارجی ہے اور جو کوئی انکو شیخین پر تفضیل دے وہ رافضی

ہی انتہی غرضکہ مذہب اہل سنت وجماعت یہی ہے کہ شیخین کو ختنین پر اور جملہ اصحاب پر فضل ہے فضائل
خلفائے راشدین کے جنہین نادان لوگ اپنے عقل وفکر سے باتین بناتے ہین اگر حقیقت ومابیت ان
فضائل کی جان لین تو متحیر ومضطر رہجائین اور مقدر و حصین کو سکین وسعت آفتاب کو مقابلہ وسعت
آسمان مین قیاس کرو کہ کتنی ہوگی آفتاب آسمان مین مثل ناؤ کے دریا مین تیرتا پھرتا ہے فراخی آسمان
اول کی مقابلہ مین فراخی آسمان دوم کے بہت مختصر ہے اسیطرح حال آسمان دوم کا بنسبت آسمان
سوم کے تا آسمان ہفتم ہے **ف** زمین سے آسمان تک پانسو برس کا فاصلہ ہے اسیطرح ایک
آسمان کا دوسرے آسمان تک پھر یہ ساتون آسمان اور ساتون زمینین سامنے وسعت کرسی کے
مثل ایک قبہ کے ہے مقابلہ سپہر مین وسع کرسیہ السموات والارض پھر کرسی نسبت فراخی عرش
عظیم کے یہی حکم رکھتی ہے پھر عرش نسبت دلہای خلفاء راشدین کے بہت مختصر ہے پس جبکہ اجماع صحابہ کا
تفضیل شیخین پر واقع ہوچکا اور اس اجماع کے ساتھ علی مرتضے بھی متفق تھے تو مفضلہ اپنے اعتقادین
غلط پر مین کون بدبخت ازلی ہوگا جسکو محبت مرتضے کی نہوگی مفضلہ کا یہ زاگمان ہے کہ نتیجہ محبت کا اثر
مرتضے کے یہ ہے کہ انکو شیخین پر تفضیل دیجائے یہ اتنا نہین جانتے کہ ثمرہ محبت کا موافقت ہی ساتھ
مرتضے کے نہ مخالفت مرتضے خود مرتضے نے شیخین اور عثمان کو اپنے اوپر تفضیل دی ہے اور ہمیشہ انکے
مقتدی رہے اور انکی عہد خلافت کے احکام بجالائے محبت کی شرط تو یہ ہے کہ راہ وروش مین
موافق مرتضے کے ہو نہ مخالف کیا مفضلہ یہ خیال کرتے ہین کہ سارے اصحاب نے چشم پوشی کی اور
اظہار حق سے سکوت کیا اور شیخین وذی النورین بے کسی استحقاق وتقدم کے خلیفہ بن بیٹھے اور
متغلب وخائن ہوگئے یہ امر انسے محال ہے انسے اگر ذرہ برابر تفاوت ہوتا تو اللہ تعالے انکی صفت
آیات قرآن مین ہرگز نہ کرتا اور اگر رائی برابر بہ عہد نبوی کو توڑتے تو ہرگز حضرت امت کو حکم انکے اقتدا
کرنیکا نہ دیتے اور اللہ تعالے انکے حق مین یہ نکہتا الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی
ورضیت لکم الاسلام دینا یہ روسیاہ برخلاف اجماع اصحاب وحدیث وکتاب کے مبادرت
کرتے ہین طرفہ احمق ہین کہ مخالفت مرتضے کو محبت تصور کرتے ہین جو روایات ومسائل کہ مخالف
ومزاحم اجماع اصحاب کے ہین وہ سر بسر ناسموع ہین **ف** ایک گروہ سادات کا جنکو کچھ رجوع
طرف کتاب وخبر کے نہین ہے یہ اعتقاد رکہتا ہے کہ جسطرح عشرہ مبشرہ قطعی جنتی ہین اسیطرح

سارے سادات خاص و عام خواہ مرتکب کبائر ہون یا مبتلائے حرام یا تارک صلوۃ و صیام و نحوہا دخول دار السلام
و خیریت اختتام انکے لئے قطعی ہے فقیر بہی منجملہ سادات کے ہے لکن جو بات اپنے ساتہ اور انکے ساتہ
کہے جائیگی وہ بجز اخلاص و نیکو خواہی کے نہو گی یہ عقیدہ انکا بالکل خلاف کتاب و سنت و تحقیق جمہور
علماء ملت و سلف امت ہے فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا تہا لا اغنی عنك من اللہ شیئا اور حق ازواج
مطہرات مین آیا ہے یا نساء النبی من یات منکن بفاحشۃ مبینۃ یضاعف لها العذاب
ضعفین وکان ذلك علی اللہ یسیرا سادات کو تو بسبب فضل مرتضوی و شرف مصطفوی کے
خطرہ عظیم و بیشتر ہی آنکا عقاب بنسبت اوروں کے بصورت ارتکاب ذنوب و ہتک حرمت سیادت
کے باشتغال معاصی زیادہ تر متصور ہے جس بندہ سے خدا راضی نہین ہے اگر سارے انبیاء و رسل
اوسکی شفاعت کرین کچہہ فائدہ نہوگا ؎

اگر خدائے نباشد ز بندہ خوشنود ✤ شفاعت ہمہ پیغمبران ندارد سود

جس جگہہ سارے انبیاء دہشت مین ہونگے وہان یہ نسبت کیا کام آ سکتی ہے ؎

در آندم کہ از فعل پرسند و قول ✤ اولو العزم را تن بلرزد ز ہول

بجائے کہ دہشت خورند انبیا ✤ تو عذر گنہ را چہ داری بیا

جو نسبت طینی سادات کو ساتہ حضرت رسول کے ہے وہ اگر آج کے دن انکو منہیات دینی سے باز نہین
رکہتی ہے تو کل کے دن وہ مہلکات و درکات آخرت سے کیا انکو باز رکہے گی اور جبکہ وہ اس آتش
دنیا مین جل جاتے ہین تو اوس آتش دوزخ سے وہ کسطرح بچ سکین گے ایک شخص اگر سید اور
عالم ہے تو ثواب و عقاب طاعت و معصیت کا اسکو دو چند ہوگا مخدوم جہانیان جہان گشت
جنکے ثبوت سیادت مین کچہہ گفتگو نہین ہے ہمیشہ دعا سلامتی ایمان کی کرتے تہے اللہ نے پسر نوح
کے حق مین فرمایا ہے انہ لیس من اہلك انہ عمل غیر صالح اور صحیح مسلم مین کفر پر مرنا ابوین آنحضرت
صلعم کا آیا ہے اور فقہ اکبر امام ابو حنیفہ رح مین بہی لکہا ہے عشرہ مبشرہ ہر چند بالقطع خیریت خاتمہ
رکہتے تہے لکن دعوے حسن خاتمہ کا نہ کرتے تہے بلکہ ہمیشہ خوف و ہیبت استغنای حق سبحانہ سے ترسان
لرزان گریان بریان رہتے تہے یہی علامت ہے خیریت خاتمہ کی نہ یہ کہ نسب سیادت پر مغرور و
مباہات حسن خاتمہ کرے کہ یہ ایک غرور ہے طرف سے شیطان کے حالانکہ مخلصین خطر عظیم پر ہین

پیر اور ونکی کیا بات ہے کتاب وسنت واجماع نے ہر مومن کی عاقبت وخاتمت کو مبہم رکہا ہے سادات ہون یا غیر سادات آپ جو کوئی دعوے اپنی خیریت اختتام کا کرے اوسکو گویا ساتہ شریعت کے خصومت ہے مگر جو بات سترع مین ثابت نہین ہے اسکو کوئی مومن قبول نہین کریگا ابراہیم خلیل نے باپ کے مسلمان ہونے کے لئے بہت کچہ سعی کی اور بڑا اہتمام فرمایا لکن کچہ نہوا حدیث میں آیا ہے المومن یری ذنبہ کالجبل یقع علیہ والمنافق یری ذنبہ کالذباب طیر منہ او کما قال صلعم وجود ک ذنب لا یقاس بہ ذنب انساب واسطے تعارف دنیوی کی ہین اور کرامت آخرت کی منوط ساتہ تقوے وطہارت کے ہے اللہ نے فرمایا ہے اکرمکم عند اللہ اتقاکم اور فرمایا خیر الزاد التقوی اور فرمایا ان اولیاء ہ الا المتقون اور فرمایا انما یتقبل اللہ من المتقین غرضکہ دوستی حق کی ساتہ بندہ کے منحصر تقوے مین ہے نہ انساب و احساب مین رسالہ مکیہ مین کہا ہے وھذا الطمس وعیرہ یفید الحصر انظر الی حال المسلۃ حتی ابلیس وبلعام ومن صصا مع کمال حالاتھم وکراماتھم لما اھملوا التقوی واتبعوا الھوی کیف سقطوا عن درجاتھم

لو کان فی العلم من دون التقی شرف ؛ لکان اشرف خلق اللہ ابلیس

انتہی کلامہ ملخصا مع زیادۃ ونقص بالجملہ جو خطرہ عظیم آخرت واسطے سادات واہل علم کے ہے اوتنا خطرہ عوام مومنین اور کم نسب مسلمین کے لئے نہین ہے احادیث صحیحہ ذم علماء سوء مین آئے ہین انکو بنسبت عامہ خلق کے ترک عمل پر عقاب مزید ہوگا اور سادات کو بسبب عدم حفظ حرمت نبوی عذاب مضاعف کیا جائیگا کیونکہ تعزیر بقدر بزرگی کے ہوتی ہے عوام کا گناہ بوجہ جہل ہوا کرتا ہے اور علما کا گناہ براہ جرأت اور سادات کا گناہ براہ غرور نسب والعیاذ باللہ نجات اوسکو ہے جو کہ اللہ سے ڈرتا ہے اور باوجود کثرت حسنات کے خائف رہتا ہے آل نبی مین واسطے نجات آخرت کے تقوے وطہارت شرط ہے وخیریت خاتمہ وحسن عاقبت موقوف ہے تقوے پر کما قال تعالے والعاقبۃ للمتقین

فصل بیان میں عقائد اہل حدیث کے مطابق کتاب قطف الثمر فی بیان عقیدہ اہل الاثر کے

تمام وہ چیز جسپر اصحاب حدیث وسنت ہین یہ ہے کہ ایمان لاے آدمی الله پر اور اوسکے فرشتون اور
کتابون اور رسولون پر منجملہ ایمان بالله کے ایک ایمان لانا ہے اوصاف الٰہیہ پر جو کتاب وسنت مین آئی
ہین بغیر تحریف وتعطیل وتکییف وتمثیل وتاویل کے یہ لوگ ایمان رکھتے ہین الله پر اور اوسکے اسماء حسنے و
صفات علیا پر اور نفی نہین کرتے ہین اوسکی جو وصف کیا ہے الله نے اپنے نفس کا اور نہ تحریف کرتے
ہین کلم کی اوسکی جگہون سے اور نہ الحاد کرتے ہین اوسکے اسماء و آیات مین اور نہ اوسکی صفتونکو مثل صفات
مخلوقین کی کہتے ہین اور نہ اُنکی تعطیل کرتے ہین اسلئے کہ الله پاک کا کوئی ہمنام ہے اور نہ کفو اور نہ ہمسر
اور نہ اُسکا قیاس اُسکے خلق پر ہوسکتا ہے اوسکی شان یہ ہے لیس کمثلہ شیٔ وھو السمیع البصیر
الله عالم ہے اپنے نفس کا اور اپنے غیر کا اور اصدق القیل اور احسن الحدیث ہے اوسکے رسول صادق
مصدق ہین وہ اور لوگ ہین جو بے جانے بوجھے اوسکے حق مین کچھ کہدیتے ہین و لہذا فرمایا ہے سبحان
ربک رب العزۃ عما یصفون وسلام علی المرسلین والحمد للہ رب العالمین الله پاک نے اسجگہ
تسبیح وتنزیہ کی ہے اپنے نفس کی وصف مخالفین رسل سے اور مرسلین پر سلام کہا ہے اسلئے کہ وہ سلامتی
مین ہین نقص وعیب وخلل وزلل سے الله نے اپنے وصف مین نفی واثبات کو جمع کیا ہے اسلئے اہل
سنت وجماعت اُس چیز سے عدول نہین کرتی جو مرسلین لائے ہین کیونکہ صراط مستقیم نبیین وصدیقین و
شہداء وصالحین کی یہی تہی منجملہ اوصاف نفس خدا کے وہ صفات ہین جو سورہ اخلاص مین بیان فرمائی
ہین یہ سورت برابر ثلث قرآن کے ہے اور وہ اوصاف ہین جو اعظم آیات یعنے آیۃ الکرسی مین
ارشاد فرمائے ہین و لہذا جو کوئی اس آیت کو رات مین پڑھ کر سوتا ہے الله کیطرف سے اُسپر
ایک حافظ رہتا ہے اور صبح تک شیطان اُسکے قریب نہین جاتا وہی اول و آخر وظاہر و
باطن اور علیم ہر شئے اور حی لایموت اور رزاق صاحب قوت اور متین وسمیع وبصیر وصاحب مشیت
اور حاکم بالارادہ وہادی ومضل اور محب محسنین ومقسطین وتوابین ومتطہرین اور غفور وودود
ورحمن ورحیم اور واسع ہر شئے برحمت اور رحیم مومنین اور صاحب رحمت وعلم ہر شئے اور غفور و
حافظ وارحم الراحمین راضی عن العباد وغاضب ولاعن اعداء ساخط ومنتقم وکارہ اور صاحب اتیان
فی الغمام اور جائے بروز قیامت اور باقی الوجہ اور خالق آدم بہر دو دست خود اور مبسوط الیدین
اور منفق اور صاحب اعین اور سامع ورائی ومرئی اور شدید المحال اور صاحب مکر وکید وعفو

قدیر اور صاحب عزت بے ہمنام وبے ندو انداد وبے ولد وشریک اور صاحب ملک وحمد اور منزل فرقان
اور صاحب سموات وارض اور خالق ہرشے اور عالم غیب وشہادت اور متعال عن الشرک ہے
سورۂ اعراف مین فرمایا ہے کہ اللہ نے آسمانون اور زمینون کو چھ دن مین بنایا پہر عرش پر مستوی
ہوا یہ استوار مع اس آیت کے سات آیتون مین آیا ہے پہر ذکر اپنے معیت کا ہمارے ساتھ کیا ہے
اس مسئلہ کی دلیلین سنت وآثار مین بہت ہین جو کوئی اللہ کی جہت علو مین ہونیکا بعد ان آیات و
احادیث کے انکار کریگا وہ مخالف کتاب وسنت ہے اور صحیح سے یہ بات ثابت ہے کہ اللہ نے سات
آسمان بنائے بعض اوپر بعض کے ہیں اور سات زمینیں بنائین بعض نیچے بعض کے ہین درمیان
زمین علیا اور آسمان دنیا کے پانسو برس کا رستہ ہے اسیطرح ایک آسمان سے دوسرے آسمان تک
اتنا ہی فاصلہ پایا ہی ساتوین آسمان کے اوپر ہے اور عرش رحمن کا پانی پر ہے اور اللہ عرش کے اوپر
ہے کرسی جگہہ ہے اسکی دونون قدمونکی وہ جانتا ہے جو کچھ ساتوں آسمان اور ساتون زمین کے
اندر اور تحت الثرے اور دریا کی تہ اور بال کی جڑ اور درخت کی اصل اور جو کچھ ہر کشت وروئیدگی
کے اندر ہے اور جہان پتہ گرتا ہے اور جو بات زبان سے نکلتی ہے اور گنتی ریت اور خاک کی اور
وزن پہاڑون کا اور اعمال بندونکے اور نشان انکے قدمونکے اور انکا کلام اور انکے انفاس اور یہہ
چیزان سب اشیاء وغیرہ کو جانتا ہے انمین سے کوئی شے اسپر مخفی نہین ہے وہ اپنی ذات سے
عرش پر بالائے ہفت آسمان ہے ورے اسکے حجاب من نار ونور وظلمت کے اور جو کچھ کہ اسکے علم
مین ہو اگر کوئی مبتدع مخالف آیت قرب ومعیت سے یا مانند اسکے کسی اور آیت متشابہ سے حجت لائے
تو جواب اسکا یہ ہے کہ مراد اسجگہ علم ہے کیونکہ وہ تو ساتوین آسمان کے اوپر ہے زمین سے سب
کچھ اوسے معلوم ہے بائن ہے خلق سے لکن کوئی جگہہ اوسکے علم سے خالی نہین ہے آیتکے یہ معنی
نہین ہین کہ اللہ جوف آسمان مین ہے اور آسمان اسکا حاوی وحاصر ہے کیونکہ یہ بات سلف امت وائمہ
ملت مین کسینے نہین کہی ہے بلکہ وہ سب اسبات پر متفق ہین کہ اللہ فوق سموات عرش پر ہے اور اپنے
خلق سے جدا ہے اسکی مخلوقات مین کچھ بہی اسکی ذات مین سے نہین ہے اور نہ اسکی ذات مین کوئی
شے مخلوقات مین سے ہے مالک بن انس نے کہا ہے اللہ آسمان مین ہے علم اسکا ہر مکان مین ہے
ابن مبارک سے پوچھا تہا ہم اپنے رب کو کسطرح پہچانین کہا اسطرح کہ وہ فوق سموات بالائے عرش

ہے خلق سے جدا ہے یہی قول امام احمد کا بھی ہے شافعی نے کہا خلافت ابوبکر کی حق ہے اللہ نے آسمان پر سے یہ حکم جاری کیا اور اپنے اولیا کے دل اُنکی خلافت پر جمع کردیے آب جو کوئی یہ اعتقاد کرے کہ اللہ تعالے جوف سموات مین محصور و محاط ہے یا محتاج عرش یا غیر عرش ہے یا استوا اوسکا عرش پر مثل استوار مخلوق کے کرسی پر ہے وہ ضال مبتدع ہے اور جس کا یہ عقیدہ ہے کہ سموات مین کوئی الہ معبود نہین ہے اور نہ عرش پر کوئی اللہ ہے جسکے لئے نماز پڑہی جاتی ہے اور اوسکو سجدہ کیا جاتا ہے اور حضرت معراج مین پاس اپنے رب کے نہین گئے اور نہ قرآن پاس سے رب کے اوترا تو وہ معطل فرعونی ہے کیونکہ فرعون نے موسے علیہ السلام کی تکذیب کی تہی آسمانون مین کہ اللہ فوق سموات ہے یا ہامان ابن لی صرحا لعلی ابلغ الاسباب اسباب السموات فاطلع الی الہ موسی وانی لاظنہ کاذبا اور ہمارے حضرت نے موسے علیہ السلام کی تصدیق کی اور اسمانون کا اقرار کیا کہ رب بالائے سموات ہے پہر شب معراج مین طرف اللہ کے چڑہ گئے وہان اللہ نے پچاس نمازین فرض کین پہر پاس موسے علیہ السلام کے آئے موسے نے کہا تم پہر اپنے رب کے پاس جاؤ اور کمی نماز کی چاہو یہ حدیث بطور صحاح مین آئی ہے سو جو کوئی موافق فرعون کے اور مخالف موسے و محمد علیہما الصلوۃ والسلام کے ہوگا وہ گمراہ ہے اور جو وصف کہ اللہ نے اپنے نفس کا کیا ہے اوسکا جاحد کافر ہے اور جو وصف اللہ نے خود اپنا کیا ہے یا رسول اللہ نے اُسکا وصف کیا ہے اُسمین کوئی تشبیہ نہین ہے جیسے کلم طیب و عمل صالح کا طرف اُسکے صاعد و مرفوع ہونا یا عیسے و ادریس علیہما السلام کو اپنے طرف رفع کرلینا یا قرآن کا نازل فرمانا یہ دلیل ہے اسمانون پر کہ جو لوگ اللہ کے پاس ہین وہ اللہ سے قریب ہین اگرچہ ساری مخلوقات اوسکے قدرت کے نیچے ہے اللہ نے سارے عباد عرب و عجم کے فطرت اسی پر کی ہے کہ وقت دعا کے اونکی دل طرف علو کے متوجہ ہوتے ہین اور وہ قصد اللہ کا بجانب تحت نہین کرتے منشا ضلال کا یہ ہے کہ گمان کرنے والا یہ گمان کرتا ہے کہ صفات رب کی مثل صفات مخلوق کے ہین گویا جسطرح کوئی بادشاہ اپنے تخت پر بیٹھتا ہے اسیطرح اللہ کا استوار عرش پر ہے سو یہ تمثیل و ضلال ہے کیونکہ پادشاہ محتاج ہے تخت کا اگر تخت کو الگ کرلین تو وہ گر پڑے اور اللہ عرش سے اور ہر شے سے جو سوا اُسکے ہے بے نیاز ہے وہ تو خود حامل عرش اور حامل حاملان عرش ہے اُسکا علو عرش پر موجب اُسکے افتقار کا طرف عرش کے نہین ہے اصل

اسباب مین یہ ہے کہ جو چیز کتاب وسنت مین ثابت ہے اسکی تصدیق کرنا واجب ہے جیسے علو رب
و استوار رحمن عرش پر وغیرذلک اور وہ الفاظ نفی واثبات کے جو ابتداع و احداث کئے گئے ہین
جیسے یہ کہ وہ جہت مین نہین ہے یا متحیز یا غیر تحیز نہین ہے یا نہ جسم ہے نہ جوہر ہے عرض نہ متصل نہ منفصل
وغیرذلک سو کوئی نص اسبارہ مین حضرت یا صحابہ یا تابعین یا ائمہ مسلمین سے نہین آئی ہے انمین سے
کسینے یہ بات نہین کہی کہ اللہ جہت مین ہے یا بے جہت ہے یا متحیز ہے یا نہین یا جسم ہے نہ جوہر کیونکہ یہ
الفاظ کچھ منصوص کتاب وسنت نہین ہین نہ انپر اجماع ہوا ہے پھر جو لوگ کہ یہ الفاظ بولتے ہین کبھی معنی
صحیح کا ارادہ کرتے ہین اور کبھی معنی فاسد کا اسی جگہ سے اہل حلول و اتحاد و اخل ہوئے ہین اور کہتے ہین
کہ اللہ ہر جگہ مین ہے اور وجود مخلوقات کا یہی وجود خالق ہے غرضکہ لوگ تین طرح پر ہین ایک اہل
حلول و اتحاد دوسرے اہل نفی وجحود تیسرے اہل ایمان و توحید وسنت حلولیہ کا قول یہ ہے کہ اللہ ہر
مکان مین ہے اور عین مخلوق ہے اہل نفی کہتے ہین کہ اللہ نہ داخل عالم ہے اور نہ خارج عالم اور نہ
مباین خلق اور نہ فوق عالم اور نہ اوسکی طرف سے کوئی شے نازل ہو نہ اسکی طرف کچھ صاعد ہو نہ کوئی
اس سے قریب ہے اور نہ وہ کسی پر تجلی کرے اور نہ کوئی اسکو دیکھے متکلمہ جہمیہ معطلہ کا قول یہی
ہے جسطرح کہ پہلا قول عباد وجہمیہ کا تھا جہمیہ متکلمہ نہ کسی شے کو عابد نہین ہین اور عباد وجہمیہ ہر شے کے
عابد ہین مرجع انکے کلام کا طرف تعطیل وجحود کے ہے جو کہ قول فرعون تھا الحاصل جو کوئی اللہ کے
اسمار وصفات مین خلاف کتاب وسنت کے تکلم کرتا ہے وہ خائض بالباطل ہے وقد قال تعو واذا
رایت الذین یخوضون فی ایاتنا فاعرض عنھم حتی یخوضوا فی حدیث غیرہ پھر ان مین ایسے
لوگ بہی بہت ہین جو اپنے اعتقادات باطلہ کو طرف ائمہ اربعہ مجتہدین وسلف مسلمین کے خلاف واقع
نسبت کرتے ہین حالانکہ وہ اقوال اُن ائمہ وسلف سے ثابت نہین ہین اور نہ انہون نے وہ بات
کہی ہے جو کہ یہ کہتے ہین اور لہذا وقت مطالبہ کی نقل صحیح انسے نہین لا سکتی اور جہوٹ انکا کہل جاتا
ہے حالانکہ شافعی نے حق مین اہل کلام کے فرمایا ہے کہ انکو جریدو پاپوش سے مارو اور قبائل و
عشائر مین انکی تشہیر کرو اور یہ بات کہو کہ ھذا جزاء من ترک الکتاب والسنۃ واقبل علی الکلام اسی
طرح قاضی ابو یوسف نے کہا ہے کہ من طلب الدین بالکلام تزندق اور امام احمد نے فرمایا ہے
ما ارتدی احد بالکلام فافلح اور علمار کلام کو زندقہ کہا ہے مجرجال معطل عابد عدم ہے اور ممثل

عابد جہنم یا معطل اعمی ہے اور ممثل عشی اللہ کا دین تو درمیان غالی و جافی کے ہے جسطرح کہ اوسکی ذات
پاک مثل ذوات مخلوقات کے نہین ہے اسیطرح اسکی صفات مثل صفات مخلوقین کے نہین ہین بلکہ
وہ موصوف ہے ساتہ جملہ صفات کمال کے اور منزہ ہے ہر نقص و عیب و زوال سے کوئی شے صفات
کمال مین مثل اسکی نہین ہے ہمارا مذہب وہی مذہب سلف کا ہے اثبات بلا تشبیہ تنزیہ بلا تعطیل ائمہ
اسلام اسی عقیدہ پر گزرے ہین جیسے مالک و شافعی و ثوری و اوزاعی و ابن مبارک و امام احمد و اسحق
بن راہویہ اور یہی اعتقاد سارے مشائخ مقتدی بہم کا تہا جیسے فضیل بن عیاض اور ابو سلیمان دارانی
و سہل تستری وغیرہم درمیان ان ائمہ کے کوئی نزاع بابت اصول دین کے نہ تہا اسیطرح جو اعتقاد
امام ابو حنیفہ رح سے ثابت ہے وہ بہی موافق اعتقاد ائمہ مذکور کے ہے کتاب و سنت بہی اسیکے ساتہ
ناطق ہے امام احمد نے کہا ہے لا یوصف اللہ الا بما وصف بہ نفسہ او وصفہ بہ رسولہ
صلی اللہ علیہ وسلم لا یتجاوز القران والحدیث یہی مذہب سائر ائمہ کا تہا و لیتہ الحمد اللہ نے اپنا نام حی علیم
سمیع بصیر رؤف رحیم بتایا ہے پہر ان الفاظ کے ساتہ بعض مخلوق کو بہی یاد کیا ہے لکن صفت خالق و مخلوق
مین کچہہ مشابہت نہین ہے مگر اتفاق اسم مین قرآن مجید اول سے تا آخر اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
تمامہا اور کلام صحابہ و تابعین و سائر ائمہ دین بکلہا موجود ہے اونکو دیکہو سب نصاً یا ظاہراً دلیل ہین
اسبات پر کہ اللہ فوق عرش ہے عرش فوق سموات ہے اپنی ذات سے مستوی ہے عرش پر بائن ہے
خلق سے سمیع ہے اسکو شک نہین آتا بصیر ہے بلا ریب علیم ہے بلا جہل جواد ہے بلا بخل حفیظ ہے بلا نسیان
و سہو قریب ہے بلا غفلت و لہو متکلم باسط ناظر ضاحک فرح محب کارہ مبغض راضی ساخط رحیم عفو
غافر معطی مانع ہے جسطرح چاہتا ہے ہر رات کو آسمان دنیا پر آتا ہے اور سب کے ساتہ ہے جہان کہین
وہ ہون یہ معیت بمعنی علم ہے جیساکہ ائمہ سلف سے منقول ہے یا اسکی تاویل ہی کچہ ضرور نہین ہے جیساکہ بعض
محققین کا مذہب ہے اللہ نے یہ خبر دی ہے کہ وہ ذو المعارج ہے فرشتے اور روح طرف اسکے عروج کرتے ہین وہ قاہر ہے
فوق عباد فرشتے اس سے ڈرتے ہین یہ ڈر اونکا طرف سے فوق کے ہے یہ معنی ان آیتون کے حق ہین
حاجت تحریف کی نہین ہے اتنا کافی ہے کہ ان معانی کو ظنون کاذبہ سے صیانت کیا جائے کتاب و سنت
مین جتنے ادلہ قرب و معیت کے آئے ہین وہ کچہ منافی علو و فوقیت نہین ہین کیونکہ اللہ تعالے اپنے قرب
مین عالی اور اپنے علو مین قریب ہے حضرت نے اندر اعظم مجامع کے آخر عمر مین سال حجۃ الوداع کو

آسمان کیطرف انگلی سے اشارہ کرکے فرمایا تہا اللہم اشہد قصہ معراج کا صحیحین وغیرہا مین متواتر ہے
اِس قصہ مین عظیم دلالت ہے علو وفوق حقسبحانہ پر اور یہ سوال کہ کیسے مستوی ہوا اور کیسے نازل ہوتا
بدعت ہے اور جس کسی شخص کو یہ گمان ہے کہ نصوص صفات معقول المعنی نہین ہین اور خدا جانے کہ انسے کیا
مراد ہے اور ظاہر ان نصوص وظواہر کا تشبیہ وتمثیل ہے اور مطابق انکے ظواہر کے ایمان لانا کفر و
ضلال ہے اور انکے لئے کوی تاویل و توجیہ ہے جسکو اللہ ہی جانتا ہے اور یہ مشکل کیسی کی ہین اور یہ خیال
کرے کہ طریقہ سلف کا یسیطر جبر تہا اور وہ عارف حقایق الفاظ مذکورہ کے نہ تہے تو یہ گمان کرنیوالا اجہل
مردم ہے ساتھ عقیدہ سلف کے اور راہ ہدایت سے سخت گمراہ ہے اسکا گمان متضمن ہے اسبات کو کہ سابقین
سابقین اولین یعنے مہاجرین وانصار وسائر صحابہ کبار جاہل بے علم تہے حالانکہ وہ اعلم امت وافقہ
ملت اور احسن اہل واتبع للسنن تہے اس گمان سے یہ بہی لازم آتا ہے کہ حضرت کلام کرتے اور اوسکے
معنی نسمجہتے حالانکہ یہ بڑی خطا وجرأت اور نہایت قبیح جسارت ہے عیاذاً باللہ منہ **ف** منجملہ صفات
الٰہیہ کے جو کتاب وسنت سے ثابت ہین صفات ذیل ہین ید ویمین وکف واصبع وشمال وقدم ورجل
ووجہ ونفس وعین ونزول واتیان ومجی وقول وساق وحقو وجنب وفوق واستوا وقوت وقرب
وبعد وضحک وتعجب وحب وکراہت ومقت ورضا وغضب وسخط وعلم وحیات وقدرت وارادہ و
مشیت وسمع وبصر وذوق وحیت وفرح الے غیر ذلک رسالہ قائد الی العقائد مین جملہ الفاظ صفات
کے استقراءً مرقوم ہین اور کتاب الجوائز والصلات مین ادلہ صفات مذکور تفصیلاً مندرج ہین اور
انتقاد رجیح مین ادلہ علو علی العرش مذکور ہین ان سارے صفات کو ایک مساق مین سوق کرکے سب پر
ایمان لانا واجب ہے یہ سب صفات حقیقی ہین مشابہ صفات مخلوقہ کے نہین ہین انکی تاویل تعطیل رد
وجحد برخلاف ظاہر درست نہین ہے فرقہ ناجیہ اہل سنت وجماعت ان سب پر ایمان رکہتے ہین
بغیر تحریف وتمثیل وتکییف کے یہ فرقہ سارے فرق امت اسلام مین فرقہ وسط ہے جسطرح کہ یہ امت
سائر امم مین امت وسط ہے یہ درمیان مین ہے اہل التعطیل جہمیہ اور اہل تمثیل مشبہ کے دربارہ صفات
جسطرح کہ دربارہ افعال حقتعالے کے وسط ہے درمیان جبریہ وقدریہ کے اور دربارہ اسماء ایمان
ودین کے وسط ہے درمیان معتزلہ ومرجیہ کے اور دربارہ اصحاب حضرت کے وسط ہے درمیان
رافضہ وخوارج کے وللہ الحمد **ف** مذہب اہل حق کا جسپر سارے اہل توحید وصدق کا اتفاق

ہے یہ کہ اللہ ہمیشہ سے متکلم ہے ساتھ کلام مسموع مفہوم مکتوب کے یہ کلام پاک اوسکا سینون مین محفوظ ہے بل
ھو آیات بینات فی صدور الذین اوتوا العلم مصحفون مین مکتوب ہے آنکھون سے منظور ہے و
کتاب مسطور فی رق منشور سلف نے جو کہ مقتدا اہل خلف کے اجماع کیا ہے اسبات پر کہ کلام اللہ
کا مخلوق نہین ہے علی مرتضے نے فرمایا ہے القرآن لیس بمخلوق ولکن کلام اللہ منہ بدء و
الیہ یعود ابن مسعود و ابن عباس و عمرو بن دینار و سفیان بن عیینہ وغیرہم کا قول بھی یہی ہے اللہ
پاک نے سچ مچ ساتھ اوسکے کلام کیا ہے اور حضرت پر اوسکو اوتارا اوسکو اللہ کے کلام کی حکایت یا عبارت
کہنا درست نہین ہے یہ قرارت اور کتابت اوسکو اللہ کے کلام ہونے سے خارج نہین کرتی ہے جو
قرآن کو مخلوق کہے وہ جہمی اور کافر ہے اور جو کلام اللہ کہکر عدم مخلوقیت قرآن مین توقف کرے
وہ قول اول سے بھی ناپاک تر ہے اور جو تلفظ و تلاوت کو مخلوق ٹھہرائے وہ بھی جہمی ہے اللہ نے
موسے علیہ السلام سے باتین کین تہین اور اسپنے ہاتہ سے اونکے ہاتہ مین توریت دی تہی اور توریت
کو اپنے ہاتہ سے لکہا تہا جسطرح کہ آدم کو اپنے ہاتہ سے بنایا ہے اور جنت عدن کی بنیاد اپنے ہاتہ سے
رکھی ہے وہ ہمیشہ متکلم ہے حروف و معانی اس کلام کے سب اللہ کا کلام ہے نہ یہ کہ حروف
کلام ہون اور معانی کلام نہون یا بالعکس آسکے **ف** حروف مکتوبہ و اصوات مسموعہ عین کلام خدا
ہے قال تعالے الم ذلک الکتب لاریب فیہ وقال المص والمر وکھیعص وحمعسق
جو کوئی ان حرفون کو اللہ کا کلام نکہے وہ دین سے مارق اور جماعہ مسلمین سے خارج ہے منکر انکے
حروف ہونے کا مکابر عیان اور آرندہ بہتان ہے حدیث ابن مسعود مین رفعا آیا ہے من قرع
حرفا من کتاب اللہ عز وجل فلہ عشر حسنات رواہ الترمذی وصححہ ورواہ غیرہ
من الائمۃ وفی الباب احادیث کثیرۃ جدا **ف** حدیث حشر مین آیا ہے فینادیھم
سبحانہ وتعالی بصوت یسمعہ من بعد کما یسمعہ من قرب رواہ احمد والجماعۃ من
الائمۃ واستشھد بہ البخاری الی غیر ذلک من الادلۃ الدالۃ علی ثبوت الحرف والصوت
وھی کثیرۃ جدا بالجملہ قرآن عظیم و فرقان کریم اللہ کی کتاب مبین اور حبل متین ہے جو کہ سید
المرسلین پر بزبان عربی مبین نازل ہوئی ہے متضمن ہے سور و آیات و اصوات و حروف و کلمات
و اقوال و اول و آخر پر زبانو نپر متلو صدور مین محفوظ مصاحف مین مکتوب الواح مین مرقوم اذان

مین مسرح ہے وسعر الحمد **ف** اللہ تعالے خالق ہے ساری مخلوقات کا عالم ہے ساری معلومات کا کیا
جزئیات اور کیا کلیات قادر ہے جمیع ممکنات پر اور اسباب پر کہ مثل اس خلق کے دوسری خلق پیدا
کرے اگر چاہے مرید ہے ساری کائنات کا سمیع بصیر ہے نہ کوئی اسکا ستہ ہے اور نہ مثل اور نہ
ضد اور نہ ند اور نہ شریک وجوب وجود مین اور نہ استحقاق عبادت مین اور نہ خلق وامر مین اور نہ
تدبیر سموات وارض مین وہی بیمار کو شفا دے مرزوق کو رزق دے کشف ضر کرے دوا پنے غیر مین
حلول نہین کرتا اور نہ غیر اوسمین حلول کرے اور نہ وہ غیر کے ساتھ متحد ہو اور نہ غیر اوسکے ساتھ
وحعل الله من عباده حى ءان الانسان لكفور جہل وکذب سے بری ہے کوئی
اُسپر حاکم نہین نہ کوئی شے اُسپر واجب ہے وہ خلاف وعدہ کے نہین کرتا سارے افعال اُسکے
متضمن حکمت ہین اُسکے فعل مین جور وظلم متصور نہین ہے عقل کا کوئی حکم حسن وقبح اشیاء مین نہین
چلتا اُسکے سوا کوئی حاکم نہین اور نہ کوئی معبود وہ مختص ہے ساتھ الوہیت وربوبیت کے منکر اُسکے
الوہیت کا کافر ہے **ف** ایمان قول ہے قلب ولسان کا اور عمل ہے قلب ولسان وجوارح کا
مطابق کتاب وسنت ونیت کے ایمان کی زیادتی طاعت سے اور کمی اوسکی معصیت سے ہوتی ہے
حدیث الایمان بضع الخ مین قول وعمل دونون کو ایمان ٹھہرایا ہے معہذا اہل قبلہ کو معاصی وکبائر
کے کرنے پر کافر کہنا بیجا ہے بلکہ اخوت ایمانی واتحاد اسلامی ہنوز باوجود معاصی کے باقی ہے فاسق
سے نام مطلق ایمان کا سلب نہین ہوتا ہے اور نہ وہ مخلد فی النار رہیگا بلکہ وہ مومن ناقص الایمان ہے
یا مومن بالایمان فاسق بالکبیرہ ہے اسی جگہہ سے کسی اہل قبلہ پر حکم خلود نار کا بسبب کسی گناہ یا کبیرہ کے
نہین دیا جاتا ہے اور نہ وہ بسبب کسی عمل کے دائرہ اسلام سے خارج ہوتا ہے مگر یہ کہ کسی حدیث مین
اُسکو کافر فرمایا ہو یا اُسمین صفات کفریہ پائی جائین یا وہ منکر قطعیات وضروریات دین کا ہو یا ایسی
بدعت نکالے جو اُسکو کفر تک پہنچا دے بہتر فرقون مین اکثر فرقے ایسے ہین جنکو ائمہ سنت نے کافر ٹھہرایا
ہے اگرچہ وہ اہل قبلہ ہین جیسے روافض وخوارج وجہمیہ ومعتزلہ وغیرہم **ف** بنیاد اسلام کی پانچ
چیزون پر ہے شہادت کلمہ طیبہ نماز زکوٰۃ روزہ حج یہ حقیقت ٹھہری اسلام کی ایمان کی تعریف حدیث عمر
بن خطاب مین مرفوعاً آئی ہے وہ یہ ہے کہ ایمان لاے آدمی اللہ پر اور اوسکے فرشتون اور کتابون
اور رسولون پر اور دن آخرت پر اور اسباب پر کہ خیر وشر تقدیر کا طرف سے اللہ کے ہے فرمایا فاذا

فعلت ذلك فقد امنت قال نعم رواه مسلم و ابو داؤد وغیرہما زہری نے کہا ہم کہتے ہین کہ اسلام کلمہ ہے اور ایمان عمل صالح اور احسان اخلاص سے اصل **ف** ایمان لانا قدر پر اور اوسکی خیر و شر پر واجب ہے جہان مین ایسی کوئی چیز نہین ہے جو اللہ کی تقدیر سے باہر ہو یا اوسکی تدبیر سے صادر ہوتی ہے اوسکی قضا کی جاری ہو کسی شے کو اوسکی قدر مقدور سے گریز نہین ہے اور جو کچھ لوح محفوظ مین اوسنے لکھہ رکھا ہے خیر ہو یا شر کوئی اُس سے تجاوز نہین کر سکتا جسکو چاہا واسطے سعادت کے بنا کر اوس سے عمل صالح کرایا یہ اُسکا فضل ہے جسکو چاہا واسطے شقاوت کے بنا کر گمراہ کیا یہ اُسکا عدل ہے ہر کسیکو جسکام سے لئے بنایا ہے وہ شخص وہی کام کرتا ہے خالق افعال خلق و عباد و مقدر رزق و اجل اور ہادی و مضل عباد وہی ہے یہ اوسکا ایک بہید ہے جسکا علم اوسیکو ہے نہ ماو شما کو اوسنے بہت سے جن و انس جہنم کے لئے پیدا کئے ہین وہ چاہتا تو ہر نفس کو ہدایت کرتا لکن اُسکو تو جہنم کا بہرنا منظور ہے ہر شئے کو اُسنے ایک انداز پر پیدا کیا ہے جو مصیبت زمین پر یا نفس پر آتی ہے وہ پہلے سے کتاب مین لکہہ گئی ہے اللہ کی قضا و قدر کو بعد رسل کے حجت پکڑنا جائز نہین ہے بلکہ اللہ ہی کی حجت بالغہ ہے بانزال کتب و بعثت رسل و ورود امر و نہی قائم ہے جسکو استطاعت فعل و ترک کے ہے اوسیکو امر و نہی کی ہے کسیکو معصیت پر مجبور نہین کیا ہے اور نہ ترک طاعت پر مضطر فرمایا ہے لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا وقال تعالے فاتقوا اللہ ما استطعتم اور فرمایا الیوم تجزی کل نفس بما کسبت لا ظلم الیوم اس سے معلوم ہوا کہ بندہ کے لئے کسب ہے حسنہ پر ثواب ہے سیئہ پر عقاب ہے اسکا وقوع اللہ کی قدر و قضا سے ہوتا ہے **ف** ایمان بالقدر کے دو درجے ہین ایک ایمان لانا اسبات پر کہ اللہ جانتا ہے ساتہ علم قدیم اپنے کے جو کچہ اوسکی خلق کرتی ہے اوسکو ساری طاعات و معاصی و ارزاق و آجال کا احوال معلوم ہے اوسنے لوح محفوظ مین مقادیر خلق کو لکہہ رکہا ہے پہلے قلم کو بنایا اور فرمایا لکہہ جو کچہ کہ قیامت تک ہونے والا ہے یہ تقدیر جو تابع ہے اُسکے علم کی مواضع متعددہ مین جملۃً و تفصیلاً ہوتی ہے شکم مادر مین قبل خلق روح کے ایک فرشتہ کو طرف جنین کے بہیجتا ہے وہ چار کلمے لکہہ دیتا ہے رزق و اجل و عمل اور سعید ہے یا شقی اسی قدر کے غلاۃ قدریہ منکر ہین پہلے اس فرقہ کے لوگ بہت تہے اب تہوڑے ہین دوسرا ایمان لانا ہے اللہ کی مشیت نافذہ و قدرت شاملہ پر کہ جو کچہ وہ چاہتا ہے

وہ ہوتا ہے اور جو نہین چاہتا وہ نہین ہوتا سارے آسمانون اور زمینون مین جو حرکت و سکون ہوتا ہے
وہ اُسیکی مشیت سے ہوتا ہے جس امر کا وہ ارادہ نہین کرتا وہ امر اُسکے ملک مین نہین ہوتا وہ ہر شے پر
قدیر ہے خواہ موجودات ہون یا معدومات جتنی مخلوق زمین پر ہے یا آسمان مین ہے اُسکا خالق اللہ ہے
اُسکے سوا کوئی خالق ہے نہ کوئی معبود و رب معبنا اوسنے اپنی طاعت اور رسول کی طاعت کا امر
کیا ہے اور اپنی معصیت اور رسول کی معصیت سے منع فرمایا ہے وہ متقین و محسنین و مقسطین کو دوست
رکھتا ہے اور ایماندار نیکوکار لوگون سے راضی ہوتا ہے اور کافرونکو دوست نہین رکھتا اور نہ قوم
فاسقین سے راضی ہوتا ہے اور فحشا کا حکم نہین دیتا اور بندونکے کفر کو پسند نہین کرتا اور نہ فساد
کو دوست رکھتا ہے عباد حقیقت مین فاعل افعال ہین لیکن خالق انکے افعال کا اللہ ہے بندہ دو
طرح کے ہوتے ہین مومن و کافر و بر و فاجر بندہ کو اپنے فعل پر قدرت حاصل ہے اور ارادہ کرتا ہے
لیکن خالق اس قدرت و ارادہ کا اللہ ہے نہ بندہ اس درجہ کی تکذیب عامہ قدریہ کرتے ہین
جنکا نام حضرت نے مجوس ہذہ الامۃ رکھا ہے دوسری قوم نے اہل اثبات سے اس باب مین
اتنا غلو کیا کہ بندہ سے بالکل قدرت و اختیار کو سلب کر لیا اور اوسکو اللہ کے افعال و احکام حکم
و مصالح سے باہر کر دیا بالجملہ حق یہ ہے کہ ظاہر و باطن و محبوب و مکروہ و حسن و سیئی و قلیل
و کثیر و اول و آخر تقدیر کا سب اللہ کی طرف سے ہے اوسیکی یہ قضا و قدر ہے بندون مین
کوئی فرد بشر اللہ کی مشیت و قضا سے تجاوز نہین کرتا بلکہ سب اوسی طرف جاتے ہین جسکے
لئے وہ پیدا کئے گئے ہین اور اوسی کام مین پڑتے ہین جو اُنپر مقدر کیا گیا ہے یہ اللہ کا عدل ہے
سارے کبائر صغائر اللہ کی قضا و قدر سے ہوتے ہین کسیکو اللہ پر کوئی حجت نہین ہے اللہ نے
علم سابق مین جانتا تہا کہ ابلیس عصیان کریگا قیامت تک آسنے اہل طاعت سے طاعت اور اہل
معصیت سے معصیت معلوم کرکے انکو پیدا کیا جو مصیبت پہنچی ہی وہ چوکنے والے نہ تہے اور
جو نہین پہنچی وہ پہنچنے والی نہ تہی **ف** محمد مصطفی احمد مجتبی صلعم خیر خلائق افضل البشر اکرم عند
اللہ اعلی درجا اقرب الے اللہ فی الوسیلہ ہین اللہ نے اونکو رحمۃ للعالمین خاتم النبیین شفیع المذنبین
بناکر بہیجا ہر نبی قوم خاص کا ہوتا تہا یہ سارے خلق کے نبی ہوئے سب سے پہلے جنت مین حضرت
اور سب امتون سے پہلے آپکی امت جائے گی آپکی شفاعت آپکی وہ ہوگی کہ لوگ سب انبیا کے

پاس ہوکر آپسے طالب شفاعت ہونگے دوسری وہ ہوگی کہ اہل جنت کی شفاعت کرکے جنت مین
داخل کرائینگے یہ دونون شفاعتین مخصوص ہین ساتھ آپکے تیسری شفاعت اُنکی ہوگی جو مستحق
نار ہونگے پھر ایک قوم آپکی شفاعت سے نار مین نجایئگی اس شفاعت مین حضرت اور صدیقین اور
شہدا اور صالحین و سائر مومنین و ملائکہ و علماء و اطفال وغیرہم شریک ہونگے لیکن یہ شفاعت
اونہین کے لئے ہوگی جنکو اللہ پسند کریگا اور وہ اللہ سے ڈرتے ہین اور کافرون کو شفاعت
شافعین کی کچھ نفع نہ دیگی وہ ابد الآباد کے لئے جہنم مین مخلد ہونگے مراد کفار سے اسجگہہ اہل شرک
و تکذیب و حجود و کفر باللہ اور اصحاب بدع مکفرہ اور متصفین بصفات کفر ہین عیاذاً باللہ منہم
اور ایکقوم جو دوزخ مین جا چکی ہوگی اور جل بھنکر کوئلہ بنگئی ہوگی وہ حضرت کی شفاعت سے باہر
نکلے گی اور کچھ لوگ محض اللہ کے فضل کثیر و رحمت واسعہ سے نجات پاوینگے جنت مین جگہہ خالی
رہیگی اللہ اُسکے لئے کچھ اقوام پیدا کرکے جنت مین داخل کریگا یہ شفاعت حضرت کی اللہ کے اذن
و اجازت سے ہوگی قرآن مین اس اذن پر نص کی ہے جیسے من ذا الذی یشفع عندہ"
الا باذنہ سو سارے شفاعتیے اس اذن کے داخل ہین کوئی شخص کسی شخص کے شفاعت بدون
اذن الٰہی کے نہین کرسکتا ہے اور نہ کسی شخصکو دنیا مین یہ بات معلوم ہے کہ میری شفاعت ہوگی
کیونکہ تعلق اس علم غیب کا ساتھ اللہ کے ہے دوسرے کو اسکی خبر نہین ہوسکتی **ف** ایک اصل اہل
سنت و جماعت کی یہ ہے کہ دل طرف سے اصحاب حضرت کے سلامت اور سینہ اونکی جانب سے
صاف ہو جسطرح کہ اللہ نے فرمایا ہے والذین جاؤا من بعدھم یقولون ربنا اغفر لنا
ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان ولا تجعل فی قلوبنا غلا للذین اٰمنوا ربنا انک رؤف
رحیم اور حدیث مین سب صحابہ سے منع کیا ہے اور اُنکی فضیلت تمام امت پر ارشاد کی ہے اور
علماء اہل دین کا اُنکے فضائل و مزایا پر اجماع ہے اہل صلح حدیبیہ فاضلتر ہین پچھلے اصحاب
پر اور مہاجرین مقدم ہین انصار پر اور اہل بدر اور سابقین تحت الشجرہ اور عشرہ مبشرہ اور
ثابت بن قیس اور اہل بیت و ازواج مطہرات بنقل متواتر افاضل امت و مبشر بجنت ہین اور ترتیب
فضائل خلفاء اربعہ کی مطابق ترتیب خلافت مقدرہ الٰہی کے ہین اور زمانہ خلافت کا تیس
برس تہا پھر سلطنت آگئی جسطرح ساری سلاسل ولایت یا اکثر منتہی ہوتے ہین طرف علی مرتضے رضی

کے اسیطرح ساری طرایق اشاعت شریعت کے منتہی ہوتے ہین طرف خلفاء ثلثہ کے اس مین دلیل
ہے اسبات پر کہ شریعت مقدم ہے طریقت پر اور علم کو فضیلت کاملہ حاصل ہے عبادت پر اور رتبہ
علما کا زیادہ ہے اولیاء اللہ سے مراد علماء آخرت ہین جو صاحب عمل تھے نہ علماء سو و دنیا طلب بلکہ امام
شافعی نے کہا ہے کہ اگر علماء باللہ اولیاء اللہ نہین ہین تو پھر کوئی اللہ کا ولی نہین ہے **ف** اہل
حدیث دوست رکھتے ہین اہل بیت حضرت صلعم کو اور حضرت کی وصیت کو اُنکے حق مین یاد رکھتے
ہین یہ وصیت خم غدیر مین دو بار فرمائی تھی اذکرکم اللہ فی اھل بیتی اور دوسری حدیث مین
بسند مرعباس فرمایا ہے والذی نفسی بیدہ لا یومنون حتی یحبونکم للہ ولقرابتی اسیطرح
اسبات پر ایمان لائے ہین کہ ازواج مطہرات امہات المومنین ہین بنص قرآن اور وہ آخرت مین
حضرت کی بی بیان ہونگی خصوصا خدیجہ کہ مادر اکثر اولاد پیغمبر ہین اور بی بیون مین سب سے پہلے حضرت
پر ایمان لائی ہین اور عائشہ صدیقہ جنکی براءت اللہ نے قرآن مین فرمائی ہے قاذف اُنکا کافر باللہ و
مکذب کتاب اللہ ہے روافض جو کہ باغض صحابہ اور سباب اصحاب ہین اور نواصب و خوارج جو کہ موذی
اہل بیت رسالت ہین اہل حدیث اُنسے بیزاری رکھتے ہین اور جو مشاجرات و خصومات و منازعات
و مخالفات و مکالمات درمیان صحابہ کے ہوئے ہین اُنمین خوض نہین کرتے بلکہ اوسکے ذکر سے
امساک کرتے ہین حالانکہ اون آثار مرویہ مین کثرت سے زیادت و نقص و تغیر و تحریف وجہ صحیح
ہوگئی ہے اور ٹھیک بات یہ ہے کہ صحابہ اون معاملات مین معذور تھے یا مجتہد مصیب یا مخطی تھے اور
عقیدہ اہل حدیث کا یہ ہے کہ ہر صحابی کچھ کبائر و صغائر اثم سے معصوم نہ تھا بلکہ جریان ذنوب کا
اُنپر جائز ہے فی الجملہ اور اونکے لئے سوابق و فضائل ہین جو موجب ہین اُنکے مغفرت ذنوب کو
یہانتک کہ جتنے سیئات اُنکے لئے بخشدئے جاوینگے وہ اونکے مابعد کے لئے مغفور نہونگے اور اونکے
حسنات ماحیۂ سیئات بھی اتنے ہین کہ مابعد کے لئے نہین ہین اور وہ سب عدول ہین بتعدیل رسول
خدا صلعم اور دوسرونکی تعدیل امت زکی ہے فاین ھذا من ذالک حضرت نے اونکو خیر قرون
فرمایا ہے اور ایک مد صدقہ اُنکا احد کے برابر سونا خرچ کرنے سے فاضلتر ٹھہرایا ہے اون مین اگر
کسی سے گناہ ہوگیا تھا تو اُسنے توبہ کر لی تھی یا کوئی حسنہ ماحیہ سیئہ اوس سے عمل مین آیا تھا یا آب القبا
فضل و قصور معاف ہوگیا ہے یا حضرت کی شفاعت سے مغفور ہو جائیگا اسلئے کہ سب سے زیادہ الاحق

بشفاعت یہی قوم اصحاب سے ہے یا کسی بلا ر دنیا مین مبتلا ہو کر کفارہ اُنکے گناہ کا ہو چکا سو جبکہ یہ بات
دربارہ ذنوب محقق ہے تو پہر اُن امور کا کیا ذکر ہے جنمین وہ مجتہد تہے اگر صواب ہوگا دو اجر ملین
گے اور اگر خطا ہو گئی ہوگی تو ایک اجر ملیگا قدر قلیل گناہ اُنکے بمقابلہ حسنات و فضائل کثیرہ کے
کچہ ہستی نہین رکہتے بیشک وہ بعد حضرت کے خیر خلق ہین کوئی مثل انکی نہین ہو سکتا وہ صفوہ
امت و خیر امم تہے اللہ کے نزدیک مکرم ہین اُمنین سے جسکے لئے حضرت نے گواہی جنت کی دی
ہے وہ بیشک بہشتی ہے ہم غیر کے لئے یہ گواہی نہ دینگے بلکہ محسن کے لئے راجی اور مسئی کے لئے خائف
رہین گے اور علم خلق کو حوالہ خالق کرینگے اور بعضہ کسی موحد کے لئے حکم جنتی ہونیکا نہ دینگے یہانتک کہ
اللہ تعالے جہان چاہے اُسکو لیجائے ہان یون کہین گے امرھم الی اللہ ان شاء عذبھم
علی المعاصی وان شاء غفرلھم اتنی بات ضرور ہے کہ ہم ایمان رکہتے ہین کہ ایک قوم موحدین
کی آگ سے باہر نکلے گی بموجب سنت صحیحہ کے انشاء اللہ تعالے ف ہم تصدیق کرتے ہین کرامات
اولیاء کی اور اُن خوارق عادات کی جو اُنکے ہاتہ پر جاری ہوتے ہین انواع علوم و مکاشفات و
تاثیرات مین جسطرح کہ سالف امم سے سورہ کہف و سورہ مریم وغیرہا مین آیا ہے اور اس امت
کے علماء و اولیاء سے صدور اوسکا ہوا ہے اور یہ کرامت تا قیام قیامت ہاتہ پر صلحاء امت کی
پائی جائیگی لکن یہ کرامت و کشف احکام شریعت مین خصوصاً اوس امر مین جو مخالف ظاہر کتاب و
سنت ہے حجت نہین ہے اور صاحب کرامت و ولایت آحاد مسلمین سے کسی شے مین زی و عمل و
قول سے ممتاز نہین ہوتا ہے اور نہ مختص بنذر و تقلید ہے کیونکہ نذر خاص ہے واسطے اللہ کے اور
تقلید سوا پیغمبر کے کسیکی درست نہین ہے جو اولیاء متبع قرآن و حدیث ہون اُنسے محبت رکہے اُنکی
توقیر و تکریم کرے اُنکے لئے دعا و استغفار بجالائے محاسن اقوال و افعال مین اُنکا پیرو ہو اُن کو
عالم الغیب متصرف فی الامور قاضی حاجات واجب الاتباع نجانے افعال خاصہ الہیہ و نبویہ کو اُنکے
لئے ثابت نہ کرے اُنسے تکلیف کو ساقط نسمجہے اُنکے مقابلہ مین حق ربوبیت و الوہیت و حفظ مرتبہ
نبوت و رسالت کا ساقط کرنا عقیدہ فاسدہ شرکیہ ہے جو بربادی دین کی ہاتہ سے ان جہلہ صوفیہ
مبتدعہ کے ہوئی ہے اُسقدر تباہی اسلام کی ہاتہ سے علماء سوء کے نہین ہوئی عالم جب دنیا دار
ہوتا ہے تو اُسکا حال و قال اکثر خلق پر پوشیدہ نہین رہتا ہے بہت کم لوگ اُسکے معتقد ہوتے ہین

اور مشائخ صوفیہ کا حال اکثر لوگوں پر نہیں کھلتا اسلئے عوام بلکہ خواص نافہم انکے معتقد ہو کر بدعت
سے تمیز سنت ہو جاتے ہین اسیلئے کتب سنت مین علم کو عبادت پر فضیلت نمایان دی ہے اور محققین
صوفیہ نے فرمایا ہے کہ ہمارا طریقہ مشید بکتاب و سنت ہے اور حضرت مجدد الف ثانی نے لکھا ہے کہ جس
کسی مسئلہ مین صوفیہ اور علماء کا اختلاف ہوتا ہے وہان حق طرف عالم ہی کے ہوا کرتا ہے اسلئے کہ صوفیہ کے علوم
مرتبہ ولایت سے ماخوذ ہوتے ہین اور علوم علماء کے شریعت حقہ سے لئے جاتے ہین کوئی ولی مرتبہ
نبی کو نہین پہنچا اور نہ ولایت مرتبہ نبوت سے افضل ہو سکتی ہے **ف** لواحق بحث ماقبل سے
ایک توسل کرنا ہے ساتھ اولیاء و صلحاء کے اصل مین وسیلہ اوس چیز کو کہتے ہین جس سے کسی شے کی
طرف تقرب و توسل پیدا کرین حدیث شریف مین آیا ہے اتِ محمدًا الوسیلة مراد اس وسیلہ سے
قرب من اللہ ہے یا شفاعت یا کوئی منزلت جنت مین یا مقام محمود توسل مین اختلاف ہے حق یہ ہے
کہ جو کچھ حضرت سے ثابت و صحیح ہوا ہے اسکا اتباع اور اسپر عمل کرنا واجب ہے جیسے حدیث اعمی کی
سنن مین آئی ہے اسمین یہ لفظ وارد ہے یا محمد انی اتوجه بك الی ربی اسکو بعض اہل علم نے
ضعیف اور بعض نے حسن کہا ہے یا جیسے حدیث بحق السائلین علیك رواه احمد والحاکم اسکو
بھی ائمہ حدیث ضعیف کہتے ہین مع ہذا قصر مورد پر احوط ہے قیاس کو اسجگہ دخل نہ دے یا جیسے آثار
متبرک کا اسی چیز سے جسکو صلحاء نے ہات لگایا یا استعمال کیا ہے مگر اسجگہ تامل ہے کیونکہ یہ محض قیاس ہے
اور جو بات کہ حضرت سے صحت کو نہین پہنچی گو نظر قیاس مین مستحسن معلوم ہو اوسجگہ سد باب لازم ہے
امام شافعی نے فرمایا ہے من استحسن فقد ابتدع سد ذرائع مین واسطے حمایت جناب توحید
کے مذہب امام مالک کا اقوی المذاہب ہے تاکہ مصداق یحبونهم کحب الله نہو بلکہ مصداق والذین
آمنوا اشد حبا لله ٹہری مومنین اللہ کو انداد و اضداد سے منزہ پہچانتا ہے اور اوسکو منعم و رحیم
و رؤف و ودود و کریم و لطیف و خالق و رازق سمجھتا ہے انہین صفات کمال کے وجہ سے سب سے
زیادہ اللہ کو دوست رکھتے ہین اللهم اجعل حبك احب الی من نفسی واهلی ومالی ومن
الماء البارد مدعیان علم و عقل کو حال حب مالاینفع ولایضر پر اور توسل پر ساتھ اوسکے اتباع حسن ظن
باہل علم سے ابلیس نے انکو تھوڑا تھوڑا درجہ بدرجہ اس کام پر لگایا یہانتک کہ انکو اس توسل کی
عادت ہو گئی اور بوجہ اس تقلید کے انہون نے نظر کرنا کتاب و سنت مین ترک کر دیا لیکن اگر کوئی سخن فہم

انصاف سے قرآن وحدیث مین نظر کرتا ہے تو حق صراح اُسپر مخفی نہین رہتا مدار اہل اسلام وبلا وایمان
مین ہمیشہ وقت شدائد کے استغاثہ واستعانت ساتہ اللہ وحدہ لاشریک کے ہوتی تہی اب ایک جہان
نے دامن مشائخ واولیاء کا پکڑا انا للہ **ف** منجملہ لواحق اسباب کے ایک نذر ونیاز کرنا ہے اولیاء
وقباب ومشاہد وقبور وضرائح صلحاء کی حالانکہ صحیح مین صریح نذر سے نہی آئی ہے اور اوسمین بے
ادبی ہے ساتہ خدا کے اور بدگمانی ہے ساتہ رب رحیم کے اسلئے حمل نہی مذکور کا تحریم پر موکد ہے نذر
ز قضا کو پہیرے نہ کچہہ نفع دے نہ ضر کو دور کرے اور نہ خیر کو کہینچے ہان بخیل کے مال کو بر آمد کرتی
ہے ادلہ صحیحہ صریحہ سے تحریم نذور قباب کے ثابت ہے اور یہ وہ عمل ہے جسکا امر حضرت نے نہین کیا
صحیحین مین آیا ہے من عمل عملا لیس علیہ امرنا فہو رد یہ حدیث دلیل ہے لبطلان عقود
غیر ماموربہا اور عدم ترتب ثمرات خیر کے اُنپر خواہ یہ کام جہل سے کرے یا بعد شناخت حق کے پس
یہ سب نذور محرم وباطل ہین اسیطرح وہ اموال جو کعبہ مکرمہ ومسجد نبوی پر وقف کئے جاتے ہین
اُنکو مصالح مسلمین مین صرف کرنا بہتر ہے اس وقف کرنے سے جو لوگ قبور انبیاء کو مسجد ٹہراتے
ہین اور اوسطرف یا اُنکے قریب نماز پڑہتے ہین حدیث مین اُنپر لعنت آئی ہے پہر قبور صلحاء ومشاہد
اولیاء وضرائح اصفیاء کا کیا ذکر ہے پہر وہ شخص جو قبر کو نافع یا ضار یا متصرف یا فیاض جانتا ہے
وہ تو پکا مشرک ہے قبر کا حکم حدیث مین یہ آیا ہے کہ جس قبر کو اونچا پائے اُسکو زمین کے برابر کر دو
حضرت کی قبر شریف جو مسنم اور ایک بالشت مرتفع ہے وہ فعل صحابہ کا ہے نہ حکم مرفوع بنانا مشاہد
قباب کا حرام ہے اور استعانت واستغاثہ کرنا قبور سے شرک اور نذر ونیاز کرنا اموات کے باطل و
حرام اور سفر کرنا واسطے زیارت قبور کے منع ہے **ف** رؤیا طرف سے اللہ کے سچی وحی ہے اگر خواب
پریشان نہو اور کوئی عالم اُسکی تاویل صحیح بیان کردے انبیاء کے خواب یقیناً وحی ہوتے تہے حدیث
مین آیا ہے رؤیا المومن کلام یکلم بہ الرب عبدہ اور ثبوت رؤیا کا قرآن وحدیث وآثار
صحابہ سے ہے ہان جو خواب مخالف ظاہر احکام شریعت یا مثبت بدعت ہو وہ لائق انکار کے
ہے ایک شخص نے خواب مین تحسین عمل مولد کی حضرت سے سُنی تہی مجدد رح نے مکتوبات مین اُسپر
انکار کیا خواب کوئی حجت شرعی مثل کشف کے نہین ہوتی ہے مجرد بشارت ہے واسطے رائی کے

بیت
چو غلام آفتابم ہمہ ز آفتاب گویم ٭ نہ شبم نہ شب پرستم کہ حدیث خواب گویم

ف قائلین اخبار و مومنین بالآثار کا اجماع ہے اسپر کہ حضرت ایک رات مسجد حرام سے مسجد
اقصیٰ کو بنص قرآن گئے پہر وہان سے آسمان پر عروج کیا یہانتک کہ ایک آسمان سے دوسرے پہر تیسرے
پہر چوتھے پہر پانچوین پہر چھٹے پہر ساتوین پہر سدرۃ المنتہیٰ تک مع جسد و روح کے پہنچے پہر قبل صبح کے
مکہ مین آگئے منکر اسکا کافر ہے یہ قصہ اسرار کا ایک جماعت صحابہ سے متواتر ثابت ہے ہان رویت رب مین
اختلاف ہی ہر طرف ایک گروہ صحابہ و تابعین کا گیا ہے راجح یہی ہے کہ آپنے رب تعالیٰ شانہ کو دیکھا
امام احمد و اہل حدیث اسیکے قائل ہین آسمان رومین جو حدیث آئی ہے وہ اپنے ظاہر پر ہے ماؤل نہین
ہے ف جن امور غائبہ کی حضرت نے خبر دی ہے اور حدیث صحیح سے ثابت ہین خواہ ہم اونکے
حقائق پر مطلع ہون یا نہون انپر ایمان لانا واجب ہے جیسے اشراط ساعت و خروج دجال و نزول
عیسیٰ و ظہور مہدی منتظر و خروج یاجوج ماجوج و طلوع شمس جانب مغرب سے اور خروج دابۃ
الارض و نفخ صور و قیام قیامت و بعث موتے و حشر و نشر و اشباہ ذلک منکران اخبار کا کافر ہے
ف موت حق ہے اسیطرح فتنہ قبر و عذاب قبر و نعیم قبر و ضغطہ قبر و سوال منکر و نکیر و نصب
میزان و وزن اعمال حسنہ و سیئہ اور نشر صحائف اعمال اور حساب عباد و تخلیہ رب ساتھ عبد مومن
کے واسطے اقرار ذنوب کے حق ہے انکی تفصیل کتاب و سنت مین آئی ہے کفار کا حساب نہوگا مگر
انکو انکے اعمال پر واقف کرکے اقرار انکے افعال کا کرا کر جزا خلود نار دیجائیگی نفخ صور دو بار ہوگا
ایکبار واسطے مارنے کے دوسرے بار واسطے جلانے کے لوح محفوظ و قلم و قضا و قدر و ذبح موت
بعد دخول جنت و نار کے حق ہے جنت و نار اسدم موجود ہین اور ہمیشہ باقی رہینگے اونکو فنا
نہوگی اور نہ انکے اہل اشیاء کو ف عرصہ قیامت مین ایک حوض ہوگا جسکا طول و عرض یکسا
مانند راہ ہے اوسکے آبخورے بعدد نجوم فلک ہونگے جسنے اوسکا پانی پیا وہ پہر کبھی پیاسا نہوگا وہ
پانی دودہ سے زیادہ سفید شہد سے زیادہ شیرین ہوگا فجار و ابرار کا گذر پل صراط پر ہوگا
یہ جہنم کے پشت پر رکہا جائیگا جو کوئی اسکے پار ہوا وہ جنت مین جائیگا کوئی بجلی کیطرح کوئی
ہوا کیطرح کوئی اسپ تیز رو کیطرح کوئی دوڑتا ہوا کوئی چلتا ہوا کوئی سرین کے بل گذریگا
کوئی جہنم مین گرجائیگا سب سے پہلے دروازہ جنت کا حضرت کے لئے کہلیگا اور سب سے پہلے آپ کی
امت اسمین جائیگی جنت آسمان پر ہے اور دوزخ زیر زمین اگرچہ تصریح تعیین مکان کی نہین

آتی ہے بلکہ جہان کہین اللہ کو معلوم ہو وہان یہ دونون ہین جنت اللہ کے اولیاء کا گھر ہے اور نار اللہ کے
اعداء کا مکان ہے اہل جنت بہشت مین اور مجرمین عذاب نار مین مخلد رہینگے نار کو فنا نہوگی اور نہ
اہل نار کا عذاب منقطع ہوگا یہی راجح واصح ہے **ف** ایماندار لوگ قیامت مین انہین آنکھون سے
اللہ کو دیکھین گے جسطرح چاند یا سورج کو صاف دن مین دیکھتے ہین کچھ شک اُسکے دیدار مین نہ
کرینگے پھر بعد دخول جنت کے بھی گاہ گاہ دیکھا کرینگے کافرونکو دیدار خدا کا نہوگا اہل کلام نے جو
اس مسئلہ مین ذکر نفی جہت و مقابلہ و اتصال شعاع و قرب و بعد و نحو ذلک کا کیا ہے اسمین کوئی
نص شارع سے نہین آئی ہے اور نہ کسی شخص نے سلف امت و ائمہ ملت مین سے ساتھ اوسکے تفوہ
کیا ہے بلکہ یہ الفاظ متکلمین متخبطین نے براہین فلاسفہ سے احداث کئے ہین **ف** اللہ تعالےٰ
کے فرشتے ہین جو کتابت اعمال و حفظ عباد پر مہالک سے مقرر ہین طرف خیرات و حسنات کے
بلاتے ہین اور بندہ کو لمہ خیر و رشد کرتے ہین ہر ایک کے لئے انمین سے ایک مقام معلوم ہے
جس سے وہ تجاوز نہین کرتا لا یعصون اللہ ما امرہم و یفعلون ما یؤمرون اللہ کے خلق
مین سے ایک شیاطین ہین وہ بنی آدم کو لمہ شر کیا کرتے ہین اور ادمین متصرف ہین اور خون کی
طرح رگون مین دوڑتے ہین وجود جنات کا خود قرآن کریم سے ثابت ہے منکر وجود ملائکہ و جن
و شیاطین کا منکر کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ہے اور اسلام سے خارج اور کفر مین داخل ہے
ف مسلمان صاحب کبیرہ مخلد فی النار نہوگا اور عفو کرنا کبائر سے جائز ہے اسیطرح اُس شخص
سے جو بے توبہ کئے مرگیا ہے لکن یہ بطور خرق عادت کے ہوگا مبعوث ہونا انبیاء علیہم السلام کا
اور تکلیف دنیا اللہ کا عباد کو ساتھ امر و نہی کے زبان رسل پر حق ہے انبیاء معصوم ہین کفر و اصرار
کرنے سے کبائر پر اللہ اُنکو محفوظ رکھتا ہے ہمارے حضرت کی دعوت طرف سارے جن و انس
کی عام ہے لقولہ تعالےٰ لیکون للعالمین نذیرا و بدلیل حدیث صحیح مسلم بعثت الی الخلق
کافۃ جو عموم اس لفظ خلق مین ہے اُسکا اندازہ نہین ہو سکتا اسی جگہہ سے بعض اہل علم نے کہا
ہے کہ حضرت طرف جمیع اجزاء عالم کے مبعوث ہین اور خاتم الانبیاء ہین حضرت کے بعد کوئی نبی
تا نفخ صور دنیا مین نہوگا **ف** امر بمعروف نہی عن المنکر واجب ہے مگر اس شرط سے کہ مودی
طرف کسی فتنہ کے نہو اور گمان اُسکے قبول کا حاصل ہو اور اگر مفسدہ اس امر و نہی کا مصلحت

ستہ زیادہ ہو تو سکوت کرنا چاہیے یہانتک کہ اللہ تعالے کوئی رستہ نکالے **ف** خلافت بعد حضرت
کے قریش مین ہے جبتک کہ دو آدمی بھی اس قوم کے دنیا مین باقی ہون اپنے طرف سے
کسی غیر قریش کو امام نہ بنائی اور قریش سے منازعت بابت خلافت کے نکرے اور اونپر خروج
نہ کرے اور واسطے غیر قریش کے مقر امامت کا نہوتا قیام ساعت ہان اگر غیر قریش متغلب و متسلط
ہو جائے اور اسکے صرف و عزل مین فتنہ برپا ہوتا ہو تو اوسکی اطاعت کرے جبتک کہ وہ نماز پر
قائم ہو لا طاعة لمخلوق فی معصیة الخالق جہاد ماضی ہے ساتھ ائمہ ابرار و فجار کے جب سے
کہ حضرت مبعوث ہوئے ہین اور جب تک کہ آخر امت اسلام دجال سے مقاتلہ کرے جور کسی جائر
کا یا عدل کسی عادل کا مبطل جہاد کا نہین ہوتا ہے جمعہ و عیدین و حج ہمراہ ائمہ کے چاہیے اگرچہ
وہ ملوک اسلام ابرار و اتقیاء و عدول و اخیار نہون صدقات و خراج و اعشار و غنائم کو حوالہ
سلاطین کرے خواہ وہ اونمین عدل کرین یا جور اور جسکو اللہ نے والی امر مردم کیا ہے ویکا نستا ہے
اور اسکی طاعت سے ہاتھ نہ کھینچے اور تلوار لیکر اوسپر بر آمد نہو یہانتک کہ اللہ تعالے کوئی فرج
و مخرج نکالے سمع و طاعت ائمہ کی واجب ہے آنکی بیعت نہ توڑے جو کوئی خلاف اسکے کریگا
وہ مبتدع ہے اور مخالف اہل سنت و مفارق جماعت ہرگز حق امام کا مانع نہو **ف** امساک
فتنہ مین ایک سنت ماضیہ ہے لزوم اسکا واجب ہے اگر مبتلا ہو جائے تو جان کو مقدم کرے
نہ دین و ایمان کو اور مددگار نہو فتنہ پر ہاتھ و زبان سے بلکہ ہاتھ و زبان و ہوا کو روکے جو شخص
والی خلافت ہوا اور لوگون نے اوسپر اجتماع کیا اور اوس سے راضی ہوئے اور واسنے اونپر
تلوار سے غلبہ پایا تھا یہانتک کہ خلیفہ یا امیر المومنین یا امام یا بادشاہ اسلام ٹھہر گیا تو اوسکی اطاعت
واجب اور اوسکی مخالفت حرام ہے مگر معصیت مین اللہ و رسول کے اور خروج اسپر اور شق
عصائے مسلمین ممنوع ہے سلطان جب امر بمعصیت کرے تو اسکی اطاعت نکرے مگر اوسپر خروج
بھی نکرے **ف** استثنار ایمان مین جائز ہے سلف اسی طریقہ پر تھے یہ کچھ شک کے لئے نہین
ہوتا ہے بلکہ تبرک اور تفویض امر اسلے اللہ کے لئے ہے اور ایک سنت ماضیہ ہے نزدیک علماء کے
یہ استثنار یقین پر ہے قال تعالے لتدخلن المسجد الحرام ان شاء اللہ امنین ایک جماعت صحابہ
و تابعین و صوفیہ و غیرہم اسیطرف گئے ہے **ف** اہل حدیث منکر ہین جدل و مراء و خصومت کے

کی دین وقدر مین اور روایات صحیحہ وآثار مرویہ ثقات عدول تسلیم کرتے ہین جبکہ وہ حضرت تک بسند
متصل مرفوع پہنچ جائین کیف ولم کا کہنا بدعت جانتے ہین انکا قول یہ ہے کہ اللہ نے حکم شر کا نہین دیا
ہے بلکہ خیر کا حکم کیا ہے وہ شرک وکفر ومعاصی سے ناراض ہے اگرچہ یہ امور اسیکے ارادہ سے ہوتے
ہین حدیث نزول رب کی تصدیق کرتی ہین کتاب وسنت کے ساتہ معتصم ومتمسک ہین فان تنازعتم
فی شیٔ فردوہ الی اللہ والرسول رد طرف اللہ کے یون ہے کہ قرآن کیطرف رجوع کرے رد
طرف رسول کے یون ہے کہ حدیث کیطرف آئے یہ لوگ تقلید رجال واشتغال بالقیل والقال کو ناجائز
جانتے ہین انکا عقیدہ یہ ہے کہ جس کسی شخص کا قول یا فعل یا عمل یا چال بال برابر امر حضرت اور سنت
نبوت سے مخالف ہو وہ لائق رد وطرد کے ہے ہان اتباع سلف واقتدار ائمہ دین کو ان امور مین
جو موافق کتاب وسنت کے ہین پسند رکہتے ہین اور جس چیز کا اذن اللہ نے نہین دیا ہے یا رسول اللہ
صلعم نے اسکا حکم نہین فرمایا ہے اسکا اتباع اپنے دین مین نہین کرتے اور اسبات کی مقر ہین کہ اللہ
دن قیامت کے آئیگا اور فرشتے صف باندہ کر کہڑے ہونگے اور اپنے خلق سے جسطرح چاہیگا قریب
ہوگا کما قال تعالے ونحن اقرب الیہ من حبل الورید **ف** عید وجمعہ وجماعات پیچہے ہر امام سنی
کے نیک ہو یا بد جائز رکہتے ہین اور مسح کرنیکو موزون پر سفر وحضر مین سنت بتاتے ہین اور جہاد کرنیکو
ساتہ مشرکین کے کوئی ہون کہین ہون فرض جانتے ہین جسطرح کہ سنت صحیحہ مین آیا ہے اور فتنہ
سے بچنا ہر زمانہ مین ضرور ہے ائمہ مسلمین اور عوام مومنین کے لئے دعاء صلاح وسداد ونصیحت کرتے
ہین اور مقاتلہ کرنے سے فتنہ مین روکتے ہین اور کہتے ہین کہ دعا وصدقہ بعد موت کے اموات
مسلمین کو پہنچتا ہے اور ساحر کافر ہے اور نماز جنازہ اہل قبلہ پر درست ہے جبتک کہ بدعت اونکی حد
کفر کو نہ پہنچی ہو رزق کو طرف سے اللہ کے جانتے ہین خواہ حلال ہو یا حرام اور کہتے ہین کہ شیطان
انسان کے دلمین وسوسہ وشک ڈالتا ہے اور خبطی بنا دیتا ہے یہ بات جائز ہے کہ اللہ بعض صالحین
کو ساتہ بعض آیات اپنی کے خاص کرے **ف** اطفال کا امر طرف اللہ کے ہے چاہے بخشے
چاہے عذاب کرے یہ اسکے علم وارادہ پر موقوف ہے حضرت سے حال اطفال کا دریافت کیا تہا
فرمایا اللہ اعلم بما کانوا یعملون اللہ کو اعمال عباد کا جملۃً وتفصیلاً علم حاصل ہے اور سب
پہلے ہی سے یہ لکہہ رکہا ہے کہ بندہ یہ کام کریگا غرضکہ اختیار ہر امر مین اللہ کا ہے اللہ کے حکم پر صبر کرنا اور اسکو

امر دینی کو بجالانا اور عمل مین اخلاص کرنا اور مسلمانونکا خیرخواہ رہنا اور دیانت فی العبادۃ کرنا اور تابع جماعۃ مسلمین ہونا اور ہر مسلمانکو نصیح کرنا اور کبائر ذنوب سے بچنا واجب ہے جیسے زنا و شرب خمر و سرقہ و قول زور و شہادت زور و معصیت و فخر و کبر و اصرار و عجب و تفاخر بنسب و طعن فی الحسب **ف** انکا عقیدہ یہ ہے کہ ہر داعی الی البدعۃ حق نہجے اور قرات قرآن مین تدبر معانی اور کتابت آثار اور درس سنن مین مشغول رہے ہر حال حفظ مضامین متبع قرآن و حدیث ہو سنت مین نظر ساتہ تواضع و مسکنات کے کرے حسن الخلق ہو بذل معروف کف اذی ترک غیبت و نمیمہ و سعایت کرے ماکل و مشارب کا تعقد کرے کہ حلال ہے یا حرام **ف** مکاسب و تجارات و مال طیب کا حرام کہنے والا جاہل و مخطی ہے بلکہ بارے مکاسب وجہ حلال سے جائز ہین اللہ و رسول نے مکاسب کو حلال کیا ہے بلکہ سنن انبیار و صلحار مین داخل ہین آپنے لئے اور اپنے عیال کے لئے اللہ کے فضل و رزق کو تلاش کرے ترک کسب بخیال عدم جواز مخالف سنت ہے **ف** دین عبارت ہے کتاب و آثار و سنن و روایات صحاح و اخبار صحیحہ سے جو بذریعہ ثقات بروایت قویہ صحیحہ معروف آئے ہین اور بعض احادیث مصدق بعض ہین یہانتک کہ پہنچے ہین طرف آنحضرت صلعم اور طرف قرون مشہود لہا بالخیر اور طرف ائمہ سلف صلحار کے جو کہ معروف بدعت و مشہور فیہم اور مرمی بکذب اہل حق نہ تہے اور جسکو اوسنے تیز ہے اسپر رجوع کرنا طرف واضحات کتاب و صرائح سنت کے واجب ہے کبہی ایک شخص کی تصنیف سے ساری دنیا بہر جاتی ہے اور ظاہر مین دو تالیف علوم سنت و کتاب مین ہوتی ہے لکن معہذا لک وہ شخص جامد تقلید رجال پر ہوتا ہے آپنے امام مذہب کی نصرت مین رہتا ہے گو تعسف و تعصب کے ساتہ ہو اللہ و رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے قول و حکم کو گرا دیتا ہے جسپر اپنے سلف کو پاتا ہے یا اپنے شیخ و استاد کو دیکہتا ہے اسی بات کو اختیار کرتا ہے سو ایسا شخص مغرور ہے غفلت جہل مین یا معاند حق ہے اسکا محاکمہ سامنے اللہ تعالے کے ہوگا اگر ذرا سی بہی چاشنی اخلاص کی یا تمہ خوف آخرت کا یا لمعہ ایمان کامل کا اسکو نصیب ہوتا تو وہ انصاف کرتا اور عارف حق ہو جاتا ولکن قدس اللہ و حاشاہ فعل جن فرق ضالہ کو حیتا ئید اللہ و رسول کے کلام سے ہوتا گیا اور تماہی جہل و ضلال لونکا زیادہ ہوا یہانتک کہ بہتر فرقے ناری ظاہر ہوئے اللہ نے اسی ایک فرقہ ناجیہ کو امن بلا سے عافیت مین رکہا و للہ الحمد یہ فرقہ عبارت ہے اہل حدیث و طائفہ ظاہریہ و گروہ صوفیہ صافیہ

اہل مذاہب اربعہ سے لکن تین فرق ادسکے بین کچھ زیادہ اختلاف بابت اصول دین وفروع اعمال
کے نہین ہے الا ماشاء اللہ لکن مذاہب اربعہ کا اختلاف باہمی فروع مسائل مین چار سو مسئلہ سے
زیادہ ہے شعرانی رحمہ اللہ نے اس اختلاف کو میزان تشدید وتخفیف مین وزن کرکے ایک طرح کی تطبیق وتوفیق
دی ہے لکن بہتر طریقہ جو سراپا خیر وبرکت ہے اور صراط مستقیم اور طریق قویم اور جادہ سلامت ہے
وہ یہی ہے کہ سب اہل فرقہ ناجیہ اس اختلاف کو طاق نسیان پر رکھکر شستی خالص متبع صحیح محمدی
مخلص احمدی صرف ہو جاوین اور سوا اللہ ورسول وکتاب وسنت کے کسیکو واجب الاتباع
مفروض الطاعۃ نسمجھین فقط قرآن وحدیث کو امام جانین ؎

مصلحت دید من آنست کہ یاران ہمہ کار بگذارند و سر طرۂ یاری گیرند

ف ایک سنت ہجران ومباینت اہل بدع وترک جدال وخصومات ہے دین مین اور ہر محدثہ
بدعت ہے اور ہر بدعت ضلالت ہے کوئی بدعت حسنہ نہین ہوتی ہے کتب اہل بدعت مین
نظر نکرے اور انکی بات اصول وفروع دین مین نسنے جیسے رافضی خارجی جہمی قدری مرجی
کرامی معتزلی کہ یہ سب فرق ضلالت مین اختلاف انکا اور بدعت انکی اصول وفروع مذہب مین
شائع ہے بخلاف طوائف مذاہب اربعہ کہ یہ اصول مین مخالف نصوص نہین ہین رہی فروع سو
اختلاف انکا انہین مبنی اجتہادات پر ہے یہ اجتہاد ابتدا مین اوسجگہہ ہوا تہا جہان کوئی دلیل کتاب
وسنت کی انکے ہاتہ نہین لگی تہی اور کسی جگہہ واسطے تبیین ادلہ قرآن وحدیث کے تہا جسطرح کہ
صحابہ وتابعین بہی باہم مختلف ہو جاتے تہے وہم اسوۃ للامۃ المرحومۃ واتفاقہم جمیعا
حجۃ عند قوم طریقہ اہل سنت کا یہ ہے کہ آثار رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اتباع ظاہرا و
باطنا ہر قول وفعل وعمل وحال مین کرتے ہین ظاہر سنت واضح کتاب پر چلتے ہین سالک سبیل سابقین
اولین مہاجرین انصار ہین متبع وصیت رسول مختار ہین حیث قال علیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء
الراشدین المہدیین عضوا علیہا بالنواجذ وایاکم ومحدثات الامور فان کل بدعۃ
ضلالۃ اسی حدیث مین حضرت نے کثرت اختلاف کی بہی خبر دی ہے کہ ومن یعش منکم بعدی
فسیری اختلافا کثیرا یہ حدیث معجزہ ہے حضرت کا کہ جیسا فرمایا تہا ویسا ہی ہمکو پیش آیا تو
پہر بعد اس تجربہ کے عمل کرنا وصیت نبوی پر واجب ہوا اہل حدیث یہ بات بہی جانتے ہین کہ

کلام اللہ کے کلام سے زیادہ رہت نہیں ہے ومن اصدق من اللہ قیلا پہر اب بعد اس کلام کے
کسی بات پر ایمان لائیگے فبای حدیث بعدہ یومنون اور بہتر ہدی حضرت کے ہدی ہے
اور بتر امور محدثات دین مین آسی جگہہ سے اس گروہ صدق پژوہ حق انبوہ کا نام اہل حدیث اہل
اثر اہل سنت اہل کتاب اصحاب اتباع ہے **ف** اجماع یہ ہے کہ اقوال واعمال ظاہرہ وباطنہ اہل
علم کا کسی امر دین پر اجتماع ہو اس اتفاق کو اجماع کہتے ہین اجماع منضبط وہ کہلاتا ہے جبپر سلف
صالح تہے سلف سے مراد عصر صحابہ وتابعین وتبع تابعین ہے پس بس بعد سلف کے کثرت سی اختلاف
ہوا امت منتشر ہوگئی اجماع جیدا کا نہ پایا نہ گیا لہذا امام احمد وغیرہ محققین نے باوجود امکان اجماع
کے وجود اجماع کا انکار کیا ہے **ف** اہل حدیث باوجود ان اصول کے امر بمعروف نہی عن
المنکر کرتے ہین بموجب شریعت اور جمعہ وجماعات پر محافظت تامہ رکہتے ہین ناصح ولاۃ وامت
ہین معتقد المومن للمومن کالبنیان یشد بعضہ بعضا ہین اور اس حدیث کے قائل ہین مثل
المومنین فی توادہم وتراحمہم وتعاطفہم کمثل الجسد اذا اشتکے منہ عضو تداعی لہ سائر
الجسد بالحمی والسھر بلا پر صابر رخا پر شاکر تلخی قضا پر راضی مکارم اخلاق کیطرف داعی محاسن
اعمال کے جانب منادی رہتے ہین کہتے ہین اکمل مومنین ایمان مین وہ ہے جو خلق مین احسن
مسلمین ہو قاطع سے وصل کرے نہ دینے والیکو دے ظالم کو عفو کرے والدین کے ساتہ نیکو کار ہو
صلہ ارحام حسن جوار احسان الی الیتامی والمساکین کرے ابن السبیل ومملوک کے ساتہ رفق سے
پیش آئے فخر وخیلاء وبغی واستطالت علی الخلق سے بچے ناحق کسیکو نہ ستائے معالی اخلاق حاصل
کرے سفاسف عادات سے نہی فرماتے ان سب امور مین تابع کتاب وسنت ہو انکا طریقہ وہی دین
اسلام ہے جسکے ساتہ حضرت مبعوث ہوئے تہے لکن جبکہ حدیث مین یہ خبر دی کہ یہ امت تہتر گروہ
ہوجائیگی بہتر فرقے آگ مین جائینگے اور ایک فرقہ ناجی ہوگا جسکو جماعت کہتے ہین اور اس فرقے
کی یہ پہچان ہے کہ ما انا علیہ واصحابی الیوم تو یہ لوگ متمسک اسلام محض ایمان خالص عن
الشوب ہوئے انکا نام اہل سنت وجماعت ٹہرا انہین صدیقین وشہداء وصالحین ہوتے ہین
یہ اعلام ہدے مصابیح دجی صاحب مناقب ماثورہ وفضائل مذکورہ ہین انہین کو حضرت نے
فرقہ منصورہ فرمایا ہے قیامت تک انکا بول بالا رہیگا کوئی انکو مخذول نہ کر سکیگا حضرت نے انکو

دنیا سے سرسبزی دی ہے اُنکی تعدیل فرمائی ہے والحمد للہ تمام ہوا خلاصہ کتاب قطف الثمر کا اس ترجمہ میں قیلیں جملہ الفاظ و علام زیادت و نقصان کے بعینہا مرعی نہین رکھے گئے فقط بیان مطالب و مقاصد کا کتابت مین آیا ہے والحمد للہ اولاً و آخراً

فصل بیان مین عقیدہ شیخ کامل شہاب الدین سہروردی رضی اللہ عنہ کے مطابق رسالہ اعلام الہدی تالیف شیخ رح

۱ عقیدہ صحیحہ وہ ہے جو اُنہواء سے سالم ہو قلب زندہ و ذاکر خدا نے اوسکو چنا ہو یہ وہ دل ہوتا ہے جو مزین بتقوی و موید بہدے ہے نور ایقان اُسمین چمکتا ہے آثار اوسکے نور کا جوارح وارکان پر پڑتا ہے سو ایسا دل اُسی شخص کا ہوتا ہے جو دنیا مین زاہد ہے حضرت نے فرمایا ہے نور جب دل مین پڑتا ہے تو دل کشادہ ہو جاتا ہے کہا اسکے نشان کیا ہے فرمایا التجافی عن دار الغرور والانابۃ الی دار الخلود والاستعداد للموت قبل نزولہ اکثر مسلمانون نے وہ عقیدہ اختیار کیا ہے جسکے دلائل اُنکے نزدیک ثابت ہوئے اور اوسکو وہ کمال توحید سمجھتے ہین لکن جب کوئی عالم زاہد اونکو جانچتا ہے تو دیکھتا ہے کہ وہ متمسک اونکا تقلید سے ہے اور وہ مقلد ہین اُن مشائخ دائمہ کے حقمین اونکو قوت علم و ظفر بالتصحیح کا حسن ظن ہے اُنسے عقائد کو لیا ہے اور جسکو علما کے ساتھ خلط نہین ہے اُسنے عقائد اپنے محلہ و شہروالون سے حاصل کئے ہین بلکہ بہت سی لوگ جنکو یہ گمان ہے کہ ہم ظافر بدلیل ہین وہ انہین عامیونکے ساتھ ملتحق ہین یہانتک کہ یہ فتنہ عام البلوی ہوگیا ہے طریق نجات کا یہ ہے کہ طرف اللہ کے سچا افتقار ظاہر کرے اور آثار سلف کا مقتدی ہو ۲ قلب صحیح و عقل سلیم و علم راسخ شاہد ہے اسپر کہ جس باتکی اللہ اور ملائکہ اور علم والون نے انصاف سے کھڑے ہو کر گواہی دی ہے وہ بات یہ ہے کہ لا الہ الا اللہ کوئی اُسکا ضد و ند و شبہ و مثل نہین نہ کوئی اُسکا بیٹا اور نہ باپ اور نہ کوئی اُسکا وزیر اور نہ نظیر اوسکے کنہ عظمت کو اوہام نہین پاتی اور نہ اُسکی کبریا تک افہام پہنچتے ہین اور نہ اوسکی ذات مقدس کو تغیر

والالام والسقام وبشنۂ ومنام وافتراق والالمام وہیج سکبس وسواس وحواس وقیاس وخیال ومثال وزوال وانتقال ولحون فکر وحصر ذکر سے جلیل وعظیم ہے قیوم ازلی ودیموم سرمدی ہے نہ اوسکی ازلیت محدود ساتہ ستی کے ہوسکے نہ اوسکی ابدیت مقید ساتہ حتے کے ہوسکے نہ سین کو ہیرا نطباق نہ تائیں کو اوسین تک رہ او زمان ومکان سے بری ہے سارے عوالم بسبت اوسکی عظمت کے ایک دانہ رای سے بہی بسبت سارے عالم کے کمتر وحقیر تر ہین اب دل کو اس قیاس سے خالی کرنا چاہیے کہ وہ داخل عالم ہے یا خارج عالم تو کیا اور تیرا علم کیا اگر تیری بصیرت کی آنکہہ کہلے تو تجکو اپنے اس قیاس وفکر وہم وخیال سے شرم دامنگیر حال ہو

اے برتر از خیال وقیاس وگمان ووہم ٭ وزہر چہ گفتہ ایم وشنیتم وخواندہ ایم
مجلس تمام گشت وبہ پایان رسید عمر ٭ ما ہمچنان در اول وصف تو ماندہ ایم

سم اللہ کے لئے اسمار حسنے وصفات علیا ہین ہم اوسکا کچہ نام نہین رکہتے مگر وہی جو خود آسنے اپنا نام رکہا ہے اور نہ ہم اسکا کچہ وصف کر سکتے مگر وہی جسکے ساتہ اوسنے اپنا وصف کیا ہے ہر نام اسمار حسنے کا خبر دیتا ہے ایک صفت کی اوسکے صفات مین سے اور ہر صفت اوسکی ایک اثر ہے آسکی آثار ربوبیت سے جسکے مناسب عبودیت مطلوب ہے یہ صفات ذاتیہ کوازم کمال ذات مقدس من ہین اللہ نے ذکر ان صفات کا اسلئے کیا ہے کہ ہم اسکو جانین سمجہین اگر علم اونکا نہ دیتا اور نہ سمجہاتا تو زبان کی کیا ہستی تہی کہ وہ انکو بیان کر سکتی ایک صفت اسکی حیات ہے قال تعالے ہو الحی لا الہ الا ہو یہ حیات سرمدی دائمی ازل سے ابد تک مستمر ہے اور مدد عناصر ومعونت باطن و ظاہر سے بزرگتر ہے کیونکہ وہ صمد وقیوم ہے غایات ونہایات سب اسیکے مخلوق ہین دوسری صفت قدرت ہے سارے کائنات اوسکی مقدورات ہین کوئی شے اسکو عاجز نہین کرتی ہے کوئی کون بے اسکی قدرت کے تکون نہین ہو سکتا ہے وہ چاہے تو سارے کون کو عدم کر دے اور دوسرا جہان دوسرا کون ایجاد کرے جو کچہ زمین وآسمان وبر وبحر مین ہے سبکی پیشانی اسکے ہاتہ مین ہے سارے مقدورات اوسکے قدرت سے قائم ہین اور اوسیکے قبضہ مین مسخر ہین ایک حرف کن سے انکو ایجاد کیا ہے اگر چاہے سبکو نسیاً منسیا وفانی کر دے تیسری صفت علم ہے اوسکا علم محیط جمیع معلومات ہے بعلم واحد قدیم ازلی ایک ذرہ آسمانون اور زمینون مین اسکے علم سے

غائب نہین ہے سہ

بر و علم یکذرہ پوشیدہ نیست ؛ کہ پیدا و پنہان بنزدش یکے ست

اُسکو گنتی اعداد رمال اور ذرات جبال کی اُنکے موجود ہونے سے پہلے معلوم تہی وہ جانتا ہے جو کچہ کہ
ہونے والا ہے وہ اپنے علم مین مستقل ہے علی الاطلاق اولاً و آخراً و ظاہراً و باطناً جسطرح وہ جزئیات کو
جانتا ہے اسیطرح عالم کلیات بہی ہے غرضکہ ساری معلومات جزئیہ و کلیہ اوسکی علم بسیط مین ہین
وہ سبکو ایک علم واحد کے ساتہ جانتا ہے جو ہو چکا اور جو کچہ ہوگا وہ عالم علی الاطلاق اور واہب و
خالق سائر علوم ہے اُسنے جو اپنا نام رکہا ہے ہم بہی اوسی نام سے اُسکو کہتے ہین عالم الغیب
والشہادۃ یعلم السر واخفی ویعلم خائنۃ الاعین وما تخفی الصدور اُسکو خطرات ضمیر اور
ذرات ہبار لوح بحیر معلوم ہین چوتہی صفت ارادہ ہے وہ علی الاطلاق مرید ہے خلق کے لئے کوئی
ارادہ نہین ہے جن ہو یا انس یا ملائکہ یا شیاطین منتشی سبکے ارادہ کا وہی ہے ماشاء کان و
مالم یشالم یکن کفر و ایمان طاعت و عصیان عطا و حرمان و عمد و خطا و نسیان جو کچہ اوسکے ملک مین
جاری ہوتا ہے سب اوسیکے مشیت سے ہوتا ہے وہ اپنے ساری اقضیہ و مرادات مین عدل ہے
اپنی بریت و مصنوعات مین موصوف ساتہ ظلم کے نہین ہے نہ کوئی اُسکے حکم کو پہیر سکے نہ اوسکی
قضا کو روک سکے وان یمسسك اللہ بضر فلا کاشف لہ الا ھو وان یردك بخیر فلا راد
لفضلہ اُسنے اپنے نفس مقدس کا وصف ساتہ ارادہ کے کیا ہے ہم بہی اُسکو اسی وصف کے ساتہ
بولتے ہین فرمایا انما قولنا لشیء اذا اردناہ ان نقول لہ کن فیکون وقال واذا اردنا ان نہلك
قریۃ امرنا مترفیہا وقال فاراد ربك ان یبلغا اشدھما پانچوین صفت سمع ہے وہ سمیع الندا
مجیب الدعا ہے ندا ضمیر کو بغیر تعبیر بیان و تفسیر جنان کے سنتا ہے ایک سننا دوسرے سننے سے
اُسکو باز نہین رکہتا اور نہ آوازین اُسپر مشتبہ ہوتی ہین اور نہ مسائل اُسکو مغالطہ مین ڈالتے
ہین اور نہ لغات اُسپر مختلف ہوتے ہین پرندونکی پرکی آواز کیڑونکی چلنے کی آہٹ پتہرونکے شکم مین
مچہلیونکی ندا قعر دریا مین سنتا ہے چہٹی صفت بصر ہے چلنا مورچہ سیاہ کا کالی راتونکے اندہیرے
مین سیاہ پتہر پر دیکہتا ہے شب تاریک مین تقلبات ہوام کو حالت جوش و خروش مین نظر کرتا ہے
اُسنے اپنے نفس کا وصف ساتہ سمع و بصر کے کیا ہے فرمایا لیس کمثلہ شیء وھو السمیع البصیر

سا تاثرین صفت کلام سے وہ متکلم ہے سا تہ کلام قدیم کے فصحا راُسطرحکے کلام لانے سے عاجزو قاصر رہے کیا ذکر ہے کہ بلغا ر ایک آیت بہی تو ویسی لاسکین لا یاتیہ الباطل من بین یدیہ و لا من خلفہ تنزیل من حکیم حمید ۴ خلق کو کچہ قدرت نہین ہے مگر جتنی اللہ نے اُنکو دی ہے اللہ نے اُس مرد قادر کو اور اوسکی قدرت کو پیدا کیا ہے اور فعل فاعل دونون کو بنایا ہے جیسے دہوپ کا اثر کہ سورج اور اُسکی دہوپ دونون اللہ کی مخلوق ہین موثر حقیقی وہی ذات پاک ہے جب موثر خلق کا ہوا تو اُسکا اثر بہی خلق ہوگا اور جب فاعل مخلوق ٹہرا تو اُسکا فعل بہی مخلوق ہوگا کوئی یہ کہے کہ جب خالق فعل اللہ ہے تو پہر کسی شے کے فعل پہ عذاب کیون کرتا ہے سو اُسکا جواب یہ ہے کہ جسطرح وہ یہ عقاب اپنے خلق کو کرتا ہے جسکو اُسنے بنایا ہے اُسیطرح اوس خلق کے فعل پر بہی عقاب کرتا ہے یہ معقوبت کرنا اُسکا اپنے مخلوق کو کچہ عقوبت فاعل سے بعید تر نہین ہے یفعل مایشاء و یحکم ما یرید لا یسئل عما یفعل وھم یسئلون اللہ نے کافر اور اوسکے کفر کو اور فاسق اور اُسکے فسق کو پیدا کیا پہر کافر کو حکم ایمان لانیکا دیا مگر اوسکے لئے ایمان پیدا نہ کیا تو یہ حکم کرنا ساتہ ایمان لانیکے قہر محض ہے اور پیدا نکرنا ایمان کا واسطے اُسکے یہ بہی قہر محض ہے اور داخل کرنا اُسکا دوزخ مین اس حیثیت سے کہ اُسکے لئے کفر پیدا کیا ہے بسبب اوس کفر کے قہر محض ہے کیونکہ وہ قہار ہے قہر اُسکی صفت ہے اُسنے یہی اقتضا کیا اُسیطرح مومن کو بنایا اور اُسکے لئے ایمان پیدا کیا اور طائع کو مخلوق کیا اور اُسکے لئے طاعت پیدا کی حالانکہ طائع و مومن کی کچہ مشیت اسمین نہین ہے پہر عمل کو طرف اُسکے اضافت کیا یہ اوسکا کرم محض ہے حالانکہ اُسکی طاعت نہین ہے مگر مخلوق خدا پہر اُسکو محض اپنی رحمت و فضل سے جنت مین ساکن کیا کیونکہ وہ رحمن رحیم غفور ودود ہے تو دیکہتا ہے کہ اللہ نے آدمی کو مالدار کیا پہر فرمایا من ذالذی یقرض اللہ قرضا حسنا حالانکہ مال و متمول دونون اللہ کے ملک و مُلک ہین اب تیرا یہ قیاس کرنا کہ یہ کیلئے اور کیونکر ہے اور یہ حکم اُسکا ظلم ہے بسبب تیری تنگی ظرف و قصور فہم کے ہے کیونکہ تجہپر کشف اس راز کا نہین ہوا تو نے اللہ کے کام کو خلق کے کام پر قیاس کیا حیلی امہ لا اسبحانہ عن القیاس وعظم من ان تحیطہ بحقیقۃ افہام الناس چونکہ راز تقدیر کا خلق پر مشتبہ ہے اسلئے خلق کو اُسمین خوض کرنے سے بسبب اشکال کے منع کیا گیا ہے ارادہ دل مین ہوتا ہے اللہ اوس

ارادی کو دل مین پیدا کرتا ہے اسلئے وہ فعل دل کے ارادہ سے ظاہر ہوتا ہے اور دل کا ارادہ
اللہ کیطرف سے ہے تو فعل بھی اللہ کے ارادی سے ہوتا ہے اللہ اُس فعل کا خالق ہے اور بندہ
کاسب اسلیئے اضافت ضمان متلفات و اُرُوش جنایات و اقامت حدودات کی طرف بندہ کی ہوتی
ہے ۵ اللہ کا کلام عظیم ہے کلام کی عظمت بقدر عظمت متکلم کے ہوتی ہے سو اللہ کا کلام
اُسکے عظمت سے عظیم اور اوسکے جلال سے جلیل اور اوسکی کبریاء سے کبیر اور اوسکے وعدہ
وعید وحدود و احکام و اخبار سے قریب ہے اور باعتبار کنہ و غایت و عظم شان و قہر سلطان و
سطوع نور و ضیاء کے بعید ہے اس کلام پاک کا رتبہ بڑا عالی اور اسکی منزلت بڑی عظیم ہے اسکے
عظم شان کے لئے یہ قول اللہ تعالے کا بس ہے قل لئن اجتمعت الانس والجن علی ان یاتوا
بمثل هذا القرآن لا یاتون بمثله ولو کان بعضهم لبعض ظهیرا مثال اوسکی عالم شہادت
مین ایسی ہے جیسے سورج کہ خلق اسکی شعاع سے نفع لیتی ہے لکن کسی مخلوق کا یہ مقدور نہین ہے
کہ اُسکے جرم سے نزدیک ہوسکے اگرچہ اُس تک راہ پائی کسینے کہا کہ یہ کلام بے حرف وصوت
ہے اسلئے کہ اُسپر حصر مشکل ہوا کسینے کہا باحرف وصوت ہے اسلئے کہ اُسپر غائب ہونا اُسکا دشوار
آیا لکن سبیل اشمل و طریق اعدل یہ ہے کہ اس مسئلہ مین نزاع کرنا ترک کردے بندہ نے جب
یہ کہا کہ قرآن اللہ کا کلام ہے اور یہ اعتقاد کیا کہ امر و نہی اوسکی واجب الاتباع ہے اور التزام
کرنا اُسکے احکام و حلال و حرام کا اور سننا اوسکے وعدہ وعید کا اور قیام کرنا ساتھ اوسکے
حقوق و حدود کے لازم ہے تو بعد اسکے اگر اُسنے کچھ تعرض اسبابکا نہ کیا کہ قدم و حدوث و
تلاوت و متلو و حرف و صوت سے وہ بحث کرتا تو یہ کچھ اُسکو مضرت رسان نہین ہے اور نہ
کوئی واجب اوس سے فوت ہوا اب وہ اگر سو برس جیئے اور اسبابکا اُسکے دل مین خطرہ
تک نہو تو بھی کچھ ڈر نہین ہے فهذا الطریق القویم والمنهج المستقیم اس امر مین منازعت کرنا ایسا
ہے کہ کسی شخص کے پاس فرمان واجب الاذعان کسی سلطان زمان آئے اور اوسمین امر و نہی
ہو یہ شخص اسبات مین مشاجرہ کرنے لگے کہ اس فرمان کا خط کیسا ہے اور اسکی عبارت کیسی
ہے اور اسکی فصاحت و بلاغت کس قسم کی ہے لکن اُسکے معانی سمجھنے اور عمل مین لانے سے
ذاہل غافل رہے ۶ اللہ نے خبر دی ہے کہ وہ عرش پر مستوی ہے اور حضرت نے خبر دی ہے

کہ وہ آخر شب مین نزول فرماتا ہے آسکے سوا ید وقدم وتعجب وتردد مین اس قسم کی بہت حدیثین
آئی ہین کہ دلائل توحید ہین آو نمین تصرف کرنا ساتہ تشبیہ وتعطیل کے جائز نہین ہے اگر اللہ رسول
ان صفات کی خبر نہ دیتے عقل کو ہرگز یہ جسارت نہوتی کہ وہ اوس چراگاہ کی ارد گرد پہرتے بلکہ عقل
عقلا ولب الباء ورے اسکے متلاشی ہوجاتے اللہ اپنے بندونسے نزدیک ہے جسطرح کہ اسنے
خبر دی آور جو کچہ ظاہر کیا ہے وہ دلیل ہے اسکے نفس پر اسنے ایک حجاب وجہ کبریا سے اوٹہا دیا
اور کچہ سبحات عظمت وعلا سے کہول دیا ہے یہ سارے اخبار صفات تجلیات الٰہیہ وکشوف الطاف
جلیہ مین جسنے انکو سمجہا سمجہا آور جسنے نسمجہا وہ نادان رہا آتو مشبہ بنکر اللہ سے دور نہو کیونکہ
وہ تو تجہسے قریب ہے آور معطل بنکر اوس سے نہ بہاگ کہ وہ تجہسے نزدیک ہے استواء کا اطلاق
کر اور کیفیت سے اعراض وھکذا اسائر الصفات اللہ تعالے نے ان اخبار کے ساتہ بندون
کے لئے تجلی کی اسلئے وہ ظاہر ہے آور عقول اسکی ادراک کنہ وکیفیت سے قاصر ہے اسلئے
وہ باطن ہے جن لوگون نے بیان مین ان صفات کے تصرف کیا وہ اس راہ سے ماجور ہین کہ
قصد انکا توحید ہے اور اس راہ سے ماخوذ ہین کہ منہج قدیم سے اُنہون نے عدول کیا ہے اور
طرف تشبیہ یا تعطیل کے آگئے ہین اسلئے تو ہوی وعصبیت کو چہوڑ کر اپنے فکر کیطرف بغیر مغالطت
وغلط کے رجوع کر اور اپنے نفس و دین مین اللہ سے ڈر اے حنبلی بہائی تیرا اشعری بہائی جو طرف
تاویل کے گیا ہے تو وہ بسبب توہم تشبیہ وتمثیل کے گیا ہے کہ مبادا کہین یہ تشبیہ وغیرہ اوسکے باطن
مین نکل جائے اگر وہ مجرد استوار کو تسلیم کر لیتا تو کچہ حاجت اسکو طرف اسی تاویل کے نہوتی اسنے
یہ کام خوف تشبیہ سے کیا ہے اور اے اشعری بہائی یہ تیرا حنبلی بہائی نفی وتعطیل سے ڈر گیا ہے
اسلئے اسنے اتنا مبالغہ واصرار کیا اور استقرار کا ایک مخامرہ خفیہ ہوگیا آپسمین تم دونونکو صلح کرلینا
چاہیے حنبلی اپنے باطن سے مخامرہ خفیہ کو مطابق ارادہ رسول خدا صلعم کے دور کردے اسکے
ایمان بالاستواء فوت نہوگا اور اشعری خوف تشبیہ کا دور کرکے تاویل پر مجہے اعتراف کرنا
ساتہ مجرد استوار کے کچہ اسکو مضرت نہ دیگا پہر دونون قائل ہوجائین آثبات وغیر تشبیہ اور نفی بلا
تعطیل کے آور یون کہین آمنا ما قال اللہ تعالی علی ما اراد اللہ ونقول باللہ وآمنا بما قال
رسول اللہ صلعم علی ما اراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم کیونکہ علم

ان اسرار کا سپرد خدا اور رسول ہے وما احسن قول القائل الاستواء معلوم والکیفیۃ مجہولۃ
والایمان بہ واجب والسوال عنہ بدعۃ زیادت ایضاح و توطیہ صلح کے لیئے مین یہ بات کہتا ہون
اور اللہ جانتا ہے کہ مقصد میرا اصلاح ہے اور اتم عبادات یہی اصلاح ذات البین ہوتی ہے سو اس
ایضاح کے لیے حاجت نقل کی ہے سلف سے سلف نے تصریح کی ہے استقرار کے تفسیر استوار
مین سو وجہ اوسکی یہ ہے کہ بواطن زمن نبوی مین اور بعد زمانہ رسالت کے ایک صفت پر بحیثیت
غرائز و جبلات نہ تہی بلکہ بعض نسبت بعض کے اقوے اور اتم تہے علم و فہم مین اور اکمل تہے
استعداد مین اسی اختلاف استعدادات کی وجہ سے مراتب دعوت کے بہی متنوع ہوئے اللہ نے
کہا ادع الی سبیل ربک بالحکمۃ والموعظۃ الحسنۃ وجادلھم بالتی ھی احسن تو بیان حکمت
ایک رتبہ ہے دعوت کا واسطے بواطن صالحہ قابلہ کے اور بیان موعظت ایک رتبہ ہے واسطے
دوسرے بواطن صالحہ کے اور مجادلہ ایک رتبہ ہے اور وہ نکے حضرت صلعم لوگون سے بقدر
اونکی عقلو نکے بات چیت کرلے اور نور باطن صافی سے انکے بواطن پر اشراف رکہتے تہے ہر
برتن مین وہی چیز ڈالتے جسکے لائق وہ برتن ہوتا تو اب یہ گمان نکرنا چاہیے کہ جہان کہین
حضرت نے نزول مین اطلاق قول کیا ہے اور آپ پر آیت استوار اوتری ہے اوسوقت
جتنے سننے والے نزدیک آپ کے تہے وہ سب فہم مین برابر تہے بلکہ بحسب تفاوت ہر زمان
متفاوت الفہم تہے اور حضرت نے متنوع فہوم باطن پر مطلع ہو کے ہر ذی عقل کو اوسکی عقل پر
اور ہر ذی فہم کو اوسکے فہم پر مقرر رکہا ایک جاریہ نے اشارہ طرف آسمان کے کیا تہا حضرت
نے اعتقاد پر اوسکے ایمان و توحید مین اکتفا فرمایا کیونکہ اوسوقت سارے بواطن سایۂ قباب
عصمت مین تہے اور وقار نبوت اور راہبت رسالت انکو ڈہانپی ہوی تہی اسلیئے انمین
کوئی نزاع ظاہر ہوا اور نہ خلاف نے شہرت پکڑی نفوس استعجال و طیش و سرعت نفور سے
رکے رہتے تہے پہر جسقدر وقت دراز ہوا اور اشعہ افتاب عصمت نبویہ بوجہ بعد عہد رسالت
متواری ہوتی گئی خلاف و اختلاف امت مین چلنے پہرنے لگا یہانتک کہ خوب ہی متفاحش
مکشوف ہوگیا اور نوبت تکفیر و سباب کی پہنچی اور نفوس بشکل ثعبان کے جست کرنے لگے
اور صفو عقائد کے متکدر کرنے پر شیطان ظفرمند و کامیاب ہوا اس راز کے معلوم ہونے

سے یہ بات معلوم ہو گئی کہ نوازنر و طبایع باوجود اختلاف و تنوع کے ہرگز موافق ساتھ باطن کے
صفا و فہم پر نہین ہو سکتے ہین آور نہ سب کے سب طرف حق صرف کی راہ پا سکتے ہین ولا یزالون
مختلفین الا من رحم ربک ولذلک خلقہم اسلئے نظر طرف مقاصد کے کرنا چاہیے کیونکہ ہر
کوئی اصابت صواب مین تحری و اجتہاد کرتا ہے سو جس شخصکو زیر عصمت اسلام ملتزم احکام
معترف حلال و حرام متوجہ طرف بیت اللہ الحرام کے پائے اوسکو اپنا برادر مسلمان اعتقاد
کرے بہت سے اہل علم ایسے ہین کہ اُنپر صحت قول خصم کے ظاہر ہو جاتی ہے لیکن وہ دیکھتے ہین
کہ بہت سے عوام متبعین اُنکے ملتزم اُنکے عقیدہ کے ہین اسلئے اظہار رائی الضمیر کو مکروہ رکہتے
ہین کہ مبادا کہین اُنکا بازار سرد نہو جائے اب اس فتنہ کو دیکھنا چاہیے کہ عالم تابع عامی
کے ہو جاتا ہے حالانکہ امر اسکے بالعکس ہونا چاہیے تہا حضرت سے ثابت ہے کہ اللہ
کے ۷۰ حجاب نور کے ہین اگر ایک حجاب کو بہی اوٹہا دے تو سبحات اُسکی وجہ کے
جسکو پائین جلا دین اسلئے اس گہر مین کہ دار ناپائدار ہے رویت عیان متعذر ہے آخرت
دار القرار ہے وہان یہ رویت ہو گی یہ حدیث مشترک الدلالۃ دلیل ہے منکر رویت کی اس
حیثیت سے کہ کشف موجب حرق ہے اور دلیل ہے مثبت رویت کی اس حیثیت سے کہ کشف کو احراق و فساد
ہلاک کے ساتھ لگایا ہے جبکہ یہ رویت محل قابل فنا و ہلاک پر وارد ہو لیکن جب دار القرار مین جائیگیر ہوا اور خلعت
بقا و استقرار کی پہنائی گئی اور وہ بحر انوار مین غوطہ لگانے لگا اور مقعد صدق مین جا بیٹہا اور خلوت
خانہ وصال مین جالس ہوا اور وثاق فنا و زوال سے اُسنے رہائی پائی تو اوسدم وہ حجب
اُٹہ جاینگے اور سبحات متجلی ہونگے اُسکو ایک ایسی جگہ ہاتہ آئے گی جو کہ زوال و احراق
و آفات سے مامون ہے اور یہ صفات ان صفات کی طبیعت پر باقی تر ہینگی بلکہ جسقدر ساغر
تجلی بہر بہر کر سامنے آئینگے اُتنی فریاد ہلم دہات کی زیادہ ہو گی فسبحانہ ما اعظم شانہ
آج دنیا مین دل اللہ تعالے کو نظر ایمان سے دیکہتے ہین کل آخرت مین ابصار اُسکو بنظر عیان
دیکہین گے حدیث انکم لترون ربکم یوم القیامۃ کما ترون القمر لیلۃ البدر لا تضامون
فی رویتہ صحیح ہے اسجگہ نظر کو ساتہ نظر کے تشبیہ دی ہے نہ منظور کو ساتہ منظور کے ایک قوم
علما کو دنیا مین علم الیقین سے نصیب ملا ہے اور دوسری قوم کو جو اُنسے اعلے رتبہ ہے عین الیقین

سے نصیب حاصل ہوا ہے جسطرح فرمایا نبی نے رأی قلبی ربی اور حارثہ رضی اللہ عنہ نے کہا تھا
اصبحت مؤمنا حقا یہ اسلئے کہ انکو ایمان مین ایک ایسا رتبہ مکشوف ہوا ہے جو سوا رتبہ علم کے تھا
اسی مطالعہ کی وجہ سے معاذ کہتے تھے تعالوا نؤمن ساعۃ آؤ ایکدم ہم ایمان لائین یہ دلیل ہے
تفاوت مراتب و زیادت و نقصان ایمان پر جسطرح کہ بعض علما کا مذہب ہے اور بعض کا مذہب
یہ ہے کہ ایمان نہ زیادہ ہو اور نہ ناقص و کل قائل فلقل لہ وجہ و مخرج ایک جماعت علما متقین
کا مرتبہ عین الیقین اسطرح پر ہوجاتا ہے کہ گویا انکا ایمان محسوس مناظر ہے جسطرح کہا ہے
لو کشف الغطاء ما ازددت یقینا انکے سامنے غیب مثل عین کے ہوجاتا ہے قیامت مین مرتبہ
انکے رؤیت کا اور بھی زیادہ ہوجائیگا اوس سے بڑھکر جو کہ دنیا مین حاصل تھا آے برادر شکر
رؤیت جو بات کہ تیرے سمجھ مین آئی ہے وہ اسطرح پر نہین ہے جس تک تیرا فہم پہنچا ہے کیونکہ
تونے یہی سمجھا ہے کہ رویت جب ہوتی ہے تو بواسطہ اشعہ لمعات کے ہوتی ہے جو کہ حدقہ سے
اوٹھتے ہین اور اوسمین اعتدال مسافت و ہوا شفاف کا ہونا شرط ہے حالانکہ یہ فن جسکو
تونے سمجھا ہے عالم شہادات و ملک سے ہے عین و حدقہ دن قیامت کے اس طبیعت مفہوم
فی الدنیا پر باقی نرہینگے بلکہ قدرت طرف حکمت کے اور حکمت طرف قدرت اور قلب طرف
عین کے اور عین طرف قلب کے متحرک ہوگی اسیطرح ہوا و شعاع و الوان و اکوان خلاف
ترے فہم و مالوف و معہود کے ہونگے زمین آسمان سب بدل جائیگا واحد قہار بارز ہوگا اسی محسوس
عالم ملک و شہادت تو طرف ملکوت و غیب کے بارز ہو اور منتقص جہات و ادوات و آلات سے اوسکو
کو جزو مین اسپر ایمان لایا ہون کہ مومنین اللہ تعالے کو دیکھینگے اور کفار اوسکی رؤیت سے
محجوب ہونگے جسطرح کہ تنزیل نے خبر دی ہے اور اسکی صحت پر دلیل واضح و برہان ساطع
قائم ہے خلق رؤیت مین بقدر تفاوت مراتب عبودیت و منازل قرب کے متفاوت ہونگی
انبیاء کا رتبہ رؤیت مین اور ہوگا اور اولیاء کا اور اور عوام مومنین کا اور وہان رؤیت
بصر و بصیرت دونون شریک ہونگی اور ایک طبیعت و صفت ہوجائینگی اولیاء آخرت مین
اسطرح پر دیکھینگے جسطرح انبیاء دنیا مین دیکھتے ہین پھر اسی نہج پر مراتب نبوت و رسالت
کے رویت مین متفاوت ہونگے خواص انبیاء اوسطرح پر دیکھینگے جسطرح ہماری حضرت

نے شب معراج مین دیکہا تہا حضرت کا رتبہ رویت مین سب سے زیادہ ہوگا لکہتا ہے کہ اسی
رتبہ کا نام مقام محمود ہو جسکا وعدہ آپسے ہوا ہے اسمین کوئی غیر حضرت کا شریک نہوگا ۸
ہم اسباط کی گواہی دیتے ہین کہ حضرت رسول ہین اللہ کے اللہ تعالے نے انکو ہدایت و دین
حق دیکر بہیجا ہے تاکہ یہ دین سب دینون پر غالب ہوجائے اگرچہ مشرک بُرے بُرا مانا کرین معجزات
باہرہ و براہین ظاہرہ سے آپکی مدد کی گئی چاند پہٹ گیا پتہر نے سلام کیا اُمم جن متمردین نے
بیعت کی شیاطین سرکش سامنے آپکی رسالت کے زیر ہو گئے ذراع زہر آلود و بول اوٹہا
آپکی دعا سے دہانے ابر کے کہل گئے اونٹ نے بات کی کونئی کا پانی تہوک سے میٹہا ہوگیا انگلیونکے
بیچمین سے پانی کا چشمہ بہ نکلا فرشتے آپکی مدد کے لئے کہلم کہلا آئے آسکے سوا اور بہت سے
معجزات و آیات بے انتہا ہین بڑا معجزہ سور قرآن ہے لکن وجہ اعجاز فرقان کے اوسیکو
کہلتی ہے جوکہ ایمان و عرفان سے ریان و سیراب ہو اور اُسکا دل مورد الہام اور اُسکی
زبان مصدر احکام ہو اور وہ نطق بہوئی نکرے اور حکم ندے مگر ساتہ تقے کے حضرت کے
دین سے سائر ملل و ادیان منسوخ ہو گئے آپکی کتاب نے سارے کتب منزلہ سالف زمان کو زائل
کر دیا ؎ یتیمے کہ ناکردہ قرآن درست ؛ کتب خانہ چند ملت بشست
؎ نگارین کہ بمکتب نرفت و خط ننوشت ؛ بغمزہ مسئلہ آموز صد مدرس شد
ہم سب انبیاء و رسل و ملائکہ پر ایمان لائے ہین اور اسباط کے معتقد ہین کہ سب آسمان
فرشتون سے بہرے ہوئے ہین پہر کوئی اُنمین سے طرف زمین کے اوترتا ہے بعض اُنمین کروبین
ہین اور بعض روحانیین اور بعض حاملان عرش اور کرام کاتبین یہ بنی ادم پر موکل ہین
اور جیسے جبرئیل و میکائیل و اسرافیل و عزرائیل علیہم السلام کہ یہ قابض ارواح ہین اور
بعض خزنۂ جنان ہین اور بعض زبانیہ نیران اور کوئی مالک و رضوان ہم ان سب پر ایمان
رکہتے ہین اور اقرار انکے حقیقت کا کرتے ہین پر اس ایمان کے بعد ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ
ہمارے نبی صلعم خاتم الانبیاء ہین نبوت کا دروازہ بعد آپکے بند ہوگیا اور پر دہ رسالت
کا ڈالدیا گیا اب بعد آپکی نبوت کے کوئی نبوت نہین ہے تمام خلق اور سائر ملل و ادیان پر آپکی
ہی اطاعت و انقیاد ہر فعل و ترک مین جو آپسے پہلے تہا واجب ہے اب ہر طریق سوا آپکے

طریق متابعت کے مسدود ہے اور ہر دعوت سوا آپکے دعوت رسالت کے مردود ہے
ہمارا یہی عقیدہ ہے کہ جو اولیاء آپکی امت کے ہین اُنسے کرامات واجابات ہوتی ہین حضرت
کے زمانے مین بہی آپکے اتباع سے ظہور کرامات وخوارق عادات کا ہوا تہا اولیاء کی کرامات
تتمہ ہین معجزات انبیاء کے جسکے ہاتہ پر کچہ اشیاء مخرقات ظاہر ہوں اور وہ ملتزم احکام شریعت
کا ہو تو ہمارا اعتقاد یہ ہے کہ وہ زندیق ہے اور جو کچہ اس سے ظاہر ہوا ہے وہ مکر واستدراج
ہے اولیاء کے کرامات انواع طرح پر ہوتے ہین جیسے سماع ہواتف کا ہوا ہے اور سماع ندا کا
بواطن سے اور طے ہوجانا ارض کا اور تقلب اعیان کا کہ پتہر سونا ہوجائے اور کشف ضمیر اور علم
بعض حوادث کا قبل تکون کے یہ سب برکات ہین متابعت آنحضرت صلعم کے اور سب
لوگون مین سے اوفر الحظ ساتہ صحت وقرب وعبودیت کے وہ شخص ہوتا ہے جو کہ اوفر الحظ
ہے متابعت نبی صلعم سے اللہ تعالے نے فرمایا ہے قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی
یحببکم اللہ وقال تعالے ما اتاکم الرسول فخذوہ وما نہاکم عنہ فانتہوا ہونا کرامات کا کچہ
نشان صحت حال نہین ہے کہ اگر یہ کرامت نہو تو حال صحیح نہ ٹہرے بلکہ کبہی وہ شخص جس سے کوئی کرامت
نہین ہوتی ہے افضل ہوتا ہے صاحب کشف وکرامات سے اور یہ ایک عجیب بات ہے کیونکہ جب
شخص کو کشف کسی قدرت و خرق عادات کا ہوتا ہے تو وہ بوجہ ضعف یقین کے ہوتا ہے
تاکہ اوسکا ایمان قوی ہو یہ اللہ کی ایک رحمت ہے واسطے اپنے بندونکے کہ انکو ثواب
معجل دیتا ہے اور فوق انکے وہ لوگ ہین کہ اُنکے دلون سے حجب اُٹہہ گئی اور بواطن اُنکی
مباشر روح یقین وصرف معرفت ہوگئے ہین اُنکو کچہ حاجت مدد مخرقات ورویت قدرت و
آیات کے نہین ہوتی ہے اسی جگہ سے اصحاب حضرت سے کرامات کی نقل بہت کم آئی ہے
اور متاخرین مشایخ وصادقین سے بکثرت منقول ہوئی ہے کیونکہ اُنکے بواطن بسبب برکت
صحبت ومجاورت نبوی ونزول وحی وتردد وہبوط ملائکہ کے درخشان تہے اُنہون نے
آخرت کا معائنہ کرلیا تہا اسلئے دنیا مین زاہد تہے اُنکے نفوس متزکی اور عادات منخلع اور مرائی
قلوب مصقل ہوگئے تہے وہ رویت کرامات واستماع آثار قدرت سے بے نیاز تہے پہر جس
شخص کا یقین اس درجہ تک پہنچ جاتا ہے تو وہ اجزاء عالم حکمت مین وہ چیز دیکہتا ہے جو اوسکا غیر

قدرت مین دیکہتا ہے اور قدرت کو پردہ حکمت کے اندر پوشیدہ پاتا ہے اگر اوسکے لئے قدرت
متجرد ہوکر منکشف ہوجاوے تو بہی اُسکو کچہ استغراب نہین ہوتا اور جو شخص کہ مستغرب للقدرۃ
ہے اُسکا یقین اس قدرت سے قوی ہوتا ہے کیونکہ وہ بسبب حکمت کے محجوب عن القدرۃ
ہے ایک اعتقاد ہمارا یہ ہے کہ رؤیا صالحہ ایک جزء ہے ۴۶ اجزاء نبوت سے اور اولیا و صلحاء
مومنین کو بہی منامات میں لوائح و لوامع ملکوت منکشف ہوتے ہین سو اگر خواب کا اعتبار کرے تو
تجکو آیات ظاہرہ و قدرت باہرہ الہی کے عجائب نظر آئین کیونکہ خواب مین کبہی وہ چیز منکشف ہوتی
ہے جو کہ بعد ایک سال یا ایک ماہ کے ہونے والی ہے پس شئے معدوم جو کہ ابتک موجود نہین
ہے اللہ تعالے تجکو اُسپر قبل اُسکے ایجاد کے اطلاع دیتا ہے تاکہ تجکو یہ بات بتائی کہ کوئی تیرا
خالق و معبود ہے جو کہ علام الغیوب ہے تجکو قصہ منام ابراہیم خلیل کا معلوم ہے اور حضرت
سے کہا تہا اذ یریکہم اللہ فی منامک قلیلا لعلک تحسن الاہتداء وقد ظفرت بکمال
الاہتداء ۹ میراث نبوت کی علم ہے اس علم کے وارث اصحاب و اہل بیت رسالت ہین
تجہپر ان سبکی محبت واجب ہے تو طرف ایک جہت کے مائل نہو اور دوسری جہت کو نچہوڑ کہ
یہ ہوئی ہے اشتغال ساتہ عصبیت و خوض کے امر صحابہ و عترت مین شغل بطالین ہے ایک قوم
نے بطالت کے ساتہ استرواح کیا اور مخالفات و ارتکاب مناہی پر جرأت کی اور اپنے زعم کو
محبت سمجہا اور اُنکے جی نے اُنسے یہ کہدیا کہ یہی محبت تمہارے کام آئیگی حالانکہ یہ بات نہین
ہے بلکہ جب تک وہ جادہ مستقیمہ پر قایم ہونگے تب تک یہ محبت بغیر تقوے کے کچہ کارآمد نہ
ہوگی جب نماز فوت ہوئی اور اوقات ضائع ہوئے اور گناہ کا ارتکاب ہوا اور محارم مباح
ہوگئے تو اب کسطرح یہ محبت اونکا جبر کریگی فاطمہ بنت رسول خدا صلعم کا دوست رکہنا واجب
ہے اور یہی بات ہر مومن کی دل مین گنجایش کرتی ہے حضرت کا قول بہی سنا ہے کہ فاطمہ
کے حق مین کیا کہا تہا فاطمۃ بضعۃ منی پہر فرمایا تہا اعملی لا اغنی عنک من اللہ شیئا پہر یہ
بہی سنا ہوگا کہ فاطمہ کا زہد دنیا مین اور اُنکا علم و عمل و تجرع مرارات فقر و قلت و حسن
صبر و احتساب کیسا کچہ تہا تو یہی امور موجب اُنکی محبت کے دل مسلمین ہین اگر صفات
ظاہرہ اونمین نہوتی تو مجرد نسبت باہمی اُنکی ساتہ حضرت کی موجب محبت کی نہوتی پہر جبکہ

یہ سب اوصاف جمع ہوگئے تو اب کسطرح اُنکی محبت واجب نہوگی حسن وحسین رضی اللہ عنہما فاطمہ
کی اولاد ہین اور انکی اولاد خود فاطمہ کی اولاد ہے تو یہہ سب اولاد رسول صلعم کی ٹہری
پس جسکے دلمین حب رسول ہوگا اوسکو حب اولاد رسول کا ہونا بہی ضرور ہے باقی رہے
اصحاب حضرت کے سو فضائل ابوبکر وعمر وعثمان وعلی کے لاتحصر ہین اور تبرا علی مرتضے کو صحابی
رسول خدا کہنا بنسبت قرابت کے اکمل تر ہے وصف مین دالکل عال کیونکہ نسبت قرابت
کی جبوری ہے اور نسبت صحبت کی معنوی تو اب کسی مومن کے دلمین کب اس امر کی گنجایش
ہوسکتی ہے کہ وہ اصحاب حضرت مین قدح وجرح کرے حالانکہ وہ حضرت کے ساتہ مثل ایک
جان وتن کے ستہے انہون نے اپنے اموال وازواج صرف کردئے اور اوطان سے ہجرت
کرگئے اور ہمسرون اور یارون ہمعمرونکو محبت نبوی مین چہوڑ دیا لکن جس کسی پر اس
امت مین سے شیطان نے فتح پائی ہے اور اوسکے عقائد مین میل جول وسوسۂ ابلیس کا ہوگیا
وہ ناپاک ہے اُسکی ضمائر مین بسبب مشاجرات باہمی کے کینہ وعداوت نے قدم جمایا
اور یہہ اعتقاد وضغائن ایسے مستحکم ہوگئے کہ لوگون نے اوسکو متوارث کرلیا اور متجسدہ ومتجذب
طرف اہوار کے ہوگئے جنکے اصول مضبوط اور فروع شاخ در شاخ ہین سو تو ای برادر اپنے
وعصبیت سے آسپاس انکو جان لے کہ اصحاب آنحضرت باوجود نزاہت بواطن وطہارت قلوب
کے بشر تہے وہ بہی نفوس رکہتے تہے نفوس کے لئے صفات ہوتی ہین سو اُنکے نفوس جب
بصفت قلوب منکرہ ظاہر ہوتے تو فورًا رجوع طرف اپنے دلونکے کرکے امور نفسانیہ کا انکار
کرتے تہے اُنکی آثار نفوس مین سے کچہ ذرا سا اثر طرف اُن نفوس کے پہنچا ہے جو کہ عادم
قلوب تہے اسلئے اُنکو قضایا اُنکے نفوس کے دریافت نہوئے بلکہ انہون نے اسی حیثیت
نفسیت کا ادراک کیا اور ظاہر مین جو مفہوم نفوس کا نزدیک انکے تہا اُسیکی بنیاد پر تصرف
کرکے بدعات وشبہات مین گرفتار ہوگئے اور ہر مورد مین وارد ہوسے اور ہر آب بغیر
سائغ کو نوش کیا اور صفا قلب اُنپر دشوار ہوگیا اور طرف انصاف کے رجوع نہ کرسکے
حالانکہ نفوس صحابہ کے صفات نفسانیہ بہت کم رکہتے تہے اسلئے کہ وہ محفوف بانوار قلوب
تہے لکن جب ان نفوس امارہ بالسوء والون نے اس امر کو متوارث کرلیا تو انمین حدوث

بغض وعداوت کا ساتہ اُنکے ہوا انکو اگر نصیحت قبول ہے تو تو اس تصرف سے باز رہو اور
سب سے یکسان محبت والفت رکہ کیسکی محبت کو انمین سے کسیکی محبت پر ترجیح نہ دے اور
تفضیل وغلو سے بہی باز رہ کیونکہ مقدمہ انکا خوض کرنے سے اکبر ترہے تجکو اختیار کرنے مین
عقیدہ سلیہ کے اسیقدر کافی ہے جو کہا گیا یہ ضرور نہین ہے کہ تو ایک کو دوسرے سے زیادہ
دوست رکہے اور ایک کے فضل کا دوسرے کے فضل سے زیادہ تر معتقد ہو بلکہ تو سبکا
محب اور سبکے فضل کا معترف علی حدہ سوا ہ رہ اور خلافت خلفاء اربعہ کا اعتقاد کر علی و
معاویہ جب باہم قتال وخصام کرتے تہے تو دونون طرف کے لوگ ایک دوسرے کو برا کہتے لیکن
ایک نے دوسرے کو کافر نکہا سو تو بہی کسی جاہل ساب کو کافر نکہہ امیر المومنین علی رضی اللہ
عنہ اپنی خلافت مین مجتہد مصیب تہے اور سب سے زیادہ حقدار خلافت کے تہے اور اجتہاد
معاویہ کا بابت خلافت کے خطا تہا کیونکہ معاویہ باوجود علی کے استحقاق خلافت کا نرکہتے
تہے واللہ ینفعنا بحبتہم و یحشرنا فی زمرتہم امین ۰ ہمارا یہ اعتقاد ہے کہ بعد مرنے
کے جو کچہ پاس مردہ کے کہا جاتا ہے یا اُس مردہ سے کہا جاتا ہے وہ اوسکو سنتا ہے جسطرح
کہ اپنی زندگی مین سنتا تہا اور نہلانے والیکی سختی و نرمی سے متاثر ہوتا ہے اور جو کوئی اُسکے
بدن کو ہات لگاتا ہے اُسکو جانتا ہے وہ حواس جو منعدم ہو گئے ہین وہ اوسمین منکتم ہوتے
ہین ہمکو امر میت وسماع ورویت میت مین کچہ شک وشبہ نہین ہے اخبار اسی پر دلیل ہین
تو تفتیش کریگا تو پائیگا اور اہل وخاصہ خدا نے اس امر کو اپنے ذوق سے پایا ہے اور
جانکر یقین کیا ہے اللہ نے اُنپر یہ بات ظاہر کر دی ہے اور اُنکو اس حال پر مطلع فرمادیا ہے
دو فرشتے منکر نکیر آکر سوال کرتے ہین یہ سوال مقبور ہی سے ہوتا ہے اور ظاہر امر یہ ہے
کہ سوختہ وغرق شدہ سے بہی ہوتا ہے اور اوس شخص سے بہی جسکو کسی درندہ نے کہا لیا
ہے غرضکہ کسی طرح پر مرے باوجود اختلاف احوال کے مسئول ہوتا ہے یہ مسئلت ایک ابتلا
ہے طرف سے اللہ کے واسطے بندونکے یہ ایک منزل ہے منجملہ منازل آخرت وموافقت آخرت کے
ہمکو نسفطہ قبر کا بہی اعتقاد ہے قبر ایک چمن ہے بہشت کے چمنون مین سے یا ایک گڑہا ہے
دوزخ کے گڑہون سے ارواح واجساد نعیم مقیم وعذاب الیم مین شریک ہین قاآب بعد خاک

ہوجانے اور سفال وخشت بنی کی ہمراہ اپنے روح کے نعیم وعذاب مین شریک حال یکدیگر رہتے
ہین اللہ تعالےٰ دن عرض نشور کے ہر قالب اور اُسکی روح کو جمع کریگا ابراہیم علیہ السلام کا
قصہ بابت چار پرندونکے اس راز کا اظہار ہے کشف اس غطا کا بعد موت کے ہوگا فکشفنا
عنك غطاءك فبصرك اليوم حديد اُسوقت آنکھ کھلے گی اور انسان خواب وغفلت وجہل سے
جاگے گا اور ایک اور ہی عالم دیکھیگا جسکو وہ کبھی نہ دیکھا تہا اور جنت ونار کو دیکھیگا ہمارا عقیدہ
یہ ہے کہ بہشت ودوزخ اسدم موجود ومخلوق ہین جو کچھ دربارہ نعم امر جنت آیا ہے جیسے حور
قصور ولدان غلمان انہار اشجار وہ سب حق ہے جمیع امر جنت کو اس خبر پر قیاس کرنا چاہیئے
کہ جب کوی بندہ لا الہ الا اللہ کہتا ہے تو اس کہنے پر اسکو ایک درخت دیا جاتا ہے جس کے
سایہ مین سو برس تک سوار چلے سو یہ سب حق ہے بلکہ وہان اس سے بہی بڑہکر ہے جو کہ
کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کان نے سنا اور نہ دلمین اوسکا خطرہ گزرا وانما اخبرت بیسیر
عن کثیر علی قدر وهمك وخيالك وضيق وعائك اسلیئے کہ جبتک آدمی اس جہان مین ہے
تب تک برتن اُسکے فہم کا بقدر تنگی اس عالم کے تنگ ہوتا ہے اور جو لوگ مقیدا پنے عقلون
کے ہین وہ کوئی شے قبول نہین کرتے مگر وہی شی جسپر برہان دلالت کرتی ہے اور جو امر بے
برہان عقلی ہے وہ نزدیک اُنکے تخشف وہذیان ہے سو یہ لوگ ملاحدہ وزنا دقہ اجہل خلق
اللہ باللہ ہین انکا آخرت مین کچھ حصہ نہین ہے آنکے فساد امر پر یہی اختلاف انکے آرا کا دلیل
ہے اور صحت امر انبیا پر یہی اتفاق انبیا کا اصول غیر مختلف الفروع پر دلیل ہے ہم اعتقاد
رکہتے ہین کہ اللہ تعالےٰ دن حساب کے ساری خلائق کو مبعوث اور تمام خلق کو صعید واحد
مین مجموع کر کے نقیر وقطمیر کا حساب کتاب لیگا ایک فریق جنت مین ابد الآباد رہیگا اور دوسرا
فریق سعیر مین مخلد ہوگا وضرب بينهم بسور له باب جسنے یہ کہا کہ نار مین مخلد نہ رہیگا اوسنے خطا
کی ایکقوم فقط ذائقہ گیر نار ہوگی اور دوسری قوم قدرے قلیل آگ مین رہیگی اور کچھ
لوگ بقدر ذنوب کے ٹھہرینگے اہل بدع کا حال مثل اہل کبائر کے ہوگا مخلد فی النار نہونگے
حدیث مین آیا ہے کہ یہ امت تہتر فرقے ہو جائیگی بہتر فرقے نار مین جائینگے اور ایک جنت
مین یہ جزو واحد اہل سنت وجماعت ہین سو اس حدیث مین ہونا اہل بدعت کا اس امت سے

ثابت کیا ہے ناظرین جانتے ہین کہ کچہ ملزوم لزوم نہین آتا رہا فرقہ ناجیہ سو وہ ذائق نار ہوگا اور بنابرا
اُسکا نار مین ہونا مگر واسطے تحلت قسم کے باقی لوگ نار مین جاکر پہر نکلین گے اسلئے ہم ایسا کہ
معتقد نہین ہین کہ مصلی صائم حاجی مزکی مخلد فی النار ہوگا گو مرتکب کبیرہ و بدعت ہو ایک
اعتقاد ہمارا یہ ہے کہ انبیا روز قیامت کے شفاعت کرینگے اُنکی سفارش سے ایک خلق کی رہائی
ہوگی اور اولیا اور مومنین کے لئے بہی شفاعت وجاہ نزدیک خدا کے بقدر اُنکے مراتب کے
ہوگی ہم اسکے بہی معتقد ہین کہ پلصراط حق ہے بال سے زیادہ باریک تلوار سے زیادہ تیز
اور ترازو بہی حق ہے اُسکے پلے ہین اور ایک لسان اللہ کی قدرت کے سامنے تلنا اعمال کا
میزان مین کچہ تعجب کی بات نہین ہے تجہے بہی جواہر و اعراض معلوم ہین اسلئے تو وزن اعراض سے
تعجب کرتا ہے اور قائل وزن پر ہنستا ہے اور جسکو اللہ نے اسرار و عجائب اقدار پر اطلاع
بخشی ہے وہ تیرے اس قصور عقل پر خندہ زن ہے اور تیری رکاکت فہم پر عیب گیر فالیوم
الذین آمنوا من الکفار یضحکون جو شخص عاقل ہوکر امور آخرت کا منکر ہے وہ اس فن والے
کے سامنے کودک سے بہی کم عقل تر ہے ہمارا یہ بہی اعتقاد ہے کہ حوض مورود جو کہ مخصوص ہے
ساتہ نبی صلعم کے حق ہے ہم اسکے معتقد نہین ہین کہ اہل کبائر کا نار پر وارد ہونا ضرور ہے
ہم قطعاً یہ بات نہین کہتے ہین بلکہ جائز ہے کہ اللہ تعالے اُنسے تجاوز کرے آگاہ اُنکے سیئات کا
کفارہ کر دے اور نہ کسی کے لئے ہم یقین جنتی ہونے کا کرین بسبب اُسکے اعمال صالحہ
وطرائق حمیدہ کے بلکہ ہم اُسکے لئے امید جنت کی رکھتے ہین جائز ہے کہ اللہ اُسکو نار پر وارد
کرے ہان مگر وہ لوگ جنکو رضوان پر تنزیل نے نص کی ہے قال تعالے لقد رضی اللہ
عن المومنین اذ یبایعونک تحت الشجرۃ ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ عیسے علیہ السلام آسمان سے زمین
پر اترین گے اور دجال برآمد ہوگا اور سورج مغرب کی طرف سے نکلیگا یہ سب بلاشک وشبہ حق
ہے ایک اعتقاد ہمارا یہ ہے کہ خلافت قریش مین ہے قیامت تک غیر اُنسے اس بارہ مین
مجادلہ نہین کرسکتا ہے ہم اعتقاد کرتے ہین وجوب انقیاد کا واسطے امام وقت کے بنی عباس
مین سے اور واسطے سابقون کے جو اُنسے پہلے تہے اور جو کوئی امام پر خروج کرے اوس سے قتال کرنا
درست ہے ہم معتقد ہین جمعہ و جماعات و وجوب قضاء حقوق مسلمین اور اتفاق کرنے کی حسن

پر کہ وہ اتفاق کرین ہمکو اُنکے اجماع کرنے کا بہی اعتقاد ہے ہم اپنے رائے پر اجماع مسلمین کو چہوڑ کر نہین جم سکتے وکل ذلک بتوفیق اللہ تعالے انتہی کلام الشیخ رضی اللہ عنہ ملخصا وما جنہ واتقنہ واو فقہ بالکتاب والسنۃ شیخ رح نے اس عقیدہ کو بحالت مجاورت مکہ حرسہا اللہ تعالے بحسب فرمایش بعض اخوان مسلمین بعد استخارہ کرنے اور ملتزم و مستجار مین دعا مانگنی اور ارکان و استار کے ساتہ تمسک کرنے کے تالیف کیا ہے اور اسکا نام اعلام الہدے وعقیدہ ارباب التقوے کہا ہے یہ رسالہ مشتمل ہے دس فصل پر ہر فصل مشتمل ہے جواہر زواہر عبارات حسنہ پر مینے اسجگہہ تمام تقریر اُس تحریر کی نہین لکہی اسلئے کہ وہ لائق اہل علم کامل و عرفان صادق کے ہی نفس مسائل اعتقاد کو حبۃ حبۃ ہر فصل سے لیلیا ہے وباللہ التوفیق

فصل بیان مین اختلاف و انتقاد بعض عقائد فرقہ ناجیہ کے باختصار تمام موجب بیانات مندرجہ فصول مقدمہ رسالہ ہذا کے

افقہ اکبر **ق** تلفظ ہمارا ساتہ قرآن کے مخلوق ہے اسیطرح لکہنا ہمارا اُسکو مخلوق ہے اور پڑہنا ہمارا اُسکو مخلوق ہے انتہی **ص** یہ قول خلاف ظاہر حدیث ہے سلف نے اسمین بحث نہین کی ہے کہ لفظ و تلاوت و کتابت مخلوق ہے یا غیر مخلوق اسلئے خوض کرنا اسمین بہتر نہین سکوت کفایت کرتا ہے **ق** وہ بلا آلہ و حرف کے کلام کرتا ہے حروف مخلوق ہین **ص** یہ درست ہے کہ کلام خدا کا بلا آلہ ہے مگر نفی حرف و خلق حرف کی ٹہیک نہین حرف و صوت کا ثبوت خود حدیث مین موجود ہے اور حروف ہجا نہ قدیم ہین نہ حادث **ق** وہ موجود ہے مگر بلا جسم و جوہر و عرض **ص** مضمون صحیح ہے مگر استعمال ان الفاظ کا سلف سے ثابت نہین ہوا **ق** سارے ایماندار ایمان و توحید مین برابر ہین اور اعمال مین کم و بیش **ص** زیادت و نقصان ایمان کا کتاب و سنت سے ثابت ہے پہر انکار کیجیے چہ اور بعض اہل علم نے اسکو راجع طرف نزاع لفظی کے کیا ہے ہمارا ایمان اور ابوبکر و جبریل

علیہ السلام کا ایمان برابر نہین ہے **ق** ہر صفت کا فارسی مین بولنا جائز ہے سوائے یدگر
ص یہ ہستثنا بے دلیل ہے **ق** ایمان نہ بڑہے نہ گہٹے **ص** تقدم الکلام علے ذالک
ق ایمان غیر عمل **ص** لکن ظاہر کتاب وسنت سے داخل ہونا عمل کا ایمان مین
پایا جاتا ہے اور اقوال علمار کے اسبارہ مین مختلف ہین **ق** حروف وسیاہی وکاغذ
وکتابت سب مخلوق ہین **ص** حرف مین بحث ہے باقی درست ہے **ق** استطاعت
ہمراہ فعل کے ہوتی ہے **ص** کتاب وسنت اس سے ملبکل ساکت ہے **ق** قصر افطار
رخصت ہے سفر مین **ص** اسمین بابت رخصت وعزیمت کے بحث ہے نیل الاوطار
مین دیکہنا چاہیئے **ق** وہ دن ہزار برس کا ہوگا **ص** بلکہ پچاس ہزار برس کا
ہوگا **ق** دیدار خدا بلاکیف وشبہ وجہت ہوگا **ص** نفی جہت ومقابلہ ومسافت
ونحوہا سے سلف نے سکوت کیا ہے اسمین خوض کرنا فضول ہے **۲** عقیدۂ اشعری
ق صفات نہ عین ہے نہ غیر الخ **ص** سلف نے اسمین کبہی خوض نہین کیا اور کتاب
وسنت اس سے ساکت ہین فطتیہ علے عن لا ادلی **ق** قرارت قرآن مخلوق ہے **ص**
سلف نے اسمین کلام نہین کیا اہل کلام کا یہ خوض ہے بس بس **ق** کلام معنی قائم
بالنفس ہے **ص** یعنے اللہ کا کلام نفسی ہے بلا حرف وصوت کے تو یہ بات خلاف ظاہر
حدیث ہے کتاب وسنت سے کہین اتا پتا اس کلام نفسی کا نہین ملا ہے مگر قول شعرار
مین والشعراء یتبعہم الغاوون **ق** استطاعت ہمراہ فعل کے ہوتی ہے **ص** کلام
اسپر گزر چکا **ق** بندہ کاسب ہے **ص** اسکی صحت اطلاق مین بحث ہے اگرچہ ایک
جماعت اہل سنت کا قول یہی ہے **ق** یہ جائز نہین کہ روئیت خدا کی کسی مکان یا صورت
یا مقابلہ یا اتصال شعاع سے ہو **ص** اسمین خوض کرنے کی کچہ ضرورت نہین ہے صرف
اعتقاد لانا وقوع روئیت پر علی مراد اللہ تعالے کفایت کرتا ہے **ق** عمل کرنا ارکان
سے فرع ایمان ہے **ص** یعنے عمل داخل ایمان نہین ہے اسپر کلام گزر چکا اہل حدیث کے
نزدیک ایمان عبارت ہے اقرار لسان تصدیق جنان عمل بالارکان سے ظاہر کتاب و
سنت اسکے ساتہ ناطق ہے واللہ اعلم **۳** عقیدۂ غزالی رح **ق** نہ جسم ہے نہ جوہر نہ عرض

فوق ہونے سے بفوقیت مکانیت نہ مکانیت ص یہ معانی صحیح ہین لکن یہ الفاظ مبتدع ہین سورہ
اخلاص اور آیۃ الکرسی کے ہوتے ہوئے ان الفاظ سے تنزیہ یا وصف کرنا بیفائدہ ہے
ہمکو امرار و اجرار صفات کا کماجاءت کفایت کرتا ہے ق وہ محتاج گوش سوراخ
گوش وحدقہ ومژگان نہین ہے بغیر دل کے جانتا ہے بغیر ہاتھ کے پکڑتا ہے ص یہہ
ٹھیک ہے لکن صفت اذن وید حدیث سے ثابت ہے بلا تشبیہ وتمثیل اور اس عبارت سے
ایک آنکھ نفی ید واذن کا نکلتا ہے سو کچھ احتیاج اس عبارت کی نہین ہے ق نہ ایسی
آواز ہے نہ ایسی حرف سے الخ ص اس تقریر مین نفی حرف وصوت کی ہے مگر بقید
انسلال ہوا اور شقفتین پس اس سے یہ ثابت ہوا کہ حرف وصوت تو ہے لکن نہ ہمارا سا حرف
وصوت سو یہ عقیدہ اس معنی پر صحیح ہے اور اگر مراد مطلقاً نفی ہے حرف وصوت کی تو بالکل
خلاف سنت صحیحہ مطہرہ ہے ق موسے علیہ السلام نے اوسکا کلام بغیر حرف وصوت
کے سنا ص یہ تصریح ہرگز کسی آیت یا حدیث مین نہین آئی ہے اور نہ اسمین کچھ ضرورت
خوض کرنے کی ہے ہمکو فقط اتنی بات پر ایمان لانا کفایت کرتا ہے کہ کلم اللہ موسیٰ تکلیما ق
اللہ جوہر متحیز نہین ہے اور نہ جسم اور نہ عرض اور نہ مختص بجہت ص ہم پہلے کہہ چکے
ہین کہ یہ الفاظ مبتدع ہین گو معنی صحیح ہون اور جہت فوق وعلو واستوار کتاب وسنت سے
ثابت ہے انکار اسکا انکار قرآن وحدیث ہے ق نہ حرف ہے نہ صوت بلکہ کلام نفسی ہے
ص کلام نفسی ہونے پر کوئی دلیل کتاب یا سنت یا قول سلف یا اجماع امت سے
ثابت نہین ہے بلکہ اللہ کا کلام حرف وصوت ہے گو مثل حرف وصوت مخلوق کے نہو احادیث
صحیحہ اسی پر دلیل ہین انکار کرنا حرف وصوت کا مجرد قال وقیل اہل کلام ہے ق تکلیف
مالایطاق دینا جائز ہے ص اسمین خلاف اہل علم ہے راجح یہ ہے کہ جائز نہین ہے
بدلیل قولہ تعالے لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا اور کریمہ ربنا ولا تحملنا ما لا طاقۃ لنا بہ
نازل ہے ہم عقائد نسفے ق نہ عرض ہے نہ جسم نہ جوہر نہ مصور نہ محدود نہ معدود
نہ متبعض نہ متجزی نہ مترکب نہ متناہی نہ موصوف بماہیت وکیفیت نہ متمکن اندر کسی
مکان کے نہ اسپر کوئی زمانہ جاری ہو ص یہ سارے الفاظ تراشیدہ اہل کلام

اور مبتدعین اسلام کے ہین آمین سے کوئی لفظ قرآن یا حدیث مین نہین آیا ہے یہ
الفاظ متکلمین نے واسطے تنزیہ رب جل جلالہ کے تراشے ہین اللہ تعالے نے سلف کو
اس تراش خراش سے ہمیشہ عافیت مین رکہا جو تنزیہ و تقدیس کلمات کتاب و سنت
مین ہے وہ مغنی ہے ان الفاظ مخترعہ و عبارات محدثہ سے گو معانی ان مبانی کے فی نفسہا
صحیح ہون **ق** اللہ کی صفات نہ عین نہ غیر **ص** ہمکو سرے ہی سے کچھ خوض و بحث
کرنا ایسے مسائل مین ضرور نہین ہے جنبات سے سلف صالحین نے تعرض نہین کیا
اوسمین خوض کرنیکا نتیجہ بجز اسکے اور کچھ نہین ہے کہ انسان حق کو ناحق یا باطل کو حق سمجھ
بیٹھے اور گرہ کا نقصان کرے اللہ جانے اور اُسکے صفات جانین **ق** اللہ کا کلام
جنس حرف و صوت سے نہین ہے **ص** مکرر گزر چکا ہے کہ نفی حرف و صوت کے کلام
باریتعالے سے خلاف کتاب و سنت ہے اللہ کے کلام پر اطلاق قول و کلمہ و کلمات و حدیث
و حرف و صوت کا قرآن و حدیث سے ثابت ہے جس لفظ و عبارت کو اللہ و رسول اطلاق
و تلفظ کرین کسی بشر کو انکار اُسکا نہین پہنچتا ہے کیونکہ انکار منجر بانکار کتاب و سنت ہوتا
ہے **ق** نہ کسی مکان و جہت و مقابلہ و اتصال شعاع و ثبوت مسافت سے **ص** بحث
کرنا ان الفاظ سے طریقہ اہل حدیث پر بدعت ہے اسلئے کہ کتاب و سنت سے فقط رؤیت
ثابت ہے نہ یہ قیود وہم کون ہین جو اسمین خوض کرین اور عقیدہ میں بسبب اس خوض بعض
کے راہ صواب سے دور جا پڑین و باللہ العصمۃ **ق** استطاعت ہمراہ فعل کے ہے **ص**
یہ مسئلہ مختلف فیہ ہے اور ایسی بحث ہے جسمین سلف نے خوض نہین کیا **ق** ایمان
نہ بڑہے نہ گہٹے **ص** کتاب و سنت شاہد ہین زیادت و نقصان ایمان پر کچھ حاجت تاویل
کی نہین ہے ظاہر قرآن و حدیث پر ایمان لانا کافی ہے **ق** انا مومن حقا کہے نہ
انشاءاللہ تعالی **ص** سلف سے انشاءاللہ کہنا ثابت ہے یہ کچھ شک کی راہ سے نہین ہے
یہ محاورہ کتاب و سنت مین موجود ہے ۵ عقیلہ حا بلہ **ق** ہان یہ کہتے ہین کہ اسماء کو
عین الٰہی ہین **ص** گو ایسا ہی ہو لکن جب تک کہ کوئی آیت و حدیث صحیح دلالت صریح اسپر
نکرے تب تک سکوت اولے ہے ہم ترک کرنے پر اس بحث کے ماخوذ نہونگے ۱ عقیلہ نعرف

ق نہ جسم ہے نہ مشبہ الخ **ص** اسجگہہ بہت سے الفاظ تنزیہ بعبارات جدیدہ لکھے ہین مضمون توحید کا جو ان الفاظ کے نفی سے ثابت کیا ہے وہ درست ہے مگر الفاظ ساختہ و پرداختہ ہین آنکی کچہہ ضرورت نہ تہی اسلئے کہ الفاظ و عبارات آیات کتاب و سنت مستطاب واسطے اثبات تنزیہ و تقدیس کے کفایت کرتے ہین **ق** صفات نہ عین نہ غیر اسیطرح اسما **ص** احوط یہی ہے کہ اس قسم کے مسائل مین سرے سے غور نہ کرے اسجگہہ ایمان اجمالی اولی ہے جس کسی صفت یا اسم کی تفصیل شارع نے ہمکو نہین بتائی ہمکو اسمین خوض کرنا اور بال کی کہال نکالنا نہین پہنچتا کیونکہ خوف مغالطہ کا لگا ہوا ہے اجمال مین رجا ہے تفصیل مین خوف ہے **ق** اللہ کا کلام حرف و صوت نہین اور ایک گروہ صوفیہ کی نزدیک حرف و صوت ہے **ص** یہی قول بعض صوفیہ کا مطابق کتاب و سنت کے ہے یہ قول اول جب لیس کمثلہ شئی کہا تشبیہ جاتی رہی تاویل سرے ہی سے واجب نہین ہے **ق** انکے نزدیک ہر مجتہد مصیب ہے **ص** یہ قول مرجوح ہے راجح یہ ہے کہ حق واحد ہوتا ہے نہ متعدد اسجگہ اگر یون کہا جاتا کہ ہر مجتہد مثاب ہے تو درست ہوتا اسلئے کہ مجتہد کو خطا پر بہی ایک اجر ملتا ہے جسطرح کہ ثواب پر دو اجر ملتے ہین **ق** جو شخص ہمیشہ سفر مین رہے اسکا کوی مقر نہو تو وہ پوری نماز پڑہا کرے **ص** ہمکو کوی سند اس قول کی نہین ملی ظاہر حدیث جو درباره مطلق سفر آئی ہے وہ اسکو مقتضی ہے کہ سفر مین قصر کرنا عزیمت ہے ؎ عقیدہ شیخ ابن عربی قدس سرہ **ق** نہ جوہر متحیز ہے نہ عرض نہ جسم نہ اسکے لئے جہت ہے اور نہ تلقار **ص** یہ وہی الفاظ ہین جنکو متکلمین نے باختلاط اہل فلسفہ واسطے تنزیہ باریتعالی کے تراشا ہے اگرچہ مضمون انکا مخالف شرع نہین ہے لکن یہ الفاظ بہی شرع مین نہین آئے ہین کیا بغیر ان الفاظ کے تقدیس ممکن نہین ہے یا ان الفاظ کا استعمال کرنا مدلول کسی دلیل قرآن و حدیث کا ہے یہ صحیح ہے کہ لفظ جہت و تلقار کا شرع مین وارد نہین ہے لکن اسمین بہی شک نہین ہے کہ استوار و علو و فوق بنصوص کتاب عزیز واسطے علی اعلی تعالے شانہ کے ثابت ہے اس نفی سے متبادر الی الفہم نفی صفات مذکورہ کے ہوتی ہے تو پہر ایسے الفاظ کا ذکر نکرنا ہی اولے و احوط ہے واللہ اعلم ۸

عقیدۂ غنیۃ الطالبین **ق** نہ جسم محسوس ہے نہ جوہر محسوس نہ عرض نہ ذی ترکیب ذی آلہ و تالیف و مائیت و تحدید **ص** بیشک وہ ایسا ہی ہے اور یہ الفاظ کلامیہ محض واسطے ایضاح تقدیس کے لکھے جاتے ہیں اگرچہ شرع میں صراحۃً وارد نہیں ہیں تاکہ ہر مومن اللہ کی تنزیہ کو بخوبی بلا شرح و بسط کے سمجھ لے کسی مبتدع مضل کے دھوکے میں نہ آئے **ق** یہ وہی جنت ہے جسمیں آدم و حوا اور ابلیس تھے **ص** اس بحث کو ابن القیم رحمہ اللہ نے کتاب حادی الارواح میں بہت بسط سے لکھا ہے اور دلائل فریقین ذکر کر کے کسی جانب کو ترجیح واضح نہیں دی ہے اسمیں کچھ شک نہیں ہے کہ دلائل فریقین کی بہت صاف و درست ہیں لیکن وقوف اولے ہے اسلئے کہ کوئی نص صریح اس بارہ میں نہیں آئی ہے جسکی بنیاد پر ہم حکم قطعی اسبات کا دے سکیں کہ جنت آدم وہی جنت یوم المعاد تھی اگرچہ کوئی استبعاد بابت اس قول کے نہیں ہے کیونکہ جنت و نار موجود ہیں اگر آدم اسی جنت سے نکالے گئے تو کیا دور ہے اور اگر کسی اور جنت سے جو زمین پر تھے انکا اخراج ہوا تو خدا جانے واللہ اعلم

عقیدۂ مجدد رضی اللہ عنہ **ق** حدیث قدسی میں آیا ہے خلقت الخلق لاعرف **ص** یہ حدیث نزدیک ائمہ حدیث کے ثابت نہیں ہے جسطرح کہ مراجعت کتب موضوعا حدیث سے ثابت ہے **ق** نہ جسم و جسمانی ہے نہ مکانی و زمانی صفات ہشتگانہ اسکے وجود مقدس پر زائد ہیں **ص** ائمہ حدیث کے نزدیک یہ بحث کہ صفات زائد علے الذات ہیں یا نہیں مطوی علے غرہ ہے اسلئے کہ اس خوض کا رائحہ کتاب و سنت سے استشمام نہیں ہوتا ہے واللہ تعالی اعلم بذاتہ و صفاتہ **ق** یاایھا النبی حسبک اللہ ومن اتبعک من المؤمنین **ص** محققین موحدین کے نزدیک عطف حرف مَن کا کاف پر ہے نہ اسم جلالہ پر کما صرح بذلک شیخ الاسلام ابن تیمیۃ رح وغیرہ سہذا توسط اسباب کا کچھ منافی توکل کے نہیں ہے

گفت پیغمبر باواز بلند ؏ بر توکل زانوئے اشتر ببند

ق وعید و وعدہ دونوں میں خلف نہیں ہوتا ہے **ص** بیشبہ جمہور اہل علم کا یہی مسلک ہے اور بعض حنفیہ مثل ملا علی قاری وغیرہ کے طرف خلف وعید کے گئے ہیں

اور کہتے ہین س

وانی اذا اوعدتہ او وعدتہ ؛ فمخلف میعادی ومنجز موعدی

لکن یہ اختلاف طرف نزاع لفظی کے راجع ہوسکتا ہے فتامل ق تحاشی صورت استثنار سے ایمان مین اولے واحوط ہے ص نہین بلکہ استثنار ہی احوط واولے ہے آسکی تحریر امام غزالی ودیگر علمار ربانی نے بجائے خود اچھی طرح کی ہے اور پھر جبکہ اس مسئلے مین نزاع لفظی ممکن ہے تو پھر کوئی وجہ عدم استثنار کی احوط واولے ہونے کے لئے نہین ہے و اللہ اعلم ۱۰ عقیدہ شاہ ولی اللہ رح ق نہ جوہر ہے نہ عرض نہ جسم نہ حیز مین ہے نہ جہت مین نہ اُسکے طرف اشارہ ہوسکے ص بار ہا گزرچکا کہ یہ الفاظ تراشے ہوئے متکلمین کے ہین اللہ تعالے نے اہل حدیث کو سلفاً استعمال سے ان الفاظ کے محفوظ رکھا ہے وہ لوگ نہ جوہر کو جانتے تھے نہ عرض کو پہچانتے وہ تو تنزیہ کے لئے احد صمد لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد اور لیس کمثلہ شئ پر اکتفا کرتے تھے ہان لفظ جہت کا صراحۃً کسی دلیل مین نہین آیا ہے اسی جگہہ سے شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے بھی استعمال سے اس لفظ کے روکا ہے اور اس لفظ کو بدعت کہا ہے معہذا علو وفوق واستوار ثابت ہے اس سے جہت علو ثابت ہوتی ہے اور گو طرف اللہ کے اشارہ بلفظ اینجا وآنجا نہین ہوسکتا ہے کیونکہ اس سے ہونا اللہ کا مکان مین لازم آتا ہے لکن حدیث جاریہ مین آیا ہے کہ این اللہ اور اُسنے کہا تہا فی السماء حضرت نے اوسکو مومنہ ٹھہرایا اور حجۃ الوداع مین ایک لاکہہ چوبیس ہزار کے روبرو انگلی سے طرف آسمان کے اشارہ فرمایا اللھم اشھد کہا تہا یہ دلیل ہے علو وفوق واستوار پر بلاکیف وبلامکان ہمکو اسی صرافت ومحوضیت پر رہنا موجب سلامت کا ہے اور احتراز کرنا الفاظ مبتدعہ سے لازم ہے واللہ اعلم ق جسطرح سے صورت یعقوب علیہ السلام کی انگشت بدندان قصہ یوسف علیہ السلام مین ظاہر ہوئی تھی ص قرآن کریم فقط اتنا آیا ہے کہ لولا ان رای برھان ربہ یہ بات کہ وہ برہان صورت یعقوب علیہ السلام تہی یا کوئی اور شئے کسی حدیث مین نہین آئی ہمکو رؤیت برہان پر ایمان لانا کافی ہے حاجت تعیین مراد کی نہین کما قال الشوکانی رح فی فتح القدیر ۱۱ عقیدہ سبع سنابل ق اللہ کی ذات اور

اوسکی صفتین نہ جسم ہین نہ جوہر ہین نہ عرض ہین ص دل اسباب سے نہایت قلق مین ہے کہ یہ الفاظ
منحوتہ اہل کلام کے ایسے عام ہوگئے ہین جو اکثر علما وصوفیہ وفقہا رکے زبان وقلم سے بے تکلف نکل
جاتے ہین ہم یہ نہین کہتے کہ مضمون ومدلول اِن الفاظ کا خلاف تنزیہ ہے بلکہ یہہ کہتے ہین کہ جو
برکت وقوت و بیان الفاظ تقدیس منصوصہ کتاب وسنت مین ہے وہ آن الفاظ تراشیدہ متکلمین
مین نہین ہے ہمکو تنزیہ تقدیس باریتعالی کی اونہین الفاظ سے جوکہ قرآن وحدیث مین آئے ہین
بیان کرنا خوش آتا ہے اور اسی مین ہم اپنی عافیت جانتے ہین ق اسماء وصفات الفاظ مترادف ہین
ص یعنی صفت مین اسم ہے حالانکہ ہمکو کچھہ حاجت خوض کی اس معنی مین نہین ہے اور نہ ہم یہ کہین کہ
صفات ایک وجہ سے عین اور دوسری وجہ سے غیر ہین ۱۲ عقیدۂ قاضی ثناء اللہ ق وہ سارے
اشیاء کا محیط ہے ساتھہ احاطہ ذاتی کے اور قرب ومعیت رکھتا ہے ساتھہ اشیاء کی ۱۲ عقیدۂ قطف الثمر
ق مراد قرب ومعیت سے اسجگہہ علم ہے ص چونکہ ان دونون عقیدونمین ایک ہی مسئلہ کی بحث ہے لہذا
ایک ہی جگہہ ذکر کیے گئے۔ پہلا عقیدہ یعنے احاطہ وقرب ومعیت ذاتی ہے ائمہ سلف وخلف کے بالکل خلاف ہے
اور دوسرا عقیدہ کہ قرب ومعیت سے مراد علم ہے اسمین اختلاف ہے ائمہ سلف متقدمین وعامہ محدثین و
مفسرین سیاق آیات کے مطابق معیت وقرب واحاطہ کی تفسیر علم ومعونت وغیرہ سے کرتے ہین اور بعض محققین متاخرین
نے بعد تحقیق کے ثابت کیا ہے کہ آیات قرب ومعیت نحوہا کے تاویل ساتھہ علم ومعونت ونصر وغیرہ کی کچھہ ضرور نہین ہے
فقط ایمان لانا کافی ہے۔ رہی یہہ بات کہ ذات سے قریب وہمراہ ہے یا صفت سے سو اللہ اوسکو معلوم ہے واللہ اعلم

خاتمۃ الرسالہ بیانمین شرک وکلمات کفر وریا کے

اس رسالہ کو اس بیان پر بعد تحریر عقائد فرقہ ناجیہ کے اسلئے ختم کیا ہے کہ جتنے معاصی کبیرہ
صغیرہ ہین اونپر گو عذاب موقت ہو یا نہو انجام اونکے فعلہ وعملہ کا جنت ہوگا انشاء اللہ تعالے بخلاف
شرک وکفر کہ اسکی جزا عذاب مخلد ہے اور درستی ایمان وعقیدہ کی اوسیوقت نفع دیگی کہ مومن
انواع شرک وکفر خفی وجلی سے محفوظ رہا ہوگا ورنہ مجرد تلفظ بکلمہ شہادتین ہمراہ
فساد عقیدہ کے شرک وکفر سے ناجی نہین ہوتا ہے پہہ کبائر کو اہل علم نے

دو طرح پر تقسیم کیا ہے ایک کبائر باطن کی یہ ۶۶ ہین دوسری کبائر ظاہر کی یہ چار سو ایک ہین سو کبائر باطنہ بدتر ہین کبائر ظاہرہ سے اگرچہ معصیت مین برابر ہین یہ شرک منجملہ انہین کبائر باطنہ کی ہے اس سے بچنا اوس شخصکو ضرور ہے جسکو ایمان پر مرنا منظور ہو زواجر مین بحث کبائر باطنہ کہا ہے انها اخطر ومرتكبها اذل العصاة واحقر ولان معظمها اعم وقوعا واسهل ارتكابا وامر ينبوعا فقلما ينفك انسان عن بعضها للتهاون فى اداء فرضها فلذلك كانت العناية بهذا اولى ولقد قال بعض الائمة كبائر القلوب اعظم من كبائر الجوارح لانها كلها توجب الفسق والظلم وتزيد كبائر القلوب بانها تاكل الحسنات وتوالى الشدائد العقوبات ولما ذكرها اوصلها الى اكثر من ستين قال والذم على هذه الكبائر اعظم من الذم على الزنا والسرقة والقتل وشرب الخمر لعظم مفسدتها وسوء اثرها ودوامه فان آثارها تدوم بحيث تصير حالا للشخص وهيئة راسخة فى قلبه بخلاف آثار معاصى الجوارح فانها سريعة الزوال بمجرد الاقلاع مع التوبة والاستغفار و الحسنات الماحية والمصائب المكفرة وان الحسنات يذهبن السيئات ذلك ذكرى للذاكرين سو منجملہ ان کبائر باطنہ کے یہ شرک اعظم ذنوب ہے اسلئے آگاہ کرنا اوسکے مراتب پر ضرور ہوا جب آدمی شرک سے بچ جاتا ہے اور صفات کفر سے محفوظ رہتا ہے تو امید اسکی نجات کی متیقن ہوتی ہے اگرچہ بعد اللتیا والتی ہو اور اگر عیاذا باللہ عقیدہ مین یا عمل مین یا دونون مین مشرک اور متصف باوصاف کفر تہا تو پھر کچہ امید نجات کی باقی نہین رہی واللہ اعلم قال اللہ تعالے ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر مادون ذلک لمن یشاء اور فرمایا ہے ان الشرک لظلم عظیم اور فرمایا ہے انہ من یشرک باللہ فقد حرم اللہ علیہ الجنة وماواہ النار وما للظالمین من انصار اور صحیحین مین مرفوعا آیا ہے الا انبئکم باکبر الکبائر الاشراک باللہ الے قولہ فما زال یکررها حتی قلنا لیتہ سکت دوسری حدیث مین منجملہ موبقات سبع کے اشراک باللہ کو گنا ہے بالجملہ شرک کا اکبر کبائر ہونا بہت سی حدیثون مین نزدیک امام احمد وبخاری وترمذی ونسائی وابو داود وطبرانی وابن حبان و حاکم و بیہقی وغیرہم کے آیا ہے اور کسی حدیث مین شرک کو اعظم کبائر فرمایا ہے اسیطرح اسکی جزا

بہی اعظم عذاب واشد عقاب ہے انواع شرک کی بہت ہین اور اکثر لوگ اوسمین گرفتار ہین
اور زبان عامہ پر الفاظ شرک وکفر کے اکثر جاری رہتے ہین اور وہ نہین اوسکو جانتے
حالانکہ اسکی شناخت ایک امر مہم ضروری ہے کیونکہ ارتکاب کفر سے سارے اعمال حبط
ہوجاتے ہین اور نزدیک ایک جماعت علما کے قضاء واجب اوسکی لازم آتی ہے ابوحنیفہ رح
کا یہی مذہب ہے انکی اصحاب نے بیان مکفرات مین بہت توسیع کی ہے اور بہت سے جملے
لکہے ہین از نسبت بقیہ ائمہ کے مبالغہ کثیر کیا ہے اور انکا یہ قول ہے کہ ردت محبط اعمال
ہے ارتداد سے منکوحہ بائن ہوجاتی ہے اور نزدیک امام شافعی رح کے اگرچہ ردت محبط
عمل نہین ہے لکن محبط ثواب ہے تو اس صورت مین کچہ خلاف درمیان ان دونون امام کے
باقی نرہا مگر فقط قضاء واجب مین اور اگرچہ اکثر اہل علم نے اس بارہ مین انکی تقلید نہین
کی ہے لکن استبراء دین اور نفس کا احتیاط ومراعات خلاف کو واجب کرتا ہے جہان
تک کہ بن سکے خصوصاً اسباب تنگ اور شدید الحرج مین بلکہ اس سے زیادہ کوئی امر
سخت تر نہین ہے اسلئے ہم اسجگہ معتمد وغیر معتمد سبکو بلا قید مذہب خاص کے لکہتے ہین تاکہ
مومن ان سب سے محتاط رہے ؀ اگر ایک مسئلہ مین چند وجہ کفر کے ہون اور ایک وجہ کفر کی نہو
تو فتوے کفر کا دینا نچاہئے قاضی ثناء اللہ رح فرماتے ہین لکن یہ چاہیے کہ خود اوس ایک
اندیشہ وجہ کفر سے احتراز کرے ؀ سب شیخین وتفضیل علی سے کافر نہین ہوتا ہے کیونکہ
یہ کام بدعت سے ہے انتہے مین کہتا ہون کریمہ لیغیظ بہم الکفار مشیر ہے طرف کفر ساب شیخین
کے ؀ خدا کے دیدار کو محال جاننا کفر ہے ؀ مجسمہ ومشبہ کفار ہین ؀ اگر کلمہ کفر اپنے
اعتبار پر کہا اور نجانا کہ کفر ہے تو اکثر علماء اسپر ہین کہ کافر ہوجائیگا معذور نہوگا اور اگر بے
قصد زبان سے نکل گیا ہے تو کافر نہوگا مین کہتا ہون جب ایسا اتفاق ہوجائے توفی الفور
تائب ومستغفر ہوکر کلمہ طیبہ پڑہ لے انشاء اللہ تعالے کفارہ اوسکا ہوجائیگا ؀ اگر ارادہ
کفر کا کیا اگرچہ بعد مدت مدید کے ہو توفی الفور کافر ہوجائیگا ؀ اگر حرام قطعی کو حلال
یا حلال قطعی کو حرام کہا اور فرض کو فرض نجانا تو کافر ہوگیا ؀ ایک شخص نے دوسرے شخص
سے کہا کہ تو خدا سے نہین ڈرتا ہے اوسنے کہا کہ نہین کافر ہوا محمد بن فضیل نے کہا یہ کفر جب

ہے کہ نسبت مین کہے والا فلانے مین کہتا ہون اوّل راجح ہے ھم اگر یون کہا کہ فلان اگر خدا بہی ہوجائیگا تو بہی مین اپنا حق اوس سے بہر لونگا تو کافر ہوگیا اسیطرح اگر یہ کہا کہ خدا کا بس تجہپر چلتا ہی نہین ہے بہر میرا بس کسطرح چلیگا تو بہی کافر ہوگیا ھم اگر یون کہا کہ میرے لئے آسمان پر خدا اور زمین پر تو ہے تو کافر ہوگیا ھم اگر کسی کا بچہ مرجائے اور وہ کہے کہ خدا کو پسند تہا تو کافر ہوجائیگا یا دوسرے نے کہا کہ خدا نے تجہپر ظلم کیا تو کافر ہوگیا ھم اگر مظلوم نے کہا کہ اے خدا تو ظالم کو قبول نکر اگر تو قبول کریگا تو مین اوس سے قبول نکرونگا کافر ہوجائیگا ھم اگر کہے کہ مین ثواب و عذاب سے بیزار ہون تو کافر ہوجائیگا ھم اگر کسینے نکاح کیا اور کہا مینے اللہ و رسول کو گواہ کرلیا ہے یا فرشتہ کو تو کافر ہوجائیگا ھم اگر یون کہا کہ مینے فرشتۂ دست راست و دست چپ کو گواہ کرلیا تو کافر نہوگا اگرچہ یہ نکاح صحیح نہوا ھم اگر کسی جانور کی آواز پر کہا کہ بیمار مرجائیگا یا غلہ گران ہوگا یا سفر سے باز رہا تو اوسکے کفر مین اختلاف ہے مین کہتا ہون کہ حدیث مین طیرہ کو شرک فرمایا ہے شرک اقبح کفر ہے ھم اگر کہا کہ خدا جانتا ہے کہ مین تجکو ہمیشہ یاد کرتا ہون بعض نے کہا کہ یہ کفر ہے اسیطرح اگر یون کہا کہ مین تیری غمی و شادی مین ویسا ہی ہون جیسے کہ اپنی غمی و شادی مین تو نزدیک بعض کے کفر ہے مین کہتا ہون اسکی تاویل مبالغہ پر ممکن ہے لکن اگر یہ عقد مین کاذب ہے تو کفر ہوگا ھم اگر کہا کہ رزق طرف سے خدا کے ہے لکن خدا بندہ سے اوسکی جستجو کرنا چاہتا ہے تو کافر ہوجائیگا اسلئے کہ خدا کے فعل کو بندہ کے فعل پر موقوف اعتقاد کیا ہے مین کہتا ہون یہ شعر سعدی رح کا اسباب سے نہین ہے شعر رزق ہرچند بیگمان برسد ؛ شرط عقل ست جستن از درہا ھم اگر کہا کہ خدا نماز کو کہے تو بہی نہ پڑہون اور اگر اوسطرف قبلہ ہو تو بہی نماز ادا نکرون اور اگر فلان نبی ہو تو بہی ایمان نہ لاؤن یہ کفر ہے مین کہتا ہون قول اخیر کے کفر مین اس لئیے اور پہ تاویل کو گنجایش ہے کہ ہمارے حضرت خاتم النبیین ہین اب جو کوئی مدعی نبوت ہوگا وہ قطعاً کاذب ہے اور منکر اوسکا صادق ہوگا ھم اہانت کرنا کسی پیغمبر کی کفر ہے ھم ایک شخص نے کہا آدم علیہ السلام کپڑا بنتے تہے دوسرے نے کہا تو ہم سب جلاہے ٹہرے یہ کفر ہوا حق مین شخص دوم کے ھم اگر کہا کہ آدم گیہون نہ کہاتے تو ہم بدبخت نہوتے کافر

ہوجائیگا م ایک شخص نے کہا حضرت اسطرح کرتے تہے دوسرے نے کہا یہ بے ادبی ہے
کافر ہوگیا م اگر ایک شخص نے کہا ناخن کترنا سنت ہے دوسرے نے کہا گر سنت ہو مین
نہین کرتا کافر ہوجائیگا یا یون کہا کہ سنت کس کام آتی ہے م ایک شخص نے امر معروف کہا
دوسرے نے کہا یہ کیا غوغا تو نے مچا رکہا ہے اگر یہ بطور رد کے کہا ہے کافر ہوگیا م اگر
کہا کہ قرض خواہ خدا ہو تو بہی قرض بہر لون کافر ہوا اور اگر پیغمبر کو کہا تو کافر ہوگا م ایک نے
کہا خدا کا حکم یون ہے دوسرے نے کہا مین خدا کے حکم کو کیا جانتا ہون کافر ہوگیا م اگر فتوے
کو دیکھ کر کہا یہ کیا بارنامہ لیکے پروانہ فرمان تولایا ہے اگر یہ بات براہ استخفاف شریعت کہی ہے
تو کافر ہوجائیگا م ایک نے کہا فلان سے صلح کرلے اوسکو جواب دیا بت کو سجدہ کرلونگا مگر فلان
سے آشتی نہ کرونگا تو کافر ہوگا اسلیے کہ ارادہ اوسکا بعید جاننا صلح کا ہے اگر کوئی فاسق کسی
صالح سے کہے آؤ مسلمانی دیکھو اور اشارہ طرف مجلس فسق کے کرے تو کافر ہوجائیگا م اگر
میخوار نے کہا وہ خوش رہے جو ہمارے خوشی پر خوش ہوا ابوبکر طرخان کہتے ہین کہ کافر
ہوجائیگا م اگر عورت نے کہا عقلمند خاوند پر لعنت ہے تو کافر ہوگئی م بیماری مین یہ کہنا کہ
چاہے تو مجھے مسلمان مار یا ہے کافر کفر ہے م اگر یہ کہا کہ رزق مجہپر فراخ کر ظلم نکر ابو نصر نے
اوسکے کفر مین توقف کیا ہے ظاہر یہ ہے کہ کافر ہوجائے گا اسلئے کہ اعتقاد ظلم کا خدا پر کفر ہے
م ایک شخص نے اذان دی دوسرے نے کہا تو جہوٹا ہے کافر ہوگیا م حضرت کو عیب لگایا
یا آپکے موئے مبارک کو مویک کہا کافر ہوگیا م اگر بادشاہ ظالم کو عادل کہا تو نزدیک امام
ابو منصور رح کے کافر ہوگیا ابوالقاسم نے کہا کافر نہین ہوا اسلئے کہ شاید کبھی اوسنے عدل کیا ہو
م اگر کوئی یہ اعتقاد کرے کہ خزانہ بادشاہی ملک بادشاہ ہے تو کافر ہوجائیگا کذافی المحاربۃ و
السراجی م اگر کہا کہ مجھے علم غیب ہے تو کافر ہوگیا م ایک نے کہا مین مسلمان ہون دوسرے
نے کہا تجہپر اور تیری مسلمانی پرلعنت ہے تو کافر ہوگیا م اگر کہا کہ فرشتے اور پیغمبر گواہی دین کہ تیرے
پاس سیم و زر نہین ہے تو بہی مین نمانون کافر ہوگیا م ایک نے کہا آؤ کافر دوسرے نے کہا اگر مین
ایسا نہوتا تو تجھے کیون ملتا نزدیک بعض کے کافر ہوگیا م اگر کہا کہ کافر ہونا بہتر ہے اس سے کہ
تیرے پاس رہنا تو کافر ہوگا اسلئے کہ مراد دور رہنا ہے اوس سے م اگر کسی سے کہا کہ

نماز پڑہ اوسنے کہا کہ تونے اتنی نماز پڑہی کیا کام بنایا تو کافر ہوجائیگا م اگر کسی سے کہا کہ تو کافر
ہوگیا ہے اوسنے کہا کہ تو کافر ہی سمجہ لے تو کافر ہوجائیگا م اگر کہا کہ مجکو عورت خدا سے زیادہ
محبوب ہے کافر ہوگیا توبہ کرے نکاح تازہ باندہے م اگر ایک نے کہا کہ مجہے مسلمان کر واعظ نے
کہا فلان روز میری مجلس مین آ گر مسلمان ہونا تو کافر ہوجائیگا م اگر کہا کہ تو چند روز نماز نہ پڑہ
کہ حلاوت بے نمازی ہونے کی پائے کافر ہوگیا م اگر دعا مین کہا اے خدا تو اپنی رحمت کو
مجہے دریغ نہ کہہ کافر ہوگیا م اگر کسی عورت سے کہا کہ تو مرتد ہوجا اپنے شوہر سے جدا ہوجائیگی
کہنے والا کافر ہوگیا م رضا بکفر واسطے اپنے یا غیر کے کفر ہے اور اگر کفر کو برا جانکر دشمن کا
کافر ہونا چاہا ہے تو کافر نہوگا م اگر ایک مجلس شرابخواری مین اونچی جگہ پر مثل واعظ کے
بیٹہہ کر ہنسی کے باتین کرے اور اہل مجلس ہنسین تو سب کے سب کافر ہوجائینگے م اگر یہ آرزو
کی کہ کاش زنا یا قتل ناحق حلال ہوتا تو کافر ہوجائیگا م اگر کہا خدا جانتا ہے کہ مینے یہ کام نہین
کیا ہے حالانکہ کیا ہے تو اصح قولین مین کافر ہوجائیگا امام سرخسی نے کہا اگر اس جہوٹ بولنے
کو کفر جانتا ہے تو کافر ہوگا والا فلا حسام الدین کا فتوے بہی اسی پر ہے مگر طحاوی نے کہا
ہے کہ ایمان سے وہی چیز خارج کرتی ہے جسپر ایمان لانا واجب ہے م امام ناصر الدین
نے کہا ہے جسچیز کا ردّت ہونا یقینی ہے اوسکے ظاہر ہونے سے حکم ردّت کا دیا جائے گا
اور جسمین شک ہے اوسپر ندیا جائیگا بحکم الاسلام یعلو ولا یعلی مسلمان کے کافر کہنے مین جلدی
کرنا نچاہیے کیونکہ علمانے اسلام مکرہ کو صحیح کہا ہے م امام ابو حنیفہ نے کہا ہے کہ کفر کفر
نہین ہے جبتک کہ اوس کفر پر عقیدہ نلائے محیط مین کہا ہے کہ مسلمان کافر نہین ہوتا ہے
جبتک کہ قصداً کفر نکرے اگر ایک شخص نے عمداً کلمہ کفر کہا لکن اعتقاد کفر کا نکیا تو نزدیک بعض
علماکے کافر نہوگا کیونکہ کفر کا تعلق اعتقاد سے ہے اور بعض نے کہا کہ کافر ہوجائیگا اسلئے کہ
یہ رضا بالکفر ہے م ایک جاہل نے کلمہ کفر کہا اور وہ نہین جانتا ہے کہ یہ کلمہ کفر کا ہے تو
نزدیک بعض علماکے کافر نہوگا جہل عذر ہے اور بعض نے کہا کہ جہل عذر نہین ہے کافر
ہوگیا احد الزوجین کے مرتد ہوجانے سے نکاح فے الحال باطل ہوجاتا ہے کچہہ حکم قاضی
پر موقوف نہین ہے یہ روایت متفق کی ہے م اگر کوئی شخص پارسیون کی سی ٹوپی یا ہنود

کا ساجامہ پہنے کا نزدیک بعض علما کے کافر ہوجائیگا اور نزدیک بعض کے نہوگا اور بعض متاخرین
نے کہا ہے کہ اگر ضرورت سے پہنے گا کافر نہوگا مین کہتا ہون اول راجح ہے بدلیل حدیث
من تشبہ بقوم فھو منھم و بدلیل قولہ تعالے ومن یتولھم منکم فانہ منھم ہی حکم مشابہ ہونے کا سات
جملہ اقوام کفریہ کے ہے ھ اگر زنار باندہے قاضی ابوحفص کہتے ہین کہ اگر واسطے خلاصی کے
ہاتہ سے کفار کے باندہی ہے تو کافر نہوگا اور اگر واسطے فائدہ تجارت کے باندہے ہے تو کافر
ہوجائیگا ھ مجوس دن نوروز کے جمع ہوتی یا ہنود دن ہولی دیوالی کے خوشی کرین کوئی
مسلمان کہے کیا خوب رسم نکالی ہے کافر ہوجائیگا ھ ایک شخص نے گناہ صغیرہ کیا دوسرے
نے کہا توبہ کر اوسنے کہا مینے کیا کیا ہے جو مین توبہ کرون کافر ہوجائیگا ھ مال حرام کو صدقہ
مین دیکر امیدوار ثواب کا ہوا تو کافر ہوجائیگا ھ فقیر نے جانا کہ یہ مال حرام ہے اور دعا
دی اور صدقہ دینے والے نے آمین کہی کافر ہوجائیگا ھ فاسق شراب پیتا تہا اقربا نے
اگر اوسپر روپے نثار کئے یا مبارکباد دی دونون صورت مین وہ سب کافر ہوگئے ھ لواطت
کرنے کو اپنی جورو کے سات حلال جاننے سے کافر نہین ہوتا ہے اور غیر زن کے ساتہہ کافر
ہوجاتا ہے مین کہتا ہون کہ راجح اسجگہہ کفر ہے اسلئے کہ اسمین استحلال حرام لازم آتا ہے
ھ حلال جاننا جماع کا حالت حیض مین کفر ہے اور حالت استبرار مین بدعت ھ ایک آدمی
اونچے مکان پر بیٹہے اور لوگ اوس سے بطریق استہزار کے مسائل پوچہین اور وہ بطور استہزار
کے جواب دے کافر ہوجائیگا قاضی صاحب فرماتے ہین اونچے مکان پر بیٹہنا شرط نہین ہی استہزار
سات علوم دینی کے ہر طور پر کفر ہے ھ اگر کہا کہ مجکو مجلس علم سے کیا کام ہے اور جو کچہہ
علما کہتے ہین وہ کون کرسکتا ہے تو کافر ہوجائیگا ھ اگر کہا کہ زر چاہیے علم کس کام آتا
ہے تو کافر ہوگیا ھ اگر کہا یہ لوگ جو علم سیکہتے ہین ایک داستان ہے یا تزویر ہے کافر ہوجائیگا
ھ اگر کہا ہمراہ میری شرع میں چل کہا پیادہ لاؤ تو کافر ہوگیا ھ اگر کہا نماز جماعت سے پڑہ
کہا ان الصلوٰۃ لاتغنی کافر ہوگیا یعنے مین تنہا نماز پڑہونگا ھ بسم اللہ کہکر حرام کہانا کفر ہے
ھ اگر رمضان آیا اور کہا سر پر رنج آیا کافر ہوجائیگا ھ بادشاہ کو اگر سجدہ کیا کافر
ہوگیا بالاتفاق اور اگر بقصد تحیت مثل سلام کے کیا تو علما کا اختلاف ہے ظہیریہ مین کہا

کافر ہوگا موئد الدرایہ شرح ہدایہ میں کہا ہے کہ سجدہ بالاجماع جائز نہیں ہے اور دوسری طرح پر
خدمت کرنا جیسے سامنے بادشاہ کے کہڑا رہنا یا ہاتھ چومنا یا جہک جانا جائز ہے انتہی مین کہتا
ہون کہ کوئی سا سجدہ بہی کسی مخلوق کو کرنا جائز نہیں ہے بلکہ کفر ہے اور جہکنا بہی حرام ہے
ہان ہاتہ چومنا جائز ہے اور سامنے کہڑا رہنا حرام ہے ؎ ذبح کرنا نام پر بتون کے یا کوئی یا
دریا یا نہر یا گہر یا ندی نالہ یا چشمہ و نحوہا پر کفر ہے ذابح مشرک ہے اوسکی جورو اوس سے
جدا ہو جاتی ہے اور مذبوحہ حرام ہے انتہی مین کہتا ہون حدیث مین آیا ہے من ذبح لغیر
اللہ فقد اشرک لفظ غیر اللہ شامل جملہ ما سوا اللہ ہے بلا استثناء کے اسیطرح کریمہ ما اھل بہ
لغیر اللہ عام ہے اہلال کہتے ہین رفع صوت کو جیسے یہ بکرا شیخ سدو کا یا یہ گاؤ سید احمد کبیر
کی ہے یہ سب ذبائح حرام ہین اور فاعل و قائل انکا مشرک ؎ اعیاد کفار مین جیسے نوروز
دیوالی دسہرہ مین کافرون کے ساتہ کہیل تماشے مین موافقت کرنا کفر ہے ؎ ایمان
یاس مقبول نہین ہوتا ہے فلم یک ینفعھم ایمانھم لما راؤا بأسنا مراد حالت غرغرہ ہے
اس سے پہلے توبہ قبول ہو سکتی ہے ؎ شرح مقاصد مین کہا ہے کہ جو شخص حدوث عالم
یا حشر اجساد یا علم الٰہی بجزئیات یا کسی اور شئے کا ضروریات دین سے انکار کریگا تو وہ بالاتفاق
کافر ہے اور اگر مسائل اعتقاد مین جنہین روافض خوارج معتزلہ وغیرہ فرق بدعیہ خلاف رکھتے
ہین برخلاف اہل سنت کے اعتقاد کریگا تو اوسکے کافر کہنے مین علما کا اختلاف ہے ملتقی مین
امام ابو حنیفہ سے مروی ہے کہ ہم کسی اہل قبلہ کو کافر نہین کہتے ہین ابو اسحق اسفراینی نے کہا
کہ جو کوئی اہل سنت کو کافر کہتا ہے ہم اوسکو کافر جانتے ہین اور جو نہین کہتا اوسکو ہم بہی
کافر نہین کہتے ہین انتہی مین کہتا ہون ملاحظہ احوال عقائد ہفتاد و دو ملت ضالہ سے وقت
عرض کے کتاب و سنت پر بلکہ خود عقائد اہل سنت سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ کون
فرقہ حد کفر تک پہنچ گیا ہے اور کون نرا مبتدع و ضال ہے ناری ہونا بہتر فرق اسلام کا
تو خود حدیث خیر الانام سے ثابت ہے اگرچہ وہ سب اہل قبلہ ہین لکن بحث خلود و عدم خلود
نارمین ہے نہ دخول نارمین کہ وہ تو بنص سنت مستبین ہے اور نہ ورود علی النار مین کہ وہ
بنص قرآن سارے خلق کے لئے ثابت ہے خواہ فرقہ ناجیہ ہو یا فرقہ ہالکہ واللہ اعلم ؎ جو

ملعون حق مین جناب رسالت کے صلعم دشنام دے یا اہانت کرے یا کسی امر مین امور دین سے یا
حضرت کی صورت شریف مین یا کسی وصف مین آپکے اوصاف مین سے عیب لگاوے خواہ مسلمان
ہو یا ذمی یا حربی اگرچہ دل لگی کی راہ سے کیون نہو تو وہ کافر واجب القتل ہے توبہ اوسکی
قبول نہین ہے امت کا اس بات پر اجماع ہے کہ بے ادبی واستخفاف ہر نبی کا کفر ہے خواہ فاعل
اوسکو حلال جانکر مرتکب ہو یا حرام جانکر م یہ قول روافض کا کہ حضرت نے خوف سے
دشمنونکے بعض احکام الٰہی کو نہین پہنچایا کفر ہے انتہی کلام مالابد منہ للقاضی رح **ف** شعرانی
رح نے منن کبرے مین لکھا ہے قد وضع بعض العلماء من السلف کتابا جمع فیہ کثیرا من الکلمات
التی ینطق بہا العوام مما یؤدی الی الکفر وحذر فیہ من النطق بہا فی جملۃ من الکتب نصیحۃ للمسلمین وقد
احبب لی ان اذکر لک طرفا من ذلک لتجتنب النطق بہا والنظر فیہ فاقول وباللہ التوفیق پہر کہا ہے
کہ وہ چیز جسین اکثر لوگ گرفتار ہو جاتے ہین ایک یہ قول ہے یا من یرانا ولا نراہ اور یہ
قول یا ساکن ہذہ القبۃ الخضراء اور یہ قول سبحان من کان العلا مکانہ ونحو ذلک
ومثل ذلک لا یجوز التلفظ بہ لما یورث من الایہام عند العوام ان اللہ تعالی فی مکان خاص
وان قال ہذا القائل اردت بقولی ولا نراہ عدم رؤیتنا لہ فی الدنیا قلنا لہ قد اطلقت القول و
الاطلاق فی محل التفصیل خطأ وقد اجمع اہل السنۃ علی منع کل اطلاق لم یرد بہ الشریعۃ سواء
کان فی حق اللہ او فی حق انبیائہ او فی حق دینہ شیخ ابو الحسن اشعری کہتے تھے ما اطلق الشرع
فی حقہ تعالی او فی حق انبیائہ او فی حق دینہ اطلقناہ وما منع منعناہ وما لم یرد فیہ اذن و
لا منع الحقناہ بالممنوع حتی یرد الاذن فی اطلاقہ انتہی قاضی ابو بکر باقلانی رح کہتے ہین ما
لم یرد لنا فیہ اذن ولا منع نظرنا فیہ فان اوہم ما یمتنع فی حقہ تعالی منعناہ وان لم یوہم
شیئا من ذلک رددناہ الی البراءۃ الاصلیۃ ولم نحکم فیہ بمنع ولا اباحۃ انتہی شعرانی کہتے ہین
فقد اتفق الامامان علی منع کل اطلاق یوہم محظورا فی حق اللہ تعالی وتبعہما العلماء علی ذلک
قاطبۃ ونقلوا فیہ الاجماع فعلم من ہذہ القاعدۃ ان کل من لا یفرق بین ما یوہم الحلاف محظورا
وبین غیرہ فلا یجوز لہ ان یطلق فی حق اللہ تعالی الا ما ورد بہ التوقیف ولا اذن الشرع حذرا ان
یقع فیما لا یجوز اطلاقہ علی اللہ تعالی فیأثم او یکفر والعیاذ باللہ تعالی انتہی یا جیسے یہ قول

یا دلیل الحائرین یا من لیس له دلیل یا دلیل الا دلیل ونحو ذلک وکله لم یرد به شرع ولا ینبغی ان یقال یا جیسے یہ
قول یا من لا یوصف ولا یعرف کیونکہ اللہ تعالےٰ موصوف معروف ہے بغیر تکییف یا جیسے یہ
قول یا من ھو فی عرشه یرانا کیونکہ اسمین ایہام ہے استقرار کا بلکہ یون کہنا چاہیئے یا من
استوی علی عرشه کما ینبغی بجلاله وکما یمتنع شرعا اطلاق بعضھم علی اللہ تعالی الخمار والساقی
وراھب الدیر وصاحب الدیر والقسیس ولیلی ولبنا وسُعدیٰ واسماء ووَعد وھند والکنز الاکبر
ونحو ذلک مین کہتا ہون اسیطرح وہ الفاظ ہین جنکو حق مین حضرت کی شعراء عادین استعمال
کرتے ہین جیسے ترک ستمگار ظالم عیار جفا پیشہ یار شوخ چشم ونحو ذلک جو کہ حق مین معاشیق
فساق وفجار کے بولے جاتے ہین وکذلک لا یجوز اجماعا ارادۃ انه تعالی بقول بعضھم

ﮯ انا من اھوی ومن اھوی انا ٭ نحن روحان حللنا بدنا

وقول بعضھم ﮯ تمازجت الحقائق بالمعانی ٭ فصرنا واحدا روحا ومعنے

سو یہ اور مثل اسکی بولنا نزدیک اہل سنت کے جائز نہین ہے ہمنے علی خواص رح سے پوچھا
تہا کہ ان تغزلات سے جو کلام قوم مین ہوتے ہین کیا اللہ تعالےٰ مراد ہے فرمایا نہین مراد انکی
خلق ہے لکن فاہم ان الفاظ سے حق حق مین وہ بات فہم کرتا ہے جو وقت سماع کے اسکو
باعث حضور مع الحق پر ہوتی ہے کیونکہ اولیاء اللہ تعالےٰ اعرف خلق باللہ بعد رسل وانبیاء ہوتے
ہین وہ حق کو اس امر سے جلیل تر جانتے ہین کہ اوسکو محل اپنے تغزلات کا ٹھہرائین اس لئے
محبین ومحبوبین کے ساتھ ضرب مثل کرتے ہین جیسے ساتھ قیس ولبنا وغیلان ونحو ذلک کے انتہے
فلیتامل اسیطرح سماع اون اشعار کا ممتنع ہے جو قول متنبی کی طرح پر ہون جیسے کہ اسنے حق مین
محمد بن رزیق کے کہا ہے ﮯ

لو کان ذو القرنین اعمل رایه ٭ لما اتی الظلمات صرن شموسا
او کان لج البحر مثل یمینه ٭ ما انشق حتی جاز فیه موسی
او کان للنیران ضوء جبینه ٭ عبدت فصار العالمون مجوسا

انتہی مین کہتا ہون اسیطرح وہ اشعار جو مثل ان اشعار کے ہون جیسے قول کسی شاعر کا ہے ﮯ

دل از عشق محمد ریش دارم ٭ رقابت با خدای خویش دارم

یا یہ قول عرفی شیرازی کا ؎ تا جمع امکان و وجوب نوشتند * موروثیان لشد اطلاق اعم را
یا جیسے یہ شعر بردہ کا ؎ یا اکرم الخلق مالی من الوذ بہ * سواک عند حلول الحادث العمم
یا یہ مصراع ومن علومک علم اللوح والقلم یا یہ شعر میر آزاد کا ؎

ماکان یعرف الواحا ولا قلما * لو کان یعرف ما فی اللوح والقلم

اگرچہ اس مصراع یا شعر میں تاویل کی گنجایش ہے یا جیسے یہ شعر جامی رح کا ؎

بقلم گر نرسید انگشتش * بود لوح و قلم اندر مشتش

یا جیسے بعض الفاظ صیغہ صلوۃ کے جو دلائل الخیرات میں ہیں کیونکہ یہ معانی شرع میں نہیں آئے اور نہ ان معانی کی شرع نے اجازت دی ہے شعرانی نے کہا یا جیسے یہ قول انا فی امۃ تدارکہا اللہ غریب کصالح فی ثمود فکل ہذہ وامثالہ یفہم التساوی بمعجزات اللہ تعالیٰ الانبیاء فلا یجوز اسطرح کے کلمات اکثر شعر معری وابونواس وابن ہانی میں واقع ہوئے ہیں مومن کو سماع سے اسکے تحفظ کرنا چاہیے اور جو شخص اسکے ساتھ متکلم ہو اوسکو زجر کرے کیونکہ اجماع منعقد ہے اس بات پر کہ سوا انبیاء کے کوئی بشر مقام انبیاء تک ہرگز نہیں پہنچ سکتا تو اشارات جو شعر میں ہیں باجماع امت خطا ہیں **حکایت** ابو العتاہیہ نے شعر گوئی سے توبہ کی تھی اسلئے کہ ایکبار یہ شعر کہا تھا ؎

اللہ بینی وبینی مولاتی * ابدت لی الصد والملالات

کسی نے خواب میں اُسنے کہا اما وجدت من تجعل بینک وبین امرأۃ فی الحرام الا اللہ تعالیٰ وہ جاگ اوٹھے اور توبہ کی پھر کبھی شعر نکہا مگر زہد یا ترغیب طاعات میں منجملہ جنبات کے ایک یہ قول ہے فلان حجۃ اللہ فی ارضہ علی عبادہ کیونکہ بات خاص بمرتبہ نبوت ہے غیر پر اطلاق کرنا اُسکا بیجا ہے اسیطرح وہ الفاظ جو سوا جناب حق کے اور کو لائق نہیں ہیں اونسے وجوب اجتناب کا بطریق اولے ہے کقول بعضہم فی کتب المراسلات الا عظم الاقدس الاعلی ونحو ذلک کیونکہ معانی ان الفاظ کے لغۃً جارے استعمال میں خاص بحق تعالیٰ ہیں قائل اگر یہ بات کہے کہ مراد میری خلق سے تو ہم کہیں گے کہ یہ بات متقدم ہو چکی ہے کہ اطلاق محل تفصیل میں خطا ہوتا ہے اور یہ کلام تیرا موہم اطلاق وعموم ہے حق میں

حق وخلق دو نون کی اور یہ ممتنع ہے اسی طرح یہ قول ما فی الوجود الا اللہ مین کہتا ہون اسی
طرح یہ قول لا موجود الا اللہ کیونکہ قائلین وحدت وجود اسکو ترجمہ کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ کہتے
ہین اور خلاف مقصود شارع مراد لیتے ہین اسیطرح یہ قول ان اللہ فی قلوب العارفین ہین
کہتا ہون اسیطرح یہ قول لیس فی جبتی الا اللہ یا سبحانی ما اعظم شانی کیونکہ یہ کلمات
شطحیات فقراء ہین انسے قطع نظر کرنا اور درپے تلفظ وتکلم نہونا ضرور ہے گو کسی وجہ سے گنجایش
تاویل کی رکھتے ہون اسیطرح یہ قول ما یسمع اللہ من ساکت اور مراد یہ ہو کہ اللہ عالم اسرار
نہین ہے سو یہ اطلاق بسبب مضادت قول تعالے ام یحسبون انا لا نسمع سرھم ونجواھم
بلی جائز نہین ہے حالانکہ براہین عقول وحجج نقول اسبات پر قائم ہین کہ اللہ تعالے سامع
ہر موجود ہے اسیطرح یہ قول ھذا الزمان سوء اور مراد زمان سے دہر ہو حالانکہ حدیث
قدسی مین آیا ہے کہ اللہ تعالے کہتا ہے انا الدھر سو جس لفظ کا اطلاق اللہ نے اپنے نفس
مقدس پر کیا ہے اوسکے ساتھ کسی مخلوق کا وصف کرنا جائز نہین ہے حدیث مین آیا ہے
لا تسبوا الدھر فان الدھر ھو اللہ مین کہتا ہون شعراء غاوین راتدن شکایت چرخ و فلک
وسپہر وزمان وروزگار ودہر مین بسر کرتے ہین حالانکہ یہ نسبت طرف حقتعالے کے جاتی
ہے جو اللہ کا شاکی ہو اور اوسکو معاذ اللہ ظالم ستمگار سفلہ پرور ناہموار بدکردار کہے وہ
اجماعا کافر ہو جاتا ہے مگر یہ قوم کسیطرح اس حکایت وشکایت سے باز نہین آتی الا من
رحمہ اللہ تعالے وعصمہ منہ اسیطرح قول بعض خطباء کا سبحان من لم یزل معبودا عند
من لم یعلم کیف نہ معبودا یا لقوۃ ای اھلا لان یعبد کیونکہ اسمین ایہام ہے قدم عالم کا
اور یہ عقیدہ کفر ہے اسیطرح یہ قول یا قدیم الازمان کیونکہ رب کچھ متقید بزمان نہین ہے
بلکہ یہ کلام باطل ہے اسیطرح یہ قول کل ما یفعل اللہ خیر اسلئے کہ اسمین ایہام ہے نفی وجود
شر کا عالم سے اور اس امر کا کہ جو کچھ بندہ کرتا ہے معاصی سے وہ سب خیر ہے اسیطرح
یہ قول لا تسافر حتی یطلع القمر کیونکہ یہ مثل اوس قول کے ہے مطرنا بنوء کذا علی
ما فی سن اء **حکایت** ایک منجم نے ایکبار عمر بن خطاب سے کہا تہا لا تقاتل اعداءک
حتی یطلع لک القمر عمر نے فرمایا دھر قرھم ایضا ای کما یکون لنا یطلع عہ سعدا

کذلک یکون لهم لان لطلوعه علی الجیشین واحد اسیطرح یہ قول وقت دخول کے مریض
پر الله یحل عنک اسلئے کہ یہ ایک لفظ موہم ہے ادب یہ ہے کہ یون کہے الله یدفع عنک او یغفر
اسیطرح یہ قول فلان یطلع علی الغیب ولہ کشف او اطلاع علی الغیب اسلئے کہ یہ موہم باطل
ہے ادب یہ ہے کہ یون کہے فلان لہ فراسة صادقة او کشف او اطلاع عرفیا تاکہ رسل
سے مقام علم و قطع مین مزاحمت نہو فانہ لیس للاولیاء الا الظن الصادق فقط خلافا
لبعضهم وهذا الظن هو الذی یسمی نه الهاما وفتحا وکشفا اسیطرح یہ قول باعلم الله
او اقالله الله وقت سوال بیع اور اقالہ کے اسلئے کہ یہ قول موہم مذہب اہل اتحاد ہے وذلک
کفر اسیطرح تصغیر کسی شئ کی منجملہ شعائر الہی کے جیسے مصیحف مسیجد لوتیح ونحو ذلک اسلئے
کہ یہ نزدیک بعض علما کے کفر ہے اسیطرح نام رکھنا کتب مولفہ کا مشابہ قرآن و وحی کہ یہ شرعا
جائز نہین ہے جیسے کتاب الاسرار والمعاریج یا جیسے مفاتح الغیب یا آیات بینات کیونکہ اسمین
ایہام مزاحمت کا ساتھ نبی صلعم کے اسرار وعروج الی السماء مین ہے یا مشارکت حق تعالی کی
علم غیب مین انتہی کلام الشعرانی رح **ف** ابن حجر مکی رح نے کتاب الزواجر مین لکھا ہے کہ انواع
کفر و شرک مین سے ایک یہ بات ہے کہ انسان عزم کفر کا زمانہ بعید یا قریب مین کرے
یا زبان و دل پر کوئی شئے کفر کی گزرانے اگرچہ محال عقلی کیون نہو تو فی الحال کافر ہوجائیگا
یا کسی موجب کفر کا معتقد یا فاعل ہو یا تلفظ بکفر کرے خواہ یہ اصدار اعتقاد کی راہ سے ہو یا
عناد سے یا استہزا سے مثلاً عالم کو قدیم اعتقاد کرلے اگرچہ نوع کی راہ سے ہو یا جو بات
الله کے لئے ثابت ہے باجماع و ضرورت دینیہ اوسکی نفی کرے جیسے انکار الله کے علم وقدرت
کا یا علم بالجزئیات کا یا جو امر الله سے منفی ہے اوسکو ثابت کرے جیسے رنگ جسم ونحوہا حاصل
یہ ہے کہ اتصاف الله تعالے کا ساتھ کسی نقص کے صریحاً یا لازماً اعتقاد کرنا کفر ہوتا ہے صریحاً
ایسا اعتقاد کرنا اجماعاً کفر ہے اور لازماً مین خلاف ہے اصح نزدیک ہمارے عدم کفر ہے مثلاً
مجسم یا جوہری لازم مقالہ اپنے سے کافر نہین ہوتا ہے مگر اوسی صورت مین کہ معتقد اس نقص کا
مصرح ساتھ اوسکے ہو یا مثلاً کسی مخلوق کو جیسے سورج ہے سجدہ کرے اگر کوئی قرینہ ظاہر
اوسکے عذر پر دلیل نہو یہ قید اکثر مسائل آئندہ مین آئے گی اسی حکم مین یہ بات بھی ہے کہ کوئی

ایسا فعل کرے جسپر مسلمین کا اجماع ہے کہ وہ فعل صادر نہین ہوتا ہے مگر کافر سے اگرچہ مصرح
باسلام ہو جیسے کنیسہ مین ہمراہ اہل کنیسہ کے جانا زنار وغیرہ پہنکر یا کسی ورق کو جسمین قرآن
یا علم شرعی یا اللہ کا نام یا نبی کا نام یا فرشتہ کا نام لکہا ہوا ہے نجاست مین پہینکدینا یا کسی قذر
طاہر مین مثل منی یا آب بینی یا آب دہن کے ڈالدینا یا ان اشیاء کو یا مسجد کو آلودہ نجاست
کرنا اگرچہ معفو عنہ ہو یا کسی ایسے نبی مین شک کرنا جسکی نبوت پر اجماع ہے نہ نبی غیر مجمع علیہ پر
مثل خضر و خالد بن سنان کے یا شک کرنا انزال مین کسی کتاب مجمع علیہ کے جیسے توریت
انجیل زبور صحف ابراہیم علیہم السلام یا کسی آیت مجمع علیہ قرآن مین جیسے معوذتین یا تکفیر بین
ایسے قائل قول کی جس سے وہ توسل طرف تضلیل امت کے کرتا ہے یا تکفیر صحابہ مین یا انکار
کعبہ یا مسجد حرام یا صفت حج یا ہیئت معروفہ صلوٰۃ و صوم مین یا کسی حکم مجمع علیہ مین جو بالضرورۃ
دین اسلام سے معلوم ہے جیسے تحریم مکس یا مشروعیت سنن مین جیسے نماز عید یا کسی حرام کو
حلال کر لینا یا بے وضو نماز پڑہنا یا حالت نجاست مین نماز ادا کرنا یا کسی مسلمان کو ایذا دینا
یا کسی ذمی کو ستانا بلا کسی مسوغ شرعی کے بسبب اُسکے اعتقاد کے یا کسی حلال کو حرام ٹہرالینا
مثل بیع یا نکاح کے یا حضرت کو اسود کہنا یا اُنکی قرشی عربی یا انسے ہونیکا انکار کرنا کیونکہ وصف
کرنا حضرت کا بغیر صفت ثابتہ کے حضرت کی تکذیب ہے اسجگہہ سے یہ بہی ماخوذ ہوتا ہے کہ جس
کسی صفت کے ثبوت پر واسطے حضرت کے اجماع ہے اوسکا انکار بہی کفر ہوگا جیسے بعثت کسی
نبی کی بعد آپ کے تجویز کرنا یا یون کہنا مجھے نہین معلوم کہ یہ وہی نبی ہین جو مکہ مین مبعوث ہوئے
تہے اور مدینہ مین مرے یا کوئی اور ہین یا نبوت مکتسب ہے یا وصول رتبہ نبوت تک صفا قلب
سے ہوجاتا ہے یا ولی افضل ہے نبی سے یا مجکو وحی آتی ہے اگرچہ مدعی نبوت نہو یا مین مرنے
سے پہلے جنت مین داخل ہونگا یا حضرت کو یا کسی اور نبی یا ملائکہ کو عیب لگائے یا لعنت کرے
یا دشنام دے یا استخفاف کرے یا استہزاء کرے یا کسی فعل پر مستہزی ہو جیسے لمس اصابع یا کسی
نقص کو اُنکے نفس یا نسب یا دین یا فعل مین ملحق کرے یا تعریض کرے ساتہ ان امور کے یا کسی
شے سے بطریق ازرار یا تصغیر شان تشبیہ دے یا اُنسے چشم پوشی کرے یا اُنکے لئے کسی مضرت کا
متمنی ہو یا کسی چیز کو جو کہ لائق اُنکے منصب کے نہین ہے بطریق ذم اُنکے طرف منسوب کرے

یا آپ کے حق مین کلام خفیف وحقیر ومنکر وقول زور سے عبث کرے یا لحن و بلایا جو اونپر
گزری ہین اوسکی عار دلائے یا آپ بعض عوارض بشریہ جائزہ ومعہودہ کے ساتھ حقارت کرے
کہ انمین سے ہر ایک امر بر اجماعاً کافر واجب القتل ہوجاتا ہے اور اوسکی توبہ قبول نہین ہوتی
یہی قول ہے اکثر علما کا ایک شخص نے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ سے کہا صاحبکم خالد نے
اس کلمہ کو تنقیص سمجہکر اوس شخص کو قتل کرڈالا اسیطرح رضا بالکفر اگرچہ ضمناً ہو کفر ہے
جسطرح کسی کافر کو اشارہ کرے کہ مسلمان نہو اگرچہ اوسکو مشورہ ندے یا کافر نے کہا مجکو
کلمۂ اسلام سکہا دو خطیب نے کہا ذرا ٹہر مین خطبہ سے فارغ ہوجاؤن کہ یہ تاخیر کفر ہے یا بلا تاویل
کسی مسلمان کو او کافر کہدیا کہ اسمین اسلام کا نام کفر رکہنا ہوا یا تمسخر اپن کیا اللہ کے نام یا نبی
سے یا امر یا نہی یا وعدہ یا وعید رسول سے مثلاً یون کہا کہ اگر مجکو اسباب کا حکم کرینگے تو مین نہ
کرونگا اور اگر اللہ مجکو ترک نماز پر اس حالت شدت مرض مین پکڑیگا تو مجپر یہ ظلم ہوگا اور اگر
یہ قول نبی کا سچ ہوتا تو مین نجات پاتا کیونکہ اسمین تنقیص ہے مرتبہ نبوت کے یا کہا کہ لاحول و
لاقوۃ الاباللہ گرسنگی سے بے نیاز نہین کرتا ہے یہی حکم سائر اذکار کا ہے یا آواز مؤذن
کو مثل صوت جرس کہا یا ارادہ تشبیہ کا ساتھ ناقوس کفر کے کیا یا یہ کہا کہ مین قیامت سے
نہین ڈرتا اگرچہ استہزاءً ہو یا مین اللہ سے نہین ڈرتا یا کہا یہود بہتر ہین مسلمانون سے یا کسینے
کہا کہ ایمان کیا ہے اور اسنے استخفافاً یہ جواب دیا کہ مین نہین جانتا یا صحبت ابو بکر کا انکار
کیا یا عائشہ کو قذف کیا یا کہا کہ مین خالق اپنے فعل کا ہون یا انا اللہ بطور مزاح کے کہا یا محشر یا
جہنم کیا چیز ہے یا لعنت ہے خدا کی ہر عالم پر اگرچہ ارادہ استغراق کا نکرے یا کہا کہ روح
قدیم ہے یا کہا کہ جسوقت ربوبیت ظاہر ہوتی تو عبودیت جاتی رہی اور مراد اس سے رفع
احکام ہو یا اوسکی صفات ناسوتیہ الوہیت مین فنا ہوگئی یا مبدل بصفات حق ہوگئے ہین یا
مین خدا کو دنیا مین دیکہتا ہون اور وہ بدو اوس سے باتین کرتا ہون یا خدا صورت حسنہ
مین حلول کرتا ہے یا تکلیف شرعی مجہسے ساقط ہوگئی ہے یا غیر سے کہا کہ تو عبادات ظاہرہ
انسان کو عمل اسرار مین چہوڑ دے یا سماع غنا امور دین سے ہے یا قرآن سے زیادہ دلمین
موثر ہے اور بندہ کا وصول طرف اللہ کے بغیر طریق عبودیت کے بہی ہوسکتا ہے یا سرج

اللہ کا نور ہے جب نور سے نور جا ملا متحد ہو گیا اس باب کے فروع کثیرہ کو نسیاد مذاہب
اربعہ پر مینے کتاب الاعلام بما یقطع الاسلام مین استقرار لکہا ہے اگرچہ ان مین بعض
اقوال ضعیفہ بہی ہین حدیث مین آیا ہے جسنے اپنے بہائی کو کافر کہا تو اگر وہ کافر نہین ہے تو یہی
کہنے والا کافر ہو جاتا ہے رواہ الطبرانی وغیرہ دوسرا لفظ یہ ہے کہ کافر کہنا بہائی کو گویا
لعنت کرنا اوسکو برابر اوسکے قتل کرنے کے ہے تیسری روایت یہ ہے جسنے کہا مین بری
ہون اسلام سے اگر وہ کاذب ہے تو خیر اور اگر صادق ہے تو پہر طرف اسلام کے سالم
نہین پہرتا بخاری کا لفظ یہ ہے اذا قال الرجل لاخیہ یا کافر فقد باء بھا احدھما طبرانی
کا لفظ یہ ہے کفوا عن اھل لا الہ الا اللہ لا تکفروھم بذنب فمن کفر اھل لا الہ الا اللہ
فھو الی الکفر اقرب اسیطرح یہ کہنا کہ ہمکو یا فی فلان نجہر سے ملا کفر ہے بموجب حدیث کے
ف آیہ ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر ما دون ذلک لمن یشاء سے عموم آیہ
قل یا عبادی الذین اسرفوا علی انفسھم لا تقنطوا من رحمۃ اللہ ان اللہ یغفر الذنوب
جمیعا انہ ھو الغفور الرحیم مخصوص ہے ان دونون آیتون سے معلوم ہوا کہ حق اس بارہ
مین وہی مذہب اہلسنت وجماعت کا ہے کہ میت مومن فاسق زیر مشیت الٰہی ہے چاہے
اوسکو عذاب کرے جسطرح چاہے پہر انجام اوسکا طرف عفو کے ہے وہ نار سے باہر نکلیگا اور
سیاہ ہو گیا ہو گا اوسکو ایک غوطہ نہر حیات مین دینگے پہر جمال ونضارت وحسن عظیم عطا
فرماکر بہشت مین لیجائینگے اور جو کچہ اللہ نے اوسکے لئے بموجب سابقہ ایمان اور اعمال صالحات
کے طیار کر رکہا ہے وہ اوسکو ملیگا کما صح بذلک کلہ حدیث البخاری وغیرہ اور اگر اللہ
چاہے تو ابتدا مین عفو کر دے اور مسامحت فرمائے اور اوسکے خصمار کو راضی کر دے پہر
جنت مین ہمراہ ناجین کے لیجائے یہ قول خوارج کا کہ مرتکب کبیرہ کافر ہے اور یہ قول معتزلہ
کا کہ وہ حتماً مخلد فی النار ہو گا اور اوس سے عفو جائز نہین ہے جسطرح کہ عقاب مطیع بہی
جائز نہین ہے تقول وافترا ہے اللہ تعالے پر تعالی اللہ عما یقول الظالمون والجاحدون
علوا کبیرا اور آیہ ومن یقتل مومنا متعمدا فجزاؤہ جھنم الخ محمول ہے مستحل قتل مسلم پر
کیونکہ یہ استحلال کفر ہے اس صورت مین مراد خلود سے تابید فی النار ہے مثل سائر کفار کے

یا محمول ہے غیر مستحل پر تو خلود مستلزم تابید نہ ٹھہریگا کما تشہد بہ النصوص الشرعیۃ والمواد
اللغویۃ یعنے یا اوسکی جزا ہے اگر عذاب کیا جائے ورنہ اللہ تعالے اوسکو معاف کر دیگا
کما علم من قولہ ویغفر ما دون ذلک لمن یشاء وقولہ ان اللہ یغفر الذنوب جمیعا اور
جسنے یہ کہا کہ توبہ قاتل کی قبول نہین ہے مراد اوسکی زجر و تنفیر ہے قتل سے والا نصوص
کتاب و سنت صریح ہین اس بارہ مین کہ اوسکے لئے توبہ ہے مثل کافر کے بلکہ بالاولے
اور یہ قول مرجیہ کا کہ لا یضر مع الایمان ذنب کما لا ینفع مع الکفر طاعۃ افترا ہے اللہ
پر اور جو اولہ اسکی تائید کرتے ہین مراد انسے ظاہر اونکا نہین ہے بدلیل اور نصوص قطعی
البرہان واضح البیان کے اسلئے ہر مسلمان پر واجب ہے کہ یہ اعتقاد رکہے کہ ایک جماعت
عصاۃ مومنین کے داخل نار ہونگے اسکا انکار کرنا کفر ہے کیونکہ اسمین تکذیب ہے نصوص
قطعی الدلالہ کے **ف** امام الحرمین نے اہل اصول سے نقل کیا ہے کہ جسنے کلمہ کفر کہا
اور زعم کیا کہ ورید مضمر ہے وہ ظاہرا و باطنا کافر ہو گیا اور جس شخص کو وسوسہ لگا اور وہ
متردد ہوا ایمان مین یا صانع مین یا اوسکے دل کو نقص یا شبہ عارض ہوا اور وہ کارہ ہے
بکراہت شدیدہ اور ناور نہین ہے اوسکے دفع پر تو اسسے کچھ ضرر نہین ہے اور نہ گناہ بلکہ یہ
طرف سے شیطان کے ہے اللہ تعالے سے اوسکی دفع پر استعانت چاہیے اسکو ابن عبد السلام
وغیرہ نے ذکر کیا ہے وللہ الحمد **ف** کافر اصلی یا مرتد سے اسلام حاصل نہین ہوتا مگر ساتہ
کہنے شہادتین کے اگرچہ ایک شہادت کا مقر کیون نہو اور نطق شہادتین مین ترتیب شرط ہے
اگر پہلے اشہد ان محمدا رسول اللہ کہیگا پہر اشہد ان لا الہ الا اللہ تو مسلمان نہوگا پہر جس شخص کا
کفر بسبب انکار اصل رسالت کے ہے اوسکو شہادتین کا کہنا کافی ہوگا اور جسکا کفر بسبب
تخصیص رسالت بالعرب کے ہے جیسے عیسائی تو وہان یون کہنا شرط ہے اشہد ان محمدا
رسول اللہ الی کافۃ الناس والجن اور گونگے کا اشارہ کرنا بجائے نطق کے ہے غرض کہ
اسلام بے ان امور کے حاصل نہین ہوتا ہے جیسے یہ کہنا کہ آمنت یا آمنت بالذی
لا الہ غیرہ یا انا مسلم یا انا من امۃ محمد صلعم یا انا احبہ یا انا من المسلمین او مثلہم
یا مسلمانون کا دین حق ہے بخلاف اوس شخص کے جو کوئی دین ہی نہ کہتا تہا وہ اگر آمنت

یا اللہ یا اسلمت للہ یا اللہ خالقی اور بہی کہکر پہر شہادت آخری ادا کریگا تو وہ مسلمان ہو جائیگا
جو شخص اسلام لائے اوسکو حکم کرنا ایمان با لبعث کا مندوب ہے اور واسطے نفع اسلام کے
آخرت مین ہمراہ امور مذکورہ کے یہ بہی شرط ہے کہ دل سے وحدانیت خدا اور اوسکے کتب
ورسل و یوم آخر کے تصدیق کرے پہر اگر ان باتو نپر ایمان لایا اور دل سے تصدیق کی
اور زبان سے تلفظ بشہادتین نکیا باوجود قدرت کے تو ہنوز وہ اپنے کفر پر باقی ہے ابداً مخلد
فی النار رہیگا کما نقل النووی علیہ الاجماع لکن اسپر یہ اعتراض کیا ہے کہ اس بارہ
مین ایک قول ائمہ اربعہ کا یہ ہے کہ اوسکو ایمان اوسکا نفع دیگا غایت یہ ہے کہ وہ مومن
عاصی ہے اور اگر زبان سے تلفظ کیا ہے اور دل سے مومن نہین ہوا ہے تو وہ آخرت مین
بالاجماع کافر ہے رہی دنیا سو دنیا مین ہم اوسپر احکام مسلمین ظاہر اجاری رکہین گے پہر اگر ایک
مسلمان عورت سے اوسنے نکاح کر لیا ہے پہر دل سے تصدیق کی تو وہ عورت اوسکو حلال
نہین ہے جبتک کہ تجدید نکاح کے بعد اسلام کے نکرے **ف** مذہب اہل حق کا یہ ہے
کہ ایمان نزدیک غرغرہ کے اور نزدیک معاینۂ عذاب استیصال کے نفع نہین کرتا قال
تعالے فلم یک ینفعھم ایمانھم لما رأوا باسنا سنۃ اللہ التی قد خلت فی عبادہ وخسر
ھنالک الکافرون ہان قوم یونس علیہ السلام اس حکم سے مستثنے ہو چکی ہے لقولہ تعالے
الا قوم یونس لما آمنوا کشفنا عنھم عذاب الخزی فی الحیوۃ الدنیا ومتعناھم الی
حین یہ اس بنا پر ہے کہ استثنا متصل ہے اور اونکا ایمان وقت معاینہ عذاب استیصال
کے تہا یہی قول ہے بعض مفسرین کا اور اسی پر اونکا استثنار موجہ ہے اور وقوع
اس امر کا واسطے کرامت وخصوصیت انکی نبی علیہ السلام کے تہا اسپر قیاس نہین
ہو سکتا ہے علمار و مجتہدین معتمدین امت نے آیہ باس سے اخذ اجماع کیا ہے کفر
فرعون پر اور ترمذی نے تفسیر سورۂ یونس مین دو طرح سے اسکو روایت کیا ہے
ایک حدیث کو حسن اور دوسری حدیث کو حسن غریب صحیح کہا ہے اور در روایت ابن عدی و
طبرانی مین آیا ہے کہ حضرت نے فرمایا خلق اللہ یحیی بن زکریا فی بطن امہ مومنا وخلق
فرعون فی بطن امہ کافرا اور یہ قول فرعون کا وقت غرق کے کہ امنت انہ لا الہ الا اللہ

الذی آمنت بہ بنو اسرائیل وانا من المسلمین کچھ اوسکو نافع نہین ہے اسلیے کہ اللہ تعالی نے بعد اسکے فرمایا ہے آلآن وقد عصیت قبل وکنت من المفسدین **ف** امام قاضی عبد الصمد حنفی نے اپنے تفسیر مین کہا ہے کہ مذہب صوفیہ یہ ہے کہ ایمان سے انتفاع ہوتا ہے اگرچہ وقت معاینہ عذاب کے ہو انتہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ مذہب قدیم ہے کیونکہ قاضی مذکور اوائل سنہ پانسو ہجری مین تھے یعنے ۵۲۳ھ مین سو ذہبی نے کہا ہے کہ حد فاصل درمیان علماء متقدمین ومتاخرین کے راس قرن ثالث یعنے سنہ تین سو ہجری ہین اور قاضی صاحب بعد زمانہ متقدمین کے تھے تو یہ مذہب صوفیہ کا قدیم نہ ٹھہرا اور اگر فرض کرین کہ یہ مذہب انکا صحیح بھی ہے اور پھر اوس کی مخالفت کے اجماع منعقد نہین ہو سکتا ہے تو بھی یہ مذہب اس وجہ سے حجت نہین ہے کہ کفر فرعون پر اجماع امت کا کچھ اسی ایمان عند الباس پر نہین ہوا ہے بلکہ وہ سرے ہی سے اللہ اور موسے علیہ السلام اور اونکی کتاب پر ایمان نہلایا تہا اور وہ جو ابن عربی رح نے کتاب فتوحات مکیہ مین دلائل صحت ایمان فرعون کے لکھے ہین وہ سب مخدوش ومدفوع ہین پہر ابن حجر نے ضعف ان دلائل کا لکھا ہے اس جگہ حاجت ذکر کی نہین ہے مین کہتا ہون کہ جب حق مین کفر فرعون کے حدیث آچکی تو پہر اوسکے ایمان لانے مین بحث کرنا مصادمت ہے ساتھ سنت مطہرہ کے اذا جاء نہر اللہ بطل نہر معقل **ف** آیت وحدیث دلیل ہے اسبات پر کہ عذاب کفار کا جہنم مین دائم مؤبد ہے اور جو کچھ خلاف اسکے آیا ہے وہ واجب التاویل ہے جیسے خالدین فیہا ما دامت السموات والارض الا ما شاء ربک ان ربک فعال لما یرید کہ ظاہر اس کریمہ کا یہ ہے کہ مدت اونکے عقاب کی مساوی مدت بقاء ارض وسماوات کے ہے پہر اس مدت مین جتنا کہ اللہ چاہے وہ مخلد نہین سو علماء نے اس آیت کی بیس تاویلین کی ہین کوئی تاویل راجع طرف حکمت تقیید کے ہے اور کوئی راجع طرف مدت دوام ارض وسما کے اور کوئی راجع طرف حکمت استثناء ومعنی استثناء کے پہر ان وجوہ تاویل کو ابن حجر نے نقل کیا ہے اور عمدہ تقریر اس مقام کی تفسیر فتح البیان اور تفسیر فتح القدیر مین ہے پہر کہا ہے کہ ایک قوم کہتی ہے کہ عذاب کفار کا منقطع ہوجاویگا اس عذاب کی ایک نہایت ہے اور دلیل اونکی یہی آیت باب اور آیت لابثین فیہا

استقایا ہے کیونکہ معصیت خلق متناہی سے ہے تو عقاب غیر متناہی اوسپر ظلم ہوگا سو فخر رازی نے اسکا
رد اپنی تفسیر مین بسط سے کیا ہے حدیث ابو نعیم مین مرفوعا آیا ہے ان اللہ یعذب الموحدین
فی جہنم بقدر نقصان اعمالھم ثم یردھم الی الجنۃ خلودا دائما ابدا ابا بما نھم
الحاصل یہ عقیدہ کہ نار کو فنا ہے خلاف ظاہر کتاب و سنت و اجماع جمہور علماء امت وائمہ
ملت کی ہے بعض اکابر جو اسطرف گئے ہین یا بعض سلف جو اسکے قائل ہین اونکا قول
ماؤل ہے یا خطاے اجتہادی ہے واللہ اعلم **ف** شرک اصغر ریا ہے اسکی تحریم پر
کتاب و سنت شاہد ہے اور اجماع امت کا منعقد اللہ تعالے نے فرمایا ہے الذین ھم
یراؤن اور فرمایا والذین یمکرون السیئات لھم عذاب شدید مجاہد نے کہا مراد
انسے اہل ریا ہین اور فرمایا ولا یشرک بعبادۃ ربہ احدا یعنے عمل مین ریا نکرے یہ آیت
اوس شخص کے حق مین اوتری ہے جو عبادات و اعمال سے طالب اجر و حمد کا تہا وقال
تعالے انما نطعمکم لوجہ اللہ لا نرید منکم جزاء ولا شکورا اور حدیث مین آیا ہے
ان اخوف ما اخاف علیکم الشرک الاصغر الریاء یقول اللہ تعالی یوم القیامۃ اذا
جزی الناس باعمالھم اذھبوا الی الذین کنتم تراؤن فی الدنیا انظروا ھل تجدون
عندھم جزاء رواہ احمد طبرانی کا لفظ رفعا یہ ہے ادنی الریاء شرک دوسرا لفظ یہ
ہے الشھوۃ الخفیۃ والریاء شرک حاکم کا لفظ یہ ہے الشرک الخفی ان یعمل الرجل لمکان
الرجل ابو نعیم وحاکم کا لفظ یہ ہے الشرک اخفی فی امتی من دبیب النمل علی الصفا فی اللیلۃ
الظلماء وادناہ ان تحب علی شیء من الجور او تبغض علی شیء من العدل وھل
الدین الا الحب فی اللہ والبغض فی اللہ قال اللہ تعالے ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی
یحببکم اللہ احادیث ذم ریاء اور اوسکے شرک ہونے مین اور بیان مین عقاب و عاقبت
اہل ریا کے بہت آئے ہین روایت احمد و طبرانی مین آیا ہے کہ جب حضرت نے فرمایا
ایھا الناس اتقوا الشرک فانہ اخفی من دبیب النمل تو صحابہ نے کہا وکیف نتقیہ
فرمایا کہو اللھم انا نعوذ بک ان نشرک بک شیئا نعلمہ ونستغفرک لما لا نعلمہ
دوسری روایت مین آیا ہے کہ ابو بکر صدیق سے فرمایا کہ اسکو تین بار کہا کر دوسرا

لفظ دعا کا یہ ہے اللھم انی اعوذ بک ان اشرک بک وانا اعلم واستغفرک لما لا اعلم
ذہبی کا لفظ دعا یہ ہے کہ ایک آدمی نے حضرت سے کہا کل نجات کیونکر ہوگی فرمایا تو
فریب نہ دے اللہ کو کہا اللہ کو کسطرح کوئی فریب دے سکتا ہے فرمایا کہ عمل تو مطابق امر خداو
رسول کرے اور مراد غیر وجہ اللہ ہو سو بچو تم ریا سے کہ وہ شرک ہے ساتھ اللہ کے
ریاکار کو دن قیامت کے سامنے ساری خلائق کے چار ناموں سے پکارینگے اے کافر
اے فاجر اے غادر اے خاسر تیرا عمل برباد گیا تیرا اجر باطل ہوا تیرے لئے کچھ حصہ
آج کے دن نہیں ہے جا تو اپنا اجر اوس شخص کے پاس سے التماس کر جسکے لئے تو عمل کرتا
تہا اے فریبی مکار **ف** انہیں نصوص قطعیہ و احادیث صحیحہ کے موجب ریا کے شرک
ہونے پر علماء امت کا سلفاً و خلفاً اجماع ہو چکا ہے و لہذا کلمات ائمہ ذم ریا پر متطابق
ہیں اور امت کا تحریم و تعظیم بر اثم ریا کے اطباق ہے **حکایت** عمر رضی اللہ عنہ نے
ایک شخص کو دیکہا کہ گردن جہکائے بیٹہا ہے کہا اے گردن والے گردن اونچی کر خشوع
کچہہ گردنوں میں نہیں ہوتا ہے وہ تو دلوں میں ہوتا ہے **حکایت** ابو امامہ نے
ایک شخص کو مسجد کے اندر سجدہ میں روتا دیکہہ کر کہا انت انت لو کان ہذا فی بیتک
یعنی اجی تم ہو اجی تم ہو کاش یہ رونا تیرا اندر تیرے گہر کے ہوتا قتادہ نے کہا بندہ
جب ریا کرتا ہے تو اللہ تعالے فرماتا ہے عبدی یستہزئ بی فضیل نے کہا اگر کوئی
کسی ریاکار کو دیکہنا چاہے تو مجہے دیکہے یہ بہی کہا ہے کہ ترک العمل لاجل الناس
ریاء والعمل لاجل الناس شرک والاخلاص ان یعافیک اللہ عنہما قال اللہ تعالے
وقدمنا الی ما عملوا من عمل فجعلناہ ہباء منثورا مراد وہ اعمال ہیں جنمیں قصد غیر اللہ
کیا گیا تہا اونکا ثواب برباد گیا وہ ہبار منثور کی طرح ہو گئے مراد ہبا سے وہ غبار ہے
جو شعاع آفتاب میں نظر آتا ہے **ف** ریا ماخوذ ہے رویت سے سمعہ سماع سے تعریف
ریاء مذموم کی یہ ہے کہ عامل اپنی عبادت سے ارادہ غیر وجہ اللہ کا کرے جیسے یہ قصد
کرے کہ لوگ اوسکی عبادت و کمال پر مطلع ہوں اور اس اطلاع سے اوسکو مال
یا جاہ یا ثنا حاصل ہو لاغری و زردی رنگ ظاہر کرے یا پراگندگی موے سر اور بذاذت

ہیئت اور پستی آواز اور آنکھین بند رکھنا جس سے ایہام شدت اجتہاد کا عبادت مین ہو یا غمگین اور قلت اکل اور اپنی جان سے بے پروا رہے کہ اوسکا اشتغال ساتہ امر اہم کے معلوم ہو یا لگاتار روزے رکھے اور اکثر بیدار رہے اور دنیا و اہل دنیا سے روگردان ہو مگر اس مخذول نے یہ نجانا کہ وہ اسدم اقبح ترین اراذل مردم سے ہے مثل مکاسین و قطاع الطریق و امثالہم کے کیونکہ انکو تو اپنے گناہونکا اقرار ہے اور وہ دین مین غرور نہین کرتے بخلاف اس مخذول ممقوت کے بازیٔ صلحا ظاہر کرے جیسے چلنے مین سر جہکائے ہوئے چلے اور آہستہ چلے اور ماتہے پر گٹہ سجدہ کا جماتے اور صوف اور لباس درشت پہنے وغیر ذلک تاکہ اسبات کا ایہام ہو کہ وہ عالم یا صوفی ہے حالانکہ حقیقت علم و تصوف سے وہ بالکل مفلس ہے اس مخادع نے یہ نجانا کہ جو مال اس حیلہ سے اوسکے پاس آتا ہے اوسکا قبول کرنا اسپر حرام ہے اگر یہ اوس مال کو لے لیگا تو فاسق ہوگا کیونکہ یہ اکل مال بالباطل ہے یا واعظ مذکرینکر اظہار حفظ سخن و لقاء مشائخ و اتقان علوم کا کرے کیونکہ ریا اقوال مین بہی بہت ہوتی ہے اور انواع اوسکے غیر محصور ہین یا ارکان نماز مین تطویل و تحسین کرے اور اظہار تخشع کرے یہی حال روزہ و حج وغیرہما کا ہے انواع ریا کے اعمال مین غیر محصور ہین پہر کبہی ریاکار شدت حرص سے اتقان و احکام ریا پر خلوت مین بہی یہی کام واسطے تالف کے کرتا ہے تاکہ یہ اوسکی عادت جلوت مین بہی رہے کچہہ خدا کے خوف و حیاء سے یہ کام نہین کرتا کبہی یون ریا کرتا ہے کہ کسی امیر یا عالم یا صالح کا اپنے پاس واسطے ملاقات کے آنا چاہتا ہے تاکہ اوس سے تبرک حاصل کرے اور رفعت مرتبہ ثابت ہو یا ذکر کرتا ہے کہ مینے اتنے مشائخ دیکہے ہین یہ ذکر بطور افتخار و رفعت کے غیر پر کیا جاتا ہے فلذلک جامع ابواب الریا الحامل ایثارہا علی طلب نحو الجاہ والمنزلۃ واشتہار الصیت حتی تنطق الالسن بالثناء علیہ ویجلب الحطام من سائر الآفاق الیہ **ف** مراد ریاکار کی اگر نری ریا ہے تو ساری عبادت اوسکی باطل ہوئی کاش اتنی ہی برائی اوسکو حاصل ہوتی مشکل تو یہ ہے کہ اوسپر اثم عظیم و ذم قبیح ثابت ہوتا ہے وجہ تحریم و کبیرہ و شرک ہونے ریا کے

سے ہے کہ اوسمین استہزا ہے ساتہ حق کے ولہٰذا مستحق لعن کا ٹہرتا ہے اور ریا اکبر
کبائر مہلکہ مین سے قرار پائی ہے اسی جگہہ سے حضرت نے نام اوسکا شرک اصغر رکہا ہے
ریا مین خلق پر تلبیس بہی ہوتی ہے کیونکہ اوسمین ایہام اخلاص و اطاعت خدا کا ہوتا ہے
حالانکہ وہ مخلص مطیع نہین ہے بلکہ تلبیس کرنا دنیا مین بہی حرام ہے چہ جاے دین کی
ہان کبہی اطلاق ریا کا امر مباح پر بہی ہوتا ہے جیسے طلب جاہ و توقیر بغیر عبادت کے
یا جیسے اچہا لباس پاکیزہ پہنا تاکہ لوگ اوسکی تعریف بابت نظافت و جمالت کے کرین
اسیطرح ہر تجمل و تزین و تکرم کا حکم ہے جیسے انفاق اغنیا پر کرنا لکن نہ معرض عبادت
مین بلکہ اسلئے کہ لوگ اوسکو سخی کہین سو یہ نوع حرام نہین ہے حضرت جب باہر آتے عمامہ
برابر کرکے آئینہ دیکہکر بال و چہرہ درست فرماکر آتے یہ بات حضرت کے حق مین طاعت
تہی تاکہ لوگون کے نظرون سے نہ گرین قلوب خلق کو طرف حق کے مائل کرین وفیہ قربۃ
وای قربۃ یہ حکم علماء و نحوہم مین بہی جاری ہے جبکہ مقصود اونکا تحسین ہئیت سے
بہی امور ہون **ف** غزالی و ابن عبد السلام کا اختلاف ہے حق مین اوس شخص کے
جسکا قصد اپنے عمل سے ریا اور عبادت ہے غزالی کہتے ہین اگر باعث دنیا غالب ہے تو
کچہہ ثواب نہین اور اگر باعث آخرت غالب ہے تو ثواب ہے اور اگر دونون باعث برابر
ہین تو دونون ساقط ہین اب بہی کچہہ ثواب نہوا ابن عبد السلام نے کہا مطلقاً کچہہ ثواب
نہوگا بدلیل احادیث من عمل عملا اشرک فیہ غیری فانا منہ بریئ ہو للذی اشرک ونحوہ
غزالی نے اس حدیث کو ماول کیا ہے استواء ہر دو قصد پر یا قصد ریا ارجح ہو صریح کلام
غزالی کا یہ ہے کہ ریا اگرچہ حرام ہے لکن اصل ثواب سے مانع نہین ہوتی ہے جبکہ باعث
عبادت اغلب ہو اسیلئے یہ کہا ہے کہ اگر اطلاع مردم مرجح و مقوی نشاط ہو اور بصورت
فقدان امر کے عبادت ترک نکرے اور اگر نرا قصد ریا ہوتا تو اقدام نکرتا اس صورت مین
گمان ہمارا واللہ اعلم یہ ہے کہ ریا محبط اصل ثواب نہو ولکن مقدار قصد ریا پر عقاب اور
مقدار قصد ثواب پر ثواب ملے انتہی لکن قول سعید بن المسیب و عبادہ بن صامت دلیل
ہین اسپر کہ اوسکو اصلا ثواب نہوگا بلکہ خود غزالی نے اس سے پہلے یہ کہا تہا کہ جب صدقہ

ومساوی مین قصد اجر و محمدت کا جمیعا کریگا تو بہ وہ شرک ہوگا جو کہ مناقض اخلاص ہے تو
اب کلام ابن عبدالسلام ہی راجح ٹہرا حاصل ترجیح مجتہد یہ ہوا کہ جب ریاے مباح ہمراہ عبادت
کے ہوگی تو مقتضی اسقاط ثواب کے اصل سے نہ ٹہریگی بلکہ مقدار قصد عبادت پر ثواب ملیگا
اگرچہ ضعیف ہو اور اگر ریائے محرم ہمراہ ہوگی تو وہ مقتضی سقوط مس اصلہ کے ہے کما دلت
علیہ الاحادیث الکثیرۃ اور یہ آیت شریف فمن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ کچھ منافی
اسکی نہین ہے اسلیے کہ اوسکی تقصیر نے جو کہ عبارت ہے قصد محرم سے سقوط اجر کو واجب کر دیا ہے
اب ایک ذرہ برابر بہی خیر باقی نہین رہی تو آیت اوسکو شامل نہوگی **ف** بندہ نے
جب ایک عبادت کا عقد اخلاص پر کیا پہر اوسپر ریا آئی تو اگر یہ ریا بعد تمام عمل کے
آئی تو کچہ اثر نہ کریگی کیونکہ وہ عبادت اخلاص پر تمام ہو چکی ہے اب اوسپر اثر ریا کا طاری
نہوگا اگر بتکلف اوسکا مظہر و متحدث بہ نہین ہے پہر اگر بقصد ریا اوسکا تکلف کیا تو غزالی
نے کہا ہے کہ فہذا مخوف اور آثار و اخبار دلیل ہین اسپر کہ یہ تکلف محبط عمل ہے پہر
اس طاری کے مبطل ثواب عمل ہونے کو مستبعد جانا ہے اور یہ کہا ہے کہ اقیس یہ ہے
کہ اپنے عمل منقضی پر مثاب ہوگا اور مراآت طاعت خدا پر معاقب ہوگا اگرچہ بعد فراغ
کے اوس سے کیون نہو بخلاف اوس صورت کے کہ اثناء عمل مین عقد اوسکا طرف ریا
کے متغیر ہو گیا کہ یہ محبط بلکہ مفسد عبادت ہے اگر خالص ریا آگئی ہے اور اگر ریاے محض
نہین ہے لکن اتنی غالب ہوئی ہے کہ قصد قربت کا جو کہ اوسمین تہا وہ دب گیا تو یہ افساد
عبادت مین متردد ہے حارث محاسبی کا میل طرف افساد کے ہے لکن احسن نزدیک ہمارے
یہ ہے کہ اسقدر ریا جبکہ اوسکا اثر عمل مین ظاہر نہو بلکہ صدور عمل کا باعث دین سے باقی رہے
اور فقط سرور اطلاع کا اوسکے طرف منضاف ہوا تو عمل فاسد نہوگا کیونکہ اصل نیت جو باعث
علے العمل اور حامل علی الاتمام تہی وہ ہنوز باقی ہے بخلاف اوس عارض ریا کے کہ اگر لوگ
نہوتے تو نماز کو قطع کر دیتا مثلاً تو یہ مفسد عبادت ہے اوس عبادت کو پہر اعادہ کرے اگر فرض
ہے اور احادیث واردہ فی الریا محمول ہین اوس صورت پر کہ مراد عمل سے کچہ نہو مگر بہی
خلق اور جو اخبار دربارہ شرکت آئے ہین وہ محمول ہین اوس شکل پر کہ قصد ریا کا مساوی

قصد یا اغلب قصد ثواب سے ہو اور اگر نسبت اوسکے یہ مقصد ضعیف ہے تو ثواب عمل کا بالکلیہ
حبط نہوگا اور نہ نماز لائق فساد کے ٹہریگی اور اگر مثلاً ابتداء عقد نماز مین ریا مقارن ہوئی
اور سلام پہیرنے تک مستمر رہے تو پہر اوسکے قضا کرنے مین کچہہ خلاف نہین ہے وہ نماز
معتدبہ نہوئی اور اگر اثناء نماز مین نادم ہوکر مستغفر ہوا تو ایک فرقہ نے کہا کہ وہ نماز منعقد
نہین ہوئی اوسکو پہر سرے سے پڑہے دوسرے فرقہ نے کہا سارا فعل لغو ہوا مگر تحریم
اوسی تحریمہ پر اوسکو پورا کرے تیسرے فرقہ نے کہا اوسکو کچہہ بہی لازم نہین ہے نماز
تمام کرے اسلئے کہ نظر خاتمہ پر ہے جسطرح کہ اگر ابتدا ساتہ اخلاص کی اور ختم ریا پر کرتا تو
عمل اوسکا فاسد ہوجاتا دونون قول اخیر قیاس فقہ سے بالکل خارج ہین خصوصاً اول
ہردو قول اسیطرح یہ قول کہ اگر ختم باخلاص کرتا تو نماز صحیح ہوتی کیونکہ ریا نیت مین قادح
ہوتی ہے قیاس فقہ پر تو یہ بات مستقیم ہے کہ اگر باعث عمل کا مجرد ریا ہے ابتداء عقد مین طلب
ثواب اور امتثال امر تو اوسکا افتتاح ہی منعقد نہوا اما بعد کسطرح صحیح ہوگا کیونکہ اوسنے
جزم بہ نیت نہین کیا ہے اوسنے تو تحریمہ لوگون کے لئے باندہا ہے اگرچہ اوسکا کپڑا ناپاک تہا
اور اگر ایسا ہوتا تو نماز ہی نہ پڑہتا اور اگر یہ صورت ہے کہ لوگ نہ ہوتے تو بہی نماز نہ
پڑہتا اور اچہی طرح صحیح طور پر پڑہتا لکن اوسکو رغبت محمدت مین ظاہر ہوئی تو دو باعث
جمع ہوگئے اب اگر یہ شکل صدقہ مین ہے تو عاصی ہوا اجابت باعث ریا پر اور مطیع ٹہرا
اجابت باعث ثواب پر فمن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ ومن یعمل مثقال ذرۃ شرا
یرہ اب اوسکو ثواب بقدر قصد صحیح ملیگا اور بقدر قصد فاسد عقاب ہوگا اور احدہما دوسرے کو
حبط نکریگا حکم نماز نافلہ کا اس جگہ مثل اسی صدقہ کے ہے اور یہ نہین کہہ سکتے ہین کہ اسکی
نماز فاسد ہے یا اوسکی اقتدا کرنا باطل ہے اگرچہ یہ بات ظاہر ہوجاوے کہ قصد اوسکا
ریا اور اظہار حسن قرارت ہے اسلئے کہ مسلمان کے ساتہ گمان نیک رکہنا چاہیے کہ اوسنے
قصد ثواب کا اس تطوع سے بہی کیا ہوگا تو باعتبار اس قصد کے نماز اوسکی صحیح ہے اور
اقتدا بہی درست اگرچہ اوسکے ساتہ دوسرا قصد بہی مقارن ہوگیا ہے جسکے سبب سے
وہ عاصی ہے پہر اگر یہ دونون باعث نماز فرض مین عارض ہون اور ہر ایک باعث غیر

مستقل ہو اور انبعاث ان دونونسے حاصل ہو تو یہ واجب کو اوس سے ساقط نہین کرتا اور
اگر ہر ایک باعث اسطرح پر مستقل ہے کہ اگر باعث ریا معدوم ہو تو فرض ادا کرے اور اگر باعث
فرض منعدم ہو تو نماز ریا کے لئے پڑہے تو یہ شکل محل نظر ہے اور سخت محتمل ہے اسلئے احتمالا
یہ کہا جائیگا کہ واجب نماز خالص لوجہ اللہ تہی وہ پائی نگئی یا یون کہا جاوے کہ واجب امتثال
امر تہا باعث مستقل اور وہ پایا گیا سو غیر کا اقتران اوسکے ساتہ مسوغ سقوط فرض کو
اوس سے نہین ہے جسطرح کہ اگر کسی غصب کے گہر مین نماز ادا کرتا اور اگر یہ ریا مبادرت
کرنے مین طرف نماز کے ہے نہ ذات نماز مین تو یہ نماز قطعا صحیح ہے اسلئے کہ باعث اصل
صلوۃ کو اس حیثیت سے کہ وہ صلوۃ ہے غیر اوسکا عارض نہین ہوا یہ بحث اوس ریا مین
ہی جو کہ باعث عمل پہ ہوتی ہے رہا مجرد سرور بسبب اطلاع مردم کے جبکہ اوسکا اثر وہان
تک نہ پہنچے کہ عمل مین تاثیر کرے تو فساد نماز بعید ہے هذا ما نراه لائقا بقانون الفقه
والمسئلة غامضة من حيث ان الفقهاء لم يتعرضوا لها فی الفقه والذين خاضوا فيها
لم يلاحظوا قوانين الفقهاء بل حملهم الحرص علی تصفية القلوب وطلب الاخلاص
علی افساد العبادات بادنی الخواطر وما ذكرناه هو القصد فيما نراه والعلم
عند الله تعالی فيه انتہی **ف** ریا کے لئے قبح مین درجات متفاوت ہین اقبح ریا وہ ہے
جو ایمان مین ہو یہ شان منافقین کی ہے جنکے ذم اللہ تعالے لئے کثرت سے کتاب عزیز
مین کی ہے اور اونکو یہ وعید سنائی ہے ان المنافقين فی الدرك الاسفل من النار
یہ لوگ بعد زمن صحابہ کے تہوڑے رہگئے ہاں جو لوگ مثل اونکے قبح مین ہین وہ کثرت سے
موجود ہین جیسے معتقدین بدع مکفرہ مثل انکار حشر یا انکار علم خدا بجزئیات یا اعتقاد اباحت
مطلقہ حالانکہ خلاف اسکے اظہار کرتے ہین فلیس وراء قبح احوال هؤلاء شیء انہین
کے قریب وہ لوگ ہین جو کہ اصول عبادات واجبہ مین ریا کرتے ہین کہ خلوت مین تارک
عبادت ہین اور جلوت مین فاعل یہ کام بخوف مذمت کرتے ہین حالانکہ یہ ریا بہی نزدیک
خدا کے بڑا گناہ ہے اسلئے کہ غایت جہل پر مبنی اور اعلی انواع مقت پر موٴدی ہے انکے
قریب وہ لوگ ہین جو نوافل مین ریا کرتے ہین کہ اتنا عادت نوافل کے رکھتے ہین

اس ڈر سے کہ کہین ملامین نکرین تو نا قص ٹہر جاینگے اور خلوت مین ایثار کسل و عدم رغبت
اوسکے ثواب مین ہوتی ہے آنسے قریب وہ لوگ ہین جو اوصاف عبادت مین ریا کرتے
ہین جیسے تحسین نماز اور اطالت ارکان و اظہار تخشع و استکمال سائر کملات جلوت مین
اور اقتصار اونی واجبات پر خلوت مین بخوف ایثار مذکور فی النوافل سو یہ لوگ غلطی ہین
کیونکہ اسمین بہی مثل ماقبل کے تقدیم مخلوق کے خالق پر ہے پہر کبہی اسکے فاعل کو شیطان
اس مکر مین لاتاہے کہ یہ کام اوسکو اسطرح چہپا کر دکہاتا ہے کہ مین جو یہ بات کرتا ہون
تو لوگون کی صیانت کے لئے وقیعت سے اپنے حق مین کرتا ہون حالانکہ اگر یہ شخص سچا
ہوتا تو اپنے نفس کی صیانت فوات کمالات سے کرتا اور فعل خلوات سے بچتا قرائن
احوال اوسکے اوصاف دلیل ہین اسبات پر کہ باعث اسکا کچہ نہین ہے مگر یہی نظر خلق
کی یہ تو اونکی محمدت کا راجی ہے نہ اونکی صیانت کا **ف** جو شخص اپنے لئے ریا کرتا ہی
اوسکے بہی کئی درجے ہین اقبح یہ ہے کہ کسی معصیت پر متمکن ہونا چاہے مثلاً اظہار ورع
وزہد اسلئے کرے کہ لوگ اوسکو متصف باین صفت جانکر متولی مناصب و وصایا و ودائع
اموال کا کر دین یا تفرقہ صدقات اوسکے حوالہ کرین اور مقصود اوسکا ان سب امور
سے یہ ہے کہ اون مین خیانت کرے یا مذکر و واعظ و عالم و متعلم بنے اسلئے کہ کسی عورت
یا غلام پر ظفریاب ہووے سو یہ لوگ اقبح مرائین ہین نزدیک اللہ کے کیونکہ اونہون نے
طاعت رب کو ایک سلم طرف معصیت کے اور ایک وصلہ طرف فسق کے ٹہرایا ہے انکی
عاقبت بری ہوگی انہین کے قریب وہ لوگ ہین جو متہم بمعصیت یا خیانت ہین پہر اظہار طاعت
وصدقہ کا بقصد دفع اوس تہمت کے کرتے ہین آنسے قریب وہ لوگ ہین جنکا قصد یہ
ہے کہ کوئی حظ مباح حاصل کرین جیسے مال یا نکاح وغیرہ حظوظ دنیا آنسے متصل وہ
لوگ ہین کہ اظہار عبادات ورع وتخشع ونحو ذلک کا اسلئے کرتے ہین کہ لوگ اونکو بنظر
حقارت وچشم نقص نہ دیکہین یا وہ صلحا مین شمار ہون حالانکہ خلوت مین یہ کوئی کام نہین
کرتے ہین اسی قبیل سے یہ ہے کہ اظہار مفطر کو جس دن کہ روزہ رکہنا سنت ہے ترک
کرے اس ڈر سے کہ کہین لوگ یہ گمان نکرین کہ اس شخص کو کچہ اعتنا ساتہ نوافل کے

نہین ہے فہذہ اصول درجات الریا و مراتب اصناف المرائین امام غزالی کہتے ہین و جمیعھم تحت مقت اللہ وغضبہ وھو من اشد المھلکات انتہی ف حدیث مین آیا ہے کہ ریا چونٹی کی چال سے بہی زیادہ خفی ہے سو یہ وہی ریا ہے جسمین فحول علما کو لغزش ہوجاتی ہے عبّاد وجہلا کا جو کہ آفات نفوس وغوائل قلوب سے ناواقف ہین کیا ذکر ہے اسکا بیان یہ ہے کہ ریا دو طرح پر ہے ایک جلی یہ حامل و باعث ہوتی ہے عمل پر دوسرے خفی یہ حامل نہین ہوتی لکن مشقت کو سبک کردیتی ہے جس طرح کسی شخص کو ہر رات عادت نماز تہجد کے ہو اور یہ نماز اوسپر گران ہے لکن جب کوئی مہمان اوسکے گہر آتا ہے اور کوئی شخص اوسپر مطلع ہوتا ہے تو اسکو ایک طرح کا نشاط حاصل ہوتا ہے اور تہجد پڑہنا آسان ہوجاتا ہے مع ہذا وہ عمل اللہ ہی کے لئے کرتا ہے اگر اسکو امید ثواب کی نہوتی تو وہ تہجد کیون پڑہتا اسکی نشانی یہ ہے کہ وہ تہجد پڑہی گو کوئی اوسپر مطلع نہو ۲ اس سے اخفی وہ ریا ہے کہ جو حامل تسہیل و تخفیف پر بہی نہو معہذا لک اوسکے پاس ریا ہے اور اوسکے دل مین مثل آگ کے اندر پتہر کے چھپی ہوئی ہے اوسپر اطلاع ممکن نہین ہے مگر علامات سے اجلی علامات یہ ہے کہ لوگون کی اطلاع اوسکی عبادت و طاعت پر اوسکو خوش کرتی ہے ۳ اس سے خفی تر وہ ریا ہے کہ نہ اطلاع چاہے نہ مسرت لائے لکن ابتدا بسلام کو دوست رکہے اور یہ چاہے کہ لوگ اوسکی تعظیم کرین اور مزید ثنا کے ساتہ پیش آئین اور اوسکی حاجت برآری کے طرف مبادرت کرین اور معاملہ مین اوسکے ساتہ مسامحت بجالائین اور جب وہ پاس اونکے جائے تو اوسکے لئے توسیع مکان کرین اور جب کسی شخص کے طرف سے ان امور مین کوتاہی ہو تو اوسکے دل پر گران گزرے اسلئے کہ جس طاعت کو اوسنے اپنے نفس مین مخفی رکہا ہے اوسکو عظیم جانتا ہے تو گویا اسکا نفس بمقابلہ اوس طاعت کے طالب احترام ہے یہانتک کہ اگر فرضاً وہ یہ طاعات نکرتا تو طالب اس احترام کا بہی نہوتا تو اپ اسنے اللہ کے علم پر قناعت نکی اور آمیزش ریا خفی سے خالی نہ ٹہرا غزالی کہتے ہین وکل ذلک یوشک ان یحبط الاجر ولا یسلم منہ الا الصدیقون اسی جگہہ سے مخلصین ہمیشہ

ریا خفی سے خائف رہتے تھے اعمال صالحہ کو ایسے چھپاتے تھے جیسے کسیکو اخفار فواحش پر
حرص ہوتی ہے یہ کام اس امید پر کرتے تھے کہ اللہ اونکے عمل مین اخلاص دے اور دن
قیامت کو سامنے ساری خلق کے جزار اخلاص عطا فرمائے کیونکہ وہ جانتے تھے کہ اللہ اوسی
عمل کو قبول کرتا ہے جو کہ خالص اوسکے لئے ہوتا ہے اور اپنی شدت حاجت اور فاقہ
کو ہی دن قیامت کے معلوم رکھتے تھے سو جو کوئی شخص اپنے نفس مین درمیان اطلاع
بشار و بہائم اور درمیان اطلاع غیر کے عبادات پر فرق پاتا ہے اوسکے نزدیک شائبہ
ریا کا موجود ہے کیونکہ اگر وہ یہ جانتا کہ نافع وضار اور قادر ہر شے پر اللہ وحدہ لاشریک
ہے اور مین ہر شے سے عاجز ہون تو نزدیک اوسکے صغار وغیرہم یکسان و برابر ہوتے
اور نفس اوسکا حضور سے کسی بڑے شخص کے یا چھوٹے آدمی کے متاثر ہوتا لکن یہ
بات نہین ہے کہ ہر شائبہ ریا مفسد و محبط عمل ہو بلکہ سرور کبھی محمود ہوتا ہے اسطرح پر
کہ اس امر کا شہود کرے کہ اللہ نے اوسکو میرے اس عمل پر اطلاع دی ہے تاکہ احوال
جمیل میرا اور اپنا لطف ساتھ میرے ظاہر کرے کیونکہ اسنے تو بجائے خود اپنے طاعت
و معصیت کو چھپایا تھا مگر اللہ نے اوسکی معصیت مستور رکھے اور طاعت ظاہر کی وہ
لطف اعظم مو ستر القبیح و اظہار الجمیل تو یہ فرحت اسکی جمیل نظر و سیع لطف خدا سے
ہوئے نہ لوگون کے محمدت اور اپنے قیام منزلت سے اونکے دلون مین قل بفضل
اللہ و برحمتہ فبذلک فلیفرحوا یا اسباب کا شہود کرے کہ جس صورت مین اللہ نے
اوسکے قبیح کو مستور اور اوسکی طاعت کو دنیا مین ظاہر کیا تو آخرت مین ہی اسیطرح
کریگا لحدیث ماستر اللہ علی عبد ذنبا فی الدنیا الاستره علیه فی الآخرة یا یہ گمان
کرے کہ جو لوگ میرے حال پر مطلع ہین وہ میرے اقتدا مین رغبت کرینگے اس سے
اجر میرا مضاعف ہوگا اجر علانیہ کا آخراً بسبب ظہور کے اور اجر ستر کا بسبب قصد اولاً
ملیگا اسلئے کہ جسکی اقتدا کسی طاعت مین کی جاتی ہے اوسکو برابر اقتدا کرنے والونکے
اجر ملتا ہے بغیر اسکے کہ اونکے اجر مین کچھ کمی ہو یہ توقع اس لائق ہے کہ اوس سے
سرور ناشے ہو فان ظہور مخائل الربح لذیذ یوجب السرور لامحالة یا اسباب

پر فرحناک ہو کہ اللہ نے اوسکو ایسی توفیق دی جسکے سبب سے لوگ اوسکی مدحت کرتے
ہین اور بسبب اوس توفیق کے اوسکو دوست رکھتے ہین اور اون لوگونکو اوس جماعت
کا سا نکیا جو گنہگار ہو کر مطیعین پر استہزا کرتے ہین اور اون کو ستاتے ہین علامت اس
فرحت کی یہ ہے کہ غیر کی مدح پر بہی ویسا ہی خوش ہو جیسا کہ اپنی مدح پر خوش ہوتا ہے
ف سرور مذموم وہ ہے کہ اسبات پر خوش ہو کہ اوسکی منزلت لوگونکے دلون
مین قائم ہے اور وہ اسکی تعظیم تکریم کرتے ہین اور اوسکی قضاء حوائج کے لئے طیار
ہین کہ یہ مکروہ ہے اس تقریر سے یہ بات معلوم ہوئی کہ کتم عمل مین فائدہ اخلاص و
نجات کا ریا سے ہے اور اظہار عمل مین فائدہ اقتدار اور ترغیب فی الخیر کا ہے لکن
اوسمین آفت ریا کی ہوئی ہے اللہ نے دونون قسم پر ثنا کی ہے ان تبدوا الصدقات
فنعما ھی وان تخفوھا وتؤتوھا الفقراء فھو خیر لکم لکن اسرار کی مدح کی ہے اسلئے
کہ اسمین سلامتی ہے اوس آفت عظیمہ سے جس سے کمتر لوگ سلامت رہتے ہین ہان
جس جگہہ اسرار متعذر ہے وہان اظہار ممدوح ہوتا ہے جیسے غزو و حج و جمعہ
وجماعات کہ یہان اظہار کرنا ہی مبادرت کرنا ہے طرف اوسکے اور اظہار رغبت
کرنا ہے اوسمین واسطے تحریض کے لکن اس شرط سے کہ شائبہ ریا کا نہو حاصل یہ
ہے کہ جب عمل ان شوائب سے خالص ہوگا اور اوسکے اظہار مین کسیکو ایذا نہوگی اور
اوسمین برانگیختہ کرنا لوگون کا اقتدار و تاسی پر اوس خیر کے کرنے مین اور مبادرت
کرنا طرف اوسکے ہوگا اسلئے کہ یہ شخص منجملہ علماء و صلحاء کے ہے جسکے اقتدا کے طرف
سب لوگ شتابی کرتے ہین تو اظہار افضل ہے کیونکہ یہ مقام انبیاء اور اون کے
ورثاء کا ہے اور یہ لوگ امر اکمل ہی کے ساتھ مخصوص ہوتے ہین اور اس اظہار
کا نفع متعدی ہے لقولہ صلعم من سن سنۃ حسنۃ فلہ اجرھا واجر من عمل بھا
الی یوم القیامۃ اور اگر کوئی شرط ان مین سے مختل ہوگئی تو پہر اسرار افضل ہے اسی
تفصیل پر اطلاق افضلیت اسرار کا محمول ہے آن مرتبہ اظہار فاضل کا مزلۃ قدم
عباد و علما ہے کیونکہ وہ اظہار مین متشبہ اقویاء ہوتے ہین اور اونکے دل اخلاص پر

قوی نہین ہوتے اسلئے اجور اونکے بسبب ریا کے حبط ہو جاتے ہین اور اسکا تفکر کرنا
نا معقل ہے ملامت حق کی اسجگہہ یہ ہے کہ جس منصب پر یہ ہے اگر کوئی دوسرا شخص
اسکے اقران مین سے اوس جگہہ پر قائم ہو تو یہ متاثر نہو بلکہ مخلص رہے اور اگر یہ بات
اپنے نفس سے نہین جانتا ہے تو ریا کار ہے کیونکہ اگر ملاحظہ نظر خلق اسکو نہوتا تو ہرگز
اپنے نفس کو غیر پر باوجود اس علم کے کہ غیر کفایت کر سکتا ہے اختیار نکرتا فلیحذر العبد
خدع النفس فانہا خدوع والشیطان مترصد وحب الجاہ علی القلب غالب یہہ
بات بہت کم ہوتی ہے کہ اعمال ظاہرہ آفات اخطار سے سلامت رہین اسلئے سلامتی
اسی اخفا مین ہے **ف** منجملہ اظہار کے ایک تحدث بعمل ہے بعد فراغ کے عمل سے
بلکہ اسکا خطرہ سخت تر ہے اس جہت سے کہ کبھی زبان پر زیادتی یا مبالغہ جاری ہوجاتا
ہے اور نفس کو اظہار دعاوی مین لذت ملتی ہے اور اس جہت سے آسان بھی ہے
کہ یہ ریا عمل خالص ماضی کو حبط نہین کرتی ہے اکثر لوگ طاعات کا بجالانا بخوف ریا
ترک کر دیتے ہین یہ کچھ مطلقا محمود نہین ہے اسلئے کہ اعمال دو طرح پر ہین ایک
لازم بدن جنکو کچھ تعلق غیر سے نہین ہے اور نہ کوئی لذت عین اون اعمال مین ہے
جیسے نماز روزہ حج سو اگر باعث ابتدا اوسمین نری رؤیت خلق ہو تو یہ معصیت محض
ہے اسکا ترک کرنا واجب ہے اس معصیت مین اس کیفیت پر رخصت نہین اور اگر
باعث اوسپر تقرب الی اللہ ہے لکن ریا وقت عقد عبادت کے عارض ہوئی تو اسکو
شروع کر دے اور دور کرنے مین اوس عارض کے مجاہدہ نفس بجالائے اسیطرح
اگر اثنا عمل مین عارض ہو تو نفس کو طرف اخلاص کے قہراً جبراً پھیرے یہان تک کہ
اوسکو تمام کرے کیونکہ شیطان پہلے تو طرف ترک عمل کے بلاتا ہے جب اوسکی بات
مانی نہین جاتی اور آدمی عزم بالجزم کرکے اوس کام کو شروع کر دیتا ہے تو پھر
دو طرف ریا کے بلاتا ہے جب آس سے بھی اوسنے اعراض کیا اور مجاہدہ سے پیش
آیا یہانتک کہ اوس کام سے فارغ ہوا تو اب اسکو ندامت دلاتا ہے کہ تو ریا کار ہے
اللہ تجھکو اس عمل کا کچھ نفع نہ دیگا جب تک کہ تو ایسا کام کرنا نچھوڑیگا اور پھر وہ بار اسکو کہیگا

اصل اس طرح پر شیطان اپنے غرض حاصل کرتا ہے فکن منہ علی حذر فانہ لا امد کرمہا والنزع قلبات الحیا من اللہ تعالی اللہ نے تیرے اندر ایک باعث دینی عمل پر پیدا کر دیا ہے اب تو کیوں عمل کو ترک کرے بلکہ مجاہدہ نفس اخلاص مین کر اور مکائد دشمن کے دہوکے مین نا رہ تو تیرے باپ آدم علیہ السلام کا دشمن ہے دوسری قسم اعمال کی وہ ہے جو کہ متعلق خلق سے ہے اس قسم مین آفات و اخطار عظیمہ ہین اعظم بلایا خلافت سے پہر قضا پہر تذکیر و تدریس و افتا پہر انفاق مال سو جسکو دنیا اپنے طرف مائل نکرے اور طمع جنبش ندے اور اللہ کی راہ مین اوسکو لوم لائم نہ پکڑے اور وہ دنیا و اہل دنیا سے اعراض کرے اور متحرک نہو مگر واسطے حق کے اور ساکن نہو مگر واسطے اللہ کے تو وہ مستحق اسکا ہے کہ اہل ولایت دینویہ و اخرویہ سے ہو اور جسمین کوئی شرط ان مین سے مفقود ہو تو یہ ولایات باقا ہا اوسکے حق مین سخت مضر ہین تو وہ انکے اختیار کرنے سے باز رہے اور دہوکے مین نآئے اوسکا نفس اوسکو یہ فریب دیگا کہ تو عدل کریگا اور قائم بحقوق ولایت ہوگا اور تجکو میل طرف شوائب ریا و طمع کے نہوگا کیونکہ نفس اوسکا اس تسویل مین کاذب ہے اوس سے حذر کرنا چاہیے نفس کے نزدیک کوئی چیز لذیذ تر جاہ و ولایات سے نہین ہے کچہہ دور نہین ہے کہ محبت ولایات کی حامل ہلاک پر ہو اسی جگہہ سے ایک شخص نے عمر بن خطاب سے اذن چاہا تہا کہ مین بعد فراغ کے نماز صبح سے لوگونکو وعظ کیا کرون اوسکو منع کر دیا اوسنے کہا تم مجکو نصح مردم سے منع کرتے ہو فرمایا اخشی ان تنتفخ حتے تبلغ الثریا انسان کو لائق نہین ہے کہ فضائل تذکیر باللہ اور علم پر دہوکا کہائے کیونکہ اس کا خطرہ عظیم ہے ہم کسیکو حکم اسکے ترک کا نہین کرتے اسلئے کہ نفس تذکیر مین کوئی آفت نہین ہے آفت تو اظہار تصدی مین ہے وعظ ہو یا اقرار یا افتا یا روایت سو جب تک اپنے نفس مین باعث دینی پائے تب تک ترک تصدی نکرے اگرچہ کسیقدر ریا سے ممزوج ہو بلکہ ہم تو یہ امر کرتے ہین کہ کام کرے اور مجاہدہ نفس اخلاص و تنزہ مین خطرات ریا سے بجا لائے شوائب ریا کا کیا ذکر ہے الحاصل امور تین طرح پر

این ایک ولایات انکا نسنہ اعظم فتن ہے ضعفا مسرے سے اسکو ترک کر دین دوسری صلوات ونحو یا اسکو ضعفا ترک نہ کرین اور نہ اتو یا گرد فع شوائب ریا مین کوشش کرتے رہین تیسرے تصدی واسطے علوم کے یہ مرتبہ وسطے ہے درمیان ان دو مراتب کے لکن یہ مرتبہ اشبہ بولایات ہے اور آفات سے قریب تر ہے تو حذر کرنا اس سے حق مین ضعفا کے اسلم ہے باقی رہا مرتبہ چہارم کہ وہ جمع مال وانفاق مال ہے سو بعض علما نے اسکو اشتغال ذکر و نوافل پر فضیلت دی ہے اور بعض نے بالعکس اسکے کہا ہے حق یہ ہے کہ اسمین بھی آفات عظیمہ ہین جیسے طلب ثنا و استجلاب قلوب و تمیز نفس بالعطار پس جو شخص ان آفات سے رہائی پائی تو اوسکے لئے جمع و انفاق افضل ہے اسلئے کہ اسمین وصل منقطعین وکفایت مستحقین و تقرب بالبر طرف رب العالمین کے ہے اور جو شخص ان آفات سے خلاص نہو تو اوسکے لئے یہ ہے کہ ملازمت عبادات و استفراغ وسع آداب و تکملات عبادات مین کرے **ف** ایک علامت اخلاص عالم کی علم مین یہ ہے کہ اگر کوئی شخص بہتر و نیک تر اوس سے وعظ مین یا کثرت علم مین ظاہر ہو اور لوگ شدید القبول ہون واسطے اُسکے تو یہ اپنے جی مین خوش ہو اور اُسپر حسد نہ کرے ہان اگر اسکو رشک آوے تو کچھ ڈر نہین ہے یعنے اپنے نفس کے لئے یہ تمنا کرے کہ مجکو بھی اسیطرح کا علم ہوتا اور اگر اکابر اسکے مجلس مین آئین تو اسکے کلام مین تغیر نہ آئے بلکہ سارے خلق کو ایک ہی نظر سے دیکھے اور لوگون کا ہمراہ اپنے راہون مین چلنا دوست نرکھے **ف** آیات و احادیث وکلام ائمہ سے یہ بات ظاہر ہوگئی کہ ریا محبط اعمال ہوتی ہے اور سبب ہی مقت کا نزدیک خدا کے اور موجب ہے لعن وطرد کو اور منجملہ کبائر مہلکات کے ہے اور جس امر کا یہ وصف ہو تو وہ لائق اسکے ہے کہ ہر موفق ساق جد سے اوسکے ازالہ مین ساتھ مجاہدہ کے کمربند ہے اور مشاق شدیدہ کا تحمل کرے اور قوت شہوات کا مکابرہ کرے اسلئے کہ کوئی شخص اس کے طرف محتاج ہونے سے منفک نہین ہوسکتا ہے مگر جسکو اللہ تعالے نے قلب سلیم نقی خالص شوائب ملاحظہ اغراض و مخلوقین سے عطا کیا ہو اور وہ شہود رب العالمین مین دائما

مستغرق رہتا ہو وقلیل ماھم ورنہ غالب خلق اسی حال پر مطبوع ہے ریا مین اگر اور کچھہ
نہو تا مگر یہی احباط عبادت واحدہ تو اوسکے شوم وضرر کے لئے اتنا ہی کافی تہا لکن
آخرت مین ہر انسان ایسی ایک عبادت کا محتاج ہو گا جس سے کفہ اوسکے حسنات کا راجح
ہو جائے ورنہ اوسکو نار کی طرف لیجائین گے اور جو کوئی اللہ کے سخط مین طالب رضائے
خلق ہوتا ہے اللہ اوس سے بیزار ہو جاتا ہے اور خلق کو اوسپر خفا کر دیتا ہے حالانکہ
رضائے خلق ایک ایسی غایت ہے جو میسر نہین آسکتی جب ایک قوم کو یہ شخص راضی
کریگا تو دوسری قوم کو غصہ مین لائیگا پہر اسکی کیا غرض اونکی مدح مین ہے کہ اللہ
کے ذم وغضب پر اسنے اُنکی مدح کو اپنے حق مین اختیار کیا ہے حالانکہ لوگون کی
تعریف کرنے سے نہ کوئی نفع اسکو ملتا ہے اور نہ کوئی ضرر دور ہوتا ہے یہ بات تو
خاص اللہ وحدہ لاشریک لہ کے لئے ہے کہ وہی اوسکا مستحق ہے کہ سب لوگ اُسیکا
قصد تنہا کرین کیونکہ مسخر قلوب بمنع واعطار وہی ہے فلا سائق ولا معطے ولا ضار
ولا نافع الا ھو عز وجل اور جسکو خلق مین طمع ہوتی ہے وہ ذل وخیبت یا منت و
مہانت سے ہرگز خالی نہین رہتا تو اب اس رجار کاذب اور وہم فاسد پر اوس چیز
کا چھوڑنا جو اللہ کے پاس ہے کیونکر ہو سکتا ہے حالانکہ یہ رجار ووہم کبھی مصیب اور
کبھی مخطی ہوتا ہے اور اگر ان لوگون کو اس ریا پر اطلاع ہو جو اسکے دل مین ہے تو
یہ خود اوسکو مطرود وممقوت مذموم ومحروم رکھین جو شخص اس امر کو بعین بصیرت
نظر کریگا اوسکی رغبت خلق مین سست پڑ جائیگی اور وہ صدق پر متوجہ ہوگا یہ تو دوا
علمی ہوئی رہے دوا عملی سو وہ یہ ہے کہ اخفار عبادات کی عادت ڈالے جس طرح کہ
فواحش کا اخفا کیا کرتا ہے یہانتک کہ اوسکا دل اللہ کے علم واطلاع پر قانع ہو جائے
اور نفس طرف طلب علم غیر اللہ کے اس سے منازعت نہ کرے اور اس اخفار مین تکلف
اختیار کرے اگرچہ ابتدا مین یہ بات شاق ہو گی لکن جو کوئی اسپر ایک مدت تک تکلف
صبر کریگا اوس سے ثقل اس تکلف کا ساقط ہو جائے گا اور اللہ اپنے فضل سے اُسکی
مدد کریگا جس سے اوسکی ترقی ہو گی ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسہم

بندہ کی طرف سے مجاہدہ و قرع باب کریم ہے اور اللہ کی طرف سے ہدایت و فتح الباب
اللہ لا یضیع اجر المحسنین وان تک حسنۃ یضاعفہا ویؤت من لدنہ اجرا
عظیما انتہی کلام الشیخ ابن حجر المکی فی کتابہ الزواجر ملخصا وقال سرح لما تکلمنا
بحمد اللہ علی ہذہ الکبیرۃ العظیمۃ وما یتعلق بہا مما یحتاج الخلق الیہ وبسطنا
الکلام فی ذلک وان کان بالنسبۃ الی احیاء العلوم مختصرا احد ارونا ان نختم
الکلام فیہا بذکر شیٔ من الآیات والاحادیث الدالۃ علی مدح الاخلاص و
ثواب المخلصین وما اعد اللہ لہم لیکون ذلک باعثا للخلق علی تحری الاخلاص
ومباعدۃ الریاء اذ الاشیاء لا تعرف کمالا وضدہ الا باضدادہا انتہی لیکن اسجگہہ
کچہہ ضرورت نقل کرنے کلام مذکور کی نہین ہے رسالہ لسان العرفان مین بحث ریائی
اس مقام سے زیادہ تر لکہی گئی ہے اور رسالہ قوامع اور رسالہ قوارع مین بیان کبائر
ذنوب ظاہرہ و باطنہ کا ہوچکا ہے اس جگہہ فقط اتنا مقصود تہا کہ بیان عقائد صحیحہ
فرقہ ناجیہ کا مطابق کلمات ائمہ دین و فقہاء سلین و صوفیہ متبعین و زمرہ محدثین
محققین راسخین فی العلم کے کیا جائے کیونکہ دار مدار نجات کا عقائد پر ہے ہمراہ
درستی عقیدہ و اخلاص کے عمل قلیل کافی ہو جاتا ہے جسطرح کہ حدیث مین آیا ہے
اخلص دینک یکفک القلیل من العمل رواہ ابن ابی الدنیا والحاکم اور ہمراہ
فساد عقیدہ و اختلاط ریا کے کوئی عمل مقبول نہین ہوتا حضرت نے فرمایا ہے لا یقبل
من العمل الا ما کان خالصا وابتغی بہ وجہہ رواہ الطبرانی الحاصل طالب نجات
و تاجر آخرت کو واجب ہے کہ تصحیح عقائد مین مجاہدہ کرے اور یہ بات قطعا جان لے
کہ شرک و کفر و ریا کے ہوتے ہوئے ہرگز کوئی عبادت و حسنہ نفع نہین دیگا اگرچہ
دعوے اسلام کا اور ادعا ایمان کا کرے اکثر لوگ کلمہ گو ہین اور نماز و روزہ
و زکوۃ و حج ادا کرتے ہین لکن دقایق شرک و حقایق ریا کو نہین جانتے اور کلمات
کفر سے احتراز نہین کرتے اسلیئے انکا اسلام ظاہر اور اقرار ایمان نفع نہین دیتا اور
کوئی اثر و برکت ایمان کا اونکے حال قال پر پایا نہین جاتا اکثر خلق یہی جانتی ہے

کہ شرک نام ہے عبادت غیر اللہ کا اور ہم تو کسی بت یا چاند یا سورج کو سجدہ نہین کرتے ہین آور نہ کوئی رسم کفر کی ہماری گہر مین ہوتی ہے آور نہ ہم کسی کے دکہانے سنانے کو نماز روزہ بجالاتے ہین پہر ہم کس طرح نامسلمان یا غیر ناجی ہونگے سو یہ محض مغالطہ ہے ابلیس لعین کا اور غرور ہے نفس سرکش کا اسلئے کہ شرک و ریا و بدعات کا حال مثل کبائر ذنوب ظاہرہ کے نہین ہے کہ ہر شخص اونکو معلوم کر سکے جس طرح ہر عالم جاہل مسلمان جانتا ہے کہ زناکاری شراب خواری قتل نفس حرام ہے بلکہ شرک کے حق مین شارع نے یہ فرمایا ہے کہ وہ رفتار مورچہ سے شب سیاہ مین سنگ سیاہ پر بہی زیادہ تر مخفی ہے آور شرک کے ستر دروازے ہین آور بدعت کے بہتر دروازے ہین آور کلمات کفر بیحساب ہین تو پہر جب تک کہ انسان تمام عزم و ہمت کے ساتہ دریافت کرنے پر ان ابواب کثیرہ کے کمر نہ باندہیگا تب تک ناجی ہونا او سکا ان آفات سے نہایت مشکل ہے لکن بحمدہ تعالی اس زمانہ مین تنقیح امور مذکورہ کے رسائل متعددہ مین بحوالہ نصوص و ادلہ بخوبی ہوگئی ہے آب فقط توجہ کرنا اہل دین کا طرف دریافت کرنے اشیاء مذکورہ کے باقی ہے وہ دلائل و مسائل جنمین علما کو لغزش ہوجاتی ہے جہلا کا کیا ذکر ہے وہ معادن کتاب و خزائن سنت سے بکشش و کوشش تمام رسائل اردو مین مع کلام ائمہ اسلام و تحقیقات فحول محدثین و فقہاء جامعین یکجا جمع کر دئے گئے ہین ع

داویم ترا ز گنج مقصود نشان ٭ مختار توئی خواہ رسی یا نرسی

اکثر تالیفات اس زمانہ کی جدال و مراء ہین آور اکثر اعمال خلق کے شرک و ریا ہین حرف شناسون کا سارا شغل اسمین منحصر ہے کہ باہم بحث مسائل فروعیہ کیا کرین پہر مواضع اختلاف مین ایک دوسرے کی تضلیل تکفیر رسالون مین لکہا کرین یہ فکر کسی شخص کو نہین ہے کہ اپنے عبادات کے ارکان و آداب و تکملات و متممات کو اچہی طرح مطابق ماثورات سلف صلحا کے سیکہہ کر عمل مین لائین جس سے اون کا نماز روزہ زکوۃ حج صحیح ٹہرے پہر اوسکے اندر واسطے تحصیل اخلاص کے بقدر مقدور ساعی ہوون آور اوقات فرصت مین دقائق و حقایق ریا و شرک کو جو کہ محبط عمل و موجب ردت و قتل ہین دریافت کرکے اون طرائق سے آپ کو دور رکہین آور ابواب بدعات سے اپنی جان کو بچا دین اسلئے کہ طریق حق اور سبیل صدق ایک ہے آور سبل و طرق ضلالت بہت ہین جسطرح کہ اللہ تعالے نے فرمایا ہے ان ھذا صراطی مستقیما فاتبعوہ ولاتتبعوا السبل فتفرق بکم عن سبیلہ اور اس

باب مین ایک حدیث بہی آئی ہے کہ حضرت نے ایک سیدہی لکیر کہینچی پہر اوسکے دائین بائین
اور لکیرین بڑی کہینچا فرمایا کہ یہ سب راہین شیطان کی ہین ہر راہ پہ ایک شیطان بیٹہا ہے وہ
اوسکو طرف طریق کج کے بلاتا ہے اور یہ راہ ایک سیدہا رستہ ہے سو تم اسپر چلو ہر طرف بہک
کر نجاؤ الفاظ اس حدیث کے مشکوۃ وغیرہ مین لکہے ہین یہ حاصل مضمون حدیث مذکور کا ہے کہ یہ
زمانہ ہمارا اختلاف مذاہب و اعتساف مشارب کا ہے حضرت نے اسکی خبر پہلے سے ہمکو دیدی ہے
اور ایسے زمانہ مین ہمکو یہ حکم فرمایا ہے کہ ہم سنت نبوی پر اور طریقۂ خلفاء راشدین مہدیین پر جمی
رہین تہتر فرقے اسلام کے بعد زمانہ خیر کی حادث ہوے تہے اور ایک عجب ہنگامہ دین مین بر پا
ہوا تہا کل نفس ودینہا لکن حجت بالغہ الہی نے اون سبکو منقرض کر دیا سوائے دو تین فرق
شاذ کے جیسے روافض خوارج وغیرہا ہین اب کوئی فرقہ مثل معتزلہ وغیرہ کے اکثر بلاد اسلام مین
باقی نرہا اور فرقہ ناجیہ اہل سنت ہمیشہ اپنے اعداء ومخالفین مذہب پر غالب رہا لکن اس قرب
زمان مین بسبب قرب ساعت کے باہم فرق اہل سنت کے خانہ جنگی شروع ہو گئی ہے
جسکے سبب سے اکثر مسلمان متزلزل ہو گئے اور اونکو تمیز حق کا باطل سے نرہا ہر فرقہ نے عوام کو اپنے
طرف کہینچا جسکی تقدیر مین جو خرابی لکہی تہی وہ اوسکو پیش آئی اگرچہ خدا کا دین اور رسول کی
شرع واضح ہے اور درمیان خالی وجافی کے ہے انکا حال تو یہ ہوا انکے مقابل مین کچھ ایسے
لوگ بہی حادث ہوئے ہین جو کہ طریقہ اہل بدع وفرق ضالہ سابقہ وسالفہ چلتے ہین اور دین اسلام مین
طرح طرح کے شکوک نکالتے ہین اور الفاظ وعبارات قرآن وحدیث کے تکذیب وتحریف کرنا
چاہتے ہین ولکن یہ بات اونکو حسب دلخواہ اب تک میسر نہین آئی اور ان شاء اللہ تعالے بمقتضائے
حدیث لا تزال طائفۃ من امتی ظاہرین علی الحق لا یضرہم من خالفہم آیندہ بہی میسر نہوگی
گو کتنا ہی سر اپنا مارا کرین لکن اس حیص بیص مین اتنی خرابی ضرور لاحق حال عوام وجہال اور
اکثر خاص کالانعام کے ہو گئی ہے کہ دین وآخرت سے غافل یا اوسکی جاحد ہو کر بندہ دینار
ودرہم اور طالب مال وجاہ بنگئے ہین اور ایسے اعمال کرنے لگے ہین جیسے کہ یوم الحساب پر یقین
نرکہنے والے کرتے ہین وکان ذلک فی الکتاب مسطورا ایسے وقت مین کتمان علم سے عالم
ملعون ٹہرتا ہے کیونکہ اللہ تعالے نے اہل علم سے اس بات کا عہد وپیمان لیا ہے کہ وہ آیات

کتاب واحادیث مستطاب کی تبلیغ وتبیین عباد اللہ کو کردین وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین

فہرست

صحت نامہ

صفحہ	سطر	خطا	صواب	صفحہ	سطر	خطا	صواب
۵	۶	ما	مآ	۲۶	۲	مذہب	مذہب امام
۶	۱۶	الملائلة	الملائکة	۲۸	۲۳	اطلاق کیا ہے	اطلاق فرمایا ہے
۷	۴	زبجی یہ	زنجی یہ	۲۹	۲۱	سنہ ۳۳۷	سنہ ۴۳۷
۱۲	۱۳	وحیزہ	وجیزہ	۳۰	۱	غذاہب	مذہب
۱۳	۹	ہجرت	ہر کہ	〃	۶	واثبات	ونفی اثبات
۱۵	۸	تحل	تحلیل	۳۲	۱۶	طبایع	طبائع
۱۶	۱۵	جاصہ	خاصہ	۳۳	۱۵	العلیم	البصیر
〃	۱۷	لان	لأن	۳۵	۹	النعل	النعل بالنعل
۱۷	۱۵	قربت	قریب	۳۶	۱۹	مشبہ	مشبہہ
۱۸	۱۶	والون	لوگون	۳۸	۱۳	انثین	اثنتین
۱۹	۸	تواصعا	تواضعا	۴۱	۲۲	فنا ہوگی	فنا ہوگا
۲۰	۲۲	مع	ومع	۴۴	۲	کرنگا	کریگا
〃	〃	مرًا	بُرَاء	۴۹	۱۴	نکوئی	نہ کوئی
۲۱	۵	ذکرسے	×	۵۰	۱۲	وبحث	بحث
۲۲	۱۵	مبادلة	مبادرة	۵۳	۷	میزان	نیران
۲۵	۲۰	کو	×	〃	۱۶	وردد	وارده

صفحہ	سطر	غلط	صواب
۵۵	۱۸	ثیٔ شیٔ	شیٔ
۵۷	۱۵	انسلال ہو	انسلال ہوا
″	۲۲	انجاد	ایجاد
۵۸	۱۸	الیمان	الیمن
۵۸	۱۹	تیسری	تیسرا
۵۸	۱۲	ظاہرو	ظاہر
۶۰	۵	خبر	خیر
″	۲۳	جزر	جزر
۶۱	۲	لزات	لذات کا
۶۳	۹	کی گئی	کیئے گئے
″	۱۵	العلیم	البصیر
۶۶	۱۱	تشبہ	مشبہ
″	۱۲	وساون	وساوس
″	۲۲	ثاثیر	تاثیر
۶۹	۱۸	بنی	نبی
۷۲	۳	پوچپر	پوچہہ
″	۱۴	کسی دوسری کا	کوئی دوسرا اوسکا
۷۳	۱۲	دری	سپری
۷۹	۳	جاوی	حاوی
۸۰	۱۴	اتشان	اتیان
۸۱	۲	لاناذکھر	لانا ذکرہ بہ
″	۱۲	اسکا	اوسکا
″	۱۶	لوزی	نوری
۸۳	۱۹	عامہ	عامۃ
۸۶	۲	۲۱	۲۲
۸۸	۲	مقبل	مقرب
۸۹	۱۲	اور نہ	اور نہ کوئی
″	۲۰	دن تک	دن تک کا
″	۲۱	احتراع	اختراع
۹۰	۱۲	ہو	ہوکر
″	۱۴	سنج	رنج
″	۱۶	غذاۃ	غداۃ
۹۲	۲۰	امطاسہ	امطار
″	۲۱	للہھر	الظہر
″	۲۳	مشہ	شبہہ
۹۳	۱۴	عقیدہ	عقیدہ کو
۹۴	۲	تن	نن
″	۳	ناقلہ	تاقلہ
″	۲۰	نقف	یقف
۹۶	۱۴	سکی	پرکی
۹۷	″	حول	من حول
۱۰۰	۹	خدابین	خدا ہے
۱۰۲	۱۶	فعل	فعل و
۱۰۳	۵	جبزدرہ	جن اساتیہ

صفحہ	سطر	غلط	صواب
۱۰۵	۱۹	رحجان	رجحان
۱۰۶	۲۳	قرن	قرون
۱۰۷	۱	صحابہ	صحابہ سے
״	۹	جیلی	جبلی
۱۰۸	۱۳	مساوی کا	مساوی سے
۱۱۱	۲	الاان	الا أن
۱۱۲	۲۰	اوسکے	اوسکو
۱۱۳	۲۲	ذات سے	ذات سے ہے
۱۱۴	۱۸	رکہتی	رکہتی ہین
״	۲۲	اثات	اثبات
۱۱۵	۱۱	عجاب	عجائب
۱۱۶	۴	لمنہ	بمنہ
۱۱۷	۸	المؤمنون	المتوکلون
״	۱۸	״	״
۱۱۹	۱۴	بورغ	بلوغ
۱۲۰	۶	بعثث	بعثت
״	۱۰	مبعث	بعثت
۱۲۱	۳	صفائے	صفائی
۱۲۲	۵	متنبہ	متنبہ
۱۲۳	۱۶	وعید	وعید کے
۱۲۴	۱۳	بشر سے	بشر پر
״	۱۷	قطرد	قطری کو
۱۲۵	۸	ترى	تری
״	۲۱	تومنی	توصنفا
۱۲۶	۱۶	چاہے	چاہیئے
۱۲۸	۲	حبال	جبال
״	۱۳	عامہ	عامہ کے
۱۲۹	۲۱	مفتزی	مفتری
۱۳۰	۲۰	عقائد	شرح عقائد
۱۳۱	۱۶	دور رہتے	دور رہے
۱۳۲	۱۱	لعت	نعت
۱۳۳	۹	اونیر	اونپر
״	۵	نقس	نفس
۱۳۴	۱۰	نسائی	نامی
۱۳۶	۱۹	اقصی	افضل
۱۴۰	۱۸	حیوان سے	حیوان کے
״	۲۱	احاط	احاطہ
۱۴۱	۲	اوسکے	اوسکو
״	۱۰	״	״
״	۱۸	حق	جاناحق
۱۴۲	۱	مثل	مثل ساری
۱۴۳	۳	والیان	ایمان
״	۴	گرویدہ	گرویدہ
۱۴۴	״	غضبان	غضبانا

صفحہ	سطر	غلط	صواب
۱۴۴	۴	لھامہا	لتاعہا
″	۲۳	تقدس	تقدس
۱۴۶	۱۱	حجش	جحش
۱۴۷	۷	سرشیخ	شیخ
۱۴۹	۲۰	متوہم	موہم
۱۵۲	۱۳	بالبغیر	بالغیر
″	۱۶	اشتغال قلب	قلب اشتغال
″	۱۸	ہدایت	بداہت
″	۲۱	ورسالہ	رسالہ
۱۵۴	۱	کنہہ	کنہ
۱۵۶	۶	ضاعات	صناعات
″	۱۷	کےاسی	سےاسی
۱۵۷	۷	سپر	سپہر
″	۱۳	جواہر	جوامر
۱۵۸	۸	ہےمقابلہ	ہیں مقابلہ
″	۱۹	دنیکم	دبنکم
۱۶۰	۷	اکرمکم	ان اکرمکم
″	۲۰	وخیریت	اورخیریت
۱۶۱	۲	السہ	الہیہ
″	۲۲	جاسئے	جائی
۱۶۵	۱۰	تجاوز	تجاوزنا
۱۶۶	۱۳	مقت	ومقت
″	۲۰	مشبہ	مشبہہ
۱۶۷	۱	ہی یہ	ہی یہ ہے
۱۶۷	۲۰	الادلۃ	الادلۃ
″	۲۱	فرقان	فرقان
۱۶۸	۷	لکفود	لکفورمبین
″	۲۰	اگروہ	اگرچہ وہ
۱۶۹	۳	یاہر	باہر
″	۷	جبکام	جبکام کے
″	۱۳	کی ہی	کیا ہے
۱۷۰	۸	نبدہ	بندی
۱۷۱	۱۶	اعفرا	اغفر
″	۲۲	کےہیں	کے ہے
۱۷۲	۳	زیاد	زیادہ
۱۷۴	۷	شیٔ	شی کی
۱۷۵	۲	لاشریک	لاشریک لہ
″	۲۰	ثبت	مثبت
″	۲۲	رائے	رائی
۱۷۷	۱۲	اوکہیں	اونمین
۱۷۹	۱۵	ہین	ہین
″	۲۲	صاصل	حاصل
۱۸۰	۲	ماصح	ناصح
″	۱۰	ارر	اور
۱۸۱	۳	زیادہ ہے	زیادہ نہیں ہے
۱۸۱	۱۶	سی ۃ	اسوۃ
۱۸۲	۲۳	مضورہ	منصورہ
۱۸۳	۷	موکد	مؤتید

صفحہ	سطر	خطا	صواب	صفحہ	سطر	خطا	صواب
۱۸۴	۱	والالمام	والامام	۲۰۸	۱۱	اسباب	اسباب
،	۵	رای	رائی	۲۱۰	۳	اگرچہ	اگر
،	۱۱	ہم	نہ ہم	۲۱۲	۱	موید	موید
۱۸۷	۱۹	منازغت	منازعت	،	۴	کونی	کنوین
،	۲۰	زمان	زمان کا	،	۱۱	سااوا	سااُدا
۱۸۸	۱۴	غلط	غلط	۲۱۴	۷	تن	متن
،	۱۵	تمثل	تمثیل	۲۱۵	۱	ولا	خلا
۱۸۹	۱۰	رتبہ سے	رتبہ سے واسطے	،	۵	وعلا	وتعلا
،	۱۵	تنوح	تنوع	،	۸	انہ	ذاتہ
۱۹۱	۷	مرتبہ	رتبہ	،	۱۹	رزیق	زریق
،	۱۶	سقعر	مقعر	۲۱۶	۱۱	چاہیے	چاہیے
،	۱۵	تری	تیری	،	۱۸	کیونکہ	کیونکہ یہ
۱۹۲	۷	کونسی	کنوین	۲۱۷	۱	دونون	دونون
،	۲۰	پر	پہر	،	۲	کہتے	کا کہتے
۱۹۳	۹	اوفر	اوفر	،	۲۰	سترکا	ششتر کا
،	۲۱	مرائی	مرائی	۲۱۸	۱۸	وبخوہما	وبخوہ
۱۹۶	،	موافقت	مواقف	۲۲۴	۵	اول	اوائل
۱۹۷	۵	جسکورہ	جسکو اوسنے	۲۲۰	۱	سے ہے	بھی ہے
۱۹۸	۱۷	جنکو	جنکے	۲۲۱	۲۲	اتنا	اتنی
۲۰۲	۱۵	حیض میض	حیص بیص	۲۲۲	۵	ماقیل	ماقبل
۲۰۱	۲۲	متناسی	تناسی	،	۸	خلوات	حلوات
۲۰۲	۲۳	بحث کے	بحث کے ان شاء اللہ تعالیٰ	۲۲۵	۱۹	ذرات	ذرّات
۲۰۳	۱۳	ثواب	صواب	۲۲۶	۷	اخطار	اخطار
۲۰۴	۵	حادی	حادی	۲۲۷	۴	نا	نا آ
۲۰۵	۳	کریم	کریم مبین	،	۶	ہر	ابہر
۲۰۸	۳	نہیں اوسکو	اوسکو نہیں	۲۲۸	۱۴	رنگ	رنگ سے

۲۰۰ - ۱۴ - الذین - الثقیل لسالم

خاتمۃ الطبع

حمد و ثناے بیکران خالق کون و مکان کو زیباہے جسنے سرگشتگان وادی ضلالت کو منہج قویم و صراط مستقیم کی طرف ہدایت فرمائی ٭ درود نا محدود و ذات برگزیدہ صفات پیغمبر آخر الزمان پر جسکے ارشاد سراپا رشاد نے بندگان خدا کو مہلکہ عقائد باطلہ و اوہام واہیہ سے نکالکر وصول الی اللہ کی سیدہی راہ بتائی ٭ صلوات اللہ و سلامہ علیہ و علی آلہ و اصحابہ و سلم اما بعد یہ صحیفہ لطیفہ جامع فوائد مجیدہ و عدہ مسمی بہ **المعتقد المنتقد** ہدیۂ ارباب نظر ہے تفصیل علم عقائد مین کتاب لاجواب ہے دید کے قابل ہے تعریف کے لائق ہے فی الواقع زبان اردو مین آجتک ایسا مجموعۂ جامع نظر نہین آیا۔ ہاتہہ کنگن کو آرسی کیا ہے۔ دیکھہ لیجئے پڑہ لیجئے حسن لیجئے۔ ہر حرف پر اثر ہے اہل حق کے لئے خضر رہبر ہی کیون نہو اسکے مصنف وہ علامہ روزگار مشہور دیار و امصار ہین جنکے علم کے چراغ سے آج ظلمتکدۂ ہندوستان روشن ہے یعنی حضرت رفیع المنزلت مالک علوم دین ناصر شرع متین مرکز ہدایت و رشاد مجمع قابلیت خداداد مفسر لوذعی محدث لمعی جناب نواب مولانا **سید محمد صدیق حسن خان** صاحب بہادر دام لہ العز والتفاخر۔ چونکہ مد نظر تہا کہ اس مقالہ ہدایت گنجینہ افادت کا فیض عام ہو بندگان خدا کو فائدہ تام ہو اسلئے بحکم حضرت مؤلف والا تبار مطبع انصاری واقع دہلی مین باہتمام و افر دسعی بلیغ جناب مولوی **عبد المجید** صاحب طبع ہوکر نضارت بخش دیدہ ارباب اشتیاق ہوا

قطعہ تاریخ از نتائج طبع جامع معقول حاوی منقول جناب مولانا مولوی حافظ محمد عبد الرحمن صاحب لقا غازی پوری سلمہ اللہ تعالی

یہ رسالہ کیون نہو مرغوب دل — صورت ہر حرف ہے نقش مراد

اہل حق سے پوچھئے اسکا مفاد — اونکی تصنیف گرانمایہ ہے یہ

ختم ہے جنپر اشاعت دین کی — ہے فضیلت جنکی مشہور بلاد

ناصر دین سید عالی نژاد — یا خدا لوح زمانہ پر رہے

ہین رقم اسمین عقائد دین کے
حامی سنت ہین جو وقت فساد

حضرت نواب صدیق الحسن
مرتسم یہ نام تا یوم المعاد

ہینے سال طبع اسکا اے لقا — لکھدیا علم شریف اعتقاد ۱۳۰۶ھ

اعلان

المشتہر
محمد عبد المجید مالک و مہتمم مطبع انصاری
دہلی